الله
رسول
محمد

جہانگیری




# من كلام سيد المرسلين

للإمام الحافظ الفقيه أبي زكريا محيي الدين يحيى النووي
المتوفى سنة ٦٧٦ هجرية
رحمه الله تعالى

جلد دوم

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

جہانگیری

# رياض الصّالحين

## من كلام سيّدِ المرُسلين

للإمام الحافظ الفقيه أبي زكريّا محيي الدّين يحيى النووي
المتوفىٰ سنة ٦٧٦ هجرية
رحمه الله تعالى

جلد دوم



ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر





شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

ھو القادر





لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نام کتاب ــــــــ ریاض الصالحین (جلد دوم)

تصنیف ــــــــ للإمام الحافظ الفقيه أبي زكريا محيي الدين يحيى النووي
المتوفى سنة ٦٧٦ هجرية
رحمه الله تعالى

مترجم ــــــــ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ــــــــ ورڈز میکر

باہتمام ــــــــ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ــــــــ جون 2009ء

سرورق ــــــــ باٹھو گرافکس

طباعت ــــــــ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ــــــــ روپے




## ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تا کہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔



# ترتیب

## سفر کے آداب کا بیان



## فضائل کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# كتاب عيادة المريض وتشييع الميت

## والصلوة عليه وحضور دفنه والمكث عند قبره بعد دفنه

## بیمار کی عیادت کرنا، میت کے ساتھ جانا، اس کی نماز جنازہ ادا کرنا دفن میں شریک ہونا اور اس کے دفن کے بعد اس کی قبر کے پاس ٹھہرنا

### 144-باب عيادة المريض

### باب: بیمار کی عیادت کرنا

**(898)** عن البراء بن عازب رضي الله عنهما، قال: امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعيادة المريض، واتباع الجنازة، وتشميت العاطس، وابرار المقسم، ونصر المظلوم، واجابة الداعي، وافشاء السلام. متفق عليه.

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، قسم پوری کروانے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت قبول کرنے اور سلام کو پھیلانے کی ہدایت کی تھی۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

**(899)** وعن ابي هريرة رضي الله عنه: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: ”حق المسلم على المسلم خمس: رد السلام، وعيادة المريض، واتباع الجنائز، واجابة الدعوة، وتشميت العاطس“ متفق عليه.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں، سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کو جواب دینا۔ (متفق علیہ)

**(900)** وعنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”ان الله - عزوجل - يقول يوم القيمة:

898-تعظیم حرمات المسلمین و بیان حقوقهم -

900-اخرجہ مسلم (2569)

يَا ابْنَ اٰدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ! قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟! قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَّرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ! اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهُ! يَا ابْنَ اٰدَمَ، اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ! قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟! قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ! اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ! يَا ابْنَ اٰدَمَ، اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ! قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟! قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ! اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ!" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا، اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا لیکن تم نے میری عیادت نہیں کی۔ وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! میں تیری عیادت کیسے کر سکتا ہوں؟ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو یہ نہیں جانتا تھا؟ میرا فلاں بندہ بیمار ہے اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تو یہ نہیں جانتا تھا؟ اگر تو اس کی عیادت کر لیتا تو اس کا اجر وثواب میرے پاس پا لیتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانے کے لئے مانگا تھا لیکن تو نے مجھے کھانے کے لئے نہیں دیا۔ بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے کچھ کھلا سکتا ہوں؟ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو یہ نہیں جانتا؟ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانے کے لئے مانگا تھا اور تو نے اس کو کھانے کے لئے نہیں دیا۔ کیا تو یہ نہیں جانتا؟ اگر تو اسے کھانے کے لئے دیتا تو تو اس کا اجر وثواب میرے پاس پا لیتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پینے کے لئے مانگا لیکن تو نے مجھے پینے کے لئے نہیں دیا۔ بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے پلا سکتا ہوں، تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے پینے کے لئے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے اسے پینے کے لئے نہیں دیا۔ کیا تو نہیں جانتا؟ اگر تو اسے کچھ پلا دیتا تو اس کا اجر وثواب میرے پاس پا لیتا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(901)** وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُوْدُوا الْمَرِيْضَ، وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَفُكُّوا الْعَانِيْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

"اَلْعَانِيْ": اَلْاَسِيْرُ .

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیمار کی عیادت کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو رہائی دلواؤ۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "العانی" سے مراد ہے قیدی۔

**(902)** وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ

901-اخرجہ البخاری (5649)



اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ" قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: "جَنَاهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، مسلمان جب اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے "خرفہ" میں رہتا ہے یہاں تک کہ واپس آ جائے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ (ﷺ)! جنت کے "خرفہ" سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے پھل چننا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(903)** وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَّعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

"اَلْخَرِيْفُ": اَلثَّمَرُ الْمَخْرُوْفُ، اَيْ: الْمُجْتَنٰى .

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو بھی مسلمان صبح کے وقت کسی دوسرے مسلمان کی عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت اس کی عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اس کے لئے جنت کے چنے ہوئے پھل ہوتے ہیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن" ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الخریف" چنے ہوئے پھل کو کہتے ہیں۔

**(904)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَّخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرِضَ، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: "اَسْلِمْ" فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ؟ فَقَالَ: اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ، فَاَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقُوْلُ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی لڑکا نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ اس کی عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے آپ اس کے سرہانے تشریف فرما ہوئے۔ اور اس سے فرمایا: تم اسلام

902-اخرجہ احمد (22436) ومسلم (2568) والترمذی (969)

903-اخرجہ احمد (612) وابوداؤد (3099) والترمذی (971) وابن ماجہ (1442) والنسائی (7494) وابن حبان (2958) وابویعلیٰ (262) وابن ابی شیبۃ (234/3) والبزار (620) والحاکم (1/1264) والبیہقی (380/3)

904-اخرجہ احمد (4/13979) والبخاری (1356) وابوداؤد (3095) وابن حبان (2960) والبیہقی (383/3)

قبول کرلو! اس نے اپنے والد کی طرف دیکھا جو اس کے پاس موجود تھا۔ اس کے والد نے کہا تم حضرت ابوالقاسم کی اطاعت کرو! تو اس لڑکے نے اسلام قبول کرلیا۔ نبی اکرم ﷺ وہاں سے واپس تشریف لائے تو یہ فرما رہے تھے: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جس نے اسے جہنم سے بچالیا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 145-بَابُ مَا يُدْعٰى بِهٖ لِلْمَرِيْضِ

## باب: بیمار کے لئے کیسے دعا کی جائے

**(905)** عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ، اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُصْبُعِهٖ هٰكَذَا - وَوَضَعَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الرَّاوِي سَبَّابَتَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا - وَقَالَ: "بِسْمِ اللّٰهِ، تُرْبَةُ اَرْضِنَا، بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا، بِاِذْنِ رَبِّنَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب کوئی شخص بیمار ہوتا یا اسے کوئی پھوڑا نکل آتا یا زخم ہو جاتا' تو نبی اکرم ﷺ اپنی انگلی اس طرح رکھتے تھے سفیان بن عیینہ نامی راوی نے اپنی شہادت کی انگلی کو زمین کے ساتھ لگایا اور پھر اسے اٹھایا' پھر آپ یہ پڑھتے تھے۔ ''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے ہماری زمین کی مٹی' ہم میں سے ایک شخص کے تھوک کے ہمراہ اس کے ذریعے ہمارے بیمار کو شفاء ملے گی۔ ہمارے پروردگار کی اجازت کے تحت (ملے گی)۔ (متفق علیہ)

**(906)** وَعَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعُوْدُ بَعْضَ اَهْلِهٖ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى، وَيَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، اَذْهِبِ الْبَاْسَ، اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ اپنی ایک اہلیہ کی عیادت کے لئے تشریف لائے آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو پھیرا اور یہ دعا پڑھی۔

''اے اللہ! لوگوں کے پروردگار! اس بیماری کو دور کردے تو شفاء دینے والا ہے، تیرے علاوہ اور کوئی شفاء نہیں دے سکتا ایسی شفاء دے جو بیماری کو باقی نہ رہنے دے۔ (متفق علیہ)

**(907)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِثَابِتٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اَلَا اَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: "اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَاْسِ، اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

905-اخرجہ احمد (9/24671) والبخاری (5745) ومسلم (2194) وابوداؤد (3895) وابن ماجہ (3521) وابن حبان (2973)
906-اخرجہ احمد (9/25000) والبخاری (5744) ومسلم (2191) وابن حبان (2972)
907-اخرجہ البخاری (5742) وابوداؤد (3890) والترمذی (975) والنسائی (402)



✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے' انہوں نے ثابت سے یہ کہا' کیا میں تمہیں وہی دم نہ کروں؟ جو نبی اکرم ﷺ کیا کرتے تھے۔ ثابت نے جواب دیا جی ہاں! تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پڑھا۔

''اے اللہ! لوگوں کے پروردگار! بیماری کو دور کرنے والے تو شفاء دے' تو ہی شفاء دینے والا ہے، تیرے علاوہ اور کوئی شفاء دینے والا نہیں ایسی شفاء دے جو بیماری کو باقی نہ رہنے دے''۔ (اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

**(908)** وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ میری عیادت کیلئے آئے آپ نے دعا کی:

اے اللہ! سعد کو شفاء دے، اے اللہ! سعد کو شفاء دے، اے اللہ! سعد کو شفاء دے۔

**(909)** وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا، يَجِدُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا، وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ:

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوعبداللہ عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تکلیف کی شکایت کی جو انہیں اپنے جسم میں محسوس ہو رہی تھی، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اس جگہ پر رکھو جہاں تمہارے جسم میں تکلیف ہو رہی ہے اور تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو اور سات مرتبہ یہ پڑھو۔

''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں پا رہا ہوں اور جس سے میں بچنا چاہتا ہوں''۔ (اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

**(910)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْهُ اَجَلُهٗ، فَقَالَ عِنْدَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَنْ يَّشْفِيَكَ، اِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ"، وَقَالَ الْحَاكِمُ: "حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ".

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور وہ اس بیمار کے پاس سات مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

908-بخاری (5659) ومسلم (8/1628) وابن حبان (4249)
909-اخرجہ مالک (1754) ومسلم (2202) ابوداؤد (3891) والترمذی (2087) والطبرانی (9/8340) وابن ماجہ (3522) وابن حبان (2964)
910-اخرجہ احمد (1/2137) وابوداؤد (3106) والترمذی (2090) والحاکم (1/343) والبخاری (536) وابن حبان (2975)

''میں عظیم اللہ جو عظیم عرش کا پروردگار ہے سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفاء دے''۔
تو اللہ تعالیٰ اس بیماری سے اس شخص کو شفاء دے گا۔
(اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن'' ہے۔
امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شرط کے مطابق ''صحیح'' ہے۔

**(911)** وَعَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهُ، وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَنْ يَعُوْدُهُ، قَالَ: "لَا بَاْسَ ؛ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ ایک دیہاتی کے پاس اس کی عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے آپ جب بھی کسی کی عیادت کے لئے تشریف لاتے تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے۔
''کوئی پریشانی نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ (بیماری) پاکیزگی کا باعث ہوگی''۔
(اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

**(912)** وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اشْتَكَيْتَ؟ قَالَ: "نَعَمْ" قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اللّٰهُ يَشْفِيْكَ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی اے محمد (ﷺ)! کیا آپ بیمار ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا جی ہاں! انہوں نے یہ پڑھا۔
''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو اذیت پہنچائے اور ہر شخص کے شر سے، ہر حسد والی آنکھ کے شر سے، اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء دے میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے آپ کو دم کرتا ہوں''۔
(اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

**(913)** وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: "مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ، فَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ . وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، قَالَ: يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِيْ لَا شَرِيْكَ لِيْ . وَاِذَا قَالَ: لَا

911-اخرجہ البخاری (3616)
912-اخرجہ مسلم (2186) والترمذی (974) وابن ماجہ (3523)
913-اخرجہ الترمذی (3441) والنسائی (350) وابن ماجہ (3794)



اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ . وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِيْ"
وَكَانَ يَقُوْلُ: "مَنْ قَالَهَا فِيْ مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ"
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے گواہی دے کر یہ بات بیان کرتے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔ جب بندہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے صرف میں معبود ہوں اور میرا کوئی شریک نہیں ہے اور جب بندہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اسی کی بادشاہی ہے اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میرے لئے حمد ہے اور میری ہی بادشاہی ہے۔ جب بندہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اس کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔
نبی اکرم ﷺ یہ بھی فرمایا کرتے تھے: جو شخص بیماری کے دوران یہ کلمات پڑھے اور پھر فوت ہوجائے تو اس کو جہنم نہیں کھائے گی (یعنی اسے جہنم کا عذاب نہیں ہوگا)۔
اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

## 146- بَابُ اسْتِحْبَابِ سُؤَالِ اَهْلِ الْمَرِيْضِ عَنْ حَالِهِ

## بیمار کے گھر والوں سے اس کی حالت دریافت کرنے کا مستحب ہونا

**(914)** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا اَبَا الْحَسَنِ، كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس سے نکلے یہ آپ ﷺ کی بیماری کے زمانے کی بات ہے جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا لوگوں نے دریافت کیا، اے ابوالحسن! اب نبی اکرم ﷺ کی طبیعت کیسی ہے تو انہوں نے جواب دیا، اللہ کا شکر ہے اب بہتر ہے۔
(اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

914-اخرجہ البخاری (4447)

## 147-بَابُ مَا يَقُوْلُهُ مَنْ اَيِسَ مِنْ حَيَاتِهٖ

### جو شخص اپنی زندگی سے مایوس ہو جائے وہ کیا پڑھے

(915) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلَيَّ، يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ، وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ نے اس وقت میرے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی اور آپ یہ دعا مانگ رہے تھے۔

"اے اللہ! میری مغفرت کردے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے"۔ (متفق علیہ)

(916) وَعَنْهَا، قَالَتْ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ، عِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ، وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالْمَاءِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس وقت موت کے قریب پہنچ چکے تھے، آپ کے پاس ایک پیالہ تھا جس میں پانی موجود تھا، آپ اپنا ہاتھ پیالے میں داخل کرتے تھے اس ہاتھ کے ذریعے اپنے چہرے پر پانی پھیرتے تھے اور پھر یہ کہتے تھے۔

"اے اللہ! موت کی سختیوں (راوی کو شک ہے) یا موت کی بے ہوشیوں کے خلاف میری مدد کر"۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 148-بَابُ اسْتِحْبَابِ وَصِيَّةِ اَهْلِ الْمَرِيْضِ وَمَنْ يَّخْدِمُهٗ بِالْاِحْسَانِ اِلَيْهِ وَاحْتِمَالِهٖ وَالصَّبْرِ عَلٰى مَا يَشُقُّ مِنْ اَمْرِهٖ وَكَذَا الْوَصِيَّةُ بِمَنْ قَرُبَ سَبَبُ مَوْتِهٖ بِحَدٍّ اَوْ قِصَاصٍ وَّنَحْوِهِمَا

### باب: میت کے اہل خانہ اور اس کی خدمت کرنے والے شخص کو میت کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تلقین کرنا اور میت کو اس تکلیف کو برداشت کرنے اور اس پر صبر کرنے کی تلقین کرنا، اسی طرح حد' قصاص یا اسی طرح کی کسی اور وجہ سے جس شخص کی موت قریب ہو اسے تلقین کرنا

915-اخرجہ مالک (562) واحمد (10/62006) والبخاری (4440) ومسلم (2444) والترمذی (3496) والنسائی (1095) وابن حبان (6618) والبیہقی (209/7)

916-اخرجہ احمد (9/24410) والترمذی (980) وابن ماجہ (1623) والذہبی (466/18)



(917) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا، فَقَالَ: "اَحْسِنْ اِلَيْهَا، فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِيْ بِهَا" فَفَعَلَ، فَاَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جہینہ قبیلے کی ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ زنا کی وجہ سے حاملہ ہو چکی تھی۔ اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے حد کا ارتکاب کیا ہے آپ وہ مجھ پر جاری کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سرپرست کو بلایا، آپ نے فرمایا: اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو جب یہ بچے کو جنم دے تو اسے لے کر میرے پاس آنا۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کے بارے میں ہدایت کی اس کے لباس کو اچھی طرح باندھ دیا گیا۔ پھر آپ کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 149-بَابُ جَوَازِ قَوْلِ الْمَرِيْضِ اَنَا وَجِعٌ، اَوْ شَدِيْدُ الْوَجَعِ اَوْ مَوْعُوْكٌ اَوْ وَارَاْسَاهُ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَبَيَانِ اَنَّهٗ لَا كَرَاهَةَ فِيْ ذٰلِكَ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى سبيل التَّسَخُّطِ وَاِظْهَارِ الْجَزَعِ

### باب: بیمار کا یہ کہنا درست ہے: مجھے تکلیف ہے' مجھے شدید تکلیف ہے' مجھے بخار ہے' ہائے میرا سر! یا اس طرح کی کوئی اور بات کہنا' اس بات کی وضاحت کہ ایسا کہنے میں کوئی کراہت نہیں ہے جبکہ یہ ناراضگی یا جزع وفزع کے طور پر نہ ہو

(918) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ، فَمَسِسْتُهٗ، فَقلتُ: اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا، فَقَالَ: "اَجَلْ، اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو بخار تھا، میں نے آپ کو چھوا میں نے عرض کی آپ کو تو بہت شدید بخار ہے۔ آپ نے فرمایا، ہاں مجھے اس طرح بخار ہوتا ہے جیسے تم میں سے دو آدمیوں کو بخار ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

917-اخرجہ احمد (7/19974) ومسلم (1696) وابوداؤد (4440) والترمذی (1435) والنسائی (1956)

918-اخرجہ احمد (3/13618) والبخاری (5647) ومسلم (2571) وابن حبان (2837) والدارمی (316/2) والبیہقی (372/3)

**(919)** وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِیْ مِنْ وَّجَعٍ اشْتَدَّ بِیْ، فَقُلْتُ: بَلَغَ بِیْ مَا تَرٰی، وَاَنَا ذُو مَالٍ، وَلَا يَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَتِیْ . . وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ میری عیادت کرنے کے لئے میرے پاس تشریف لائے اس وقت جب میری طبیعت شدید خراب ہو چکی تھی۔ میں نے عرض کی میری جو کیفیت ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، میں بہت سے مال کا مالک ہوں اور میری وارث صرف میری بیٹی ہے۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ (متفق علیہ)

**(920)** وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَارَاْسَاهُ! فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَلْ اَنَا، وَارَاْسَاهُ!" . . . وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

☆☆ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے میرا سر۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں مجھے یہ کہنا چاہئے: ہائے میرا سر! اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

## 150-بَابُ تَلْقِيْنِ الْمُحْتَضَرِ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

### باب: جس شخص کی موت قریب ہو اسے لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرنا

**(921)** عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ اٰخِرَ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: "صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ" .

☆☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہو وہ جنت میں جائے گا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ صحیح سند والی حدیث ہے۔

**(922)** وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

---

919-اخرجہ البخاری (5668) ومسلم (1628)

920-اخرجہ احمد (10/25966) والبخاری (5666) وابن ماجہ (1465)

921-اخرجہ احمد (8/220950) وابوداؤد (3116) والحاکم (1/1299)

922-مسلم



☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اپنے مرنے کے قریب لوگوں کو لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرو۔

(اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

## 151-بَابُ مَا يَقُوْلُهٗ بَعْدَ تَغْمِيْضِ الْمَيِّتِ

### باب: میت کی آنکھیں بند کرنے کے بعد کیا کہا جائے؟

**(923)** عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ، فَاَغْمَضَهٗ، ثُمَّ قَالَ: "اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ، تَبِعَهُ الْبَصَرُ" فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ، فَقَالَ: "لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ، فَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ" ثُمَّ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِيِّيْنَ، وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ، وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اس وقت ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں، نبی اکرم ﷺ نے ان کی آنکھوں کو بند کیا پھر فرمایا: جب روح قبض ہو جاتی ہے تو نگاہیں اس کے پیچھے جاتی ہیں۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے رونا شروع کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بارے میں صرف بھلائی کی بات کہو کیونکہ تم لوگ جو کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں پھر آپ نے دعا کی۔

"اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت کر دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کے درجے کو بلند کر دے اور اس کے پیچھے رہنے والوں میں اس کا اچھا نائب بنا اور ہماری مغفرت کر اور اس کی بھی مغفرت کر! اے تمام جہانوں کے پروردگار! اس کی قبر کو اس کے لیے کشادہ کر دے اور اس کی قبر کو اس کے لیے منور کر دے"۔

(اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

## 152-بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَيِّتِ وَمَا يَقُوْلُهٗ مَنْ مَّاتَ لَهٗ مَيِّتٌ

### باب: میت کے پاس کیا کہا جائے اور جس شخص کا کوئی عزیز فوت ہو جائے وہ کیا پڑھے؟

**(924)** عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ، فَقُوْلُوْا خَيْرًا، فَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ"، قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ،

---

923-اخرجہ احمد (4/10993) ومسلم (916) وابوداؤد (3117) والترمذی (978) والنسائی (1825) وابن ماجہ (1445) وابن حبان (3003) وابن ابی شیبۃ (3/338) والبیہقی (3/383)

924-اخرجہ احمد (10/26605) ومسلم (920) وابوداؤد (2118) وابن ماجہ (1454) والبیہقی (4/63)

اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اِنَّ اَبَا سَلَمَۃَ قَدْ مَاتَ، قَالَ: "قُوْلِیْ: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَہٗ، وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً" فَقُلْتُ، فَاَعْقَبَنِی اللّٰہُ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ لِّیْ مِنْہُ: مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ھٰکَذا: "اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ، اَوِ الْمَیِّتَ"،

عَلَی الشَّکِّ، وَرَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَغَیْرُہٗ: "اَلْمَیِّتَ" بِلَا شَکٍّ ۔

✧✧ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم بیمار یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری کہی ہوئی بات پر آمین کہتے ہیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے عرض کی: ابوسلمہ کا انتقال ہو چکا ہے آپ نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

"اے اللہ! میری مغفرت کر، ان کی بھی مغفرت کر اور مجھے ان کا نعم البدل عطا کر"۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے یہ پڑھ لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے میں مجھے ان سے بہتر شخصیت عطا کی جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح روایت کیا ہے۔

"جب تم کسی بیمار یا میت کے پاس جاؤ"

یعنی یہ روایت شک کی بنیاد پر ہے۔

(اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے صرف لفظ "میت" کے ساتھ کسی شک کے بغیر روایت کیا ہے)

**(925)** وَعَنْھَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: "مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِیْبُہٗ مُصِیْبَۃٌ، فَیَقُوْلُ: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا، اِلَّا اَجَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مُصِیْبَتِہٖ وَاَخْلَفَ لَہٗ خَیْرًا مِّنْھَا" قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّیَ اَبُوْ سَلَمَۃَ قُلْتُ کَمَا اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَاَخْلَفَ اللّٰہُ لِیْ خَیْرًا مِّنْہُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس بھی بندے کو کوئی مصیبت لاحق ہو اور وہ یہ پڑھے۔

"ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اے اللہ! مجھے میری مصیبت کا اجر عطا فرما اور مجھے اس کا نعم البدل عطا کر"۔

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس مصیبت کا اجر عطا کرتا ہے اور اسے اس کا نعم البدل عطا کرتا ہے۔

925- اخرجہ مسلم (1918)



سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نے یہ دعا پڑھی جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہدایت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کا نعم البدل نبی اکرم ﷺ کی شکل میں عطا کیا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(926)** وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ، قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمَلَائِکَتِہٖ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ ۔ فَیَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَۃَ فُؤَادِہٖ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ ۔ فَیَقُوْلُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: حَمِدَکَ وَاسْتَرْجَعَ ۔ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی: اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ، وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ" رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ" ۔

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جب کسی بندے کا بچہ فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت کرتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں جی ہاں! اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے۔ تم نے اس کے دل کے پھل (ٹکڑے) کو قبض کر لیا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے میرے بندے نے کیا کہا، وہ جواب دیتے ہیں اس نے تیری حمد بیان کی اور "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں گھر بنا دو اور اس کا نام "بیت الحمد" رکھو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن" ہے۔

**(927)** وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی: مَا لِعَبْدِی الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّہٗ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا، ثُمَّ احْتَسَبَہٗ اِلَّا الْجَنَّۃَ" رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کی دنیا سے تعلق رکھنے والی کسی محبوب چیز کو قبض کر لوں اور پھر وہ اس پر ثواب کی امید رکھے تو میرے نزدیک اس کی جزا صرف جنت ہے۔ (اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

**(928)** وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، قَالَ: اَرْسَلَتْ اِحْدٰی بَنَاتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْہِ تَدْعُوْہُ وَتُخْبِرُہٗ اَنَّ صَبِیًّا لَّھَا - اَوِ ابْنًا - فِی الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ: "اِرْجِعْ اِلَیْھَا، فَاَخْبِرْھَا اَنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی، وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی، فَمُرْھَا، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ" . . وَذَکَرَ تَمَامَ الْحَدِیْثِ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھیجا' وہ آپ کو

926- اخرجہ احمد (7/19746) والترمذی (1023) والطیالسی (508) وابن حبان (2949)

927- اخرجہ البخاری (6424)

بلوا رہی تھیں اور آپ کو بتایا کہ ان کے صاحبزادے فوت ہونے والے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے قاصد سے کہا تم اس کے پاس واپس جاؤ اور اسے بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ جو واپس لے وہ بھی اسی کی ملکیت ہے اور وہ جو عطا کرے وہ بھی اسی کی ملکیت ہے اور ہر چیز کی اس کی بارگاہ میں ایک طے شدہ مدت ہے۔ تم اس سے کہنا: وہ صبر سے کام لے اور ثواب کی امید رکھے۔

(امام نووی فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ (متفق علیہ)

## 153- بَابُ جَوَازِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ بِغَيْرِ نَدْبٍ وَّلَا نِيَاحَةٍ

## باب: چیخنے چلانے اور نوحہ کئے بغیر میت پر رونا جائز ہے

أَمَّا النِّيَاحَةُ فَحَرَامٌ وَّسَيَأْتِي فِيهَا بَابٌ فِي كِتَابِ النَّهْيِ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. وَأَمَّا الْبُكَاءُ فَجَاءَتْ أَحَادِيثُ بِالنَّهْيِ عَنْهُ، وَأَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ، وَهِيَ مُتَأَوَّلَةٌ وَّمَحْمُولَةٌ عَلَى مَنْ أَوْصَى بِهِ، وَالنَّهْيُ إِنَّمَا هُوَ عَنِ الْبُكَاءِ الَّذِي فِيهِ نَدْبٌ، أَوْ نِيَاحَةٌ، وَالدَّلِيلُ عَلَى جَوَازِ الْبُكَاءِ بِغَيْرِ نَدْبٍ وَّلَا نِيَاحَةٍ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ، مِنْهَا:

جہاں تک نوحہ کرنے کا تعلق ہے تو یہ حرام ہے۔ عنقریب ممانعت کی کتاب میں اس بارے میں ایک مکمل باب آئے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا، جہاں تک رونے کا تعلق ہے تو اس کی ممانعت کے بارے میں بھی احادیث منقول ہیں کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے تاہم ان کی تاویل کی گئی ہے اور انہیں اس صورت پر محمول کیا گیا ہے۔ جب میت اس بات کی وصیت کرے، ممانعت اس رونے کی ہے جس میں چیخ و پکار اور نوحہ ہو اور چیخ و پکار اور نوحے کے بغیر رونے کے جواز کے بارے میں کئی احادیث منقول ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

**(929)** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، وَمَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا، فَقَالَ: "أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا أَوْ يَرْحَمُ" وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے رونا شروع کیا جب حاضرین نے نبی اکرم ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے سنا نہیں ہے بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا بلکہ وہ اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے یا رحم کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے یہ بات فرمائی۔ (متفق علیہ)

929- اخرجہ البخاری (1304) ومسلم (924) وابن حبان (3159) والبیہقی (69/4)



**(930)** وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ إِلَيْهِ ابْنُ ابْنَتِهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟! قَالَ: "هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ تَعَالَى فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کے نواسے کو پیش کیا گیا وہ اس وقت فوت ہونے والے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر رحم کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

**(931)** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟! فَقَالَ: "يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ" ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى، فَقَالَ: "إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يُرْضِي رَبَّنَا، وَإِنَّا لِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ،

وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ. وَالْأَحَادِيثُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ فِي الصَّحِيحِ مَشْهُورَةٌ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اس وقت وہ جان کنی کے عالم میں تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ بھی (رو رہے ہیں؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن عوف! یہ رحمت ہے۔ پھر اس کے بعد آپ نے کوئی دوسری بات کی اور یہ فرمایا: بے شک آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غمگین ہے اور ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے پروردگار کو راضی کر دے۔ اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی میں غمگین ہیں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کا بعض حصہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

اس بارے میں بہت سی احادیث ہیں جو "صحیح" میں منقول ہیں باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

## 154- بَابُ الْكَفِّ عَنْ مَّا يَرَى مِنَ الْمَيِّتِ مِنْ مَّكْرُوهٍ

## میت کی جو ناپسندیدہ چیز نظر آئے اسے بیان کرنے سے رک جانا

930- اخرجہ احمد (8/21838) والبخاری (1284) ومسلم (923) والطیالسی (632) وعبدالرزاق (6670) وابن حبان (3158) وابن ابی شیبۃ (392/3)

931- اخرجہ احمد (5/13013) والبخاری (1303) ومسلم (2315) وابوداود (3126) وابن حبان (2902) والبیہقی (69/4)

**(932)** وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَسْلَمَ مَوْلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ غَسَّلَ مَيتاً فَكَتَمَ عَلَيْهِ، غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً" رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

✧✧ حضرت ابورافع اسلمی ؓ' جونبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں' بیان کرتے ہیں' جوشخص میت کوغسل دے اور اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس مرتبہ مغفرت کرتا ہے۔

اس حدیث کو''امام حاکم'' نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ''مسلم'' کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

## 155-بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيّتِ وَتَشْيِيْعِهٖ وَحُضُوْرِ دَفْنِهٖ وَكَرَاهَةِ اِتِّبَاعِ النِّسَآءِ الْجَنَائِزَ وَقَدْ سَبَقَ فَضْلُ التَّشْيِيْعِ .

### میت پر نماز ادا کرنا' اس کے جنازے کے ساتھ جانا' اس کے دفن میں شریک ہونا

خواتین کا جنازے کے ساتھ جانا مکروہ ہے۔ جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت پہلے گزر چکی ہے۔

**(933)** عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا، فَلَهٗ قِيْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ، فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ" قِيْلَ: وَمَا الْقِيْرَاطَانِ؟ قَالَ: "مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جوشخص جنازے کے ساتھ شامل ہو یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کر لی جائے تو اسے ایک قیراط ملے گا اور جو اس جنازے کے ساتھ اس وقت تک رہے جب تک اسے دفن نہ کر دیا جائے تو اسے دو قیراط ملیں گے۔ عرض کی گئی دو قیراط سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دو بڑے پہاڑ۔

**(934)** وَعَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا، وَكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا، ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ، فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جوشخص کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے جائے اور اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کر لی جائے اور اس کے دفن سے فارغ ہو جائیں تو جب وہ شخص واپس آتا ہے تو دو قیراط اجر کے ساتھ آتا ہے۔ اس میں سے ہر ایک قیراط

932-اخرجہ الحاکم (4/1307)

933-اخرجہ البخاری (1325) ومسلم (945) والنسائی (1994) واحمد (3/9219) وابن حبان (3078) والبیہقی (3/412) والترمذی (1042)

934-اخرجہ احمد (3/9555) والبخاری (47) وابن حبان (3080) والنسائی (1995)



''اُحد'' پہاڑ جتنا ہوتا ہے اور جو شخص میت کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد اس کے دفن کرنے سے پہلے واپس آ جائے وہ ایک قیراط کے ساتھ واپس آتا ہے۔ (اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے)

**(935)** وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَمَعْنَاهُ: وَلَمْ يُشَدَّدْ فِی النَّهْیِ كَمَا يُشَدَّدُ فِی الْمُحَرَّمَاتِ .

✧✧ سیدہ ام عطیہ ؓ بیان کرتی ہیں، ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا تھا تاہم اس معاملے میں ہم پر سختی نہیں کی گئی۔ (متفق علیہ)

امام نووی ؒ فرماتے ہیں: اس کا معنی یہ ہے کہ اس کی ممانعت میں دوسرے حرام کردہ امور کی طرح زیادہ سختی نہیں برتی گئی۔

## 156-بَابُ اسْتِحْبَابِ تَكْثِيْرِ الْمُصَلِّيْنَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَجَعْلِ صُفُوْفِهِمْ ثَلَاثَةً فَاَكْثَرَ

### باب: جنازے میں زیادہ نماز پڑھنے والوں کا مستحب ہونا اوران کی تین یا اس سے زیادہ صفیں بنانا

**(936)** عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مَّيِّتٍ يُصَلِّیْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِئَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس بھی میت کے اوپر مسلمانوں کی اتنی تعداد نماز پڑھ لے جو''سو'' تک پہنچ جائیں اور وہ سب اس کے لئے سفارش کر رہے ہوں تو ان کی سفارش اس کے بارے میں قبول ہوتی ہے۔ (اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے)

**(937)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَا مِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يَمُوْتُ، فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَّا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو بھی مسلمان فوت ہو جائے اس کے جنازے کے اوپر ایسے چالیس آدمی نماز جنازہ ادا کریں جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اللہ

935-اخرجہ البخاری (313) ومسلم (938) وابن ماجہ (1577)

936-اخرجہ احمد (9/24093) ومسلم (947) والترمذی (1031) والنسائی (1990) وابن حبان (3081) والطیالسی (1526) وابن ابی شیبۃ (321/3)

937-اخرجہ احمد (1/2509) ومسلم (948) وابوداؤد (3170) وابن ماجہ (1489) وابن حبان (3082) والبیہقی (30/4)

تعالیٰ اس شخص کے بارے میں ان کی شفاعت کو قبول کرتا ہے۔ (اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

**(938)** وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ، قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ، فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا، جَزَّأَهُمْ عَلَيْهَا ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ فَقَدْ أَوْجَبَ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ پڑھانے کے لئے آتے تھے اور لوگوں کو کم محسوس کرتے تھے تو انہیں تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ پھر یہ بیان کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کی نماز جنازہ تین صفیں ادا کریں اس کے لئے (جنت) واجب ہو جاتی ہے۔ (اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن" ہے)

## 157-بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ

## باب: نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے

يُكَبِّرُ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ، يَتَعَوَّذُ بَعْدَ الْأُولَى، ثُمَّ يَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ. وَالْأَفْضَلُ أَنْ يُتَمِّمَهُ بِقَوْلِهِ: كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ - إِلَى قَوْلِهِ - إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. وَلَا يَقُولُ مَا يَفْعَلُهُ كَثِيرٌ مِنَ الْعَوَامِّ مِنْ قِرَاءَتِهِمْ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ﴾ (الأحزاب: 56) فَإِنَّهُ لَا تَصِحُّ صَلَاتُهُ إِذَا اقْتَصَرَ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّالِثَةَ، وَيَدْعُو لِلْمَيِّتِ وَلِلْمُسْلِمِينَ بِمَا سَنَذْكُرُهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، ثُمَّ يُكَبِّرُ الرَّابِعَةَ وَيَدْعُو. وَمِنْ أَحْسَنِهِ: "اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ". وَالْمُخْتَارُ أَنَّهُ يُطَوِّلُ الدُّعَاءَ فِي الرَّابِعَةِ خِلَافَ مَا يَعْتَادُهُ أَكْثَرُ النَّاسِ، لِحَدِيثِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى الَّذِي سَنَذْكُرُهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

وَأَمَّا الْأَدْعِيَةُ الْمَأْثُورَةُ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الثَّالِثَةِ، فَمِنْهَا:

نماز جنازہ میں چار تکبیریں پڑھی جائیں گی پہلی تکبیر کے بعد "اعوذ باللہ" پڑھے گا، پھر اس کے بعد فاتحہ پڑھے گا، پھر اس کے بعد دوسری تکبیر کہے گا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے گا اور یہ پڑھے گا:

"اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر" اور زیادہ فضیلت یہی بات رکھتی ہے کہ اس درود کو ان الفاظ میں مکمل کرے "جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل کیا" اس درود کو لفظ "حمید مجید" تک پڑھے اور وہ نہ پڑھے جیسے اکثر لوگ پڑھتے ہیں۔

(یعنی یہ آیت پڑھتے ہیں) ان اللہ وملئکته یصلون علی النبی کیونکہ اس کے نتیجے میں نماز درست نہیں ہوگی اگر

938-اخرجہ احمد (5/16724) وابوداؤد (3166) والترمذی (1030) ابن ماجہ (1490) والحاکم (1/1341)



صرف اسی پر اکتفا کیا جائے۔

پھر وہ تیسری تکبیر پڑھے پھر میت کے لئے اور مسلمانوں کیلئے دعا کرے جس کا تذکرہ ہم احادیث کی روشنی میں انشاء اللہ کریں گے پھر چوتھی تکبیر کہے اور پھر دعا پڑھے اور اس میں زیادہ بہتر یہ دعا ہے۔

"اے اللہ! تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں آزمائش میں مبتلا نہ کرنا اور ہماری اور اس کی مغفرت کر دے"۔

مختار یہ ہے کہ چوتھی تکبیر میں دعا لمبی پڑھے جو لوگوں کے عام رواج کے برعکس ہے۔ اس کی دلیل حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جسے ہم عنقریب اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ذکر کریں گے۔

تیسری تکبیر کے بعد مسنون دعاؤں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ان میں سے چند ایک روایات درج ذیل ہیں۔

**(939)** عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ، فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ" حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوعبدالرحمن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے کی نماز ادا کی تو میں نے آپ کی اس دعا کو یاد رکھا آپ نے یہ پڑھا۔

"اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے اس پر رحم کر اسے معاف کر دے اس سے درگزر کر اس کو اچھا ٹھکانہ عطا کر اور اس کی رہائش کو کشادہ کر دے اور اسے پانی، اولوں برف کے ذریعے دھو دے اور اسے خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے اور اسے اس کے گھر کی جگہ بہتر گھر عطا فرما اور اس کی بیوی کی جگہ اچھی اہلیہ عطا فرما اور اسے جنت میں داخل کر دے اور اسے قبر کے عذاب اور جہنم کے عذاب سے محفوظ کر دے"۔

راوی کہتے ہیں: یہاں تک کہ میں نے یہ آرزو کی: کاش میں وہ میت ہوتا۔

**(940)** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ، عَنْ أَبِيهِ - وَأَبُوهُ صَحَابِيٌّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ، فَقَالَ: "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ

939-اخرجہ احمد (9/24030) ومسلم (963) والترمذی (1025) والنسائی (62) وابن ماجہ (1500) وابن حبان (3075) وابن الجارود (538) والطیالسی (999) والطبرانی (78/18) والبیہقی (40/4) والنسائی (6/10926)

عَلَى الْإِيْمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ رِّوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْاَشْهَلِيِّ . وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ مِنْ رِّوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ قَتَادَةَ .
قَالَ الْحَاكِمُ: "حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ"، قَالَ التِّرْمِذِيُّ: "قَالَ الْبُخَارِيُّ: اَصَحُّ رِوَايَاتِ هٰذَا الْحَدِيْثِ رِوَايَةُ الْاَشْهَلِيِّ، قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَاَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ" .

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ، حضرت ابوقتادہ ؓ اور حضرت ابوابراہیم اشہلی ؓ اپنے والد، ان کے والد صحابی رسول ہیں، کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔ آپ نے ایک جنازے کی نماز ادا کی آپ نے یہ دعا پڑھی۔

"اے اللہ! ہمارے زندہ ہمارے مرے ہوئے، ہمارے چھوٹے، ہمارے بڑوں، ہمارے مذکر، ہمارے مونث، ہمارے موجود ہمارے غیر موجود سب لوگوں کی مغفرت کردے، اے اللہ! ہم میں سے جسے تو نے زندہ رکھنا ہوا سے اسلام پر زندہ رکھنا اور جسے ہم میں سے موت دے اسے ایمان پر موت دینا، اے اللہ! ہمیں اس میت کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں آزمائش میں مبتلا نہ کرنا"۔

اس حدیث کو امام ترمذی ؒ نے حضرت ابوہریرہ ؓ اور اشہلی کے حوالے سے روایت کیا ہے

جبکہ امام ابوداؤد ؒ نے اسے حضرت ابوہریرہ ؓ اور حضرت ابوقتادہ ؓ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں، حضرت ابوہریرہ ؓ کی حدیث صحیح ہے اور امام بخاری ؒ اور مسلم ؒ کی شرط کے مطابق ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری ؒ نے یہ بات کہی ہے: اس بارے میں سب سے زیادہ صحیح روایت یہ حدیث ہے جسے اشہلی نے روایت کیا ہے۔

امام بخاری ؒ فرماتے ہیں: اس بارے میں سب سے زیادہ مستند حدیث حضرت عوف بن مالک ؓ کی حدیث ہے۔

**(941)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَآءَ" . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جب تم میت کے لئے دعا کرو تو پورے خلوص کے ساتھ دعا کرو۔

(اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ نے روایت کیا ہے)

**(942)** وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ: "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا، وَاَنْتَ

940- اخرجہ احمد (3/8817) و ابوداؤد (3201) والترمذی (1026) وابن ماجہ (1498) وابن حبان (3070) والحاکم (1/1326) والنسائی (6/10918)

941- اخرجہ ابوداؤد (3199) وابن ماجہ (1497) وابن حبان (3076) والبیہقی (40/4)



خَلَقْتَهَا، وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ، وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا، وَقَدْ جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ لَهُ، فَاغْفِرْ لَهُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی۔

"اے اللہ! تو اس کا رب ہے تو نے اسے پیدا کیا ہے تو نے اسے اسلام کی ہدایت دی تو نے اس کی روح کو قبض کیا تو اس کے خفیہ، اعلانیہ معاملات کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے ہم اس کی سفارش کے لئے تیری بارگاہ میں آئے ہیں تو اسے بخش دے"۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ نے روایت کیا ہے۔

**(943)** وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ، وَعَذَابَ النَّارِ، وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ ؛ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ .

✧✧ حضرت واثلہ بن اسقع ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ایک مسلمان کی نماز جنازہ پڑھائی میں نے آپ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا۔

"اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے ذمے میں ہے اور تیری پناہ میں ہے تو اسے قبر کی آزمائش سے بچانا اور جہنم کے عذاب سے بچانا تو عہد کو پورا کرنے والا اور حمد کے لائق ہے۔ اے اللہ! تو اس کی مغفرت کردے اس پر رحم کر! بے شک تو مغفرت کرنے والا، رحم کرنے والا ہے"۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ نے روایت کیا ہے۔

**(944)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةِ ابْنَةٍ لَّهُ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ، فَقَامَ بَعْدَ الرَّابِعَةِ كَقَدْرِ مَا بَيْنَ التَّكْبِيْرَتَيْنِ يَسْتَغْفِرُ لَهَا وَيَدْعُوْ، ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا .

وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَبَّرَ اَرْبَعًا فَمَكَثَ سَاعَةً حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُكَبِّرُ خَمْسًا، ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ . فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنِّيْ لَا اَزِيْدُكُمْ عَلٰى مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ، اَوْ: هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

942- اخرجہ ابوداؤد (3200) والنسائی (6/10915)

943- اخرجہ احمد (5/16018) وابوداؤد (3202) وابن ماجہ (1499) وابن حبان (3074)

944- اخرجہ احمد (7/19434) وابن ماجہ (1503) حاکم، رافعی نے احمد کی ط ؛ نسبت کی ہے۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے اپنی صاحبزادی کے نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں چوتھی تکبیر کے بعد وہ اتنی دیر کے لئے کھڑے ہوئے جتنی دو تکبیروں کے درمیان کھڑے ہوتے ہیں۔ اس میں انہوں نے اسی صاحبزادی کے لئے دعائے مغفرت کی اور دعا کی پھر یہ فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح کیا کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، انہوں نے چار تکبیریں کہیں اس کے بعد کچھ دیر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ پانچویں تکبیر بھی کہیں گے۔ پھر انہوں نے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیر دیا جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ہم نے ان سے کہا: یہ کیا؟ انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کرتے ہوئے دیکھا ہے اس سے زیادہ تمہارے سامنے کچھ نہیں کیا۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

## 158-بَابُ الْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

## باب: جنازے کو جلدی لے جانا

**(945)** عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ، فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً، فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ، وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ، فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: "فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا عَلَيْهِ".

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جنازے کو جلدی لے جاؤ اگر وہ نیک ہوگا تو یہ بہتری ہے اسے تم جلدی اس کی طرف لے جاؤ گے اور اگر وہ اس کے برعکس ہوگا تو یہ برائی ہوگی جسے تم اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ وہ بھلائی ہے اسے تم اس پر لے آؤ گے۔ (متفق علیہ)

**(946)** وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ، فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ، فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً، قالتْ: قَدِّمُوْنِیْ، وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ، قَالَتْ لِاَهْلِهَا: يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَ الْاِنسَانُ لَصَعِقَ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

945-اخرجہ مالک (574) والبخاری (1315) ومسلم (944) والترمذی (1015) وابوداؤد (3181) والنسائی (1908) وابن ماجہ (1277) والحمیدی (1022) وابن الجارود (527) وابن حبان (3042) والبیہقی (21/4)

946-اخرجہ احمد (4/11552) والبخاری (1314) والنسائی (1907) وابن حبان (3038) وعبدالرزاق (6250) والبیہقی (21/4)



✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے: "جب جنازے کو رکھا جائے اور لوگ اپنے کندھوں پر اسے اٹھالیں تو اگر وہ نیک ہو تو یہ کہتا ہے مجھے آگے لے جاؤ اور اگر وہ نیک نہ ہو تو اپنے گھر والوں سے یہ کہتا ہے ہائے بربادی! تم لوگ اسے کہاں لے جا رہے ہو۔ انسان کے علاوہ ہر چیز اس کی آواز سنتی ہے اگر انسان اسے سن لے تو بے ہوش ہو کر گر جائے"۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 159-بَابُ تَعْجِيْلِ قَضَاءِ الدَّيْنِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالْمُبَادَرَةِ اِلٰی تَجْهِيْزِهٖ اِلَّا اَنْ يَّمُوْتَ فَجَاءَةً فَيُتْرَكَ حَتّٰی يُتَيَقَّنَ مَوْتُهٗ

## باب: میت کی طرف سے قرض کو جلد ادا کرنا اور اس کی تجہیز و تکفین میں جلدی کرنا البتہ اگر اچانک موت ہوئی ہو تو اسے ترک کیا جائے گا تا کہ اس کی موت کا یقین ہو جائے

**(947)** عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰی يُقْضٰی عَنْهُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مومن کی جان اپنے قرض کے حوالے سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اسے اس کی طرف سے ادا کر دیا جائے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن" ہے۔

**(948)** وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرِضَ، فَاَتَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ، فَقَالَ: "اِنِّیْ لَا اَرٰی طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيْهِ الْمَوْتُ، فَاٰذِنُوْنِیْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا بِهٖ، فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِیْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانِیْ اَهْلِهٖ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

✧✧ حضرت حصین بن وحوح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت طلحہ بن براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، آپ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ طلحہ کی موت کا وقت قریب آگیا ہے تم اس کے بارے میں مجھے بتا دینا اور اس بارے میں جلدی کرنا۔ مسلمان کی میت کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اسے اس کے گھر والوں کے درمیان زیادہ دیر رکھا جائے۔ (اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے)

947-اخرجہ احمد (4/10160) والدارمی (3591) والترمذی (1080) وابن حبان (3061) وابن ماجہ (2413) والطیالسی (2390) والحاکم (2219) والبیہقی (76/6)

948-اخرجہ ابوداؤد (3159)

## 160-بَابُ الْمَوْعِظَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ

### باب: قبر کے پاس وعظ کرنا

**(949)** عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَأَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ، وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ وَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ" فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا؟ فَقَالَ: "اعْمَلُوْا؛ فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ . . ." وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ بقیع غرقد میں ایک جنازے میں شریک تھے۔ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ تشریف فرما ہوئے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے، آپ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ اس کے ذریعے زمین کرید رہے تھے۔ آپ نے سر کو جھکا لیا تھا پھر آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک شخص کا جہنم یا جنت میں مخصوص ٹھکانہ طے کر دیا گیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر ہم کیا لکھے ہوئے پر اکتفا کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم عمل کرو ہر شخص کے لئے وہ عمل آسان ہوگا جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ (امام نووی فرماتے ہیں): اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ (متفق علیہ)

## 161-بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ دَفْنِهِ وَالْقُعُوْدِ عِنْدَ قَبْرِهِ سَاعَةً لِّلدُّعَاءِ لَهُ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالْقِرَاءَةِ

### باب: میت کے دفن ہونے کے بعد اس کے لئے دعا کرنا اس کی قبر کے پاس دعا کرنے کے لئے استغفار کے لئے اور قرأت کرنے کے لئے کچھ دیر بیٹھنا

**(950)** وَعَنْ أَبِيْ عَمْرٍو - وَقِيلَ: أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَقِيلَ: أَبُوْ لَيْلَى - عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: "اسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَسَلُوْا لَهُ التَّثْبِيتَ، فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

✧✧ حضرت ابوعمرو رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق حضرت ابویعلیٰ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب میت کے دفن ہونے سے فارغ ہو جاتے تو آپ وہاں کچھ دیر ٹھہرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت کرو اس کے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ اس وقت اُس سے سوال

949-اخرجہ احمد (621) والبخاری (1362) ومسلم (2647) والترمذی (2136) والنسائی (11678) وابن ماجہ (78) وابن حبان (334) والبزار (584) والبیہقی (ص: 86، 87)



جواب ہو رہا ہے۔ (اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

**(951)** وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ، فَأَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ، وَيُقَسَّمُ لَحْمُهَا حَتّٰى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ، وَأَعْلَمَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّيْ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِهِ.
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يُقْرَأَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْآنِ، وَإِنْ خَتَمُوا الْقُرْآنَ عِنْدَهُ كَانَ حَسَنًا.

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب تم لوگ مجھے دفن کر دو تو میری قبر کے ارد گرد کھڑے ہو جانا اتنی دیر تک جتنے عرصے میں کسی اونٹ کو قربان کرنے کے بعد اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں تمہاری وجہ سے مانوس رہوں گا اور میں یہ جان لوں گا کہ میں اپنے پروردگار کے بھیجے ہوؤں کو کیا جواب دوں؟

(اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

اس سے پہلے یہ حدیث مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں یہ بات مستحب ہے کہ قبر کے پاس قرآن کی تلاوت کی جائے اور اگر لوگ پورا قرآن پڑھ لیں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

## 162-بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ

### میت کی طرف سے صدقہ کرنا اور اس کے لیے دعا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ﴾ (الحشر: 10).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے وہ یہ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہماری مغفرت کر دے اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں"۔

**(952)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا میرا یہ خیال ہے کہ اگر انہیں کچھ کہنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرنے کے لئے کہتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے کوئی صدقہ کروں تو کیا مجھے اس کا کوئی اجر ملے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے کہا فرمایا: ہاں! یہ روایت "متفق علیہ" ہے۔

952-اخرجہ البخاری (1388) ومسلم (1004) وابن ماجہ (2717) وابن حبان (3353) وابن خزیمہ (2499)

(**953**) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ، اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ، اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے ماسوائے تین اعمال کے ایک صدقہ جاریہ اور ایک وہ علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے اور وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ (اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

## 163–بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَی الْمَیِّتِ

## باب: لوگوں کا میت کی تعریف کرنا

(**954**) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ، فَاَثْنَوْا عَلَیْهَا خَیْرًا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "وَجَبَتْ"، ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰی، فَاَثْنَوْا عَلَیْهَا شَرًّا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "وَجَبَتْ"، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا وَجَبَتْ؟ فَقَالَ: "هٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْهِ خَیْرًا، فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وهٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْهِ شَرًّا، فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کچھ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے انہوں نے اچھے الفاظ میں اس کی تعریف کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی پھر کچھ لوگ ایک اور جنازہ لے کر گزرے لوگوں نے اس کی برائی کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی! کیا چیز واجب ہوگئی۔ آپ نے فرمایا: جس کی تم نے اچھے لفظوں میں تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائی بیان کی اس کے لئے جہنم واجب ہوگئی۔ تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ (متفق علیہ)

(**955**) وَعَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ، فَجَلَسْتُ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ، فَاُثْنِیَ عَلٰی صَاحِبِهَا خَیْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰی فَاُثْنِیَ عَلٰی صَاحِبِهَا خَیْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ، فَاُثْنِیَ عَلٰی صَاحِبِهَا شَرًّا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، قَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ: فَقُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ؟ قَالَ: قُلْتُ کما قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَیُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَیْرٍ، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ" فَقُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: "وَثَلَاثَةٌ" فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: "وَاثْنَانِ" ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ

953-اخرجہ احمد (3/8853) ومسلم (1631) وابو داؤد (2880) والترمذی (1381) والنسائی (5653) وابن حبان (3016) والبیہقی (278/6)

954-اخرجہ احمد (4/12937) والبخاری (1367) ومسلم (949) والترمذی (1058) والنسائی (1931) والطیالسی (2062) وابن حبان (3023) والبیہقی (74/4) والحاکم (1/1397)

955-اخرجہ احمد (1/139) والبخاری (1368) والترمذی (1061) والطیالسی (22) وابو یعلی (145) وابن حبان (3028) والبیہقی (75/4)



عَنِ الْوَاحِدِ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

✧✧ حضرت ابواسود بیان کرتے ہیں، جب میں مدینہ منورہ آیا تو میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک جنازہ وہاں سے گزرا اس جنازے والے کی اچھے الفاظ میں تعریف کی گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی، پھر ایک اور جنازہ گزرا اس کی برے الفاظ میں مذمت کی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی اور پھر تیسرا جنازہ گزرا اس کی بھی برے الفاظ میں مذمت کی گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ ابواسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی! کیا چیز واجب ہوگئی اے امیر المومنین! انہوں نے فرمایا: میں نے وہ ہی بات کہی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ جس بھی مسلمان کے حق میں چار آدمی گواہی دیں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے۔ ہم نے دریافت کیا: اگر تین دیں؟ تو آپ نے فرمایا اگر تین بھی دیں (تو بھی یہ ہی ہوتا ہے) ہم نے دریافت کیا: اگر دو دیں تو آپ نے فرمایا: اگر دو دیں (تو بھی یہی ہوتا ہے) پھر ہم نے ایک کے بارے میں آپ سے دریافت نہیں کیا۔

(اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

## 164–بَابُ فَضْلِ مَنْ مَّاتَ لَهٗ اَوْلَادٌ صِغَارٌ

## باب: جس کے کمسن بچے فوت ہو جائیں اس کی فضیلت کا بیان

(**956**) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَّمُوْتُ لَهٗ ثَلَاثَةٌ لَّمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِیَّاهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس مسلمان کے تین کمسن بچے فوت ہو جائیں جو بالغ نہ ہوئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا، یہ "متفق علیہ" ہے۔

(**957**) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا یَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَا تَمَسُّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

وَ"تَحِلَّةُ الْقَسَمِ" قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی: ﴿وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا﴾ وَالْوُرُوْدُ: هُوَ الْعُبُوْرُ عَلَی الصِّرَاطِ، وَهُوَ جِسْرٌ مَّنْصُوْبٌ عَلٰی ظَهْرِ جَهَنَّمَ، عَافَانَا اللّٰهُ مِنْهَا .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس بھی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اسے جہنم صرف قسم پوری کرنے کے لئے چھوئے گی، یہ "متفق علیہ" ہے۔

956-اخرجہ احمد (4/12537) والبخاری (1248) والنسائی (1872) وابن ماجہ (1605) وابن بان (2943) والبیہقی (76/4)

957-اخرجہ احمد (4/11296) والبخاری (101)

(امام نووی فرماتے ہیں:) قسم پوری کرنے کا مطلب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔ ''تم میں سے ہر ایک اس پر وارد ہوگا''۔

امام نووی فرماتے ہیں: یہاں ''ورود'' سے مراد پل صراط کو عبور کرنا ہے جو ایک پل ہے جسے جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے گا۔

(**958**) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، ذَھَبَ الرِّجَالُ بِحَدِیْثِکَ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَّفْسِكَ یَوْمًا نَاْتِیْكَ فِیْہِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰہُ، قَالَ: "اجْتَمِعْنَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا" فَاجْتَمَعْنَ، فَاَتَاھُنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَھُنَّ مِمَّا عَلَّمَہُ اللّٰہُ، ثُمَّ قَالَ: "مَا مِنْکُنَّ مِنِ امْرَاَۃٍ تُقَدِّمُ ثَلَاثَۃً مِّنَ الْوَلَدِ اِلَّا کَانُوْا لَھَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ" فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ: وَاثْنَیْنِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "وَاثْنَیْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی یا رسول اللہ! مرد آپ کی حدیث کی وجہ سے زیادہ فضیلت لے گئے ہیں۔ آپ ہمارے لئے بھی کوئی دن مقرر کریں تاکہ ہم اس دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو علم عطا کیا ہے اس کے ذریعے ہمیں علم دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم فلاں دن اکٹھی ہو جانا وہ خواتین اکٹھی ہوئیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو علم دیا ہے آپ نے اس کی تعلیم دی پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے جس خاتون کے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ بچے اس کے لئے جہنم سے رکاوٹ ہوں گے۔

ایک خاتون نے عرض کی، اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر دو ہوں (تو بھی یہی اجر ہوگا) یہ روایت ''متفق علیہ'' ہے۔

## 165- بَابُ الْبُکَاءِ وَالْخَوْفِ عِنْدَ الْمُرُوْرِ بِقُبُوْرِ الظَّالِمِیْنَ وَمَصَارِعِھِمْ وَاِظْھَارِ الْاِفْتِقَارِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَالتَّحْذِیْرِ مِنَ الْغَفْلَۃِ عَنْ ذٰلِكَ

## باب: ظالم لوگوں کی قبروں اور ان کے ٹھکانوں کے پاس سے گزرتے ہوئے رونا اور خوفزدہ ہونا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی عاجزی کا اظہار کرنا اور اس بارے میں غفلت سے بچنے کی تلقین

(**959**) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ - یَعْنِیْ لَمَّا وَصَلُوا الْحِجْرَ - دِیَارَ ثَمُوْدَ -: "لَا تَدْخُلُوْا عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِیْنَ اِلَّا اَنْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ، فَاِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ، فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَیْھِمْ، لَا یُصِیْبُکُمْ مَا اَصَابَھُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ: لَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ، قَالَ: "لَا تَدْخُلُوْا مَسَاکِنَ الَّذِیْنَ

958- اخرجہ احمد (4/11296) والبخاری (101) ومسلم (2634) وابن حبان (2944) والبیہقی (67/4)

959- اخرجہ احمد (2/5225) والبخاری (3380) ومسلم (2980) وابن حبان (6199) والبیہقی (451/2)



ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ، اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مَا اَصَابَھُمْ، اِلَّا اَنْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ" ثُمَّ قَنَّعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، رَاْسَہٗ وَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی اَجَازَ الْوَادِیْ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا، یعنی اس وقت جب یہ لوگ ''حجر'' کے مقام سے گزرے جو قوم ثمود کا رہائشی علاقہ تھا۔ آپ نے فرمایا: تم ان عذاب یافتہ لوگوں کے علاقے میں روتے ہوئے داخل ہو اس کے بغیر داخل نہ ہونا کہیں ایسا نہ ہو تمہیں بھی وہ ہی عذاب لاحق ہو جو انہیں لاحق ہوا تھا۔

یہ ''متفق علیہ'' ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''حجر'' کے مقام سے گزرے تو آپ نے فرمایا: جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تم ان کے علاقے میں روتے ہوئے داخل ہو ایسا نہ ہو تمہیں بھی وہ ہی عذاب لاحق ہو جو انہیں لاحق ہوا تھا۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کو ڈھانپ لیا اور پھر آپ تیزی سے وہاں سے گزر گئے یہاں تک کہ اس وادی سے باہر نکل آئے۔

# کِتَابُ آدَابُ السَّفَر

## سفر کے آداب کا بیان

### 166-بَابُ اسْتِحْبَابِ الْخُرُوْجِ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَاسْتِحْبَابِه اَوَّلَ النَّهَارِ

**باب: جمعرات کے دن سفر کیلئے نکلنے اور دن کے ابتدائی حصے میں سفر کے لئے نکلنے کا مستحب ہونا**

**(960)** عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحَيْنِ: لَقَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ .

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کو روانہ ہوئے تھے آپ کو جمعرات کے دن سفر کے لئے روانہ ہونا پسند تھا، ''متفق علیہ''۔

''صحیحین'' کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں، بہت کم ایسا ہوا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جمعرات کے علاوہ کسی اور دن سفر کے لئے روانہ ہوتے ہیں۔

**(961)** وَعَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا" وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ . وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا، وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ اَوَّلَ النَّهَارِ، فَاَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهُ .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہیں بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت عطا فرما۔

960-اخرجہ البخاری (2950) وابوداؤد (2605)

961-ترمذی احمد نسائی فی السیر ابن ماجہ فی التجارات۔



نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی مہم یا سفر کے لئے روانہ کرتے تو دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت صخر رضی اللہ عنہ ایک تاجر تھے وہ اپنی تجارت کا مال دن کے ابتدائی حصے میں بھیجا کرتے تھے اس سے ان کو منافع ہوتا تھا اور ان کا مال بہت زیادہ ہو گیا تھا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

### 167-بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الرُّفْقَةِ وَتَاْمِيْرِهِمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَاحِدًا يُّطِيْعُوْنَهٗ

**باب: رفیق سفر کو طلب کرنا اور رفقاء میں سے کسی ایک کو اپنا امیر بنا لینا' تا کہ لوگ اس کی اطاعت کریں' مستحب ہے**

**(962)** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ اَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ، مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَّحْدَهٗ!" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر لوگوں کو اکیلے سفر کرنے کے بارے میں ان چیزوں کا علم ہو جس کا علم مجھے ہے تو کبھی بھی کوئی شخص رات کے وقت اکیلا سفر نہ کرے۔

(اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

**(963)** وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلرَّاكِبُ شَيْطَانٌ، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ، وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، ایک سوار ایک شیطان ہوتا ہے اور دو سوار دو شیطان ہوتے ہیں اور تین آدمی قافلہ ہوتے ہیں۔

(اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

**(964)** وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

962-اخرجہ احمد (2/4770) والبخاری (2998) والترمذی (1679) والدارمی (287/2) وابن حبان (2704) وابن خزیمہ (2569) والنسائی (8851) والحاکم (2493) والبیہقی (257/5) وابن ماجہ (3768) وابن ابی شیبۃ (38/9)

963-اخرجہ مالک (1831) واحمد (2/2760) وابوداؤد (2607) والنسائی (5/8849) والحاکم (2/2496)

964-اخرجہ ابوداؤد (2608)

وَسَلَّمَ: "اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِی سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ"

حَدِيْثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ .

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین آدمی جب سفر کے لئے نکلیں تو اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر بنالیں۔

یہ حدیث "حسن" ہے اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

**(965)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُمِئَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ الَافٍ، وَلَنْ يُّغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِّنْ قِلَّةٍ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چار آدمی بہترین ساتھی ہوتے ہیں۔ چار سو کا چھوٹا لشکر بہترین لشکر ہوتا ہے اور چار ہزار آدمیوں کا بڑا لشکر بہترین ہوتا ہے اور بارہ ہزار آدمی کمی کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوسکتے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن" ہے۔

## 168-بَابُ اٰدَابِ السَّيْرِ وَالنُّزُوْلِ وَالْمَبِيْتِ وَالنَّوْمِ فِی السَّفَرِ وَاسْتِحْبَابِ السُّرٰی وَالرِّفْقِ بِالدَّوَابِّ وَمُرَاعَاةِ مَصْلَحَتِهَا وَاَمْرِ مَنْ قَصَّرَ فِیْ حَقِّهَا بِالْقِيَامِ بِحَقِّهَا وَجَوَازِ الْاِرْدَافِ عَلَی الدَّآبَّةِ اِذَا كَانَتْ تَطِيْقُ ذٰلِكَ

### باب: سفر، پڑاؤ کرنے، رات بسر کرے، رات کے وقت سونے کے آداب کا بیان

رات کے وقت سفر کرنے، جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے، انکی بہتری کا خیال رکھنے کا مستحب ہونا اور جو شخص ان جانوروں کے حق میں کمی کرے اسے اس کے حقوق ادا کرنے ہدایت کرنا اور اپنی سواری کے پیچھے کسی کو سوار کرلینا اگر جانور اس کی استطاعت رکھتا ہو۔

**(966)** عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ، فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ، وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْجَدْبِ، فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ، وَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا، وَاِذَا عَرَّسْتُمْ، فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ؛ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ، وَمَاْوَی الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ"

رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

مَعْنٰی "اَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ" اَیْ: ارْفُقُوْا بِهَا فِی السَّيْرِ لِتَرْعٰی فِیْ حَالِ سَيْرِهَا، وَقَوْلُهٗ: "نِقْيَهَا" هُوَ بِكَسْرِ النُّوْنِ وَاِسْكَانِ الْقَافِ وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ تَحْتُ وَهُوَ: الْمُخُّ، مَعْنَاهُ: اَسْرِعُوْا بِهَا حَتّٰی تَصِلُوا الْمَقْصِدَ قَبْلَ اَنْ يَّذْهَبَ مُخُّهَا مِنْ ضَنْكِ السَّيْرِ . وَ"التَّعْرِيْسُ": النُّزُوْلُ فِی اللَّيْلِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کسی سرسبز علاقے میں سفر کروتو اونٹوں کو زمین میں ان کا حق دو اور جب تم کسی بنجر علاقے میں سفر کروتو تیزی سے سفر کرو ان کے تھکنے سے پہلے اس علاقے سے نکل جاؤ اور جب تم رات بسر کروتو راستے سے اجتناب کرو کیونکہ یہ جانوروں کی گزرگاہ ہوتی ہے اور کیڑے مکوڑوں کے گزرنے کی جگہ ہے۔ (اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اونٹوں کو ان کا حق دینے کا یہ مطلب ہے کہ انہیں چلاتے ہوئے نرمی کروتا کہ وہ چلتے بھی رہیں اور چرتے بھی رہیں۔ "نقيها" میں ن پر زیر ق ساکن ہے اور یاء اس میں مثناۃ ہے اور اس کا معنی "مغز" ہے۔ یعنی انہیں تیز تیز چلاؤ تاکہ سست روی کی وجہ سے اس کی طاقت اپنی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی زائل نہ ہوجائے اور "التعریس" کا مطلب ہے رات کے وقت اترنا۔

**(967)** وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ فِیْ سَفَرٍ، فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰی يَمِيْنِهٖ، وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ، وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰی كَفِّهٖ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَالَ الْعُلَمَاءُ: اِنَّمَا نَصَبَ ذِرَاعَهٗ لِئَلَّا يَسْتَغْرِقَ فِی النَّوْمِ، فَتَفُوْتَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ عَنْ وَقْتِهَا اَوْ عَنْ اَوَّلِ وَقْتِهَا .

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کی حالت میں ہوتے تو جب آپ رات کے وقت پڑاؤ کرتے تو آپ دائیں پہلو کی طرف لیٹ جایا کرتے تھے اور جب آپ صبح سے کچھ دیر پہلے پڑاؤ کرتے تو آپ اپنی کلائی کو کھڑا کرکے آپ اپنا سر مبارک اپنی ہتھیلی پر رکھ لیتے تھے۔

(اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

علماء کا فرمانا ہے: آپ ہاتھ اس لئے بلند فرماتے تھے کہ نیند کے اثر کی وجہ سے کہیں صبح کی نماز ابتدائی وقت میں یا اپنے

965-اخرجہ احمد (1/2682) وابوداؤد (2611) والترمذی (1561) وابن حبان (4717) وابن خزیمۃ (2538) والحاکم (2/2489) وابویعلی (2587)

966-اخرجہ مالک (1834) ومسلم (1926) وابوداؤد (2569) والترمذی (2858) وابن حبان (2703) وابن خزیمۃ (2550) والبیہقی (256/5) واحمد (3/8450)

967-اخرجہ مسلم (683) والحاکم (1/1631)

وقت پرادا ہونے سے رہ نہ جائے۔

**(968)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ، فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ ۔

"الدُّلْجَةُ": السَّيْرُ فِى اللَّيْلِ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم رات کے وقت سفر کیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین کو لپیٹ لیا جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حسن اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

"الدلجة" سے مراد ہے رات کے وقت سفر کرنا۔

**(969)** وَعَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِى الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِىْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطٰنِ!" فَلَمْ يَنْزِلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ۔

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ ۔

✧✧ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' لوگ جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو وہ گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارا ان گھاٹیوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے (راوی کہتے ہیں) اس کے بعد جہاں بھی لوگوں نے پڑاؤ کیا وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہتے تھے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

**(970)** وَعَنْ سَهْلِ بْنِ عَمْرٍو - وَقِيْلَ: سَهْلِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَهُوَ مِنْ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ، فَقَالَ: "اتَّقُوا اللّٰهَ فِىْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ، فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً، وَّكُلُوْهَا صَالِحَةً"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ ۔

✧✧ حضرت سہل بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اور ایک قول کے مطابق حضرت سہل بن ربیع بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' یہ ابن حنظلیہ کے نام سے معروف ہیں اور یہ بیعت رضوان میں شرکت کرنے والوں میں شامل ہیں' وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی کمر اس کے پیٹ کے ساتھ چپکی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا:

968- اخرجہ ابوداؤد (2571) والحاکم (1/1630)

969- اخرجہ احمد (6/17751) وابوداؤد (2628) وابن حبان (2690) والحاکم (2540) والبیہقی (152/9)

970- اخرجہ احمد (6/17642) وابوداؤد (2548) وابن حبان (545)



ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو جب یہ ٹھیک ہوں اس وقت ان پر سواری کرو اور انہیں اس وقت کھاؤ جب یہ درست ہوں (یعنی بیمار جانوروں کا گوشت نہ کھاؤ)

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(971)** وَعَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَرْدَفَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ، وَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيْثًا لَّا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ، وَكَانَ اَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ هَدَفٌ اَوْ حَائِشُ نَخْلٍ ۔ يَعْنِىْ: حَائِطَ نَخْلٍ ۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا مُخْتَصَرًا ۔ وَزَادَ فِيْهِ الْبَرْقَانِىْ بِاِسْنَادِ مُسْلِمٍ - بَعْدَ قَوْلِهٖ: حَائِشُ نَخْلٍ - فَدَخَلَ حَائِطًا لِّرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَاِذَا فِيْهِ جَمَلٌ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرْجَرَ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ سَرَاتَهٗ - اَىْ: سِنَامَهٗ - وَذِفْرَاهُ فَسَكَنَ، فَقَالَ: "مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ؟" فَجَآءَ فَتًى مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: هٰذَا لِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ قَالَ: "اَفَلَا تَتَّقِى اللّٰهَ فِىْ هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِىْ مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا؟ فَاِنَّهٗ يَشْكُوْ اِلَيَّ اَنَّكَ تُجِيْعُهٗ وَتُدْئِبُهٗ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ كرواية البرقانى ۔

قَوْلُهٗ "ذِفْرَاهُ": هُوَ بكسر الذال الْمُعْجَمَةِ وَاسكان الْفَاءِ، وَهُوَ لفظ مفرد مؤنث ۔ قَالَ اهل اللغة: الذِّفْرٰى: اَلْمَوْضِعُ الَّذِىْ يَعْرَقُ مِنَ الْبَعِيْرِ خَلْفَ الْاُذُنِ، وَقَوْلُهٗ: "تُدْئِبُهٗ" اَىْ: تتعبه ۔

✧✧ حضرت ابوجعفر عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سوار کرلیا مجھے ایک راز کی بات بتائی جو میں کسی کو بھی نہیں بتا سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ آپ قضاء حاجت کے لئے کسی چھوٹے ٹیلے کے پیچھے چلے جائیں یا کھجوروں کے باغ کے پیچھے چلے جائیں۔ راوی کہتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "حائش" کا مطلب کھجوروں کا باغ ہے۔ (اس حدیث کو مسلم بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح مختصر روایت کیا ہے۔

برقانی نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی سند کے ہمراہ اس میں یہ اضافہ نقل کیا ہے۔

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ موجود تھا جب اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ منہ سے آواز نکالنے لگا اور اس کے آنسو نکل آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کوہان اور کان کے پیچھے ہاتھ پھیرا تو اس کو سکون آگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس اونٹ کا مالک کون ہے یہ کس کا اونٹ ہے۔ ایک انصاری نوجوان آیا اس نے عرض کی یارسول اللہ! یہ میرا اونٹ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس جانور کے بارے میں اللہ تعالیٰ

971- اخرجہ احمد (1/1745) ومسلم (342) وابوداؤد (2549) وابن ماجہ (340) وابن ابی شیبۃ (493/11) وابویعلی (6787) وابن حبان (1411) وابن خزیمۃ (53) والدارمی (663/) والحاکم (2/2485) والبیہقی (94/1)

سے ڈرتے نہیں ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کا مالک کیا ہے یہ مجھ سے شکایت کر رہا ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور تم اسے تھکا دیتے ہو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے برقانی کی طرح روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ذفراہ'' کے لفظ میں ''ذ'' معجمہ زیر کے ساتھ اور خاء ساکن ہے یہ لفظ مفرد ہے اور مؤنث ہے۔ اہل لغت یہ کہتے کہ ''الذفری'' اونٹ کے کان کے پیچھے والا وہ حصہ جہاں پسینہ آتا ہے اور ''تدئبہ'' کا مطلب ہے کہ ''تھکا دیتے ہو''۔

(**972**) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا، لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَال ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ ۔

وَقَوْلُه: "لَا نُسَبِّحُ": اَیْ لَا نُصَلِّی النَّافِلَةَ، ومعناه: اَنَّا - مَعَ حِرْصِنَا عَلَى الصَّلٰوةِ - لَا نُقَدِّمُهَا عَلٰى حَطِّ الرِّحَالِ وَاِرَاحَةِ الدَّوَابِّ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو جب تک پالان اتار نہ لیتے تھے اس وقت تک نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

(اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط کے مطابق سند کے ہمراہ روایت کیا ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا لا نُسَبِّحُ کا مطلب یہ ہے کہ ہم نماز نفل ادا نہیں کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر چہ ہمیں نفل پڑھنے کی بڑی خواہش ہوتی تھی لیکن ہم پالان اتارنے اور جانوروں کو آرام دینے سے پہلے نفل نہیں پڑھتے تھے۔

## 169- بَابُ اِعَانَةِ الرَّفِیْقِ

## باب: ساتھی کی مدد کرنا

فِی الْبَاب اَحَادِیْثُ كَثِیْرَةٌ تَقَدَّمَتْ كَحَدِیْثِ: "وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ" ۔ وَحَدِیْثِ: "كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ" وَاَشْبَاهِهِمَا ۔

اب بارے میں بہت سی احادیث ہیں جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں جیسے یہ حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اور یہ حدیث ہے کہ ہر نیکی صدقہ ہے اور ان دونوں کی مانند دوسری احادیث ہیں۔

(**973**) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ عَلٰى

972- اخرجہ ابوداؤد (2551)

973- مسلم، احمد، ابوداؤد، ابویعلی، ابن حبان (جامع کبیر)



رَاحِلَةٍ لَّهٗ، فَجَعَلَ یَصْرِفُ بَصَرَهٗ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْیَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهٗ، وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْیَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَا زَادَ لَهٗ"، فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَهٗ، حَتّٰى رَاَیْنَا، اَنَّهٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِیْ فَضْلٍ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ ہم سفر میں تھے ایک شخص اپنی سواری پر سوار ہو کر آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس شخص کے پاس اضافی سواری ہو وہ اپنے ساتھ اس شخص کو بٹھا لے جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس شخص کے پاس اضافی سامان ہو وہ اس میں اس شخص کو شامل کر لے جس کے پاس سامان نہ ہو۔ اس کے بعد آپ نے مال کی مختلف قسموں کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ ہم نے یہ سمجھا کہ ہم میں سے کسی ایک کو اپنے اضافی مال (کو اپنے پاس رکھنے کا حق نہیں ہے)

(اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

(**974**) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهٗ اَرَادَ اَنْ یَّغْزُوَ، فَقَالَ: "یَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ، اِنَّ مِنْ اِخْوَانِكُمْ قَوْمًا لَّیْسَ لَهُمْ مَالٌ، وَلَا عَشِیْرَةٌ، فَلْیَضُمَّ اَحَدُكُمْ اِلَیْهِ الرَّجُلَیْنِ اَوِ الثَّلَاثَةَ، فَمَا لِاَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ یَّحْمِلُهٗ اِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةٍ" یَعْنِیْ اَحَدِهِمْ، قَالَ: فَضَمَمْتُ اِلَیَّ اثْنَیْنِ اَوْ ثَلَاثَةً مَّا لِیْ اِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ اَحَدِهِمْ مِنْ جَمَلِیْ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ۔

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ میں جانے لگے۔ آپ نے فرمایا: اے مہاجرین اور انصاری گروہ! تمہارے کچھ بھائی ایسے ہیں جن کے پاس مال نہیں ہے اور خاندان بھی نہیں ہے (کہ وہ ان سے ہی مانگ لیں) تم میں سے ہر شخص اپنے ساتھ دو یا تین بھائیوں کو شامل کر لے (راوی کہتے ہیں) ہم میں سے جس کسی کے پاس جانور موجود تھا وہ اپنی باری پر اس پر سوار ہوتا تھا اور اس طرح دوسرے آدمیوں کی باری ہوتی تھی۔ راوی کہتے ہیں میں نے اپنے ساتھ دو یا تین آدمیوں کو بلا لیا تھا اور میں اپنی باری پر ہی اس پر سوار ہوتا تھا جس طرح وہ میرے اونٹ پر سوار ہوتے تھے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(**975**) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَخَلَّفُ فِی الْمَسِیْرِ، فَیُزْجِی الضَّعِیْفَ، وَیُرْدِفُ وَیَدْعُوْ لَهٗ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ ۔

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی منقول ہے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں پیچھے رہ جایا کرتے تھے آپ کمزور سواری کو ہانکتے تھے اور کسی کو اپنے پیچھے بیٹھا لیا کرتے تھے اور اس کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔

(اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حسن اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے)

974- اخرجہ ابوداؤد (2534)

975- اخرجہ ابوداؤد (2639) والحاکم (2/2541)

## 170- بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَكِبَ دَابَّةً لِلسَّفَرِ

### باب: جب کوئی شخص سفر کے لئے سواری پر سوار ہو جائے تو کیا پڑھے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ لِتَسْتَوُوا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ (الزخرف: 13-12).

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اس نے تمہارے لئے کشتیاں اور جانور بنائے ہیں جن پر تم سوار ہوتے ہو جب تم ان کی پشت پر بیٹھ جاؤ تو پھر تم اپنے پروردگار کی نعمت کو یاد کرو جب تم ان پر سیدھی طرح بیٹھ جاؤ اور تم یہ پڑھو پاک ہے وہ اللہ جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کیا ہے، ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے اور بے شک ہم نے اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانا ہے''۔

**(976)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: "سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ" وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ: "اٰئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

مَعْنٰى "مُقْرِنِيْنَ": مُطِيْقِيْنَ. وَ"الْوَعْثَاءُ" بِفَتْحِ الْوَاوِ وَاِسْكَانِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَبِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَبِالْمَدِّ وَهِيَ: الشِّدَّةُ. وَ"الْكَآبَةُ" بِالْمَدِّ، وَهِيَ: تَغَيُّرُ النَّفْسِ مِنْ حُزْنٍ وَّنَحْوِهٖ. وَ"الْمُنْقَلَبُ": الْمَرْجِعُ.

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر کے لئے جاتے ہوئے اپنے اونٹ پر سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے تھے تب آپ تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے۔

''پاک ہے وہ اللہ جس نے (جانوروں) کو ہمارے لئے مسخر کیا ہم ان پر قابو پانے والے نہیں تھے اور بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جائیں گے، اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری مانگتے ہیں اور وہ عمل جس سے تو راضی ہو، اے اللہ! ہمارے لئے اس سفر کو آسان کر دے اور ہمارے لئے اس کی دوری کو سمیٹ دے، اے اللہ! تو سفر میں ساتھی ہے اور ہماری غیر موجودگی میں گھر والوں کا نگران ہے، اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت' خوفناک منظر اور واپسی پر اپنے مال اہل خانہ اور اولاد کے بارے میں کسی بری صورتحال سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

جب آپ واپس آتے تھے تو یہی کلمات پڑھا کرتے تھے ان میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے۔

976- اخرجہ احمد (2/6319) ومسلم (1342) وابوداؤد (2599) والترمذی (3458) وابن حبان (3695) والبیہقی (251/2)



''ہم رجوع کرنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں''۔

(اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''مقرنین'' سے مراد ہے طاقت رکھنے والے۔ ''الوعثا'' میں واؤ پر زبر ہے۔ عین مہملہ اور ساکن ہے جبکہ ثا مد کے ساتھ ہے اور مثلثہ ہے اور اس کا معنی ہے ''شدت''، ''الکابۃ'' یہاں پہ لفظ مد کے ساتھ ہے اور اس کا مطلب ہے کہ غم رنج کی وجہ سے طبیعت میں تبدیلی آنا اور ''المنقلب'' کا مطلب ہے لوٹ جانا۔

**(977)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ، وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

هٰكَذَا هُوَ فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ: "اَلْحَوْرُ بَعْدَ الْكَوْنِ" بِالنُّوْنِ، وَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، قَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَيُرْوٰى "اَلْكَوْرُ" بِالرَّاءِ، وَكِلَاهُمَا لَهٗ وَجْهٌ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: وَمَعْنَاهُ بِالنُّوْنِ وَالرَّاءِ جَمِيْعًا: الرُّجُوْعُ مِنَ الْاِسْتِقَامَةِ اَوِ الزِّيَادَةِ اِلَى النَّقْصِ. قَالُوْا: وَرِوَايَةُ الرَّاءِ مَاْخُوْذَةٌ مِّنْ تَكْوِيْرِ الْعِمَامَةِ وَهُوَ لَفُّهَا وَجَمْعُهَا. وَرِوَايَةُ النُّوْنِ، مِنَ الْكَوْنِ، مَصْدَرُ كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا: اِذَا وُجِدَ وَاسْتَقَرَّ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جاتے تھے تو سفر کی مشقت اور واپسی پر کسی بری صورتحال اور سیدھے راستے پر چلنے کے بعد بھٹک جانے اور مظلوم کی بددعا اور گھر یا مال کے بارے میں کسی برے منظر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''الحور بعد الکون'' کے الفاظ صحیح مسلم میں ''نون'' کے ساتھ ہے۔ امام ترمذی اور نسائی نے بھی اسے ایسے ہی روایت کیا ہے جبکہ امام ترمذی نے ''الکور'' یعنی راء کے ساتھ بھی روایت کیا ہے البتہ دونوں لفظوں کا معنی ایک ہی ہے۔ علماء کے مطابق ''ن'' کے ساتھ اس لفظ سے مراد ہے کہ استقامت یا زیادتی کے ساتھ نقصان کی طرف پلٹنا ہے۔ علماء یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ لفظ اگر ''راء'' کے ساتھ ہو تو یہ ''تکویر عمامہ'' سے ماخوذ ہے اور تکویر سے مراد پگڑی کو لپیٹنا اور اکٹھا کرنا ہے جبکہ ''ن'' کے ساتھ یہ لفظ کان یکون کا مصدر ہے اور اس کا مطلب ہے کہ جب پایا جائے یا ٹھہر جائے۔

**(978)** وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا،

977- اخرجہ مسلم (1343) والترمذی (3450) والنسائی (5513) وابن حبان (3888)

978- اخرجہ احمد (1/753) وابوداؤد (2602) والترمذی (3457) وابن حبان (2698) والطیالسی (132) والحاکم (2/2482)

فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، ثُمَّ ضَحِكَ، فَقِيْلَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: "اِنَّ رَبَّكَ تَعَالٰى يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ: اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ، يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ".

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ"، وَفِيْ بَعْضِ النُّسَخِ: "حَسَنٌ صَحِيْحٌ". وَهٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوٗدَ.

✧✧ حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا تو ان کے سامنے ایک جانور لایا گیا تاکہ وہ اس پر سوار ہوں اور جب انہوں نے رکاب میں پاؤں رکھا تو بسم اللہ پڑھی اور پھر جب وہ اس کی پشت پر سیدھی طرح بیٹھ گئے تو یہ دعا پڑھی۔

"ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے ہے جس نے ہمارے لئے اس کو مسخر کیا اور ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے اور بے شک ہم نے اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانا ہے" پھر انہوں نے تین مرتبہ الحمد للہ پڑھا پھر تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھا پھر یہ دعا پڑھی۔

"تو پاک ہے میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو میری مغفرت کردے بے شک تیرے علاوہ اور کوئی بخش نہیں سکتا"۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ مسکرا دیئے ان سے پوچھا گیا اے امیر المومنین آپ کس وجہ سے مسکرائے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا جیسا میں نے کیا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے تھے میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کس بات سے مسکرائے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار اپنے اس بندے کی بات کو پسند کرتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے کہ تو میرے گناہوں کی مغفرت کردے (وہ فرماتا ہے) یہ بندہ جانتا ہے میرے علاوہ کوئی اس کے گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن" ہے۔

بعض نسخوں میں یہ روایت ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے تاہم اس حدیث کے الفاظ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔

## 171- بَابُ تَكْبِيْرِ الْمُسَافِرِ اِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا وَشِبْهَهَا وَتَسْبِيْحِهٖ اِذَا هَبَطَ الْاَوْدِيَةَ وَنَحْوَهَا وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُبَالَغَةِ بَرَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيْرِ وَنَحْوِهٖ

## باب: جب کوئی مسافر کسی گھاٹی وغیرہ پر چڑھے تو تکبیر کہے اور جب نشیب میں اترے تو



## سبحان اللہ کہے' تکبیر وغیرہ پڑھتے وقت زیادہ آواز کرنے کی ممانعت

**(979)** عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم لوگ کسی بلندی پر چڑھتے تھے تو اللہ اکبر پڑھتے تھے اور جب نیچے کی طرف اترتے تھے تو سبحان اللہ پڑھتے تھے۔ (اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

**(980)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُيُوْشُهُ اِذَا عَلَوا الثَّنَايَا كَبَّرُوْا، وَاِذَا هَبَطُوْا سَبَّحُوْا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ اور آپ کا لشکر جب کسی گھاٹی پر چڑھتے تھے تو اللہ اکبر پڑھتے تھے اور جب نیچے کی طرف اترتے تھے تو سبحان اللہ پڑھتے تھے۔

(اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند کے ہمراہ روایت کیا ہے)

**(981)** وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ، كُلَّمَا اَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ اَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اٰيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، سَاجِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: اِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوْشِ اَوِ السَّرَايَا اَوِ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ.

قَوْلُهُ: "اَوْفٰى" اَيْ: ارْتَفَعَ، وَقَوْلُهُ: "فَدْفَدٍ" هُوَ بِفَتْحِ الْفَائَيْنِ بَيْنَهُمَا دَالٌ مُهْمَلَةٌ سَاكِنَةٌ، وَاٰخِرُهُ دَالٌ اُخْرٰى وَهُوَ: "اَلْغَلِيْظُ الْمُرْتَفِعُ مِنَ الْاَرْضِ".

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت منقول ہے جب نبی اکرم ﷺ عمرے یا حج سے واپس تشریف لاتے تھے تو جب بھی آپ کسی گھاٹی یا بلند جگہ پر چڑھتے تھے تو تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھتے تھے۔

"اللہ تعالیٰ کے لئے اور کوئی معبود نہیں ہے وہ ہی ایک معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس کی بادشاہی ہے، حمد اس کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہی سب پر قدرت رکھتا ہے، ہم رجوع کرنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو سچ کردیا اور اپنے بندے کی مدد کی (اور دشمنوں کے) لشکروں کو تنہا پسپا کردیا۔

979- اخرجہ البخاری (2993)

980- اخرجہ ابوداؤد (2599)

981- اخرجہ مالک (960)' واحمد (2/5295) والبخاری (1797) ومسلم (1344) وابوداؤد (2770) والترمذی (952) وابن حبان (2707) وابن ابی شیبۃ (361/10) وعبدالرزاق (9235) والبیہقی (259/5)

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کسی لشکر سے واپس تشریف لاتے تھے یا کسی جنگی مہم سے واپس آتے تھے یا حج یا عمرے سے واپس آتے تھے (تو ایسا ہی کیا کرتے تھے)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لفظ "اوفی" میں فاء پر زبر ہے اور اس کا مطلب ہے "بلندی پر چڑھتے" اور (فدفد) دونوں میں فاء مفتوح اور دال درمیان میں ہو ساکن اور مہمل ہو اور آخر میں ایک "د" اس سے مراد ہے "سخت بلند زمین"۔

**(982)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رجلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِیْ، قَالَ: "عَلَیْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ، وَالتَّكْبِیْرِ عَلٰی كُلِّ شَرَفٍ" فَلَمَّا وَلَّی الرَّجُلُ، قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ، وَهَوِّنْ عَلَیْهِ السَّفَرَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ".

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے آپ نے فرمایا: تم پرہیزگاری اختیار کرنا اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہنا۔
جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے دعا کی اے اللہ! اس کے لئے دوری کو سمیٹ دے اور اس کے سفر کو آسان کردے۔
(اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن" ہے)

**(983)** وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ، فَكُنَّا اِذَا اَشْرَفْنَا عَلٰی وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا وَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "یَآاَیُّهَا النَّاسُ، ارْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ، فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، اِنَّهٗ مَعَكُمْ، اِنَّهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.
"ارْبَعُوْا" بِفَتْحِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ اَیِ: ارْفُقُوْا بِاَنْفُسِكُمْ.

✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے جب ہم کسی وادی میں اوپر کی طرف چڑھتے تھے تو لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے اور اللہ اکبر پڑھتے تھے اور ہم بلند آواز میں ایسا کیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنی ذات کو سکون دو تم کسی بہرے یا غیر موجود کو نہیں پکار رہے وہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ سننے والا ہے اور وہ قریب ہے۔ "متفق علیہ"۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اربعوا" "ب" پر زبر کے ساتھ ہے اور اس کا مطلب ہے اپنے نفسوں پر نرمی کرو۔

## 172- بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ فِی السَّفَرِ

## سفر کے دوران دعا کا مستحب ہونا

982- اخرجہ احمد (2/8317) والترمذی (3456) وابن ماجہ (2771/) والحاکم (2/2481) وابن ابی شیبۃ (517/12) وابن حبان (2692) والنسائی فی الکبری (6/10339) والبیہقی (251/5)

983- اخرجہ احمد (7/19616) والبخاری (2992) ومسلم (2704) وابوداؤد (1526) والترمذی (3385) وابن ماجہ (3824)



**(984)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُّسْتَجَابَاتٌ لَّا شَكَّ فِیْهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهٖ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ". وَلَیْسَ فِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ: "عَلٰی وَلَدِهٖ".

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی دعا اپنی اولاد کے لئے۔
(اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)
وہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن" ہے البتہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں "اپنی اولاد کے لئے" کے الفاظ نہیں ہیں۔

## 173- بَابُ مَا یَدْعُوْ بِهٖ اِذَا خَافَ نَاسًا اَوْ غَیْرَهُمْ

## باب: جب کسی شخص کو لوگوں یا کسی اور چیز کا خوف ہو تو وہ کیا دعا پڑھے

**(985)** عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا، قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ.

✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کو جب کسی قوم کی طرف سے اندیشہ ہوتا تھا تو آپ یہ دعا کیا کرتے تھے۔
"اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں"۔
اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

## 174- بَابُ مَا یَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

## جب کوئی شخص کسی جگہ پڑاؤ کرے تو کیا پڑھے

**(986)** عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: "مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ یَضُرَّهٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ

984- اخرجہ احمد (3/7513) وابوداؤد (1536) والترمذی (1912) وابن ماجہ (3862) والبخاری (32) وابن حبان (2699) والطیالسی (2517) والقضاعی (306)

985- اخرجہ احمد (7/19740) وابوداؤد (1537) والنسائی (601) وابن حبان (4765) والحاکم (2/2629) والبیہقی (353/5)

986- اخرجہ احمد (10/27190) ومسلم (2708) والترمذی (3448) والنسائی (560) وابن حبان (2700) والدارمی (287/2) ومالک (1830) وابن ماجہ (3547) وابن خزیمۃ (2566) والبیہقی (253/5)

مِنْ مَّنْزِلِهٖ ذٰلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کرے اور پھر یہ پڑھے۔

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے ہر اس چیز سے پناہ مانگتا ہوں جسے اس نے پیدا کیا ہے''۔

تو اس شخص کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ اس منزل سے کوچ کر جائے۔

(اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

**(987)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّيْلُ، قَالَ: "يَا اَرْضُ، رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ، وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ، وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ اَسَدٍ وَّاَسْوَدٍ، وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ .

وَ"الْاَسْوَدُ": الشَّخْصُ، قَالَ الْخَطَّابِيُّ: وَ"سَاكِنُ الْبَلَدِ": هُمُ الْجِنُّ الَّذِيْنَ هُمْ سُكَّانُ الْاَرْضِ . قَالَ: وَالْبَلَدُ مِنَ الْاَرْضِ: مَا كَانَ مَاْوَى الْحَيَوَانِ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ بِنَاءٌ وَّمَنَازِلُ . قَالَ: وَيَحْتَمِلُ اَنَّ الْمُرَادَ: "بِالْوَالِدِ" اِبْلِيْسُ: "وَمَا وَلَدَ": الشَّيَاطِيْنُ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم ﷺ سفر پر جایا کرتے تھے جب رات آجاتی تھی تو آپ دعا کیا کرتے تھے ''اے زمین! میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے میں تیرے شر سے اور جو تیرے اندر چیز موجود ہے اس کے شر سے اور جو تیرے اندر پیدا کی گئی ہے اس کے شر سے اور جو تیرے اوپر چلتی ہے اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں اور میں شیر اور سیاہ چیز اور سانپ اور بچھو اور شہر میں بسنے والوں اور والد اور اس کی اولاد سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''الاسود'' کا مطلب ہے شخص۔ خطابی نے کہا کہ ''ساکن البلد'' کا مطلب ہے وہ جن جو زمین میں رہتے بستے ہیں۔ ''بلد'' سے یہ بھی مراد ہے کہ زمین کا وہ حصہ جو حیوانات کا ٹھکانہ ہو اور وہاں مکان وغیرہ نہ ہوں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ''والد'' سے ابلیس اور ''ولد'' سے مراد ہوں دوسرے شیطان۔

## 175- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيْلِ الْمُسَافِرِ الرُّجُوْعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِذَا قَضٰى حَاجَتَهٗ

## باب: مسافر کا اپنے گھر جانے میں جلدی کرنا مستحب ہے جب اس کا کام پورا ہو چکا ہو

**(988)** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ

987- اخرجہ احمد (2/6169) وابوداؤد (2603) والحاکم (2/2487) تہذیب الکمال (292/6)



مِّنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَنَوْمَهٗ، فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ سَفَرِهٖ، فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"نَهْمَتَهٗ": مَقْصُوْدَهٗ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو آدمی کو کھانے پینے اور سونے سے روک دیتا ہے جب کوئی شخص سفر سے متعلق اپنا کام پورا کرلے تو اسے جلدی اپنے گھر واپس آجانا چاہئے ''متفق علیہ''۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''نهمته'' سے مراد ہے: اس کا مقصد۔

## 176- بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُدُوْمِ عَلٰى اَهْلِهٖ نَهَارًا وَّكَرَاهَتِهٖ فِي اللَّيْلِ لِغَيْرِ حَاجَتِهٖ

## باب: دن کے وقت اپنے گھر واپس آنا مستحب ہے اور رات کے وقت کسی ضرورت کے بغیر واپس آنا مکروہ ہے

**(989)** عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقَنَّ اَهْلَهٗ لَيْلًا" .

وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ لَيْلًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص طویل عرصہ غائب رہنے کے بعد واپس آئے تو رات کے وقت اپنے گھر ہرگز نہ جائے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص رات کے وقت اپنے گھر واپس جائے ''متفق علیہ''۔

**(990)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَيْلًا، وَكَانَ يَاْتِيْهِمْ غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"اَلطُّرُوْقُ": اَلْمَجِيْءُ فِي اللَّيْلِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ (طویل سفر سے واپسی پر) رات کے وقت اپنے گھر تشریف

988- احمد (3/7229) والبخاری (1804) ومسلم (1927) وابن ماجہ (2882) وابن حبان (2708) والدارمی (2/284) والبیہقی (259/5)

989- اخرجہ البخاری (5244) ومسلم (715) وابوداؤد (2777) ومسلم (715) واحمد (5/15285) والترمذی (2712) وابن حبان (12713) وابوداؤد (2776) والطیالسی (وابن ابی شیبۃ (523/12) والبیہقی (260/5)

990- اخرجہ البخاری (1800) ومسلم (1928)

نہیں لاتے تھے۔آپ صبح کے وقت تشریف لاتے تھے یا شام کے وقت تشریف لاتے تھے،(متفق علیہ)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''الطروق'' سے مراد ہے رات کے وقت واپس آنا۔

## 177-بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ وَاِذَا رَاٰى بَلْدَتَهٗ

فِيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عمرَ السَّابِقُ فِىْ بَابِ تَكْبِيْرِ الْمُسَافِرِ اِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا ۔

### باب: جب کوئی شخص واپس آئے یا اپنے شہر کو دیکھے تو کیا پڑھے

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے جو اس سے پہلے بلندی پر چڑھتے ہوئے مسافر کے تکبیر کہنے کے باب میں گزر چکی ہے۔

**(991)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: "اٰيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ" فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس آئے جب ہم مدینہ منورہ کے سامنے پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھا۔

''ہم رجوع کرنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، ہم عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں''۔

آپ یہی کلمات پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے۔(اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)

## 178-بَابُ اسْتِحْبَابِ ابْتِدَاۗءِ الْقَادِمِ بِالْمَسْجِدِ الَّذِىْ فِىْ جِوَارِهٖ وَصَلَاتِهٖ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ

### باب: آنے والا شخص سب سے پہلے اس مسجد میں جائے جو اس کے پڑوس میں ہو اور وہاں دو رکعت نماز ادا کرے ایسا کرنا مستحب ہے

**(992)** عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو پہلے مسجد تشریف لاتے تھے اور وہاں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے،''متفق علیہ''۔

991-اخرجہ مسلم (1345)



## 179-بَابُ تَحْرِيْمِ سَفَرِ الْمَرْاَةِ وَحْدَهَا

### باب: عورت کا تنہا سفر کرنا حرام ہے

**(993)** عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِىْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ، آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ ایک دن یا ایک رات سے زیادہ سفر تنہا کرے۔اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم موجود ہونا چاہیے،''متفق علیہ''۔

**(994)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ، وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِىْ مَحْرَمٍ" فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ امْرَاَتِىْ خَرَجَتْ حَاجَّةً، وَاِنِّىْ اكْتُتِبْتُ فِىْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: "انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی بھی شخص کسی عورت کے پاس تنہا نہ جائے وہاں اس عورت کا کوئی محرم ضرور موجود ہونا چاہئے کوئی بھی عورت تنہا سفر نہ کرے اس کا کوئی محرم ساتھ ہونا چاہئے۔ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری بیوی حج کرنے کے لئے جانا چاہتی ہے جبکہ میرا نام فلاں جنگی مہم میں لکھا گیا ہے۔آپ نے فرمایا: تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج پر چلے جاؤ،''متفق علیہ''۔

993-اخرجہ مالک (1833) واحمد (3/7226) والبخاری (1088) ومسلم (1339) وابو داؤد (1724) والترمذی (1170) وابن حبان (2725) وابن خزیمۃ (2523) وابن ماجہ (2899) والبیہقی (139/3)

994-اخرجہ احمد (1934) والبخاری (1862) ومسلم (1341) وابن ماجہ (2900) وابن حبان (2731) وابن خزیمۃ (2529) والطیالسی (2732) والحمیدی (468) وابن ابی شیبۃ (6/4) والبیہقی (139/3)

# كِتَابُ الْفَضَائِل

# فضائل کا بیان

## 180-بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

## باب: قرآن پڑھنے کی فضیلت

**(995)** عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اقْرَؤُوا الْقُرْاٰنَ ؛ فَاِنَّهٗ يَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قرآن پڑھو کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن شفاعت کرنے والے کے طور پر آئے گا۔ (صحیح مسلم)

**(996)** وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِى الدُّنْيَا تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلِ عِمْرَانَ، تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن قرآن اپنے پڑھنے والوں کے ساتھ آئے گا جو دنیا میں اس پر عمل کیا کرتے تھے۔ اس میں آگے سورہ بقرہ، سورہ آل عمران ہوں گی اور ہر اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے بحث کریں گے۔ (صحیح مسلم)

**(997)** وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ" رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ .

995-اخرجہ احمد (8/22255) ومسلم (804/) وابن حبان (116) والحاکم (1/2071) والطبرانی (7543) والبیہقی (395/2)

996-اخرجہ مسلم (805) والترمذی (2892)

997-اخرجہ احمد (1/412) والبخاری (5027) والترمذی (2916) وابوداؤد (1452) والدارمی (3337) وابن ماجہ (212) وابن حبان (118) وعبدالرزاق (5995) والطیالسی (73)



✧✧ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے۔

**(998)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَّذِىْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِىْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَّهٗ اَجْرَانِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قرآن پڑھے اور اسے پڑھنے میں ماہر ہو وہ معزز نیک (فرشتوں) کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن پڑھے اور اسے پڑھنے میں اٹکے اور پڑھنا اس کے لئے مشکل ہو تو اسے دوگنا اجر ملے گا۔ (متفق علیہ)

**(999)** وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِىْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ: رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِىْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ: لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِىْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ: رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِىْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ: لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وہ مومن جو نماز پڑھتا ہو اس کی مثال ناشپاتی کی طرح ہے جسکی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ میٹھا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ (نامی پھل) کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظلہ کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

**(1000)** وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے کچھ لوگوں کو سربلندی عطا کرے گا اور کچھ لوگوں کو پست رہنے دے گا۔ (متفق علیہ)

998-اخرجہ احمد (9/24721) والبخاری (4937) ومسلم (798) وابوداؤد (1454) والترمذی (2913) وابن ماجہ (3779) وعبدالرزاق (9194) وابن حبان (767) والطیالسی (3/2/2) والدارمی (3368)

999-اخرجہ احمد (7/19566) والبخاری (5020) ومسلم (797) وابوداؤد (4830) والترمذی (2874) والنسائی (5053) وابن ماجہ (214) وابن حبان (770) وعبدالرزاق (20933) والطیالسی (2/2)

1000-اخرجہ احمد (1/232) ومسلم (817) وابن ماجہ (218) وابن حبان (772) والبزار (249) وعبدالرزاق (20944) والدارمی (3365)

**(1001)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"وَالْآنَاءُ": السَّاعَاتُ.

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں (رشک) صرف دو لوگوں پر کیا جا سکتا ہے ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا ہو اور وہ دن رات اسے قائم رکھتا ہو (یعنی اس کی تلاوت کرتا ہو اور اس پر عمل کرتا ہو) اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ رات دن اسے خرچ کرتا رہتا ہو۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الآناء" کا مطلب ہے الساعات (گھڑیاں)۔

**(1002)** وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ، وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو، وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: "تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلشَّطَنُ" بِفَتْحِ الشِّينِ الْمُعْجَمَةِ وَالطَّاءِ الْمُهْمَلَةِ: اَلْحَبْلُ.

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص سورہ کہف پڑھ رہا تھا اس کے پاس دو رسیوں میں بندھا ہوا گھوڑا موجود تھا۔ اس شخص کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا اور وہ بادل قریب آتے گئے اس شخص کا گھوڑا اچھلنے لگا جب صبح ہوئی تو وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: وہ سکینت تھی جو قرآن کی وجہ سے نازل ہو رہی تھی۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الشطن" میں شین معجمہ ہے اور طاء پر زبر ہے اور یہ طاء مہملہ ہے اور اس کا معنی ہے رسی۔

**(1003)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ: الٓمٓ حَرْفٌ، وَلٰكِنْ: أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَامٌ حَرْفٌ، وَمِيمٌ حَرْفٌ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ کی کتاب کا ایک حرف پڑھے گا اسے ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس گنا ہوتی ہے (یعنی دس نیکیاں ملیں گی) میں یہ نہیں کہتا کہ "آلم" ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے۔ لام ایک حرف ہے اور م ایک حرف ہے۔

1002- اخرجہ احمد (6/18615) والبخاری (3614) ومسلم (795) والترمذی (2894) وابن حبان (769) والطیالسی (3/2)

1003- اخرجہ الترمذی (2919) والدارمی (3308) والحاکم (1/2040)



**(1004)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص جس کے دل میں قرآن میں سے کچھ بھی نہ ہو اس کی مثال ایک ویران گھر کی طرح ہے۔ (اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے: وہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

**(1005)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں قرآن کے پڑھنے والے سے کہا جائے گا تم پڑھو اور (جنت کے درجات) پر چڑھنا شروع کرو اور اس طرح آرام سے پڑھو جیسے تم دنیا میں آرام سے پڑھا کرتے تھے۔ تمہاری منزل اس آخری آیت کے ساتھ ہوگی جسے تم پڑھو گے۔ (اسے امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث حسن صحیح" ہے۔)

## 181- بَابُ الْأَمْرِ بِتَعَهُّدِ الْقُرْآنِ وَالتَّحْذِيرِ عَنْ تَعْرِيضِهِ لِلنِّسْيَانِ

## باب: قرآن کا خیال رکھنا اور اسے بھولنے سے بچنے کی تلقین کرنا

**(1006)** عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تَعَاهَدُوا هٰذَا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، قرآن کا خیال رکھو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ یہ رسی میں موجود اونٹ سے زیادہ تیزی سے (آدمی کے سینے سے) نکلتا ہے۔

**(1007)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ"

1004- اخرجہ احمد (1/1947) والترمذی (2922) والدارمی (3306) والحاکم (1/2037) والطبرانی (12619)

1005- اخرجہ احمد (2/6813) وابوداؤد (1464) والترمذی (2914) وابن حبان (766) وابن ابی شیبۃ (498/10)

1006- اخرجہ البخاری (5033) ومسلم (791)

1007- اخرجہ مالک (472) واحمد (2/4665) والبخاری (5031) ومسلم (789) والنسائی (941)، وابن حبان (764) وعبدالرزاق (5971) وابن ابی شیبۃ (500/2) وابن ماجہ (3783) والبیہقی (365/2)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قرآن پڑھنے والوں کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے اگر وہ شخص اس کا خیال رکھے گا تو اسے روک کے رکھے گا اور اگر چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے گا۔

## 182- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِيْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَسَنِ الصَّوْتِ وَالْاِسْتِمَاعِ لَهَا

## باب: اچھی آواز میں قرآن پڑھنے کا مستحب ہونا اور اچھی آواز والے شخص سے قرأت پڑھنے کیلئے کہنا اور اسے غور سے سننا

**(1008)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

مَعْنٰى "اَذِنَ اللّٰهُ": اَيِ اسْتَمَعَ، وَهُوَ اِشَارَةٌ اِلَى الرِّضَاءِ وَالْقَبُوْلِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کسی بھی بات کو اتنے غور سے نہیں سنتا جتنا وہ اچھی آواز والے کو سنتا ہے۔ جب وہ اچھی آواز میں اور بلند آواز میں قرأت کرتا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اذن اللّٰہ" سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کا غور سے سننا اور یہ اشارہ ہے اس کی رضا کا اور قبول کر لینے کا۔

**(1009)** وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهٗ: "لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهٗ: "لَوْ رَاَيْتَنِیْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ" .

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے (مجھ سے) ارشاد فرمایا ہے: تمہیں آل داؤد کی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب میں تمہاری قرأت کو گزشتہ رات غور سے سن رہا تھا تو کاش تم اس وقت مجھے دیکھتے (مجھے کتنی خوشی ہو رہی ہے۔)

1008- اخرجہ البخاری (5023) ومسلم (792) وابوداؤد (1473) والنسائی (1016) واحمد (3/7674) والحمیدی (949) وابن حبان (751) والدارمی (350/1)

1009- اخرجہ البخاری (5048) ومسلم (793) والترمذی (3881) وابن حبان (7197) والحاکم (3/5966) والبیہقی (10)



**(1010)** وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ، فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو عشاء کی نماز میں سورہ والتین پڑھتے ہوئے سنا میں نے اس سے اچھی آواز کبھی کسی کی نہیں سنی۔ (متفق علیہ)

**(1011)** وَعَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ بَشِيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ فَلَيْسَ مِنَّا" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ .

مَعْنٰى "يَتَغَنّٰى": يُحَسِّنُ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ .

✧✧ حضرت ابولبابہ بشیر بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اچھی آواز میں قرآن نہیں پڑھتا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (اس حدیث کو امام ابوداؤد نے بہترین اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یتغنی" سے مراد ہے: نہایت اچھی آواز کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کرے۔

**(1012)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اقْرَاْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ"، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقْرَاُ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ؟! قَالَ: "اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ" فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ، حَتّٰى جِئْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ قَالَ: "حَسْبُكَ الْاٰنَ" فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ، فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میرے سامنے قرآن پڑھو، میں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! کیا میں آپ کے سامنے پڑھوں جبکہ آپ پر یہ نازل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا! میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے علاوہ کسی اور سے سنوں۔ تو میں نے سورہ نساء پڑھنی شروع کی جب میں اس آیت پر پہنچا "اس وقت کیا ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ کے طور پر لے آئیں گے"۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بس اتنا کافی ہے۔ پھر میں نے آپ کی طرف توجہ کی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (متفق علیہ)

## 183- بَابُ الْحَثِّ عَلٰى سُوَرٍ وَّاٰيَاتٍ مَّخْصُوْصَةٍ

## باب: مخصوص سورتوں اور مخصوص آیات پڑھنے کی ترغیب دینا

1010- اخرجہ مالک (176) واحمد (6/18529) والبخاری (767) ومسلم (464) وابوداؤد (1221) والترمذی (310) والنسائی (999) وابن ماجہ (834) وابن حبان (1838) وابن خزیمۃ (522) والطیالسی (733) وعبدالرزاق (2706) وابوعوانۃ (155/2) والحمیدی (726) وابن ابی شیبۃ (359/1) والبیہقی (293/2)

1011- اخرجہ ابوداؤد (1471)، (1/1476) وغیرہ البخاری (455)

**(1013)** عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَافِعِ بْنِ الْمُعَلّٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟" فَاَخَذَ بِیَدِیْ، فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ، قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ قُلْتَ: لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْاٰنِ؟ قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔

✧✧ حضرت ابوسعید رافع بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں قرآن کی سب سے عظیم سورہ کے بارے میں نہ بتاؤں مسجد میں نکلنے سے پہلے؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما جب ہم وہاں سے نکلنے لگے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: میں تمہیں قرآن کی سب سے عظیم سورہ کے بارے میں بتاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: الحمد للہ رب العالمین (وہ سورہ ہے) یہی سبع المثانی ہے اور وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

**(1014)** وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِیْ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾: "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ" ۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاَصْحَابِهٖ: "اَیَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّقْرَاَ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ فِیْ لَیْلَةٍ" فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ، وَقَالُوْا: اَیُّنَا یُطِیْقُ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: "﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ﴾: ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے سورہ اخلاص کی قرأت کے بارے میں فرمایا ہے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم میں کوئی شخص رات کو ایک تہائی قرآن پڑھ سکتا ہے؟ یہ بات انہیں مشکل محسوس ہوئی۔ انہوں نے عرض کی: ہم میں سے کون سا شخص ایسا کرسکتا ہے یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فرمایا: "قل ھو اللہ احد اللہ الصمد" ایک تہائی قرآن ہے۔ (اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے)۔

**(1015)** وَعَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا یَقْرَاُ: "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" یُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ وَكَانَ الرَّجُلُ یَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت منقول ہے ایک شخص نے دوسرے شخص کو قل ھو اللہ احد، پڑھتے ہوئے سنا وہ بار بار اس

1013-اخرجہ البخاری (4474) وابوداؤد (1458) والنسائی (912) وابن ماجہ (3785)

1014-اخرجہ البخاری (5013)

1015-اخرجہ احمد (4/11053) والبخاری (5015)



کی تلاوت کررہا تھا۔ جب صبح ہوئی تو وہ پہلا شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ وہ پہلا شخص اس سورہ کو چھوٹی سمجھ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ یہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

**(1016)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِیْ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ "اِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے قل ھو اللہ احد کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: یہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1017)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ قَالَ: "اِنَّ حُبَّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ" ۔ وَرَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِهٖ تعلیقًا ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! میں اس سورہ کو پسند کرتا ہوں۔ قل ھو اللہ احد، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہاری اس کے ساتھ محبت تمہیں جنت میں داخل کروادے گی۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث حسن" ہے۔

امام بخاری نے اسے اپنی "صحیح" میں تعلیق کے طور پر نقل کیا ہے۔

**(1018)** وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ لَمْ یُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ؟ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تم نے ان آیتوں کو دیکھا ہے جو گزشتہ رات مجھ پر نازل ہوئیں۔ ان کی مانند آیتیں کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔

**(1019)** وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1016-اخرجہ البخاری (5013)

1017-اخرجہ البخاری (774) وابن حبان (792) والدارمی (3435)

1018-اخرجہ احمد (6/17305) ومسلم (814) وابوداؤد (1462) والترمذی (2911) والنسائی (953) والدارمی (3441) واخرجہ احمد (17336) والنسائی (952)

1019-اخرجہ الترمذی (2065) والنسائی (5509) وابن ماجہ (3511)

يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ، وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ، حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ، فَلَمَّا نَزَلَتَا، اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا ۔
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" ۔

❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ معوذتین نازل ہوگئیں جب یہ دونوں نازل ہوگئیں تو آپ نے ان دونوں کو اختیار کرلیا اور اس کے علاوہ دوسری دعائیں مانگنا چھوڑ دیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث حسن" ہے۔

**(1020)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مِنَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةٌ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ، وَهِيَ: ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾"
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" ۔
وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ: "تَشْفَعُ" ۔

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قرآن میں ایک ایسی سورت ہے جس میں تیس آیات ہیں۔ وہ آدمی کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ آدمی کی بخشش ہوجائے گی۔ (راوی کہتے ہیں) وہ تبارك الذی بیدہ الملك ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ روایت "حدیث حسن" ہے۔ امام ابوداؤد کی روایت میں لفظ "تَشْفَعُ" ہے۔

**(1021)** وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ قَرَاَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔
قِيْلَ: كَفَتَاهُ الْمَكْرُوْهَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَقِيْلَ: كَفَتَاهُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ ۔

❖ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جو شخص رات کے وقت سورت بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کرے، یہ دونوں اس شخص کے لیے کافی ہوں گی۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "کفتاہ" کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ رات کے وقت مکروہ چیزوں سے کفایت کریں گی اور کچھ علماء کے نزدیک قیام لیل کی جگہ کفایت کرنا ہے۔

**(1022)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَجْعَلُوْا

1020- اخرجہ احمد (3/7980) وابوداؤد (1400) والترمذی (2900) وابن ماجہ (3786) وابن حبان (787)

1021- اخرجہ احمد (17094) والبخاری (5008) ومسلم (807) وابوداؤد (1397) والترمذی (28) والنسائی (718) وابن ماجہ (1369) والدارمی (240/1) وابن حبان (871) والطیالسی (10/2)



بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ، اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (اور یہ بات نوٹ کرلو) کہ شیطان اس گھر سے دور بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1023)** وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا اَبَا الْمُنْذِرِ، اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ؟" قُلْتُ: ﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ، وَقَالَ: "لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

❖ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوالمنذر! کیا تم جانتے ہو؟ کہ اللہ کی کتاب کی کون سی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کی (اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم) آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ اے ابوالمنذر! تمہیں اس بات کا علم مبارک ہو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1024)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ، فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنِّيْ مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ، وَبِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ، فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَاَصْبَحْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟" قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، شَكَا حَاجَةً وَّعِيَالًا، فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ ۔ فَقَالَ: "اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ" فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ، لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَصَدْتُهٗ، فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَعْنِيْ فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا اَعُوْدُ، فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ، فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟" قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، شَكَا حَاجَةً وَّعِيَالًا، فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ ۔ فَقَالَ: "اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ" فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ، فَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّكَ لَا تَعُوْدُ! فَقَالَ: دَعْنِيْ فَاِنِّيْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا، قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ، فَاِنَّهٗ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ، فَاَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟" قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، زَعَمَ اَنَّهٗ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ، قَالَ: "مَا هِيَ؟" قُلْتُ: قَالَ لِيْ: اِذَا اَوَيْتَ

1022- اخرجہ احمد (3/7826) ومسلم (780) والترمذی (2886) وابن حبان (782)

1023- اخرجہ مسلم (810)

1024- اخرجہ مسلم (2311)

اِلٰی فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ اَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ: ﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ وَقَالَ لِيْ: لَا يَزَالُ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ، وَلَنْ يَّقْرَبَكَ شَيْطٰنٌ حَتّٰى تُصْبِحَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَمَا اِنَّهٗ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثٍ يَّا اَبَا هُرَيْرَةَ؟" قُلْتُ: لَا . قَالَ: "ذَاكَ شَيْطَانٌ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ (صدقہ فطر) کی حفاظت پر معمور کیا۔ ایک شخص میرے پاس آیا۔ وہ غلہ اٹھانے لگا تو میں نے اسے پکڑلیا۔ میں نے اس سے کہا میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کروں گا۔ وہ بولا: میں ضرورت مند ہوں۔ میرے بال بچے بھی ہیں' مجھے شدید ضرورت ہے۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)! گزشتہ رات تمہاری قیدی کا کیا معاملہ تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے اپنے بال بچوں اور ضرورت کی شکایت کی' مجھے اس پر رحم آ گیا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے۔ عنقریب وہ دوبارہ آئے گا۔ اس سے مجھے اندازہ ہوگیا کہ وہ دوبارہ آئے گا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دیا ہے۔ میں اس کی گھات میں رہا وہ ہوآیا اور اناج اٹھانے لگا۔ میں نے اس سے کہا: میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا تو وہ بولا: مجھے چھوڑ دیں کیونکہ میں ضرورت مند ہوں' میرے بال بچے ہیں' میں آئندہ نہیں آؤں گا۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا تو صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)! گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا معاملہ ہوا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ اپنے بال بچوں اور اپنی ضرورت کی شکایت کررہا تھا۔ مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے۔ وہ عنقریب دوبارہ آئیگا۔ میں تیسری مرتبہ اس کی گھات میں رہا۔ وہ جانے لگا تو میں نے اسے پکڑلیا اور اسے کہا میں تمہیں ضرور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا۔ تم یہ کہتے ہو کہ تم یہ نہیں کروگے لیکن تم پھر دوبارہ کرتے ہو۔ وہ بولا: آپ مجھے چھوڑ دیں' میں آپ کو کچھ کلمات سکھاتا ہوں' اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے آپ کو نفع عطا کرے گا۔ میں نے دریافت کیا وہ کون سے کلمات ہیں۔ وہ بولا: جب آپ بستر پر جائیں تو آیت الکرسی پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا آپ کے ساتھ رہے گا اور صبح تک شیطان آپ کے قریب نہیں آ سکے گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا معاملہ تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے مجھے بتایا کہ وہ مجھے کچھ ایسے کلمات سکھائے گا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے گا اس وجہ سے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کون سے ہیں۔ میں نے عرض کی: اس نے مجھے بتایا کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی شروع سے لے کر آخر تک پڑھ لو۔ اس نے مجھے بتایا کہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کرنے والا ہوگا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آ سکے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے یہ بات تمہارے ساتھ سچ کی ہے لیکن وہ جھوٹا ہے۔ تم جانتے ہو کہ تین دن سے تم کسے مخاطب کررہے تھے اے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)! میں نے عرض کی' نہیں' نبی



اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1025)** وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ، عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ" .

وَفِیْ رِوَايَةٍ: "مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ" رَوَاهُمَا مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کرلے گا۔ وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

ایک روایت میں: سورۂ کہف کی آخری (دس آیات) ہیں۔ (ان دونوں روایات کو امام مسلم نے نقل کیا ہے)۔

**(1026)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيضًا مِّنْ فَوْقِهٖ، فَرَفَعَ رَاْسَهٗ، فَقَالَ: هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ وَلَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ، فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لم ينزلْ قطّ اِلاّ الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ: اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ، وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَاَ بِحَرْفٍ مِّنْهَا اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"اَلنَّقِيْضُ": اَلصَّوْتُ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، اسی دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اوپر کی جانب سے ایک آواز سنی۔ انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور بولے آسمان کا یہ دروازہ جسے آج کھولا گیا ہے۔ آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا، پھر اس میں سے ایک فرشتہ اترا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بولے یہ جو فرشتہ زمین پر اترا ہے۔ آج سے پہلے کبھی نہیں اترا۔ فرشتے نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو) سلام کیا اور عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو ایسے نوروں کی خوشخبری ہو جو آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے۔ ایک سورہ فاتحہ اور دوسرا سورہ البقرہ کی آخری آیات، آپ اس کا جو بھی حرف پڑھیں گے۔ آپ کو اس کا مصداق عطا کردیا جائے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الذقیض" سے مراد ہے "الصوت" یعنی آواز۔

## 184- بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الْقِرَآءَةِ

## باب: قرأت کرنے کے لئے اجتماع کرنے کا مستحب ہونا

1025- اخرجہ مسلم (809) وابوداؤد (4323) والترمذی (2895) والنسائی (8025)

1026- اخرجہ مسلم (806) والنسائی (911) وابن حبان (778) والحاکم (1/2052) والطبرانی (12255)

(1027) وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِی بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ، وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُم، اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب بھی کچھ لوگ اللہ کے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود (فرشتوں میں) ان کا ذکر کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 185- بَابُ فَضْلِ الْوُضُوْءِ

## باب: وضو کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (المائدة: 6).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھولو"۔ یہ آیت یہاں تک ہے "اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی حرج کرے بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں اچھی طرح پاک کر دے اور تم پر اپنی نعمت کو مکمل کر دے تا کہ تم شکر گزار بنو"۔

(1028) وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اِنَّ اُمَّتِیْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، قیامت کے دن میری امت کو بلایا جائیگا (اس عالم میں) کہ وضو کے آثار کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہونگی۔ تو تم میں سے جو شخص اس چمک کو زیادہ کر سکتا ہو وہ کرے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1029) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ خَلِيْلِیْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

1028- اخرجہ البخاری (136) ومسلم (246) واحمد (3/9206) وابن حبان (1049) والبیہقی (57/1)

1029- اخرجہ مسلم (245) وابوعوانۃ (229/1)



انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، میں نے اپنے خلیل ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ مومن کو (جنت میں) وہاں تک زیور (پہننے کے لیے) ملے گا جہاں تک وضو (کا پانی) پہنچتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(1030) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اچھی طرح وضو کرے تو اس کے جسم سے، یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی، گناہ نکل جاتے ہیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(1031) وَعَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِیْ هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: "مَنْ تَوَضَّاَ هٰكَذَا، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، وَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ وَمَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے اس طرح وضو کیا جس طرح میں نے اب کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس طرح وضو کرے گا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اس کی نماز اور مسجد کی طرف چل کے جانا مزید اجر کا باعث ہوگا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(1032) وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ - اَوِ الْمُؤْمِنُ - فَغَسَلَ وَجْهَهٗ، خَرَجَ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ، خَرَجَ مِنْ يَّدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ، خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ، اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے، تو اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں، جو اس نے نظر کے ذریعے دیکھ کر کئے تھے۔ یہ گناہ پانی کے ہمراہ (اور ایک روایت کے مطابق) پانی کے آخری قطرے کے ہمراہ نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ بازو دھوتا ہے، تو پانی کے ہمراہ یا پانی کے آخری قطرے کے ہمراہ اس کے ہاتھوں سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس نے ہاتھ بڑھائے تھے، اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ہمراہ یا پانی کے آخری قطرے کے ہمراہ اس کے پاؤں سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں، جن کی طرف وہ پاؤں کے ذریعے چل

1031- اخرجہ مسلم (229)

1032- اخرجہ احمد (3/8026) ومسلم (244) والترمذی (2) وابن خزیمۃ (4) والدارمی (718) والبیہقی (81/1)

کر گیا تھا' یہاں تک کہ (وضو مکمل کرنے کے بعد) وہ شخص گناہوں سے مکمل طور پر پاک ہو جاتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1033)** وَعَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْمَقْبُرَةَ، فَقَالَ: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا" قَالُوْا: اَوَلَسْنَا اِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَنْتُمْ اَصْحَابِىْ، وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوا بَعْدُ" قَالُوْا: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: "اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَّهُ خَيلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَىْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟" قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ، وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے اور یہ دعا پڑھی۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ

(قوم مومنین کی بستی میں رہنے والو! تم پر سلامتی نازل ہو' اگر اللہ نے چاہا تو ہم عنقریب تمہیں آملیں گے)

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری یہ خواہش تھی کہ ہم اپنے دینی بھائیوں کو دیکھتے۔ حاضرین نے عرض کی' کیا ہم آپ کے (دینی) بھائی نہیں ہیں؟ یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم میرے اصحاب ہو۔ ہمارے (دینی) بھائی وہ ہوں گے جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے ہیں۔ حاضرین نے عرض کی' آپ کی اُمت کے جو افراد ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے ہیں' آپ (قیامت کے دن) انہیں کس طرح پہچانیں گے' یارسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: تمہارے خیال میں اگر کسی شخص کے گھوڑے کے جسم پر سفید نشان ہوں (یعنی اس کے ماتھے اور پاؤں پر سفید نشان ہوں' عربوں میں ایسے نشانات والا سیاہ گھوڑا بہت قیمتی سمجھا جاتا ہے) اور پھر وہ گھوڑا دوسرے عام سیاہ گھوڑوں میں مل جائے تو کیا وہ شخص اپنے گھوڑے کو پہچان لے گا؟ حاضرین نے عرض کی' یارسول اللہ! کیوں نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: وہ لوگ (یعنی میری امت کے وہ افراد جو میرے بعد پیدا ہونگے قیامت کے دن) ایسی حالت میں آئیں گے کہ وضو کی برکت کی وجہ سے (ان کے اعضاء وضو) روشن اور چمکدار ہوں گے' میں حوض (کوثر) پر ان کا میزبان ہوں گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1034)** وَعَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟" قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ؛ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ؛ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کیا میں (ایسے عمل کی طرف) تمہاری رہنمائی نہ کروں' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند

1033- اخرجہ مالک (60) واحمد (3/7999) ومسلم (249) وابوداؤد (337) والنسائی (150) وابن ماجہ (4306) وابن حبان (1046)



کرتا ہے۔ حاضرین نے عرض کی' جی ہاں! یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: جب طبیعت وضو کرنے پر آمادہ نہ ہو' ایسے وقت وضو کرنا' مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کے جانا اور ایک نماز پڑھ لینے کے بعد اگلی نماز کا انتظار کرنا' یہی "رباط" ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1035)** وَعَنْ اَبِىْ مَالِكِ الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِهِ فِىْ بَابِ الصَّبْرِ . وَفِى الْبَابِ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِىْ اٰخِرِ بَابِ الرَّجَاءِ، وَهُوَ حَدِيْثٌ عَظِيْمٌ ؛ مُشْتَمِلٌ عَلٰى جُمَلٍ مِّنَ الْخَيْرَاتِ .

✧✧ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

یہ روایت اس سے پہلے صبر کے باب میں مکمل طور پر نقل کی جا چکی ہے۔ اس کے بارے میں حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث نقل کی گئی ہے جو امید سے متعلق باب کے آخر میں موجود ہے اور وہ عظیم حدیث ہے جو بھلائی کے مختلف امور پر مشتمل ہے۔

**(1036)** وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَّتَوَضَّاُ فَيُبْلِغُ - اَوْ فَيُسْبِغُ - الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ؛ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَزَادَ التِّرْمِذِىُّ: "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ" .

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مکمل طور پر وضو کرے اور یہ پڑھے:

"میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

"تو اس شخص کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ وہ جس میں سے چاہے اندر داخل ہو جائے"۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔ (یعنی دعا میں یہ الفاظ بھی پڑھے)

"اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں شامل کر دے اور مجھے اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں شامل کر دے"۔

1036- اخرجہ احمد (6/17316) ومسلم (234) وابوداؤد (169) والترمذی (55) وابن ماجہ (470)

# 186-بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ

## باب: اذان کی فضیلت

**(1037)** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَیْهِ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔

"اَلْاِسْتِهَامُ": الْاِقْتِرَاعُ،

وَ"التَّهْجِیْرُ": التَّبْکِیْرُ اِلَی الصَّلٰوةِ ۔

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر لوگوں کو اذان دینے اور پہلی صف میں شامل (ہوکر باجماعت نماز ادا کرنے کے اجر وثواب کا) پتہ چل جائے تو اگر انہیں اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنی پڑے تو وہ کرلیں گے اور اگر انہیں تپتی دوپہر میں (باجماعت نماز ادا کرنے کے ثواب) کا پتہ چل جائے تو دوڑ کر آئیں اور اگر انہیں عشاء اور فجر کی نماز (باجماعت ادا کرنے کا ثواب) پتہ چل جائے تو اگر انہیں گھسٹ کر بھی آنا پڑے تو وہ ان دونوں نمازوں میں شریک ہوں۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

"الاستہام" یعنی قرعہ اندازی اور "التهجير" سے مراد ہے نماز کی طرف جلدی آنا۔

**(1038)** وَعَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: "اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن مؤذنین کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی ہوں گی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1039)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَة: اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ لَهُ: "اِنِّیْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَةَ فَاِذَا کُنْتَ فِیْ غَنَمِكَ - اَوْ بَادِیَتِكَ - فَاَذَّنْتَ لِلصَّلٰوةِ، فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَاِنَّهُ لَا یَسْمَعُ مدی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ، وَلَا اِنْسٌ، وَلَا شَیْءٌ، اِلَّا شَهِدَ لَهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ" قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔

1037- اخرجہ مالک (151) واحمد (3/7230) والبخاری (615) ومسلم (437) والنسائی (539) وابن حبان (1659) وابوعوانۃ (332/1) وابن خزیمۃ (391) والبیہقی (428/1) وعبدالرزاق (2007)

1038- اخرجہ مسلم (387) وابن ماجہ (725)

1039- اخرجہ مالک (135) واحمد (3/11305) والبخاری (609) والنسائی (643) وابن حبان (1661) وابن خزیمۃ (389) والحمیدی (73) وعبدالرزاق (1865)



✧✧ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تم بکریوں اور دیہاتی زندگی کو پسند کرتے ہو۔ جب تم اپنی بکریوں میں ہو یا دیہات میں ہو تو تم نماز کے لئے اذان دو تو اپنی آواز کو بلند کرو کیونکہ مؤذن کی آواز جو بھی سنتے ہیں چاہے وہ جن ہوں یا انسان تو وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیں گے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1040)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ، اَدْبَرَ الشَّیْطٰنُ، وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ التَّاْذِیْنَ، فَاِذَا قُضِیَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ، حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ، حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ، حَتّٰی یَخْطِرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ، یَقُوْلُ: اذْکُرْ کَذَا واذکر کَذَا - لِمَا لَمْ یَذْکُرْ مِنْ قَبْلُ - حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ مَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔

"التَّثْوِیْبُ": الْاِقَامَةُ ۔

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھر کر جاتا ہے' اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے اور وہ اتنی دور چلا جاتا ہے جہاں اس تک اذان کی آواز نہ پہنچ رہی ہو۔ جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو پھر آ جاتا ہے۔ پھر جب نماز کے لیے تثویب (اقامت) کہی جاتی ہے تو وہ پھر منہ پھیر کر جاتا ہے' یہاں تک کہ جب تثویب ختم ہو جاتی ہے تو پھر آ جاتا ہے اور آدمی کے ذہن میں خیالات پیدا کرنے شروع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں چیز کو یاد کرو' فلاں چیز کو یاد کرو۔ ان چیزوں کے بارے میں جو اس سے پہلے اسے یاد نہیں ہوتیں۔ یہاں تک کہ آدمی اس حالت میں پہنچ جاتا ہے کہ اسے یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات ادا کی ہیں۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1041)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: "اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ؛ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ؛ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ، فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

1040- اخرجہ مالک (153) واحمد (3/8135) والبخاری (608) ومسلم (389) والنسائی (669) وابن حبان (16) وابوداؤد (516) وابوعوانۃ (334/1) والطیالسی (2345) والدارقطنی (373/1) وابن ابی شیبۃ (229/1) والبیہقی (321/2)

1041- اخرجہ احمد (2/6579) ومسلم (384) وابوداؤد (523) والترمذی (3614) والنسائی (677) وابن حبان (1690) وابن خزیمۃ (418) وابن ابی شیبۃ (226/1) وابوعوانۃ (336/1) والبیہقی (409/1)

ہے: جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنوتو وہی کلمات کہو جو مؤذن کہہ رہا ہو پھر مجھ پر درود بھیجو' کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں' اس شخص پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے ''الوسیلہ'' کی دعا مانگو۔ ''الوسیلہ'' جنت میں ایک مخصوص مقام ہے' جو اللہ کے تمام بندوں میں سے صرف ایک بندے کو نصیب ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک بندہ میں ہوں گا' جو شخص میرے لیے ''الوسیلہ'' کی دعا مانگے گا' اسے میری شفاعت ضرور نصیب ہوگی۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

**(1042)** وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ، فَقُوْلُوْا كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم اذان سنو تو وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1043)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ، اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ، وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَهٗ، حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ'' رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

✧✧ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے ''اے اللہ! اس مکمل دعوت اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار تو حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے'' تو ایسے شخص کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوگی۔

اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

**(1044)** وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ قَالَ: ''مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

---

1042- اخرجہ مالک (150) واحمد (4/11860) والبخاری (611) ومسلم (383) وابوداؤد (522) والترمذی (208) والنسائی (672) وابن ماجہ (720) وابن حبان (1686) والدارمی (1/272) وابن خزیمۃ (411) وعبدالرزاق (1842) وابن ابی شیبۃ (1/227) وابوعوانۃ (1/337)

1043- اخرجہ احمد (5/14823) والبخاری (614) وابو دوٗد (529) والترمذی (211) وابن حبان (1689) وابن خزیمۃ (420) والبیہقی (410/1)

1044- اخرجہ احمد (1/565) ومسلم (386) وابوداؤد (525) والترمذی (210) والنسائی (678) وابن ماجہ (721) وابن حبان (1693) وابن ابی شیبۃ (226/10) وابوعوانۃ (1/340) وابن خزیمۃ (321) والبیہقی (1/410) والبزار (1130) وابویعلی (722)



✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص مؤذن (کی اذان) سننے کے بعد یہ کلمہ پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا (میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں' اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد اس کے خاص بندے اور رسول ہیں' میں اللہ کے رب ہونے' حضرت محمد کے رسول ہونے' اور اسلام کے دین (حق) ہونے پر راضی ہوں۔ اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

**(1045)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ'' رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: ''حَدِيْثٌ حَسَنٌ'' .

✧✧ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دُعا رَدّ نہیں ہوتی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ روایت ''حسن'' ہے۔

## 187- بَابُ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ

## باب: نمازوں کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ (العنکبوت: 45)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بے شک نماز بے حیائی اور گناہوں سے روکتی ہے''۔

**(1046)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: ''اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ؟'' قَالُوْا: لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ، قَالَ: ''فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تمہارا کیا خیال ہے جس شخص کے دروازے پر ایک نہر موجود ہو' وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو' اس کے جسم پر میل باقی رہے گا۔ لوگوں نے عرض کی: اس پر کوئی میل باقی نہیں ہو رہے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے اللہ تعالیٰ اس

---

1045- اخرجہ احمد (13356) وابوداؤد (521) والترمذی (212) وابن حبان (1696) وابن خزیمۃ (427) وابن ابی شیبۃ (226/10) وعبد الرزاق (1909) والبیہقی (1/410) والنسائی (9896)

1046- اخرجہ احمد (3/8933) والبخاری (528) ومسلم (667) والترمذی (4677) والنسائی (461) والدارمی (1/268) وابن حبان (1726) وابوعوانۃ (20/2) والبیہقی (1/361)

کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1047)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"اَلْغَمْرُ" بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ: اَلْكَثِيْرُ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ نمازوں کی مثال اس گہری نہر کی طرح ہے جو کسی شخص کے دروازے پر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''الغمر'' میں ''غ'' پر زبر ہے اور یہ معجمہ ہے اس کا معنی ہے زیادہ۔

**(1048)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنَ امْرَاَةٍ قُبْلَةً، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ، اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ (هود: 114)

فَقَالَ الرَّجُلُ اِلَيَّ هٰذَا؟ قَالَ: "لِجَمِيْعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے ایک خاتون کا بوسہ لے لیا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تم دن کے دونوں کناروں میں نماز قائم کرو اور رات کے کچھ حصے میں بھی' بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں''۔

اس شخص نے عرض کی یہ میرے لئے ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میری تمام امت کے لئے ہے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1049)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ، كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ، مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ اگلے جمعے تک کے درمیان کیے جانے والے گناہوں) کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1050)** وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

1047-اخرجہ احمد (3/9510) مسلم (668) والدارمی (1/267) وابوعوانۃ (2/21) وابن ابی شیبۃ (389) وابن حبان (1725)

1049-اخرجہ مسلم (233) والترمذی (214) والطیالسی (2470) واحمد (8723)



يَقُوْلُ: "مَا مِنِ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلٰوةٌ مَّكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْئَهَا ؛ وَخُشُوْعَهَا، وَرُكُوْعَهَا، اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ تُؤْتَ كَبِيْرَةٌ، وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس مسلمان کے سامنے کسی فرض نماز کا وقت آ جائے اور وہ اچھی طرح سے وضو کرے اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرے تو یہ نماز اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے جبکہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو اور یہ (خصوصیت) ہمیشہ کے لیے ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 188-بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

## باب: صبح (فجر) اور عصر کی نماز کی فضیلت

**(1051)** عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"اَلْبَرْدَانِ": الصُّبْحُ وَالْعَصْرُ .

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں (فجر اور عصر باقاعدگی کے ساتھ) ادا کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام نووی فرماتے ہیں: ''البردان'' سے مراد فجر اور عصر ہیں۔

**(1052)** وَعَنْ اَبِيْ زُهَيْرٍ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا" يَعْنِيْ: الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوزہیر عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز ادا کرتا ہو۔ (راوی کہتے ہیں) یعنی فجر اور عصر کی نماز۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1053)** وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ، فَانْظُرْ يَا ابْنَ اٰدَمَ، لَا يَطْلُبَنَّكَ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

1050-اخرجہ مسلم (228) وابن حبان (1044)

1051-اخرجہ احمد (5/16730) والبخاری (574) ومسلم (635) والدارمی (1/33/332) وابن حبان (1739) والبیہقی (1/466)

1052-اخرجہ احمد (17220) وابن حبان (1738) وابن خزیمۃ (318) وابن ابی شیبۃ (2/386) والبیہقی (1/466)

✧✧ حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو صبح کی نماز پڑھ لے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے میں ہوگا۔ اے آدم کے بیٹے! تم اس چیز کا دھیان رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنے ذمے کے بارے میں تم سے حساب نہ لے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1054)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ، فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ - وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ - كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رات کے وقت کچھ فرشتے اور دن میں کچھ فرشتے باری باری تمہارے درمیان آتے ہیں، فجر اور عصر کی نماز کے وقت ان کا اجتماع ہوتا ہے، پھر جو فرشتے تمہارے ساتھ وقت گزار چکے ہوں، وہ آسمان پر چلے جاتے ہیں، تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے، حالانکہ وہ خود زیادہ بہتر جانتا ہے، تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ تو فرشتے جواب دیتے ہیں: جب ہم انہیں چھوڑ کر چلے تھے، تو اس وقت وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے تو اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1055)** وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ: "اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ، فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا، فَافْعَلُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ".

✧✧ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھتے ہوئے ارشاد فرمایا: عنقریب تم اپنے پروردگار کا اسی طرح دیدار کرو گے، جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور تمہیں اسے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں آ رہی، لہٰذا تم پوری کوشش کرو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے والی اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی (راوی کہتے ہیں یعنی عصر اور فجر کی) نماز کو قضا نہ ہونے دو۔

ایک روایت میں (یہ الفاظ ہیں): (نبی اکرم نے) چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا۔

**(1056)** وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

1054- اخرجہ مالک (413) واحمد (3/10313) والبخاری (555) ومسلم (632) والنسائی (484) وابن حبان (1736)

1055- اخرجہ احمد (19211) والبخاری (554) ومسلم (633) وابو داؤد (4729) والترمذی (2551) والنسائی (6/11330) وابن حبان (7442) وابن خزیمۃ (ص/167/168) ابن مندہ (798) والطبرانی (2227)

1056- اخرجہ احمد (9/23018) والبخاری (553) عند احمد (10/27562) عند احمد (2/4805) ومسلم (626) والنسائی (511)



✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص عصر کی نماز کو ترک کر دے تو گویا اس کا عمل ضائع ہو گیا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 189- بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ اِلَى الْمَسَاجِدِ

## باب: مسجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت

**(1057)** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ، اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص صبح کے وقت مسجد کی طرف جائے یا شام کے وقت جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار رکھتا ہے۔ جب بھی وہ صبح یا شام کے وقت جاتا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1058)** وَعَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهِ، ثُمَّ مَضٰى اِلٰى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ، لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ، كَانَتْ خُطُوَاتُهُ، اِحْدَاهَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً، وَالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے گھر میں وضو کرنے کے بعد پھر اللہ کے کسی گھر کی طرف جائے تاکہ وہاں وہ فرائض ادا کرے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کئے ہیں تو اس شخص کے قدموں میں سے ایک قدم کے ذریعے اس کا ایک گناہ معاف ہوگا اور دوسرے قدم کے ذریعے ایک درجہ بلند ہوگا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1059)** وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، وَكَانَتْ لَا تُخْطِئُهُ صَلٰوةٌ، فَقِيْلَ لَهُ: لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا لِتَرْكَبَهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ، قَالَ: مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ مَنْزِلِيْ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ، اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ يُكْتَبَ لِيْ مَمْشَايَ اِلَى الْمَسْجِدِ، وَرُجُوْعِيْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1057- اخرجہ احمد (3/10613) والبخاری (6620) ومسلم (669) وابن حبان (2037) ابن خزیمۃ (1496) والبیہقی (62/3)

1058- اخرجہ مسلم (666) ابن حبان (2044) وابو عوانۃ (390/1) والبیہقی (62/3)

1059- اخرجہ احمد (21270) ومسلم (663) وابن ابی شیبۃ (208/207/2) وابو داؤد (557) والدارمی (294/1) وابن ماجہ (783) وابن حبان (2040) وابن خزیمۃ (1500) وابو عوانۃ (390/389/1) والبیہقی (4/3)

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک انصاری شخص تھا، میرے علم کے مطابق اس سے زیادہ کسی اور کا گھر مسجد سے دور نہیں تھا اور وہ ہر نماز باجماعت میں شریک ہوتا تھا اس سے کہا گیا کہ اگر تم ایک گدھا لے لوتا کہ تاریک رات میں یا گرمی کے موسم میں تم اس پر سوار ہو کر آیا کرو۔ (تو مناسب ہوگا) اس نے جواب دیا! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر مسجد کے پڑوس میں ہو۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر آنے اور واپس جانے جب میں اپنے گھر جاؤں تو ان سب کا ثواب مجھے ملے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ان سب کو جمع کرلے گا (یعنی ان سب کا ثواب دے گا)۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1060)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَاَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ اَنْ يَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: "بَلَغَنِيْ اَنَّكُم تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟" قَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ ـ فَقَالَ: "بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُم تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ، دِيَارَكُم تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ " فَقَالُوْا: مَا يَسُرُّنَا اَنَّا كُنَّا تَحَوَّلْنَا ـ رَوَاهُ مُسْلِمٌ،

وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ مِنْ رِّوَايَةِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مسجد نبوی کے اردگرد کچھ جگہ خالی ہوئی تو بنوسلمہ نے مسجد کے پڑوس میں منتقل ہونے کے بارے میں سوچا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہو رہے ہو۔ تو انہوں نے عرض کی جی ہاں یارسول اللہ (ﷺ)! ہم ایسا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے بنوسلمہ! اپنی جگہ پر رہو۔ تمہارے قدموں کا ثواب لکھا جائے گا۔ اپنی جگہ پر رہو تمہارے قدموں کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ: اب ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ہم منتقل ہو جائیں۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے امام بخاری نے اسی مضمون کی حدیث حضرت انس کے حوالے سے نقل کی ہے۔

**(1061)** وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ اِلَيْهَا مَمْشًى، فَاَبْعَدُهُمْ، وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْهَا ثُمَّ يَنَامُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نماز کے حوالے سے لوگوں میں سب سے زیادہ اجر اس شخص کو ملے گا جو درجہ بہ درجہ زیادہ دور سے چل کر آئے گا اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ اسے امام کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ اس کا اجر اس شخص سے زیادہ ہوگا جو نماز پڑھنے کے بعد سو جاتا ہے۔

1060- اخرجہ احمد (5/14572) ومسلم (665) وابن حبان (2042) وابوعوانۃ (1/388) وعبدالرزاق (1982) والبیہقی (64/3) عند البخاری (655)

1061- اخرجہ البخاری (651) ومسلم (662) وابن خزیمۃ (1501) وابوعوانۃ (1/388) والبیہقی (63/4)



یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1062)** وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَشِّرُوا الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرمِذِيُّ ـ

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تاریکی میں مسجد کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری ہو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1063)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟" قَالُوْا: بَلٰى يا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ"

رَوَاهُ مسلِم ـ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں اس چیز کی طرف تمہاری رہنمائی کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے' اس کے ذریعے درجات کو بلند کرتا ہے؟۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب طبیعت آمادہ ہو تو اچھی طرح وضو کرنا' مسجد کی طرف دور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1064)** وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بالاِيْمَانِ، قال اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ: ﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ الْاٰية"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وقال: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" ـ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کسی شخص کو دیکھو گے وہ باقاعدگی سے مسجد میں آتا ہے تو تم اس کے حق میں ایمان کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بے شک اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں''۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

## 190- بَابُ فَضْلِ انْتِظَارِ الصَّلٰوةِ

## باب: نماز کا انتظار کرنے کی فضیلت

1062- اخرجہ ابوداؤد (561) والترمذی (223) ابن ماجۃ (781) وعندالحاکم (1/769) عند ایضاً (1/768)

1064- اخرجہ احمد (4/11651) والترمذی (2626) وابن حبان (1721) وابن خزیمۃ (1502) والحاکم (2/3280)

(1065) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ، لَا يَمْنَعُهُ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهِ اِلَّا الصَّلٰوةُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر شخص اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ نماز کی وجہ سے رکا رہے۔ نماز کے علاوہ اور کوئی چیز اسے اپنے گھر جانے سے نہیں روکتی۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

(1066) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ، تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: فرشتے تم میں سے کسی ایک شخص کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس جگہ پر موجود رہتا ہے جہاں اس نے نماز ادا کی تھی۔ جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے۔ فرشتے یہ کہتے ہیں اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے۔ اے اللہ! اس پر رحم کر۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(1067) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ بَعْدَمَا صَلّٰى، فَقَالَ: "صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا، وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مُّنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز کو نصف رات تک موخر کیا۔ نماز پڑھا لینے کے بعد آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو بھی چکے ہیں اور تم لوگ جب سے نماز کا انتظار کر رہے تھے نماز کی حالت میں شمار ہوئے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 191- بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَة

## باب: باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت

(1068) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "صَلٰوةُ

1065- اخرجہ البخاری (659) ومسلم (275/649)

1066- البخاری (659) ومسلم (649) وابوداؤد (559) وابن حبان (786)

1067- اخرجہ البخاری (572)

1068- اخرجہ البخاری (645) ومسلم (650) والنسائی (836)



الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا' تنہا نماز پڑھنے پر ستائیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

(1069) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وفی سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا، وَذٰلِكَ اَنَّهُ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ، لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا الصَّلٰوةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ، فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ، تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلَا يَزَالُ فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا' اس کے گھر یا بازار میں نماز ادا کرنے پر پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ وہ یوں کہ جب آدمی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی طرف جائے۔ وہ صرف نماز کے لیے (گھر سے) نکلے۔ تو وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اس کے عوض میں اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے' ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ آدمی جب تک جائے نماز (مسجد) میں موجود رہتا ہے فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں' جب تک وہ شخص بے وضو نہیں ہوتا۔ فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اس پر رحمت نازل کر۔ اے اللہ! اس پر رحم کر۔ آدمی جب تک نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔ تاہم یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

(1070) وَعَنْهُ، قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَّقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ، فَرَخَّصَ لَهُ، فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ: "هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ؟" قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: "فَاَجِبْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' ایک نابینا شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے مسجد تک ساتھ لے کر آنے والا کوئی نہیں ہے۔ اس نے نبی اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ اسے رخصت عطا کریں کہ وہ اپنے گھر میں نماز ادا کر لیا کرے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے رخصت عطا کی۔ وہ مڑ کر جانے لگا تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا: کیا تم نماز کے لیے اذان سنتے ہو۔ اس نے عرض کی: جی ہاں! پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے جواب دو (یعنی باجماعت نماز پڑھا کرو)۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1069- اخرجہ احمد (3/7434) والبخاری (176) ومسلم (649) وابوداؤد (559) والترمذی (603) وابن ماجہ (281) وابن حبان (2043) والطیالسی (2412) وابن خزیمۃ (1490) وابوعوانۃ (388/1) والبیہقی (61/3)

1070- اخرجہ مسلم (653) والنسائی (849)

(**1071**) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ – وَقِيْلَ: عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ - الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْمُؤَذِّنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، فَحَيَّهَلًا" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ ۔

وَمَعْنٰى "حَيَّهَلًا": تَعَالَ ۔

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اور ایک قول کے مطابق عمرو بن قیس جو ابن ام مکتوم مؤذن کے نام سے مشہور ہیں بیان کرتے ہیں، انہوں نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مدینہ منورہ میں کیڑے مکوڑے اور درندے بہت زیادہ ہوتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم حی علی الصلٰوۃ اور حی علی الفلاح کی آواز سنو تو نماز کے لئے آ جاؤ۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے "حسن" سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حیھلا" کا معنی ہے "تعال" یعنی آؤ۔

(**1072**) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْتَطَبَ، ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں لکڑیوں کے بارے میں حکم دوں' انہیں اکٹھا کیا جائے۔ پھر میں نماز کے لیے حکم دوں تو اس کے لیے اذان دی جائے تو پھر میں کسی شخص سے یہ کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں (جو باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوئے) ان سمیت ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(**1073**) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى غَدًا مُّسْلِمًا، فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ، فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى، وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى، وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى

1071-اخرجہ ابوداؤد (553) والنسائی (850) والحاکم (1/901) واخرج احمد (5/15491) اخرجہ الحاکم (1/902) ابن حبان (2063)

1072-اخرجہ مالک (292) واحمد (3/7332) والبخاری (644) ومسلم (651) وابوداؤد (549) والترمذی (217) والنسائی (847) وابن ماجہ (791) وابن حبان (2096) وابن خزیمۃ (1481) والدارمی (1/292) وابوعوانۃ (5/2) وعبد الرزاق (1984) والحمیدی (956) والبیہقی (56/55/3)

1073-اخرجہ مسلم (257/654) وابوداؤد (550) والنسائی (484) واحمد (2/3623)



بِهٖ، يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى ؛ وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ ۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو شخص یہ چاہتا ہو کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو وہ مسلمان ہو تو اسے چاہئے کہ ان پانچوں نمازوں کی حفاظت کرے جب ان کیلئے اذان دی جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کیلئے ہدایت والی سنتیں مشروع کی ہیں اور یہ عمل ہدایت والی سنتوں میں سے ایک ہے۔ اگر تم اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے ہو جس طرح پیچھے گھر میں رہ جانے والا شخص نماز ادا کرتا ہے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دیتے ہو تو تم اپنے نبی کے طریقے کو ترک کر دیتے ہو تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ ہم کو اپنے بارے میں اچھی طرح یہ بات یاد ہے کہ (ہمارے زمانے میں باجماعت نماز میں) وہی شخص پیچھے رہتا تھا جس کا منافق ہونا معلوم ہو۔ بعض کسی شخص کو دو آدمیوں کے درمیان گھسیٹ کر سہارا دے کر لایا جاتا تھا اور صف میں کھڑا کیا جاتا تھا۔

انہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود یہ ارشاد فرماتے ہیں' نبی اکرم نے ہمیں "سنن ہدیٰ" کی تعلیم دی ہے۔ اور سنن ہدیٰ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس مسجد میں (باجماعت) نماز ادا کی جائے جہاں اذان ہوتی ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(**1074**) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ، وَلَا بَدْوٍ، لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ ۔ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةَ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ ۔

✧✧ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کسی بستی میں یا جنگل میں تین لوگ رہتے ہوں اور وہاں باجماعت نماز نہ ہوتی ہو تو شیطان ان لوگوں پر غالب آ جاتا ہے۔ تم جماعت کو لازم پکڑو کیونکہ بھیڑیا اس بکری کو کھا جاتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہوتی ہے۔

اس کو امام ابوداؤد نے حسن اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

## 192-بَابُ الْحَثِّ عَلٰى حُضُوْرِ الْجَمَاعَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ

### باب: صبح اور عشاء کی نماز باجماعت میں شریک ہونے کی ترغیب دینا

(**1075**) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

1074-اخرجہ احمد (8/21769) وابو داؤد (547) والنسائی (846) وابن حبان (2101) والحاکم (965) وابن خزیمۃ (1476) والبیہقی (54/3)

يَقُولُ: "مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ، فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ، فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ، وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ، كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ" قَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" .

✧✧ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے۔ اس نے نصف رات تک نوافل ادا کیے اور جو شخص صبح کی نماز (بھی) باجماعت ادا کرے گویا اس نے رات بھر نوافل ادا کیے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

ترمذی کی ایک روایت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جو شخص عشاء کی نماز میں باجماعت شریک ہو گویا اس نے نصف رات قیام کیا اور جو شخص عشاء اور فجر دونوں کی نماز میں باجماعت میں شریک ہو گویا اس نے رات بھر نوافل ادا کیے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(1076) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
وَقَدْ سَبَقَ بِطُولِهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب کتنا ہے تو وہ اس میں شریک ہوں۔ اگرچہ گھسٹتے ہوئے آئیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اس سے پہلے یہ حدیث طوالت کے ساتھ گزر چکی ہے۔

(1077) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ صَلٰوةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَاتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ منافقین کیلئے مشکل اور کوئی نماز نہیں ہے اور اگر انہیں ان دونوں کو (باجماعت ادا کرنے کے) اجر وثواب کا پتہ چل

1075- اخرجہ مالک (297) واحمد (1/491/409/408) ومسلم (565) وابوداؤد (555) والترمذی (221) وعبدالرزاق (2008) وابن حبان (2058) وابن خزیمۃ (1473) والبزار (403) وابوعوانۃ (4/2) رواہ البیہقی (463/1)

1077- اخرجہ البخاری (687) ومسلم (252/651) برقم (1080)



جائے تو یہ ان دونوں نمازوں میں شریک ہوں اگرچہ گھسٹتے ہوئے آئیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

## 193- بَابُ الْأَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلٰوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَالنَّهْيِ الْأَكِيدِ وَالْوَعِيدِ الشَّدِيدِ فِي تَرْكِهِنَّ

## باب: فرض نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنے کی ہدایت اور اس بارے میں شدید تاکید اور انہیں ترک کرنے کے بارے میں شدید وعید

قال الله تعالى: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ (البقرة: 238)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "نمازوں کی حفاظت کرو (بطورِ خاص) درمیانی نماز کی۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ﴾ (التوبة: 5) .

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو تم ان کے راستے کو چھوڑ دو"۔

(1078) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَلصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا" قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: "بِرُّ الْوَالِدَيْنِ" قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: "الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز کو وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کی: پھر کون سا۔ آپ نے فرمایا: والدین کی فرمانبرداری کرنا۔ میں نے عرض کی: پھر کون سا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1079) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز' قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1080) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا

1079- اخرجہ احمد (2/6309) والبخاری (8) ومسلم (16) والترمذی (2609) والنسائی (5016) والحمیدی (703) وابن حبان (158) والطبرانی (132203) وابن خزیمۃ (309) والبیہقی (367/3)

اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ، عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ، اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ جنگ کرتا رہوں۔ یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔نماز قائم رکھیں' زکوٰۃ ادا کریں۔ جب وہ ایسا کریں گے تو وہ مجھ سے اپنی جان اور اموال کو محفوظ کرلیں گے۔البتہ اسلام کا حق باقی رہے گا اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1081)** وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: "اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰـهَ تَعَالٰى افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ، فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا (تو بھیجتے وقت ارشاد فرمایا) تم اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی طرف جارہے ہو۔انہیں اس بات کی گواہی کی طرف دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں۔اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ تم پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض کیا ہے جو تمہارے امیر لوگوں سے لے کر غریب لوگوں کو دی جاتی ہے۔اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو تم ان کے اچھے اموال سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1082)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ، تَرْكَ الصَّلٰوةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انسان اور کفرو شرک کے درمیان فرق نماز ترک کرنا ہے۔اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1083)** وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْـهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا

1082-اخرجہ احمد (5/15185) ومسلم (82) وابوداؤد (4678) والترمذی (2627) والنسائی (463) وابن حبان (463) والدارمی (1/280) ابن شیبۃ (11/24) والطبرانی (2/14) والبیہقی (3/366)



وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" ۔

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، ہمارے اور ان کے درمیان بنیادی فرق نماز ہے جس نے اس کو ترک کیا تو گویا اس نے کفر کیا۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔وہ فرماتے ہیں: ''حدیث حسن صحیح'' ہے۔

**(1084)** وَعَنْ شَقِيْقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰـهِ التَّابِعِيِّ الْمُتَّفَقِ عَلٰى جَلَالَتِهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ ۔

✧✧ حضرت شقیق بن عبداللہ تابعی رضی اللہ عنہ جن کی جلالت کے اوپر سب کا اتفاق ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اعمال میں سے کسی بھی عمل کے ترک کرنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔وہ صرف نماز کے بارے میں ایسا سمجھتے تھے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الایمان میں صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1085)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰـمَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلٰوتُهُ، فَاِنْ صَلَحَتْ، فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ، وَاِنْ فَسَدَتْ، فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهِ شَيْءٌ، قَالَ الرَّبُّ - عَزَّوَجَلَّ -: انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ، فَيُكَمَّلُ مِنْهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ؟ ثُمَّ تَكُوْنُ سَائِرُ اَعْمَالِهِ عَلٰى هٰذَا"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا، اگر وہ ٹھیک ہوگا تو وہ آدمی فلاح پائے گا اور کامیاب ہو جائے گا اور اگر یہ خراب ہوا تو وہ رسوا ہوگا اور خسارے کا شکار ہوگا۔اگر اس کے فریضے میں کوئی کمی ہوگی تو رب تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر میرے بندے کی کوئی نفلی عبادت ہے تو اس کے ساتھ اس کے فرائض کو پورا کردو پھر باقی اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ روایت ''حسن'' ہے۔

1083-اخرجہ احمد (9/22998) والترمذی (2630) والنسائی (262) وابن ماجہ (1079) والحاکم (1/11) وابن حبان (1454) وابن شیبۃ (11/24) والدارقطنی (2/52) والبیہقی (3/366)

1084-اخرجہ الترمذی (2631) والحاکم (1/12)

1085-اخرجہ احمد (3/9499) وابوداؤد (864) والترمذی (413) وابن ماجہ (1425) ابوداؤد (866) وابن ماجہ (1426)

# 194-بَابُ فَضْلِ الصَّفِ الْاَوَّلِ وَالْاَمْرِ بِاِتْمَامِ الصُّفُوْفِ الْاَوَّلِ وَتَسْوِيَتِهَا وَالتَّرَاصِّ فِيْهَا

## باب: پہلی صف کی فضیلت اور صفوں کو مکمل کرنے کی ہدایت اور انہیں درست رکھنا اور مل کر کھڑے ہو

**(1086)** عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّ
فَقَالَ: "اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟" فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِ
رَبِّهَا؟ قَالَ: "يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ، وَيَتَرَاصُّوْنَ فِى الصَّفِّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:
جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صفیں باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں' اس طرح تم صفیں کیوں نہیں قائم کر
ہم نے عرض کی' یا رسول اللہ! فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کیسے صف بنا کر کھڑے ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ
پہلی صف مکمل کرتے ہیں اور صف میں مل جل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1087)** وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْ يَعْلَمُ النَّا
مَا فِى النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اذ
اور پہلی صف (میں شریک ہونے) کا کیا اجر و ثواب ہے اور پھر انہیں صرف قرعہ اندازی کے ذریعے (اس کا موقع ملے تو وہ
کے لیے) قرعہ اندازی بھی کر لیں۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1088)** وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا، وَشَرُّ
اٰخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا، وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: مردوں کی سب
بہترین صف ان کی سب سے پہلی صف ہے اور سب سے کم بہتر صف سب سے آخری صف ہے' اور عورتوں کی سب
بہترین صف ان کی سب سے آخری صف ہے اور سب سے کم بہتر ان کی سب سے پہلی صف ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم
نے روایت کیا ہے۔

1086-اخرجہ احمد (20916) ومسلم (430) وابو داؤد (4823) والنسائی (815) وابن ماجہ (992) وابن ابی شیبۃ (486/2) والطب
(223/2) والبیہقی (280/2)

1088-اخرجہ احمد (4+3/1029) ومسلم (440) وابو داؤد (678) والترمذی (224) والنسائی (819) وابن ماجہ (1000) وابن
(2179) والبیہقی (98/3)



**(1089)** وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِىْ
اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا، فَقَالَ لَهُمْ: "تَقَدَّمُوْا فَاْتَمُّوْا بِىْ، وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَّتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى
يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے (نماز باجماعت کے وقت) اپنے کسی ساتھی کو پیچھے
ہٹتے دیکھا تو فرمایا آگے بڑھو اور میری پیروی کرو' تمہارے بعد تمہاری بھی پیروی کی جائے گی' جو لوگ پیچھے ہٹتے رہتے ہیں' اللہ
تعالیٰ انہیں اور پیچھے کر دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1090)** وَعَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْسَحُ
مَنَاكِبَنَا فِى الصَّلٰوةِ، وَيَقُوْلُ: "اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، لِيَلِيَنِىْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى،
ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ نماز (باجماعت) کے وقت ہمارے
کندھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ہدایت کرتے کہ برابر کھڑے ہو اور اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دل اختلاف کا شکار ہو جائیں
گے۔ (نماز باجماعت کے دوران) میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہیں' جو سمجھدار اور تجربہ کار ہوں' پھر وہ لوگ جو ان سے کم ہوں'
پھر وہ جو ان کے بعد ہوں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1091)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ
؛ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِىِّ: "فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ" .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صفوں کو درست رکھو' کیونکہ صفوں کو
درست رکھنا نماز کی تکمیل کا حصہ ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔
بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: صفیں درست رکھنا اقامت نماز کا حصہ ہے۔

**(1092)** وَعَنْهُ، قَالَ: اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ:

1089-اخرجہ احمد (4/11292) ومسلم (438) وابوداؤد (680) والنسائی ص794 وابن ماجہ (978) والطبرانی (187/1) والبیہقی (103/3)

1090-اخرجہ مسلم (432) وابو داؤد (674) والنسائی (806) وابن ماجہ (976) واحمد (6/18454) وابن خزیمۃ (1542) وابن شیبۃ (351/1) والطیالسی (612) وابن حبان (3172) وابن الجارود (315) وابوعوانۃ (41/2) والطبرانی (587/17) والبیہقی (97/3) والحمیدی (456) وعبدالرزاق (2430) والدارمی (290/1)

1091-اخرجہ احمد (3/12814) والبخاری (723) ومسلم (433) وابو داؤد (668) وابن ماجہ (993) وابن حبان (2171) وابن خزیمۃ (1543) وعبدالرزاق (2462) والدارمی (289/1) وابویعلی (2997) والبیہقی (100/99/3)

"اَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا ؛ فَإِنِّي اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ"

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِلَفْظِهِ، وَمُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ: وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ ایک مرتبہ نماز ادا کی گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: تم اپنی صفیں سیدھی کرو اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہو کیونکہ میں اپنے پیچھے بھی تمہیں دیکھ لیتا ہوں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ان الفاظ میں نقل کیا ہے جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس مفہوم کی روایت نقل کی ہے۔

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ تم میں سے ہر شخص اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ ملائے اور اپنا پاؤں اپنے ساتھی کے پاؤں کے ساتھ ملائے۔

**(1093)** وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ، اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَوِّيْ صُفُوفَنَا، حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ، فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ، فَقَالَ: "عِبَادَ اللّٰهِ، لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ، اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ" .

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یا تم صفوں کو درست رکھو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان مخالفت پیدا کرے گا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں الفاظ ہیں، نبی اکرم ﷺ ہماری صفیں درست کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ تیروں کے ذریعے ہمیں درست کیا کرتے تھے ہمیں سیدھا کیا کرتے تھے۔ جب آپ نے دیکھا ہمیں اس کی سمجھ آگئی ہے تو ایک دن آپ تشریف لائے اور کھڑے ہوئے۔ ابھی آپ تکبیر کہنے والے ہی تھے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ جس کا سینہ سب سے آگے نکلا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! یا تو تم اپنی صفیں سیدھی رکھو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔

**(1094)** وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ اِلٰى نَاحِيَةٍ، يَمْسَحُ صُدُوْرَنَا وَمَنَاكِبَنَا، وَيَقُوْلُ: "لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ"

1092- اخرجه احمد (3/12011) والبخاری (718) ومسلم (834) والنسائی (812) وابن حبان (2173) وابو یعلی (3291) وابو عوانہ (39/2) وابن ابی شیبۃ (351/1) وعبد الرزاق (2427) والبیہقی (100/3)

1093- اخرجه احمد (6/18462) والبخاری (717/) ومسلم (436) وابو داؤد (663) والترمذی (227) وابن ماجہ (994) والطیالسی (791) واحمد (18457) والنسائی (809) وعبد الرزاق (2429) وابو عوانہ (40/2) وابن ابی شیبۃ (351/1) وابن حبان (2165) والبیہقی (100/3)



وَكَانَ يَقُوْلُ: "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ .

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صفوں کو درست کرنے کے لئے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک صفیں سیدھی کرنے جایا کرتے تھے۔ آپ ہمارے سینوں اور کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے تم اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا۔

آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ اور فرشتے پہلی صفوں والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے "حسن" سند کے ہمراہ کیا ہے۔

**(1095)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ، وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، وَلِيْنُوْا بِاَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطٰنِ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَّصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صفیں قائم کرو اور کندھوں کے ساتھ کندھا ملاؤ اور خالی جگہ کو پر کرو تم میں سے ہر شخص اپنے ساتھی کے لئے نرمی اختیار کرے اور شیطان کے لئے جگہ کشادہ نہ کرو اور جو شخص صف کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جو شخص صف کو کاٹ دے گا اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دے گا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1096)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ، وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا، وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ ؛ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ، كَاَنَّهَا الْحَذَفُ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

"اَلْحَذَفُ" بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ وَّذَالٍ مُّعْجَمَةٍ مَفْتُوْحَتَيْنِ ثُمَّ فَاءٌ وَهِيَ: غَنَمٌ سُوْدٌ صِغَارٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صفوں میں مل کر کھڑے ہو اور ایک دوسرے کے قریب رہو اور گردنیں برابر رکھو۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں شیطان کو تمہاری

1094- اخرجه احمد (6/18644) وابو داؤد (664) وابن ماجہ (997) وابن حبان (2157) وابن الجارود (316) وابن خزیمۃ (1551) والدارمی (289/1) والطیالسی (741) وابن ابی شیبۃ (378/1) والبیہقی (103/3)

1095- اخرجه احمد (2/5728) وابو داؤد (666) والنسائی (817) ابن خزیمۃ (1549) والحاکم (1/774)

1096- اخرجه احمد (4/3737) وابو داؤد (667) والنسائی (814) وابن حبان (166) وابن خزیمۃ (1545) والبیہقی (100/3)

صفوں کے درمیان داخل ہوتا ہوا دیکھتا ہوں جیسے وہ بکری کا بچہ ہو۔

یہ حدیث ''صحیح'' ہے اسے امام ابوداؤد نے امام مسلم کی شرط کے مطابق نقل کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الحذف" میں حاء مھملۃ ہے اور ''ذ'' معجمۃ ہے اور یہ دونوں زبر کے ساتھ ہیں اور پھر فاء ہے۔ اس سے مراد ہے چھوٹی سیاہ ہیں جو یمن میں ہوتی ہیں۔

**(1097)** وَعَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ، ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ، فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

✧✧ انہی سے یہ بھی روایت منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پہلی صف کو مکمل کرو اور پھر اس کے بعد والی کو جو کمی ہوگی وہ آخری صف میں ہونی چاہئے۔

اس روایت کو امام ابوداؤد نے ''حسن'' سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

**(1098)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنها، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَفِيْهِ رَجُلٌ مُّخْتَلَفٌ فِيْ تَوْثِيْقِهِ.

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف میں دائیں طرف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

اس حدیث کو امام داؤد نے امام مسلم کی شرط کے مطابق نقل کیا ہے۔ اس میں ایک راوی ایسا ہے جس کی توثیق کے بارے میں اختلاف ہے۔

**(1099)** وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهِ، يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ - اَوْ تَجْمَعُ - عِبَادَكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو دائیں طرف کھڑے ہونے کو پسند کرتے تھے ایک مرتبہ آپ نے ہماری طرف چہرۂ مبارک پھیرا تو میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے

1097- اخرجہ احمد (2/5728) وابوداؤد (671) والنسائی (817) وابو یعلی (155) وابن حبان (2155) وابن خزیمۃ (1546) والبیہقی (102/3)

1098- اخرجہ ابوداؤد (676) وابن ماجہ (1005) وابن حبان (1260) والبیہقی (103/3)

1099- اخرجہ مسلم (709) ابوداؤد (615) والنسائی (821) وابن ماجہ (1006)



سنا ہے۔

''اے میرے پروردگار! مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا' جس دن تو (لوگوں کو) زندہ کرے گا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے بندوں کو اکٹھا کرے گا''۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1100)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَسِّطُوا الْاِمَامَ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: امام کو اپنے درمیان میں رکھو اور شگاف کو پُر کرو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 195- بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ مَعَ الْفَرَائِضِ وَبَيَانِ اَقَلِّهَا وَاَكْمَلِهَا وَمَا بَيْنَهُمَا

## باب: فرائض کے ہمراہ سنت مؤکدہ ادا کرنے کی فضیلت ان کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار اور ان کی درمیانی مقدار کا بیان

**(1101)** وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَمْلَةَ بِنْتِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ تَعَالٰى كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ الْفَرِيْضَةِ، اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں' جو مسلمان روزانہ اللہ کی رضا کے لئے فرض نمازوں کے علاوہ' بارہ نفلی (سنت) رکعات ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔ (اور ایک روایت کے مطابق) اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1102)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کی ہیں اور ظہر

1100- اخرجہ ابوداؤد (681) والبیہقی (104/3)

1101- اخرجہ احمد (10/26837) ومسلم (728) وابوداؤد (1250) وابن حبان (2451) ابن خزیمۃ (1185) وابوعوانۃ (262/261/2) الترمذی (415) والنسائی (1800) وابن ماجہ (1141)

1102- اخرجہ مالک (400) واحمد (2/4506) والبخاری (937) ومسلم (729) وابوداؤد (1252) والترمذی (425) والشمائل (277) والنسائی (872) وابن حبان (2554) وابن خزیمۃ (1197) وابوعوانۃ (263/2) وعبدالرزاق (4811) والبیہقی (471/2)

کے بعد بھی دو رکعات ادا کی ہیں۔ مغرب کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں۔ عشاء کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں۔

**(1103)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ، بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ، بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوة" قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: "لِمَنْ شَاءَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

الْمُرَادُ بِالْاَذَانَيْنِ: الْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو اذانوں کے درمیان ایک نماز ہوتی ہے ہر دو اذانوں کے درمیان ایک نماز ہوتی ہے۔ دو اذانوں کے درمیان ایک نماز ہوتی ہے۔ تیسری مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے لئے جو چاہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں: دو اذانوں سے مراد اذان اور اقامت ہیں۔

## 196-بَابُ تَاكِيْدِ رَكْعَتَيْ سُنَّةِ الصُّبْحِ

## باب: صبح کی نماز میں دو رکعت سنت نماز کی تاکید

**(1104)** عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنها: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز سے پہلے کی چار رکعت اور فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعت کبھی نہیں ترک کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1105)** وَعَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ فجر کی دو رکعت نماز سے زیادہ اور کسی نفل نماز میں باقاعدگی کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1106)** وَعَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

---

1103-اخرجہ احمد (7/20567) والبخاری (624) ومسلم (838) وابوداؤد (1283) والترمذی (185) والنسائی (780) وابن ماجہ (1162) وابو عوانۃ (31/2) والدارقطنی (266/1) والبیہقی (474/2)

1104-اخرجہ البخاری (1182) وابوداؤد (1253) والنسائی (872)

1105-اخرجہ احمد (9/24325) والبخاری (1169) ومسلم (724) وابو داؤد (1254) وابن حبان (2456) ابن خزیمۃ (1109) والبیہقی (470/2)



وَفِيْ رِوَايَةٍ: "لَهُمَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا" .

✧✧ انہی سے یہ بھی روایت منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، فجر کی دو رکعت دنیا میں موجود ہر چیز سے بہتر ہیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ میرے نزدیک دنیا میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

**(1107)** وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيُؤْذِنَه بِصَلٰوةِ الْغَدَاةِ، فَشَغَلَتْ عَائِشَةُ بِلَالًا بِاَمْرٍ سَاَلَتْهُ عَنْهُ، حَتّٰى اَصْبَحَ جِدًّا، فَقَامَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ، وَتَابَعَ اٰذَانَهُ، فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا خَرَجَ صَلّٰى بِالنَّاسِ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ شَغَلَتْهُ بِاَمْرٍ سَاَلَتْهُ عَنْهُ حَتّٰى اَصْبَحَ جِدًّا، وَاَنَّهُ اَبْطَاَ عَلَيْهِ بِالْخُرُوْجِ، فَقَالَ - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "اِنِّيْ كُنْتُ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ" فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ اَصْبَحْتَ جِدًّا؟ فَقَالَ: "لَوْ اَصْبَحْتُ اَكْثَرَ مِمَّا اَصْبَحْتُ، لَرَكَعْتُهُمَا، وَاَحْسَنْتُهُمَا وَاَجْمَلْتُهُمَا"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ .

✧✧ حضرت ابوعبداللہ بلال بن رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جو نبی اکرم ﷺ کے موذن ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ انہیں صبح کی نماز کے لئے اطلاع دیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کسی کام میں مشغول کر دیا جو انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا تھا یہاں تک کہ صبح زیادہ ہوگئی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ دوبارہ کھڑے ہوئے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے لئے دعوت دی۔ انہوں نے پھر آپ کو اطلاع دی نبی اکرم ﷺ باہر نہ نکلے جب آپ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو بتایا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو کسی کام میں مشغول کر دیا تھا جس کی ہدایت انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کی تھی یہاں تک کہ صبح زیادہ ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ کو آنے میں بھی تاخیر ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں فجر کی دو رکعت ادا کر رہا تھا انہوں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے خاصی صبح کر دی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اس سے بھی زیادہ صبح ہوگئی ہوتی تو پھر بھی میں فجر کی دو رکعت ضرور ادا کرتا اور اچھے طریقے اور خوبصورتی سے ادا کرتا۔

اس روایت کو امام ابوداؤد نے "حسن" اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

## 197-بَابُ تَخْفِيْفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَبَيَانِ مَا يَقْرَاُ فِيْهِمَا وَبَيَانِ وَقْتِهِمَا

## باب: فجر کی دو رکعت مختصر ادا کرنا ان میں جو قرأت کی جائے گی اس کا بیان اور ان کے وقت کا بیان

---

1106-اخرجہ احمد (9/24296) ومسلم (725) والترمذی (416) والنسائی (1758) وابن حبان (2458) وابن خزیمۃ (1107) وابو عوانۃ (273/2) والحاکم (1/1151) وابن ابی شیبۃ (241/2) والبیہقی (470/2) والطیالسی (1498)

1107-اخرجہ ابوداؤد (1257) واحمد (9/23966) تہذیب التہذیب (14/7)

(1108) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنها: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وفي روايةٍ لَّهُمَا: يُصَلِّيْ رَكْعَتَي الْفَجْرِ، فَيُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى اَقُوْلَ: هَلْ قَرَاَ فِيْهِما بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَي الْفَجْرِ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا .

وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز میں اذان اور اقامت کے درمیان دو مختصر رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

بخاری ومسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم ﷺ دو رکعات ادا کرتے تھے۔ آپ انہیں مختصر ادا کرتے تھے یہاں تک کہ میں یہ سوچتی تھی کہ آپ نے اس میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' جب آپ اذان کی آواز سن لیتے تھے تو فجر کی نماز میں دو رکعات ادا کیا کرتے تھے اور انہیں مختصر پڑھتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' جب صبح صادق ہو جاتی تھی (اس وقت پڑھتے تھے)۔

(1109) وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ، صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ .

✧✧ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب موذن صبح کی نماز کے لیے اذان دے دیتا تھا اور صبح (صادق کے آثار) ظاہر ہو جاتے تھے تو نبی اکرم ﷺ دو مختصر رکعات ادا کر لیتے تھے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' جب صبح صادق ہو جاتی تھی تو نبی اکرم ﷺ اس وقت صرف دو مختصر رکعات ادا کر لیتے تھے۔

(1110) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ، وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَكَاَنَّ الْاَذَانَ بِاُذُنَيْهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

---

1108- اخرجہ البخاری (1170) ومسلم (724) وقد تقدم تخریجہ (1112)

1109- اخرجہ البخاری (618) ومسلم (823) والترمذی (433) والنسائی (582) والنسائی (582) وابن ماجہ (1145)

1110- اخرجہ البخاری (995) ومسلم (157/749) والترمذی (460) وابن ماجہ (1144)



✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ رات کی نماز دو دو کر کے ادا کرتے تھے اور رات کے آخری حصے میں ایک رکعت کے ذریعے اسے طاق کر لیتے تھے۔ آپ صبح کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔ گویا اذان ابھی آپ کے کانوں میں ہوتی تھی (یعنی فوراً ادا کر لیتے تھے)۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

(1111) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ رَكْعَتَي الْفَجْرِ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا: ﴿قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ، وَفِي الْاٰخِرَةِ مِنْهُمَا: ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَفِي الْاٰخِرَةِ الَّتِيْ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ: ﴿تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ فجر کی دو رکعت میں پہلی دو رکعت میں یہ آیت پڑھتے تھے۔

''قولوا امنا باللّٰه''

یہ وہ آیتیں ہیں جو سورہ بقرہ میں ہیں اور دوسری رکعت میں یہ آیات پڑھا کرتے تھے۔

''امنا باللّٰه واشهد''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں آپ دوسری رکعت سورہ ال عمران کی یہ آیت پڑھا کرتے تھے۔

''تعالوا الى كلمة''

(1112) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَي الْفَجْرِ: ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فجر کی سنتوں میں سورۂ الکافرون اور سورۂ الاخلاص پڑھی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(1113) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ: ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں ایک مہینے تک نبی اکرم ﷺ کی نماز کا جائزہ لیتا رہا آپ فجر کے پہلے کی دو رکعت میں قل یا ایها الکافرون اور قل هو اللّٰه احد پڑھا کرتے تھے۔

---

1111- اخرجہ مسلم (727) وابوداؤد (1256) والنسائی (943) وابن ماجہ (1148)

1112- اخرجہ مسلم (726) وابوداؤد (1256) والنسائی (944) وابن ماجہ (1148)

1113- اخرجہ احمد (2/5695) والترمذی (417) والنسائی (991) وابن ماجہ (1149) وعبدالرزاق (4790)

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

## 198- بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ سَوَاءٌ كَانَ تَهَجَّدَ بِاللَّيْلِ اَمْ لَا

### باب: فجر کی دو رکعت پڑھنے کے بعد دائیں پہلو لیٹ جانا مستحب ہے اور اس بارے میں ترغیب دینا خواہ تہجد کی نماز ادا کی ہو یا نہ کی ہو

**(1114)** عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ فجر کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد دائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1115)** وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ، فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ، وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، هٰكَذَا حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهَا: "يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ" هٰكَذَا هُوَ فِيْ مُسْلِمٍ وَّمَعْنَاهُ: بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے سے لے کر صبح صادق تک، درمیان میں گیارہ رکعت ادا کیا کرتے تھے۔ آپ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور پھر ایک رکعت کے ذریعے انہیں طاق کر لیتے تھے۔ جب موذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہوتا اور صبح صادق ہو جاتی تو موذن آپ کے پاس آتا تو آپ دو مختصر رکعت ادا کرتے اور دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے اور اسی طرح رہتے یہاں تک کہ اقامت کیلئے موذن آ جاتا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

سیدہ عائشہ کا یہ بیان، آپ دو رکعت کے درمیان سلام پھیرا کرتے تھے۔ مسلم میں اس طرح منقول ہے تو اس کا مطلب یہ ہے: آپ دو رکعت کے بعد سلام پھیر لیا کرتے تھے۔

**(1116)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا صَلّٰى

1114- اخرجہ احمد (9/5063) والبخاری (226) ومسلم (736) ابوداؤد (1335) والترمذی (440) والنسائی (1761) والدارمی (337/1) وابن حبان (2767) والبیہقی (44/3)

1115- اخرجہ احمد (9/24515) ومسلم (9/736) وابوداؤد (1336) والنسائی (684)



اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ، قَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص فجر کی دو رکعت ادا کرے تو وہ دائیں پہلو کی طرف لیٹ جائے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے ''صحیح اسانید'' کے ہمراہ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

## 199-- بَابُ سُنَّةِ الظُّهْرِ

### باب: ظہر کی سنتوں کا بیان

**(1117)** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ظہر سے پہلے اور اس کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کی ہیں۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1118)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنها: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعت کبھی بھی ترک نہیں کیا کرتے تھے۔

**(1119)** وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا، ثُمَّ يَخْرُجُ، فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ. وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ، وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ پھر آپ تشریف لے جاتے تھے، لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ پھر اندر تشریف لاتے تھے اور دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھانے کے بعد میرے ہاں تشریف لاتے تھے اور دو رکعت (سنت) ادا کر لیتے تھے۔ پھر لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے تھے اور پھر میرے گھر میں داخل ہو کر دو رکعات (سنت) ادا کر لیتے تھے۔ اس حدیث کو

1116- اخرجہ احمد (3/9379) وابوداؤد (1261) والترمذی (420) وابن حبان (2468) وابن خزیمہ (1120) والبیہقی (45/3)

1119- اخرجہ احمد (9/24074) ومسلم (730) وابوداؤد (1251) والترمذی (375) وابن حبان (2475)

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1120)** وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنها، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا، حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرمِذِىُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعات اور اس کے بعد چار رکعات (سنت) باقاعدگی سے پڑھتا رہے' اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں' یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

**(1121)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ، وقَالَ: "اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِىْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ"

رَوَاهُ التِّرمِذِىُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر (کے فرض پڑھنے سے) پہلے اور سورج ڈھل جانے کے بعد چار رکعت ادا کرتے تھے اور فرماتے تھے: یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور مجھے یہ پسند ہے' اس میں میری طرف سے نیک اعمال اوپر جائے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے یہ روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث حسن" ہے۔

**(1122)** وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنها: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا.

رَوَاهُ التِّرمِذِىُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات ادا نہیں کر پاتے تھے تو انہیں اس کے بعد ادا کر لیتے تھے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں' یہ حدیث حسن ہے۔

## 200- بَابُ سُنَّةِ الْعَصْرِ

## باب: عصر کی سنتوں کا بیان

1120- اخرجہ ابوداؤد (1269) والترمذی (427) والنسائی (1811) والحاکم (1/1175) وابن ماجہ (1161)

1121- اخرجہ الترمذی (477) اخرجہ احمد (9/23610) وابوداؤد (1270) وابن ماجہ (1157)

1122- اخرجہ الترمذی (426) وابن ماجہ (1158)



**(1123)** عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، يَفْصُلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ. رَوَاهُ التِّرمِذِىُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اور ان کے درمیان میں سلام پھیر کر وقفہ کرتے تھے۔ آپ مقرب فرشتوں اور ان کی پیروی کرنے والے مسلمانوں پر سلام بھیجتے تھے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں' یہ حدیث حسن ہے۔

**(1124)** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "رَحِمَ اللّٰهُ امْرَئًا صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرمِذِىُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اور امام ترمذی نے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں' یہ حدیث حسن ہے۔

**(1125)** وَعَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ.

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

✧✧ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے صحیح اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

## 201- بَابُ سُنَّةِ الْمَغْرِبِ بَعْدَهَا وَقَبْلَهَا

## باب: مغرب سے پہلے اور اس کے بعد سنتیں ادا کرنا

تَقَدَّمَ فِىْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ عَآئِشَةَ، وَهُمَا صَحِيْحَانِ: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ.

اس سے پہلے ان ابواب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے احادیث گزر چکی ہیں اور یہ دونوں

1123- اخرجہ احمد (1/650) والترمذی (429) وابن ماجہ (1161) وابو یعلی (622)

1124- اخرجہ احمد (2/5987) وابوداؤد (1271) والترمذی (430) وابن حبان (2453) وابن خزیمۃ (1193) والطیالسی (1936) والبیہقی (473/2)

1125- اخرجہ ابوداؤد (12722)

احادیث صحیح ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مغرب کے بعد دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

**(1126)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ" قال فِي الثَّالِثَةِ: "لِمَنْ شَاءَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' مغرب سے پہلے نماز ادا کیا کرو۔ آپ نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا (یہ حکم) اس کے لیے ہے جو یہ چاہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1127)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ كِبَارَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کے اکابر صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ مغرب کے وقت تیزی سے ستونوں کی طرف جاتے تھے (اس کے فرض سے پہلے نوافل ادا کرلیں۔) اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1128)** وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، فَقِيْلَ: اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا؟ قَالَ: كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج غروب ہونے کے بعد اور مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا نبی اکرم ﷺ بھی یہ دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: آپ نے ہمیں یہ ادا کرتے ہوئے دیکھا تو نہ تو آپ نے ہمیں اس کی ہدایت کی اور نہ ہی اس سے منع کیا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1129)** وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ، ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ، فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسَبُ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُّصَلِّيْهِمَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ ہم لوگ مدینہ منورہ میں ہوتے ہیں۔ جب موذن مغرب کی نماز کے لیے

1126- اخرجہ احمد (7/20575) والبخاری (1183) وابوداؤد (1281)

1127- اخرجہ احمد (4/13985) والبخاری (503) ومسلم (837) والدارمی (1/336) وابن حبان (2489) ابن خزیمۃ (1206) والنسائی (281) والبیہقی (2/475)

1128- اخرجہ مسلم (836) وابوداؤد (1282)

1129- اخرجہ مسلم (837)



اذان دیتا تھا تو لوگ جلدی سے ستونوں کی طرف لپکتے تھے اور دو رکعات ادا کرلیتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک اجنبی شخص مسجد میں داخل ہوتا تو وہ یہ گمان کرتا کہ نماز پڑھی جاچکی ہے کیونکہ اتنی زیادہ تعداد میں لوگ ان دو رکعات کو ادا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 202- بَابُ سُنَّةِ الْعِشَاءِ بَعْدَهَا وَقَبْلَهَا

## باب: عشاء (کی فرض نماز) سے پہلے اور بعد میں سنتیں ادا کرنا

**(1130)** فِيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ: "بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. كَمَا سَبَقَ.

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ہے جو پہلے گزر چکی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں عشاء کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں۔ اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے: ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز پڑھی جائے گی۔ (متفق علیہ) جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

## 203- بَابُ سُنَّةِ الْجُمُعَةِ

## باب: جمعہ کی سنت کا بیان

فِيْهِ حَدِيْثُ ابْنُ عُمَرَ السَّابِقُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ہے جو پہلے گزر چکی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں جمعہ کے بعد دو رکعات ادا کی تھیں۔ (متفق علیہ)

**(1131)** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ، فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کی نماز ادا کرے تو اسے اس کے بعد چار رکعات ادا کرلینی چاہئے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1132)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ، فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1131- اخرجہ احمد (3/10491) ومسلم (881) وابوداؤد (1131) والنسائی (1425) وابن حبان (2477) والبیہقی (3/239) واخرجہ ابن حبان (2485)

1132- اخرجہ مسلم (71/882) والترمذی (522) وابن ماجہ (1130) وابن حبان (2479)

✧✧ حضرت ابن عمر ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جمعہ کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ واپس (گھر) جاتے تو گھر میں دو رکعات ادا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

## 204–بَابُ اسْتِحْبَابِ جَعْلِ النَّوَافِلِ فِی الْبَيْتِ سَوَاءٌ الرَّاتِبَةُ وَغَيْرُهَا وَالْاَمْرِ بِالتَّحَوُّلِ لِلنَّافِلَةِ مِنْ مَّوْضِعِ الْفَرِيْضَةِ اَوِ الْفَصْلِ بَيْنَهُمَا بِكَلَامٍ

### باب: نوافل کو گھر میں ادا کرنا مستحب ہے خواہ وہ سنت موکدہ ہو یا اس کے علاوہ دیگر ہوں اور نفل ادا کرنے کے بعد فرض ادا کی جانے والی جگہ سے منتقل ہونے یا فرضوں اور نوافل کے درمیان کلام کے ذریعے فصل پیدا کرنے کی ہدایت

**(1133)** عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "صَلُّوا اَيُّهَا النَّاسُ فِیْ بُيُوْتِكُمْ، فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِیْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت زید بن ثابت ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگو! اپنے گھروں میں نماز ادا کیا کرو کیونکہ آدمی کی سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والی نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں ادا کرے سوائے فرض نماز کے (کیونکہ اسے باجماعت ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔) یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1134)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِكُمْ فِیْ بُيُوْتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عمر ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اپنے گھروں میں کچھ (نفلی) نمازیں ادا کیا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1135)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا قَضٰی اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ فِیْ مَسْجِدِهٖ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِیْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَيْرًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت جابر ؓ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص مسجد میں (فرض) ادا کرے تو اپنی (نفلی) نماز کا کچھ حصہ گھر کے لئے بھی رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ (گھر میں ادا کی جانے والی) اس نماز کی وجہ سے اس

1133–اخرجہ احمد (8/21638) والبخاری (731) ومسلم (781) وابو داؤد (1447) والترمذی (450) والنسائی (1598) وابن حبان (2491) وابن خزیمۃ (1203) والبیہقی (109/3)

1134–اخرجہ البخاری (432) ومسلم (777) وابوداؤد (1043) وابن ماجہ (1377) واحمد (2/4653) ومالک (404) وابن خزیمۃ (1205)

1135–اخرجہ احمد (4/11567) ومسلم (778) وابن ماجہ (1376) وابن حبان (2490) وابن خزیمۃ (1206) والبیہقی (189/2)



کے گھر میں بہتری پیدا کرے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

**(1136)** وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ: اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهٗ اِلَى السَّائِبِ ابْنِ اُخْتِ نَمِرٍ يَّسْاَلُهٗ عَنْ شَیْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِی الصَّلٰوةِ، فَقَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِی الْمَقْصُوْرَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ، قُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ، فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَیَّ، فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ . اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰی تَتَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ ؛ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ، اَنْ لَّا نُوْصِلَ صَلٰوةً بِصَلٰوةٍ حَتّٰی نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت عمر بن عطاء بیان کرتے ہیں' حضرت نافع بن جبیر ؓ نے ان کو حضرت سائب ؓ کے پاس بھیجا جو "نمر" کے بھانجے ہیں انہوں نے ان سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جو انہوں نے نماز کے بارے میں حضرت معاویہ ؓ کو کرتے ہوئے دیکھا تھا تو انہوں نے جواب دیا: ہاں! میں نے ان کے ہمراہ جمعہ کی نماز مقصورہ میں ادا کی تھی اور جب امام نے سلام پھیر دیا تو میں اسی جگہ کھڑا ہوا اور میں نے بقیہ نماز ادا کر لی بعد میں جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے مجھے بلایا اور فرمایا: آئندہ ایسا نہیں کرنا جب تم جمعہ کی نماز ادا کر لو تو اس کے ساتھ اور کوئی نماز اس وقت تک نہ پڑھنا جب تک پہلے کوئی کلام نہ کر لو یا اس جگہ سے نکل نہ جاؤ۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات کی ہدایت کی ہے کہ ہم ایک نماز کو دوسری نماز کے ساتھ نہ ملائیں درمیان میں کلام کر لیں یا ہٹ کر کسی اور جگہ ہو جائیں۔ اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

## 205–بَابُ الْحَثِّ عَلٰی صَلٰوةِ الْوِتْرِ وَبَيَانِ اَنَّهٗ سُنَّةٌ مُّؤَكَّدَةٌ وَبَيَانِ وَقْتِهٖ

### باب: وتر کی نماز پڑھنے کی ترغیب اور اس بات کا بیان کہ یہ سنتِ موکدہ ہے اور ان کے وقت کا بیان

**(1137)** عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ، وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ، فَاَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں' وتر فرض نمازوں کی طرح لازمی نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے انہیں مسنون قرار دیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ اے اہل قرآن تم بھی وتر ادا کرو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ "حدیث حسن" ہے۔

1136–اخرجہ مسلم (883) وابوداؤد (1129)

1137–اخرجہ احمد (1/877) وابوداؤد (1416) والترمذی (453) والنسائی (1674) وابن ماجہ (1169) والدارمی (1580)

(1138) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ، وَمِنْ اَوْسَطِهِ، وَمِنْ اٰخِرِهِ، وَانْتَهٰى وِتْرُهُ اِلَى السَّحَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ رات کے کسی بھی حصے میں وتر ادا کیا کرتے تھے' آپ کی وتر کی نماز کا انتہائی وقت صحر (صبح صادق) تھا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

(1139) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رات کی نماز کے آخر میں وتر ادا کرو۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

(1140) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: صبح ہونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(1141) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ صَلٰوتَهُ بِاللَّيْلِ، وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ، اَيْقَظَهَا فَاَوْتَرَتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: فَاِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ، قَالَ: "قُوْمِيْ فَاَوْتِرِيْ يَا عَائِشَةُ".

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے سامنے چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھیں۔ جب آپ کی وتر کی نماز باقی رہ جاتی تھی تو آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بیدار کر دیتے تھے تو وہ وتر ادا کر لیتی تھیں۔ اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' جب وتر باقی رہ جاتے تھے تو آپ فرماتے تھے: اٹھو اور وتر ادا کرو اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)!

(1142) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

1138-اخرجہ احمد (10/25752) والبخاری (996) ومسلم (745) وابو داؤد (1435) والترمذی (456) والنسائی (1680) وابن ماجہ (1185) وابن حبان (2443) وابن ابی شیبۃ (286/2) والحمیدی (188) وعبدالرزاق (4624) والدارمی (1587) والبیہقی (35/3)

1139-اخرجہ مسلم (751) والنسائی (1681)

1140-اخرجہ احمد (4/11907) ومسلم (754) والترمذی (468) والنسائی (1682) وابن ماجہ (1189) والحاکم (1122) وعبدالرزاق (4589) وابن خزیمۃ (1089) والبیہقی (478/2) والطیالسی (2163) ابن حبان (2408) واخرجہ الدارمی (1588)

1141-اخرجہ احمد (9/5239) ومسلم (744) وعبدالرزاق (1614)



✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صبح ہونے سے پہلے وتر ادا کر لیا کرو۔
اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

(1143) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ خَافَ اَنْ لَا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ، فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ، فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ، وَذٰلِكَ اَفْضَلُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس اندیشے کا شکار ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا۔ وہ ابتدائی حصے میں ہی وتر پڑھ لے اور جو شخص آخری حصے میں اٹھنے کا عادی ہو وہ رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرے کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز میں فرشتے موجود ہوتے ہیں اور یہی افضل ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 206-بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الضُّحٰى وَبَيَانِ اَقَلِّهَا وَاَكْثَرِهَا وَاَوْسَطِهَا، وَالْحَثِّ عَلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

## باب: چاشت کی نماز کی فضیلت اور اس کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ اور درمیانی مقدار کا بیان اور ان کو باقاعدگی سے ادا کرنے کی ترغیب

(1144) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى، وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَرْقُدَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالْاِيْتَارُ قَبْلَ النَّوْمِ اِنَّمَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ لَّا يَثِقُ بِالْاِسْتِيْقَاظِ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنْ وَّثِقَ، فَاٰخِرُ اللَّيْلِ اَفْضَلُ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین اعمال سرانجام دینے کی خاص ہدایت کی تھی۔ ایک ہر مہینے میں تین روزے رکھنا' دوسرا چاشت کے دو نوافل ادا کرنا اور تیسرا سونے سے پہلے وتر کی نماز ادا کرنا۔
یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

(امام نووی فرماتے ہیں) سونے سے پہلے وتر ادا کر لینا اس شخص کے لیے مستحب ہے جسے رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے کا یقین نہ ہو' اگر اس کا یقین ہو تو رات کے آخری حصے میں (وتر پڑھنا) زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

1142-اخرجہ احمد (2/4952) ومسلم (750) وابو داؤد (1436) والترمذی (466) وابن حبان (2445) وابن خزیمۃ (1088) والطبرانی (13362) وابوعوانۃ (332/2) والحاکم (1124) والبیہقی (478/2)

1143-اخرجہ مسلم (755) والترمذی (455) وابن ماجہ (1187)

1144-اخرجہ احمد (3/9924) والبخاری (1178) ومسلم (742) والنسائی (1677) والترمذی (760) والدارمی (1745) وابن حبان (2536) وابن خزیمۃ (1222) والطیالسی (2392) والبیہقی (36/3) واخرجہ [illegible] (1432)

(1145) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَةٌ: فَکُلُّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَکُلُّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ، وَکُلُّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَکُلُّ تَکْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَةٌ، وَیُجْزِیءُ مِنْ ذٰلِكَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی"، رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: انسان پر لازم ہے: وہ روزانہ اپنے تمام جوڑوں کا صدقہ ادا کرے۔ "سبحان اللہ" کہنا صدقہ ہے۔ "الحمدللہ" کہنا صدقہ ہے۔ "لا الہ الا اللہ" کہنا صدقہ ہے۔ "اللہ اکبر" کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ (اور ان تمام جوڑوں کو صدقے کی ادائیگی) کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ چاشت کے وقت دو نوافل ادا کر لئے جائیں۔

(1146) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی اَرْبَعًا، وَیَزِیْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ (عام طور پر) چاشت کی نماز میں چار رکعت ادا کیا کرتے تھے تاہم (کبھی کبھار) اس سے زیادہ رکعات بھی ادا کر لیتے تھے۔ جتنی اللہ کی مرضی ہوتی تھی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(1147) وَعَنْ اُمِّ هَانِیءٍ فَاخِتَةَ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ یَغْتَسِلُ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، صَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ، وَذٰلِكَ ضُحًی . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ . وَهٰذَا مُخْتَصَرُ لَفْظِ اِحْدٰی رِوَایَاتِ مُسْلِمٍ .

✧✧ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' فتح مکہ کے موقع پر میں نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا' غسل سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے آٹھ رکعت نماز ادا کی۔ یہ چاشت کا وقت تھا۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔ اور یہ الفاظ مسلم کی روایات میں سے ایک روایت کا اختصار ہیں۔

## 207-بَابُ تَجْوِیْزِ صَلٰوةِ الضُّحٰی مِنَ ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ اِلٰی زَوَالِهَا وَالْاَفْضَلُ اَنْ تُصَلّٰی عِنْدَ اشْتِدَادِ الْحَرِّ وَارْتِفَاعِ الضُّحٰی

### باب: چاشت کی نماز' جب سورج بلند ہو جانے سے لے کر سورج کے ڈھل جانے تک ادا کرنا جائز

1145-باب(1-13)

1146-اخرجہ احمد(6/2529) ومسلم(719) والترمذی(282) والنسائی(1/479) وابن ماجہ(1381) وابن حبان(2529) وعبدالرزاق(3853) والطیالسی(1571) وابوعوانۃ(267/2) والبیہقی(47/3)

1147-اخرجہ البخاری(280) ومسلم(336)



### ہے اور افضل یہ ہے: اسے شدید گرمی اور تیز دھوپ کے وقت ادا کیا جائے

(1148) عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ رَاٰی قَوْمًا یُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰی، فَقَالَ: اَمَا لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِیْ غَیْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "صَلٰوةُ الْاَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"تَرْمَضُ" بِفَتْحِ التَّاءِ وَالْمِیْمِ وَبِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ، یَعْنِیْ: شِدَّةَ الْحَرِّ .

وَ"الْفِصَالُ": جَمْعُ فَصِیْلٍ وَهُوَ: الصَّغِیْرُ مِنَ الْاِبِلِ .

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو چاشت کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمانے لگے یہ لوگ جانتے ہیں کہ اس وقت کی بجائے ایک اور وقت میں نوافل ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: توبہ کرنے والوں کی (نفلی) نماز اس وقت ہوتی ہے جب اونٹوں کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ترمض" میم ضاء کے ساتھ ہے اور اس میں تاء اور م پر زبر ہے۔ اس کا مطلب ہے سخت گرمی۔ "فصال" جمع ہے اس کا واحد فصیل ہے اور اس سے مراد ہے اونٹ کا بچہ۔

## 208-بَابُ الْحَثِّ عَلٰی صَلٰوةِ تَحِیَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَکْعَتَیْنِ وَکَرَاهَةِ الْجُلُوْسِ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ فِیْ اَیِّ وَقْتٍ دَخَلَ وَسَوَآءٌ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ بِنِیَّةِ التَّحِیَّةِ اَوْ صَلٰوةِ فَرِیْضَةٍ اَوْ سُنَّةٍ رَاتِبَةٍ اَوْ غَیْرِهَا

### باب: تحیۃ المسجد پڑھنے کی ترغیب اور دو رکعت ادا کرنے سے پہلے بیٹھنے کا مکروہ ہونا خواہ کوئی بھی وقت ہو جب بھی آدمی مسجد میں داخل ہو برابر ہے: وہ دو رکعت تحیۃ المسجد کی نیت سے کرے یا فرض نماز کی نیت سے کرے یا سنت موکدہ یا غیر موکدہ کے طور پر پڑھے

(1149) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ، فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے

1148-اخرجہ احمد(19284) ومسلم(748) وابن حبان(2539) وابن خزیمۃ(1227) والطیالسی(687) والطبرانی(155) الکبیر(5113/5108) وابوعوانۃ(271/2) والبیہقی(49/3)

1149-اخرجہ مالک(388) واحمد(8/22586) والبخاری(444) ومسلم(714) وابوداؤد(467) والترمذی(316) والنسائی(729) وابن ماجہ(1013) وعبدالرزاق(1673) وابن حبان(2495) وابن خزیمۃ(1827)

دورکعت (نوافل یعنی تحیۃ المسجد) ادا کرلے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1150)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: "صَلِّ رَكْعَتَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

✧✧ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے' آپ نے فرمایا: تم دو رکعات ادا کرلو۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

## 209- بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

### باب: وضو کرنے کے بعد دو رکعات ادا کرنا مستحب ہے

**(1151)** عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ: "يَا بِلَالُ، حَدِّثْنِي بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْاِسْلَامِ، فَاِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ" قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰى عِنْدِي مِنْ اَنِّي لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِي سَاعَةٍ مِّنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ اَنْ اُصَلِّي۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

• وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ۔

"اَلدَّفُّ" بِالْفَاءِ: صَوْتُ النَّعْلِ وَحَرَكَتُهُ عَلَى الْاَرْضِ، وَاللّٰهُ اَعْلَم۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال ؓ سے دریافت کیا: اے بلال! تم مجھے بتاؤ کہ تم نے اسلام لانے کے بعد کون سا ایسا عمل کیا ہے؟ جس کے ثواب کی تمہیں زیادہ امید ہے؟ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی چاپ سنی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے جو بھی عمل کئے ہیں ان میں سے مجھے سب سے زیادہ امید اس بات کی ہے کہ میں جب بھی وضو کرتا ہوں خواہ کوئی بھی گھڑی ہو دن ہو یا رات ہو اس وضو کے ہمراہ اتنی نماز ادا کر لیتا ہوں جتنی میرے مقدر میں ہو۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔ ویسے الفاظ ''بخاری شریف'' کی روایت کے ہے۔

امام نووی ؒ فرماتے ہیں: "الدف" فاء کے ساتھ اس کا مطلب ہے: جوتوں کی آواز یا زمین پر ان کے حرکت کرنے کی آواز۔

## 210- بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَوُجُوْبِهَا وَالْاِغْتِسَالِ لَهَا وَالطِّيْبِ وَالتَّبْكِيْرِ اِلَيْهَا وَالدُّعَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ بَيَانِ سَاعَةِ

1150- اخرجہ احمد (5/14199) والبخاری (443) ومسلم (715) وابن ابی شیبۃ (375/1) وابوداؤد (3347) والنسائی (4604)

1151- اخرجہ احمد (3/8411) والبخاری (149) ومسلم (2458) والنسائی (132) وابن حبان (7085)



## الْاِجَابَةِ وَاسْتِحْبَابِ اِكْثَارِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ

### باب: جمعہ کے دن کی فضیلت' اس کا وجوب' اس کے لئے غسل کرنا، خوشبو لگانا اس کے لئے جلدی جانا، جمعہ کے دن دعا کرنا، نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا اور اس میں موجود مخصوص گھڑی' جس میں دعا قبول ہوتی ہے' اور جمعہ کے بعد' اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ، وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ، وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (الجمعة: 10)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جب تم نماز مکمل کرلو تو زمین میں پھیل جاؤ اللہ کے فضل کو تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم فلاح حاصل کرو''۔

**(1152)** وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ: فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ، وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے' اسی دن حضرت آدم ؑ کو پیدا کیا گیا۔ اسی دن جنت میں داخل کیا گیا اور اس دن وہاں سے نکالا گیا۔ اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

**(1153)** وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ، فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى، فَقَدْ لَغَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور جمعہ کے لئے آئے اور پھر خطبے کو غور سے سنے اور خاموش رہے تو اس کے اس جمعے سے لے کر اگلے جمعے تک کے' اور مزید تین دن کے' گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو شخص کنکریوں کے ساتھ کھیلے اس نے فضول کام کیا۔ اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

**(1154)** وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ مَّا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

1152- اخرجہ احمد (3/9218) ومسلم (854) والترمذی (488) والنسائی (1271) واخرجہ مالک (243) واحمد (1037) وابوداؤد (1046) والترمذی (491) وابن حبان (2772)

1153- اخرجہ احمد (3/9489) ومسلم (857) وابوداؤد (1050) والترمذی (498) وابن ماجہ (1090) وابن حبان (2779)

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ نمازیں' ایک جمعہ' دوسرے جمعہ' اور ایک رمضان' دوسرے رمضان تک' درمیان میں (صادر ہونے والے تمام صغیرہ گناہوں) کا کفارہ ہوتے ہیں' لیکن اس وقت جب کبیرہ گناہ کرنے سے گریز کیا جائے۔'' اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1155)** وَعَنْهُ، وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ : اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ: "لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنَنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ انہی سے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے یہ دونوں بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر بیٹھ کر یہ ارشاد فرمایا: یا تو لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آ جائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور پھر اس کے بعد وہ غافل لوگوں میں ہو جائیں گے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1156)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص جمعہ پڑھنے کے لئے آئے تو وہ غسل کرے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1157)** وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

اَلْمُرَادُ بِالْمُحْتَلِمِ: اَلْبَالِغُ . وَالْمُرَادُ بِالْوَاجِبِ: وُجُوْبُ اخْتِيَارٍ، كَقَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهٖ: حَقُّكَ وَاجِبٌ عَلَيَّ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

1155- اخرجہ احمد (2132) ومسلم (865) والنسائی (1369) وابن ماجہ (794) وابن حبان (2785) وابن خزیمۃ (1855)

1156- اخرجہ مالک (231) واحمد (2/4466) والبخاری (877) ومسلم (844) وابوداؤد (340) والترمذی (492) والنسائی (1375) وابن ماجہ (1088) والدارمی (1536)

1157- اخرجہ احمد (4/1578) ومالک (230) والبخاری (858) ومسلم (846) وابوداؤد (341) والنسائی (1376) وابن ماجہ (1089) وابن حبان (1228) وابن خزیمۃ (1742) والدارمی (1537) وابن الجارود (284) وابن ابی شیبۃ (92/2) وعبدالرزاق (5307) والحمیدی (736) والبیہقی (294/1)



امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''محتلم'' سے مراد بالغ آدمی ہے اور وجوب کا مطلب ہے: وجوب میں اختیار کا ہونا۔ جیسا کہ کوئی آدمی اپنے ساتھی سے کہے تمہارا حق مجھ پر واجب ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

**(1158)** وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے جمعے کے دن وضو کیا تو یہ مناسب ہے اور ٹھیک ہے لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ جمعے کے دن غسل کیا جائے کیونکہ یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں): یہ ''حدیث حسن'' ہے۔

**(1159)** وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ، اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ، ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ، اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جمعہ کے دن جو بھی شخص غسل کرتا ہے پھر اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر تیل لگاتا ہے پھر خوشبو لگاتا ہے جو اس کے گھر میں موجود ہو پھر وہ نکلتا ہے تو دو آدمیوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتا پھر جو اس کے مقدر میں ہو وہ (سنت یا نفل) نماز ادا کرتا ہے پھر جب امام کلام کرے تو وہ خاموش ہو جاتا ہے تو اس شخص کے' اس جمعے سے لے کر اگلے جمعے تک کے' گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1160)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْاُوْلٰى فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ، فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ،

1158- اخرجہ احمد (7/20110) وابوداؤد (354) والترمذی (497) والنسائی (1379) الکبری (1/1684) وابن ماجہ (1083) والدارمی (1540) وابن خزیمۃ (1757)

1159- تقدم وتخریجہ فی باب آداب المجلس والجلیس

1160- اخرجہ مالک (227) واحمد (3/9933) والبخاری (881) ومسلم (850) وابوداؤد (531) والترمذی (499) والنسائی (1386) وابن حبان (2775)

فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ، حَضَرَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

قَوْلُهُ: "غُسْلُ الْجَنَابَةِ" اَىْ غُسْلًا كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ فِي الصِّفَةِ .

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعے کے دن غسل کرے' جیسے جنابت کا غسل کرتا ہے' پھر وہ جلدی چلا جائے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی۔ جو شخص دوسری گھڑی میں جائے تو گویا اس نے ایک گائے کی قربانی کی اور جو شخص تیسری گھڑی میں جائے تو گویا اس نے سینگوں والے دنبے کی قربانی کی۔ جو شخص چوتھی گھڑی میں جائے تو گویا اس نے مرغی کی قربانی کی اور جو شخص پانچویں گھڑی میں جائے گویا اس نے ایک انڈہ اللہ کی راہ میں دیا اور پھر جب امام آ جائے تو فرشتے حاضر ہو جاتے ہیں اور پھر غور سے خطبہ سنتے ہیں۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں "غسل الجنابة" سے مراد یہ ہے: غسل جنابت کی طرح کا غسل کرنا۔

**(1161)** وَعَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: "فِيهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا، اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ" وَاَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک ایسی گھڑی موجود ہے' بندہ مسلم اس گھڑی میں کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو تو اس دوران وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگے گا' اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا کہ یہ مختصر گھڑی ہوتی ہے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1162)** وَعَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي شَاْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَجْلِسَ الْاِمَامُ اِلَى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧ حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا' کیا تم نے اپنے والد کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے جمعہ کے دن کی مخصوص گھڑی کے بارے میں کچھ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ امام کے (منبر پر) بیٹھنے سے لے کر نماز کے مکمل ہونے تک ہوتی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے

1161- اخرجہ مالک (242) واحمد (10306) والبخاری (935) ومسلم (852) والنسائی (1431) وابن ماجہ (1137) ابن حبان (2773) وعبد الرزاق (5571)

1162- اخرجہ مسلم (853) وابوداؤد (1049) وابن خزیمۃ (1779) الھذیب (63/63/10)



روایت کیا ہے۔

**(1163)** وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيهِ ؛ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ" رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

✧ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے دنوں میں سے سب سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے تم اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

(امام نووی فرماتے ہیں) اس حدیث کو امام ابوداؤد نے "صحیح اسناد" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

## 211- بَابُ اسْتِحْبَابِ سُجُودِ الشُّكْرِ عِنْدَ حُصُولِ نِعْمَةٍ ظَاهِرَةٍ اَوِ انْدِفَاعِ بَلِيَّةٍ ظَاهِرَةٍ

## باب: کسی ظاہری نعمت کے حصول کے وقت یا کسی ظاہری بلا ختم ہونے کے وقت سجدۂ شکر ادا کرنا مستحب ہے

**(1164)** عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ نُرِيدُ الْمَدِينَةَ، فَلَمَّا كُنَّا قَرِيبًا مِنْ عَزْوَرَاءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا، فَمَكَثَ طَوِيلًا، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا - فَعَلَهُ ثَلَاثًا - وَقَالَ: "اِنِّي سَاَلْتُ رَبِّي، وَشَفَعْتُ لِاُمَّتِي، فَاَعْطَانِي ثُلُثَ اُمَّتِي، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا، ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِي، فَسَاَلْتُ رَبِّي لِاُمَّتِي، فَاَعْطَانِي ثُلُثَ اُمَّتِي، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا، ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِي، فَسَاَلْتُ رَبِّي لِاُمَّتِي، فَاَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخَرَ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي" رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ .

✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے' ہمارا ارادہ مدینہ منورہ جانے کا تھا۔ جب ہم "عزوراء" پہنچے تو وہاں نبی اکرم ﷺ نے پڑاؤ کیا پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے پھر اللہ تعالیٰ سے کچھ دیر کے لئے دعا مانگی۔ پھر آپ سجدے میں چلے گئے اور کافی دیر سجدے میں رہے پھر آپ کھڑے ہوئے، آپ نے دونوں ہاتھ ایک گھڑی کے لئے بلند کئے پھر آپ سجدے میں چلے گئے۔ ایسا آپ نے تین مرتبہ کیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے مانگا اور اپنی امت کے لئے شفاعت کی تو اس نے مجھے پوری ایک تہائی امت عطا کر دی۔ پھر

1163- اخرجہ احمد (5/16162) وابوداؤد (1047) والنسائی (1373) وابن ماجہ (1085) والحاکم (1/1029) ابن حبان (910) ابن خزیمۃ (1733) والطبرانی (589) وابن ابی شیبۃ (516/2) والبیہقی (248/3)

1164- اخرجہ ابو داؤد (2775) والبیہقی (370/2) اخرجہ احمد (7/20477) والترمذی (1578) وابن ماجہ (194) زاد المعاد (271/270/1)

میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کرنے کے لئے چلا گیا۔ پھر میں نے اپنے سر کو اٹھایا اور اپنے پروردگار سے مانگا تو اس نے مجھے ایک تہائی امت (مزید) عطا کر دی۔ پھر میں اپنے پروردگار کا شکر کرنے کے لئے سجدے میں چلا گیا۔ پھر میں نے اپنے سر کو اٹھایا پھر میں نے اپنے پروردگار سے مانگا تو اس نے بقیہ ایک تہائی بھی مجھے عطا کر دی۔ تو میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدے میں چلا گیا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

## 212- بَابُ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

## باب: رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل: 79)

◇◇ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور رات کے کچھ حصے میں نفل ادا کرو یہ تمہارے لئے اضافی ہوگا اور عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ (السجدة: 16) الآية،

◇◇ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "ان کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ﴾ (الذاريات: 17) .

◇◇ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "وہ رات کے وقت بہت کم سوتے ہیں"۔

**(1165)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقُلْتُ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ: "اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا!" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ نَحْوُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

◇◇ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک ورم آلود ہو جاتے تھے۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی' آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ یارسول اللہ! جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مانند روایت منقول ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1166)** وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ لَيْلًا، فَقَالَ: "اَلَا



تُصَلِّيَانِ؟" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"طَرَقَهُ": اَتَاهُ لَيْلًا .

◇◇ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ رات کے وقت ان کے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا: تم لوگوں نے نماز نہیں پڑھی؟ (یعنی نفل نماز)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "طرقہ" سے مراد ہے: وہ رات کے وقت آئے۔

**(1167)** وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ، لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ" قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

◇◇ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر وہ رات کو نوافل پڑھے تو (یہ مناسب ہے)۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کے وقت بہت تھوڑا سا سویا کرتے تھے۔ (یعنی زیادہ تر نوافل ادا کرتے رہتے تھے) یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1168)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَبْدَ اللّٰهِ، لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ ؛ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

◇◇ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے عبداللہ! تم فلاں شخص کی مانند نہ ہو جانا جو پہلے رات کے وقت نفل ادا کیا کرتا تھا پھر اس نے رات کے قیام کو ترک کر دیا۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1169)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتّٰى اَصْبَحَ، قَالَ: "ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنَيْهِ - اَوْ قَالَ: فِيْ اُذُنِهِ -" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

◇◇ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جو رات کے وقت سوتا

---

1166- اخرجہ احمد (9/571) والبخاری (1127) ومسلم (775) والنسائی (161011) وابن حبان (2566) ابن خزیمۃ (1139) والبزار (503) وابوعوانۃ (292/2) والبیہقی (500/2)

1167- اخرجہ احمد (2/6338) والبخاری (1121) ومسلم (2479) وابن حبان (7070) والترمذی (127/2) والبیہقی (501/2) وابن ماجہ (3919)

1168- اخرجہ البخاری (1152) ومسلم (185/1159) والنسائی (1762) وابن ماجہ (1331)

1169- اخرجہ احمد (2/4059) والبخاری (1144) ومسلم (774) والنسائی (1608) وابن ماجہ (1330) وابن حبان (2562) والبیہقی (15/3)

ہے اور صبح تک سویا رہتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایسا آدمی ہے کہ شیطان نے اس کے دونوں کانوں میں (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے ایک کان میں پیشاب کر دیا ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

(**1170**) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ، اِذَا هُوَ نَامَ، ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ، فَاِنِ اسْتَيْقَظَ، فَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاِنْ تَوَضَّاَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاِنْ صَلّٰى، انْحَلَّتْ عُقَدُهٗ كُلُّهَا، فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"قَافِيَةُ الرَّاْسِ": اٰخِرُهٗ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شیطان آدمی کی گدی پاس بیٹھتا ہے جب آدمی سویا ہوا ہوتا ہے۔ پھر وہ تین گرہ لگاتا ہے، ہر گرہ پر یہ کہتا ہے: یہ بڑی لمبی رات ہے تم سوئے رہو۔ جب آدمی بیدار ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، تو اس میں سے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وہ نماز ادا کر لے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور آدمی خوش باش اور تازہ دم ہوتا ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو آدمی بدمزاج ہوتا ہے اور سستی کا شکار رہتا ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں "قافیۃ الراس" سے مراد سر کی چوٹی ہے۔

(**1171**) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَيُّهَا النَّاسُ، اَفْشُوا السَّلَامَ، وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ"۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، تم سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، رات کے وقت نوافل ادا کرو، جب لوگ سو رہے ہوں اور تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں: یہ ''حدیث حسن صحیح'' ہے۔

(**1172**) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَفْضَلُ الصِّيَامِ

1170-اخرجہ مالک (426) واحمد (3/7312) والبخاری (1142) ومسلم (776) وابوداؤد (1306) والنسائی (1606) وابن حبان (2553) وابن خزیمۃ (1131) والبیہقی (16/15/3)

1171-تقدم تخریجہ فی باب فضل السلام۔

1172-اخرجہ احدم (3/8542) ومسلم (1163) وابو داؤد (2429) والترمذی (438) والنسائی (1612) وابن ماجہ (1642) وابن حبان (3636) وابن خزیمۃ (2076) والدارمی (1707) والبیہقی (291/290/4)



بَعْدَ رَمَضَانَ: شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ: صَلٰوةُ اللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے، محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز، رات کے نوافل ہیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(**1173**) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رات کی نماز دو، دو کر کے ادا کی جائے گی اور اگر صبح (قریب ہونے) کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت کے ذریعے اسے طاق کر لو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(**1174**) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ۔ متفقٌ عَلَيْهِ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ رات کی نماز دو، دو کر کے ادا کرتے تھے اور ایک رکعت کے ذریعے اسے طاق کر لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

(**1175**) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَا يَصُوْمَ مِنْهُ، وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ، وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کسی مہینے میں نفلی روزے نہیں رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ آپ اس مہینے میں کوئی بھی روزہ نہیں رکھیں گے اور کبھی آپ مسلسل روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اب آپ کوئی بھی روزہ نہیں چھوڑیں گے۔ اسی طرح اگر تم چاہتے کہ آپ کو رات کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے دیکھو تو تم آپ ﷺ کو اس حالت میں بھی دیکھ سکتے تھے اور اگر تم یہ چاہتے کہ آپ ﷺ کو سوئے ہوئے دیکھو تو اس حالت میں بھی دیکھ سکتے تھے۔

1173-اخرجہ مالک (279) والبخاری (990) ومسلم (147/749) وابو داؤد (1326) والنسائی (1693) وابن ماجہ (1320) والحمیدی (631) وابن حبان (2426) والبیہقی (22/21/3)

1174-فی باب تخفیف رکعتی الفجر

1175-اخرجہ احمد (4/12012) والبخاری (1141) والترمذی (769) الشمائل (292) والنسائی (1626) وابن حبان (2617) والبیہقی (17/3)

**(1176)** وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً - تَعْنِيْ فِي اللَّيْلِ - يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُنَادِيْ لِلصَّلٰوةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد رات کے وقت تھی۔ آپ ان میں سے ایک سجدہ اتنا لمبا کرتے تھے کہ تم میں سے کوئی شخص 50 آیات پڑھ سکتا ہے۔ آپ سر اٹھانے سے پہلے ایسا کیا کرتے تھے۔ پھر آپ فجر کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ پھر دائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ مؤذن آپ کو نماز کے لئے بلانے آجاتا تھا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1177)** وَعَنْهَا، قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ - فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ - عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً: يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا . فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: "يَا عَآئِشَةُ، اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں' یا اس کے علاوہ' گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔ آپ نے پہلے چار رکعات ادا کیں تم ان کی خوبصورتی اور ان کی طوالت کے بارے میں نہ پوچھو۔ پھر آپ نے چار رکعات ادا کیں۔ تم ان کی خوبصورتی اور ان کی طوالت کے بارے میں نہ پوچھو۔ پھر آپ نے تین رکعات ادا کیں۔ میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا آپ وتر ادا کیے بغیر سونے لگے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! میری دونوں آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ (متفق علیہ)

**(1178)** وَعَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ، وَيَقُوْمُ اٰخِرَهٗ فَيُصَلِّيْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں سو جایا کرتے تھے اور آخری حصے میں اٹھ کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

---

1176- اخرجہ احمد (9/25063) والبخاری (626) ومسلم (736) وابوداؤد (1335) والترمذی (440) ومالک (264) والدارمی (1/337) وابن حبان (2467) والبیہقی (3/44)

1177- اخرجہ مالک (265) واحمد (9/24128) والبخاری (1147) ومسلم (738) وابوداؤد (1341) والترمذی (439) والبیہقی (1/122) الدلائل (1/371/372)

1178- اخرجہ احمد (26216) والبخاری (1146) ومسلم (739) وابن ماجہ (1365) والنسائی (1639) وابن حبان (2589)



**(1179)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ! قِيْلَ: مَا هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ اَنْ اَجْلِسَ وَاَدَعَهٗ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ مسلسل قیام کی حالت میں رہے یہاں تک کہ میں نے ایک برا خیال کیا۔ راوی نے دریافت کیا' آپ نے کیا خیال کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے یہ خیال کیا کہ میں بیٹھ جاتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (قیام کی حالت) میں چھوڑ دیتا ہوں۔

**(1180)** وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِئَةِ، ثُمَّ مَضٰى، فَقُلْتُ: يُصَلِّيْ بِهَا فِيْ رَكْعَةٍ فَمَضٰى، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَآءَ فَقَرَاَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ اٰلَ عِمْرَانَ فَقَرَاَهَا، يَقْرَاُ مُتَرَسِّلًا: اِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ سَبَّحَ، وَاِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَاَلَ، وَاِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ، ثُمَّ قَالَ: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" ثُمَّ قَامَ طَوِيْلًا قَرِيْبًا مِّمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، فَقَالَ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" فَكَانَ سُجُوْدُهٗ قَرِيْبًا مِّنْ قِيَامِهٖ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ نے سورۃ بقرہ پڑھنی شروع کی۔ میں نے سوچا' آپ سو آیات پڑھ کر رکوع میں چلے جائیں گے لیکن آپ مسلسل پڑھتے رہے۔ پھر میں نے سوچا کہ آپ ایک رکعت میں پوری سورت پڑھ لیں گے لیکن آپ مسلسل پڑھتے رہے۔ میں نے سوچا اب آپ رکوع کر لیں گے لیکن پھر آپ نے سورۃ نساء پڑھنی شروع کر دی اور اسے بھی تلاوت کر لیا۔ پھر آپ نے سورۃ آل عمران پڑھنی شروع کر دی اسے بھی تلاوت کر لیا۔ آپ اسے آرام' آرام سے پڑھ رہے تھے۔ جب بھی آپ کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں (اللہ تعالیٰ کی) پاکی کا تذکرہ ہوتا تھا تو آپ اس کی پاکی بیان کرتے' جب کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں کوئی چیز مانگنے کا ذکر ہوتا تو آپ اس چیز کو مانگتے تھے' جب آپ کسی ایسی آیت کو پڑھتے جس میں کسی چیز سے پناہ مانگنے کا ذکر ہوتا تھا تو آپ پناہ مانگتے تھے۔ پھر آپ رکوع میں چلے گئے اور آپ نے سبحان اللہ ربی العظیم پڑھنا شروع کیا۔ آپ کا رکوع بھی آپ کے قیام جتنا طویل تھا۔ پھر آپ نے سمع اللہ لمن ربنا لک الحمد پڑھا۔ پھر طویل قیام کیا جو آپ کے رکوع جتنا تھا۔ پھر آپ سجدے میں چلے گئے اور سبحان ربی الاعلی پڑھتے رہے۔ آپ کا سجدہ بھی تقریباً آپ کے قیام جتنا تھا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1181)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "طُوْلُ الْقُنُوْتِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

---

1179- اخرجہ احمد (2/3646) والبخاری (1135) ومسلم (773) وابن ماجہ (1418)

1180- سبق فی باب فی المجاہدۃ

اَلْمُرَادُ "بِالْقُنُوْتِ": اَلْقِيَامُ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا' کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: جس میں قیام لمبا ہو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "قنوت" سے مراد قیام ہے۔

**(1182)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ، وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ سب سے پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ وہ نصف رات سوتے رہتے تھے اور ایک تہائی رات قیام کرتے تھے اور رات کے چھٹے حصے میں سو جاتے تھے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1183)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ يَّسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى خَيْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: رات میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں اگر بندہ مومن' اس مخصوص وقت میں' اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت سے متعلق' جو بھی بھلائی مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دے گا اور یہ ہر رات میں ہوتی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1184)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

1181- اخرجہ احمد (5/14375) ومسلم (756) والترمذی (387) وابن ماجہ (1412) والطیالسی (1777) والحمیدی (1276) وابن حبان (1758) والبیہقی (8/3) وابوداؤد (1325)

1182- اخرجہ احمد (2/6501) والبخاری (1131) ومسلم (189/1159) وابوداؤد (2448) والنسائی (1629) وابن ماجہ (1712) وابن حبان (352) وعبدالرزاق (7864) والدارمی (20/2) والبیہقی (296/295/4)

1183- اخرجہ احمد (5/14361) ومسلم (757) وابوعوانہ (289/2) وابن حبان (2561) وابویعلی (1911)

1184- اخرجہ احمد (3/7752) ومسلم (768) وابوداؤد (1323) والترمذی (265) وابن حبان (2606) وابوعوانہ (304/2) وابن ابی شیبہ (273/2) والبیہقی (6/3)



✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص رات کے وقت کھڑا ہو تو اسے آغاز میں دو مختصر رکعات پڑھنی چاہیئے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1185)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لئے اٹھتے تو سب سے پہلے دو مختصر رکعات ادا کرتے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1186)** وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَّجَعٍ اَوْ غَيْرِهِ، صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ کے نوافل' جب کسی تکلیف یا وجہ سے رہ جاتے تھے تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1187)** وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ، اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ، فَقَرَاَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنا کوئی وظیفہ یا کوئی عمل پورا نہ کر سکے تو اسے فجر سے لے کر ظہر کے درمیان ادا کر لے تو یہ بھی اس کے نامہ اعمال میں اسی لکھا جائے گا جیسے اس نے رات کے وقت اسے پڑھا تھا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1188)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهُ، فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا، فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

1185- اخرجہ احمد (9/24072) ومسلم (767)

1186- اخرجہ مسلم (140/846) وابوداؤد (1342) والترمذی (445) والنسائی (1788) وابن حبان (2421) ابن خزیمہ (1169) وعبدالرزاق (4714) وابوعوانہ (321/2)

1187- اخرجہ مسلم (747) وابن حبان (2643) والترمذی (851) والنسائی (1789) وابن ماجہ (1343) وابن حبان (2643) وابوعوانہ (271/2) والدارمی (346/1) والبیہقی (848/2)

1188- اخرجہ احمد (3/7414) وابوداؤد (1308) والنسائی (1609) وابن ماجہ (1336) وابن حبان (2567) ابن خزیمہ (1148) والحاکم (1/1164) والبیہقی (501/2)

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو رات کے وقت کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی جگاتا ہے اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم کرے جو رات کے وقت اٹھ کر نماز ادا کرتی اور اپنے شوہر کو بھی جگاتی ہے اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتی ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام ابوداؤد نے اس روایت کو ''صحیح'' اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1189)** وَعَنْهُ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قالا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَيْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا - اَوْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا، كُتِبَا فِي الذَّاكِرِيْنَ وَالذَّاكِرَاتِ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے' یہ دونوں بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو رات کے وقت اٹھائے اور وہ دونوں نماز ادا کریں تو ان کا نام ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام ابوداؤد نے اس روایت کو ''صحیح'' اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1190)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ، فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ، لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آ جائے تو وہ سو جائے' یہاں تک کہ اس کی نیند پوری ہو جائے کیونکہ اگر کوئی شخص غنودگی کی کیفیت کے دوران نماز پڑھتا رہے' تو ممکن ہے کہ اپنی طرف سے وہ استغفار پڑھ رہا ہو اور درحقیقت خود کو برا بھلا کہہ رہا ہو۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1191)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى لِسَانِهٖ، فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ، فَلْيَضْطَجِعْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص رات کے وقت اٹھے اور اس کے لیے قرآن کی تلاوت مشکل ہو (نیند کی شدت کی وجہ سے) اور اسے یہ پتہ نہ چلے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے؟ تو اسے سو جانا

1189- اخرجہ ابوداؤد (/1309) وابن ماجہ (1335) وابن حبان (2568) وابویعلی (1112) والحاکم (1/1189) والنسائی (1/1310) والبیہقی (501/2)

1190- اخرجہ مالک (259) واحمد (10/25719) والبخاری (212) ومسلم (786) والدارمی (321) وابوعوانۃ (297/2) والحمیدی (185) وعبدالرزاق (4222) والداری (321/1) والبیہقی (16/3)

1191- اخرجہ احمد (3/8238) ومسلم (787) وابوداؤد (1311) وابن ماجہ (1372) وابن حبان (2595) وعبدالرزاق (4221) وابوعوانۃ (297/2) والبیہقی (16/3)



چاہئے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 213- بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيْحُ

### باب: رمضان کے قیام' یعنی تراویح' کا مستحب ہونا

**(1192)** عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص رمضان کے مہینے میں ایمان اور احتساب کے ہمراہ قیام کرے (یعنی نماز تراویح ادا کرے) تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1193)** وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِیْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ ، فَيَقُوْلُ: "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (صحابہ کرام کو) رمضان کے قیام (یعنی نماز تراویح) کا تاکیدی حکم نہیں دیتے تھے' لیکن اس کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو شخص رمضان کے مہینے میں ایمان اور احتساب کے ہمراہ قیام کرے گا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک یہ معاملہ اسی طرح رہا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں یہ معاملہ اسی طرح رہا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی حصے میں بھی یہ معاملہ اسی طرح رہا۔ (یعنی لوگ تنہا نماز تراویح ادا کیا کرتے تھے۔ بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح کے باجماعت اہتمام کی روایت قائم کی) اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 214- بَابُ فَضْلِ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَبَيَانِ اَرْجٰى لَيَالِيْهَا

### باب: شب قدر میں نوافل ادا کرنے کی فضیلت اور اس کی عبادت کا بیان رمضان کی راتوں میں کون سی شب قدر ہو سکتی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ (القدر: 1) اِلٰى آخرِ السورة،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بے شک ہم نے اسے شب قدر میں نازل کیا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ﴾ (الدخان: 3) الْاٰيَاتِ ۔

1192- اخرجہ مالک (251) واحمد (3/8584) والبخاری (2009) واطرافہ (35) ومسلم (759) وابوداؤد (1371) والترمذی (808) والنسائی (1601) وابن ماجہ (1362) وابن حبان (2546) ابن خزیمۃ (2203) والدارمی (26/2) والبیہقی (492/2)

1193- اخرجہ مسلم (174/759)

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بے شک اسے ہم نے برکت والی رات میں نازل کیا ہے''۔

**(1194)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابوہریرہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص شب قدر میں ایمان کی حالت میں ثواب کی امید سے قیام کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائیگا۔

**(1195)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابن عمر ؓ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب کو خواب میں یہ دکھایا گیا کہ شب قدر (رمضان کی) آخری سات راتوں میں سے کسی ایک رات میں ہوگی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا' میں نے دیکھا ہے کہ (شب قدر کا) رمضان کی آخری سات راتوں میں سے کسی ایک رات میں ہونے کے بارے میں تم سب کے خواب مشترک ہیں اس لیے جو شخص اسے تلاش کرنا چاہتا ہو وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1196)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَيَقُوْلُ: "تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ" متفقٌ عَلَيْهِ.

✧ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے: شب قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1197)** وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

**(1198)** وَعَنْهَا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ

1194-اخرجہ البخاری (25) ومسلم (760)

1195-اخرجہ البخاری (1158) ومسلم (1165)

1196-اخرجہ البخاری (2017) ومسلم (1169)

1197-اخرجہ البخاری (2020)

1198-اخرجہ احمد (9/24186) والبخاری (2024) ومسلم (1174) وابو داؤد (1376) والنسائی (1638) وابن ماجہ (1768) وابن حبان (3437) وابن خزیمۃ (2214) والبیہقی (313/4)



الْاَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ، اَحْيَا اللَّيْلَ، وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ، وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو نبی اکرم ﷺ ساری رات عبادت کرتے رہتے تھے اور گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے تھے۔ آپ عبادت کے لیے مکمل طور پر تیار ہو جاتے تھے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1199)** وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي رَمَضَانَ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهٖ، وَفِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْهُ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینے میں (نفلی عبادات کا) جتنا اہتمام کرتے تھے اتنا اور کسی مہینے میں نہیں کرتے تھے اور آپ اس کے آخری عشرے میں جتنا اہتمام کرتے تھے آپ بقیہ دنوں میں اتنا نہیں کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

**(1200)** وَعَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: "قُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر مجھے یہ پتہ چل جائے کہ کون سی رات شب قدر ہے' تو میں اس میں کیا پڑھوں؟ تو آپ نے فرمایا: تم یہ پڑھو: ''اے اللہ! تو بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھے معاف کردے''۔

امام نووی ؒ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

## 215-بَابُ فَضْلِ السِّوَاكِ وَخِصَالِ الْفِطْرَةِ

## باب: مسواک کرنے کی فضیلت اور فطری عادتوں کا بیان

**(1201)** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ - اَوْ عَلَى النَّاسِ - لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابوہریرہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1199-اخرجہ احمد (10/26248) ومسلم (1175) والترمذی (796) وابن ماجہ (1767)

1200-اخرجہ الترمذی (3524) وابن ماجہ (3850) والنسائی (878)

1201-اخرجہ مالک (147) واحمد (3/7343) والبخاری (887) ومسلم (252) وابو داؤد (46) والترمذی (22) والنسائی (533) وابن ماجہ (690) وابن حبان (1068) وابو عوانۃ (191/1) والدارمی (683)

اگر مجھے اہل ایمان کی مشقت کا خیال نہ ہوتا (اور ایک روایت کے مطابق) اپنی اُمت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1202)** وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"الشَّوْصُ": الدَّلْكُ .

✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب آپ تہجد کی نماز پڑھنے کیلئے بیدار ہوتے تو مسواک کے ذریعے اپنا منہ صاف کرتے تھے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''شوص'' سے یہاں مراد ہے ''ملنا''

**(1203)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ، وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ہم نبی اکرم ﷺ کی مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے' جس وقت رات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیدار کرنا ہوتا تو آپ کو بیدار کر دیتا' پھر آپ مسواک کرتے اور وضو کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1204)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں تمہیں مسواک کرنے کی بکثرت تاکید کرتا ہوں۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1205)** وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، قَالَ: قلت لعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَاُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧ شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں' میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا' نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لانے کے بعد' سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا' مسواک کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

1202- اخرجه احمد (10/23475) والبخاری (245) ومسلم (255) وابوداؤد (55) والنسائی (1620) وابن ماجه (286) والدارمی (685) وابن حبان (1072) وابن خزیمة (136) وابن ابی شیبة (168/1) والطیالسی (48/1) والبیہقی (38/1)

1203- اخرجه احمد (9/24323) ومسلم (746) وابوداؤد (1342) وابن حبان (2441) وابن خزیمة (1078) وابوعوانة (324/323/2)

1204- اخرجه احمد (4/12461) والبخاری (888) والنسائی (6) والدارمی (9681) وابن حبان (1067) والبیہقی (35/1)

1205- اخرجه احمد (9/24849) ومسلم (253) وابوداؤد (51) والنسائی (8) وابن ماجه (290) وابن حبان (1074) وابن خزیمة (134) وابن ابی شیبة (168/1) والبیہقی (34/1)



نے روایت کیا ہے۔

**(1206)** وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهٖ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ .

✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو مسواک کا ایک سرا آپ کی زبان پر تھا (یعنی آپ مسواک کر رہے تھے)

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔ تاہم اس کے الفاظ ''صحیح مسلم'' کے ہیں۔

**(1207)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ"

رَوَاهُ النِّسَائِيُّ وابنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ .

✧ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور پروردگار کو راضی کرتی ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام نسائی نے (اپنی ''سنن'' میں) اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں مستند اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1208)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ، اَوْ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: اَلْخِتَانُ، وَالْاِسْتِحْدَادُ، وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْاِبِطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"اَلْاِسْتِحْدَادُ": حَلْقُ الْعَانَةِ، وَهُوَ حَلْقُ الشَّعْرِ الَّذِيْ حَوْلَ الْفَرْجِ .

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانچ کام فطری ہیں' ختنہ کرنا' (موئے زیر ناف) صاف کرنا' ناخن تراشنا' بغل کے بال صاف کرنا' مونچھ کے بال چھوٹے کرنا''

1206- اخرجه احمد (7/19758) والبخاری (244) ومسلم (254) وابوداؤد (49) والنسائی (3) وابن حبان (1073) وابن خزیمة (141) والبیہقی (35/1)

1207- اخرجه احمد (9/24258) والبخاری (27) النسائی (5) وابن ماجه (289) وابن حبان (1067) وابن خزیمة (135) والدارمی (684) والبیہقی (34/1)

1208- اخرجه احمد (3/7142) والبخاری (5998) ومسلم (257) وابوداؤد (4198) والترمذی (2756) والنسائی (9) وابن ماجه (295) وابن حبان (4579) وابوعوانة (901/1) والبیہقی (194/1)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الاستحداد" سے مراد ہے: شرمگاہ کے اردگرد کے بال صاف کرنا۔

**(1209)** وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَآءِ، وَقَصُّ الْاَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْاِبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَآءِ"

قَالَ الرَّاوِیْ: وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ. قَالَ وَكِيْعٌ - وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهِ - اِنْتِقَاصُ الْمَآءِ: يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْبَرَاجِمُ" بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَالْجِيْمِ: وَهِيَ عُقَدُ الْاَصَابِعِ، وَ"اِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ" مَعْنَاهُ: لَا يَقُصُّ مِنْهَا شَيْئًا.

✧ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ 'سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"دس کام فطرت کا حصہ ہیں' مونچھ کے بال تراش کے رکھنا' داڑھی بڑی رہنے دینا' مسواک کرنا' ناک میں پانی ڈالنا' ناخن تراشنا' جوڑوں کا دھونا' بغل کے بال صاف کرنا' موئے زیرناف صاف کرنا اور پانی کے ذریعے استنجاء کرنا۔"
(اس روایت کے راوی) مصعب کہتے ہیں' دسویں چیز میں بھول گیا ہوں' لیکن وہ "کلی کرنا" ہوگی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔
(امام مسلم فرماتے ہیں) وکیع فرماتے ہیں' "انتقاص الماء" کا مطلب پانی کے ذریعے استنجاء کرنا ہے۔
امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "البراجم" جیم کے ساتھ ہے اور اس میں باء موحدہ ہے اور اس کا معنی ہے "انگلیوں کے جوڑ" اور "اعفاء اللحیۃ" سے مراد ہے: داڑھی کے بالوں میں کچھ نہ کاٹے۔

**(1210)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابن عمر ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ مونچھوں کو ہلکا رکھو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔
یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

## 216- بَابُ تَاْكِيْدِ وُجُوْبِ الزَّكٰوةِ وَبَيَانِ فَضْلِهَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

## زکوٰۃ کی فرضیت کی تاکید اس کی فضیلت اور اس سے متعلق دیگر احکام کا بیان

1209- اخرجہ مسلم (261) وابوداؤد (53) والترمذی (2766) والنسائی (5055) وابن ماجہ (293) واحمد (9/25114)

1210- اخرجہ احمد (2/5135) والبخاری (5892) واخرجہ مالک (1764) وابوداؤد (4199) والترمذی (2773) وابن حبان (5475) وابوعوانہ (1891)



قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ (البقرة: 43)،

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾ (البينة: 5)،

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ عقیدے کے اعتبار سے خالص ہو کر صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں صحیح دین پر گامزن رہتے ہوئے اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں' یہی درست دین ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا﴾ (التوبة: 103).

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم ان کے مال میں سے صدقہ وصول کرو تم انہیں پاک کرو اور اس کے ذریعے ان کا تزکیہ کرو"۔

**(1211)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابن عمر ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کی علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1212)** وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ، وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ، حَتّٰى دَنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ" قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ: "لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ" قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: "لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ" قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: "لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ" فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ نجد سے تعلق

1211- سبق باب الامر بالمحافظة

1212- اخرجہ مالک (425) واحمد (1/1390) والبخاری (46) ومسلم (11) وابوداؤد (391) والنسائی (457) وابن حبان (1724) وابن خزیمۃ (306) وابن الجارود (144) والدارمی (1578) والبیہقی (466/2)

رکھتا تھا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہمیں اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنائی دے رہی تھی لیکن جو وہ کہہ رہا تھا وہ ہمیں سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوا تو وہ آپ سے اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنا۔ اس نے دریافت کیا' کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی نماز لازم ہے۔ آپ نے فرمایا: نہیں' البتہ اگر تم نفلی (نماز) ادا کرنا چاہو تو یہ بہتر ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزے ہیں؟ اس نے دریافت کیا کہ کیا ان کے علاوہ کوئی اور روزے بھی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! اگر تم نفلی روزے رکھنا چاہو تو یہ بہتر ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کا تذکرہ کیا تو اس نے دریافت کیا کہ کیا اس کے علاوہ اور ادائیگی بھی لازم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! اگر تم نفلی ادائیگی کرنا چاہو تو یہ بہتر ہے۔ وہ شخص چلا گیا جاتے ہوئے وہ یہ کہہ رہا تھا: اللہ کی قسم! میں اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور کوئی کمی نہیں کروں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ ٹھیک کہہ رہا ہے تو یہ کامیاب ہوگیا۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1213)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْيَمَنِ،

فَقَالَ: "اُدْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى، افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ، وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ ؓ کو یمن بھیجا اور فرمایا: تم ان لوگوں کو اس بات کی گواہی کی طرف دعوت دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں اور اگر وہ اس بارے میں تمہاری اطاعت کر لیں تم انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اگر اس بارے میں بھی وہ تمہاری بات مان لیں تو تم انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے امراء سے لے کر غریب لوگوں کو دی جائے گی۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1214)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ، اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

1213-سبق فی باب تحریم الظلم

1214-باب اجراء احکام الناس علی الظاہر



✧✧ حضرت ابن عمر ؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ جنگ کرتا رہوں۔ جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں' زکوٰۃ ادا کریں جب وہ ایسا کر لیں گے تو وہ اپنے مال کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے۔ البتہ اسلام کا حق باقی رہے گا اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**(1215)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ" فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ، فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ. وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ. قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اور حضرت ابوبکر ؓ خلیفہ بنے تو عربوں میں سے کچھ لوگ کافر ہوگئے۔ حضرت عمر ؓ نے حضرت ابوبکر ؓ سے کہا: آپ ان لوگوں کے ساتھ کیسے جنگ کریں گے جبکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ یہ اعتراف نہ کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ جب وہ یہ کہہ دیں گے تو وہ اپنی جان اور اموال کو مجھ سے بچالیں گے البتہ ان کا حق باقی رہے گا اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا۔

حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس شخص کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا۔ زکوٰۃ مال کا حق ہے اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر وہ مجھے کوئی ایسی رسی دینے سے بھی انکار کریں جسے وہ نبی اکرم ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے' تو میں ان کے ساتھ اس انکار کرنے کی وجہ سے بھی جنگ کروں گا۔ حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میرا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کے بارے میں حضرت ابوبکر ؓ کو شرح صدر عطا کیا تھا اور مجھے اندازہ ہوگیا کہ یہی بات درست ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1216)** وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ: "تَعْبُدُ اللّٰهَ، وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ، وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

1215-اخرجہ البخاری (1399) ومسلم (20) وابوداؤد (1556) والترمذی (2607) والنسائی (2442)

1216-اخرجہ احمد (9/23609) والبخاری (1396) ومسلم (13) والنسائی (467) وابن حبان (3245) والطبرانی (3924)

✧✧ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور تم نماز ادا کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھو۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1217)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دُلَّنِیْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ، دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: "تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ، وَتُؤْتِی الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ" قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ، لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا، فَلَمَّا وَلّٰى، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے کہ میں اسے سرانجام دوں تو میں جنت میں داخل ہوجاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' تم نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور جب وہ مڑ کر جانے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کی طرف دیکھ لے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1218)** وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی اختیار کرنے کی بیعت کی تھی۔

**(1219)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ، وَلَا فِضَّةٍ، لَا يُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ، فَاُحْمِیَ عَلَيْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُكْوٰی بِهَا جَنْبُهٗ، وَجَبِيْنُهٗ، وَظَهْرُهٗ، كُلَّمَا بَرَدَتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ، اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِمَّا اِلَى النَّارِ" قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَالْاِبِلُ؟ قَالَ: "وَلَا صَاحِبِ اِبِلٍ لَّا يُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا، وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا، اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ، لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَّاحِدًا، تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا، وَتَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا، كُلَّمَا

1217-اخرجہ البخاری (1397) ومسلم (14)

1218-سبق تخریجہ فی باب فی النصیحۃ



مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا، رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا، فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ، اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِمَّا اِلَى النَّارِ" قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ: "وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا، اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ، بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا، لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ، وَلَا جَلْحَاءُ، وَلَا عَضْبَاءُ، تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا، وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا، رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا، فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ، اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِمَّا اِلَى النَّارِ" قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْخَيْلُ؟ قَالَ: "اَلْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: هِیَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ، وَهِیَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَهِیَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ. فَاَمَّا الَّتِیْ هِیَ لَهٗ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَّفَخْرًا وَّنِوَاءً عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ، فَهِیَ لَهٗ وِزْرٌ، وَاَمَّا الَّتِیْ هِیَ لَهٗ سِتْرٌ، فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ ظُهُوْرِهَا، وَلَا رِقَابِهَا، فَهِیَ لَهٗ سِتْرٌ، وَاَمَّا الَّتِیْ هِیَ لَهٗ اَجْرٌ، فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فِیْ مَرْجٍ، اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَدَدَ مَا اَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَّكُتِبَ لَهٗ عَدَدَ اَرْوَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ، وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ اٰثَارِهَا، وَاَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ، وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ، وَلَا يُرِيْدُ اَنْ يَّسْقِيَهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ" قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ؟ قَالَ: "مَا اُنْزِلَ عَلَیَّ فِی الْحُمُرِ شَیْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾"

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سونے اور چاندی کا مالک جو شخص ان کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہیں کرے گا قیامت کے دن اس (سونا چاندی) کو آگ کے ٹکڑوں میں تبدیل کیا جائے گا اور انہیں جہنم کی آگ میں اچھی طرح گرم کیا جائے گا اور پھر ان کے ذریعے اس شخص کے پہلو، پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا۔ وہ دن جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ اس دن یہ عمل بار بار کیا جاتا رہے گا۔ یہاں تک کہ جب تمام لوگوں کا حساب ہوجائے گا تو اس شخص کو اس کا راستہ دکھایا جائے گا۔ جو یا تو جنت کی طرف ہوگا یا جہنم کی طرف ہوگا۔

عرض کی گئی یارسول اللہ! اونٹ (کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے مالک کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: اونٹ کا جو مالک اس کا حق ادا نہیں کرے گا۔ اونٹ کا حق یہ ہے: جس دن اسے پانی پلایا جائے اس دن (اونٹنیوں کا) دودھ دوہ لیا جائے، تو اس شخص کو قیامت کے دن ایک چٹیل زمین پر لٹا دیا جائے گا اور وہ سب اونٹ آئیں گے، جن میں کوئی ایک بچہ بھی کم نہیں ہوگا، وہ خوب موٹے تازے ہوں گے وہ اسے روند ڈالیں گے۔ اور اسے کاٹیں گے ان میں سے جب ایک گزر جائے گا تو دوسرا آجائے گا، وہ دن جو پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ اس پورے دن میں یہ عمل ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ جب سب لوگوں کا حساب ہو

1219-اخرجہ احمد (3/7566) والبخاری (3371) ومسلم (987) واخرجہ ابوداؤد (1658) والنسائی (2441) وابن حبان (3253) وابن خزیمۃ (2252) والبیہقی (81/4)

جائے گا تو اس شخص کو اس کا راستہ دکھا دیا جائے گا خواہ جنت کی طرف ہو یا جہنم کی طرف ہو۔

عرض کی گئی' گائے اور بکریوں (کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے مالک کا کیا انجام ہوگا؟) آپ نے فرمایا: گائے اور بکریوں کا جو مالک ان کا حق ادا نہیں کرے گا۔ قیامت کے دن اسے ایک چٹیل زمین پر لٹا دیا جائے گا اور وہ سب گائے بکریاں موجود ہوں گی، ان میں کوئی الٹے سینگوں والی، ٹوٹے ہوئے سینگوں والی یا سینگوں کے بغیر، نہیں ہوگی۔ وہ سب اسے اپنے سینگوں کے ذریعے ماریں گی۔ اور پیروں کے ذریعے روند ڈالیں گی۔ ایک گزرے گی تو دوسری آ جائے گی۔ وہ دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ (اس پورے دن میں یہی عمل بار بار ہوتا رہے گا۔) یہاں تک کہ جب سب لوگوں کا حساب ہو جائے گا تو اس شخص کو اس کا راستہ دکھا دیا جائے گا جو جنت کی طرف ہوگا یا جہنم کی طرف ہوگا۔

عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! گھوڑوں (کی زکوٰۃ نہ دینے والے مالک کا انجام کیا ہوگا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں یا تو گھوڑا اپنے مالک کے لیے بوجھ ہوگا یا انسان کے لیے "رکاوٹ" ہوگا۔ یا اس کے لیے اجر ہوگا۔ جو گھوڑا انسان کے لیے بوجھ ہوگا اس سے مراد وہ گھوڑا ہے جسے ریاکاری، بڑائی کے اظہار اور اہل اسلام کو تکلیف پہنچانے کے لیے رکھا گیا ہو۔ وہ اپنے مالک کے لیے بوجھ ہوگا۔ جو گھوڑا "رکاوٹ" ہوگا اس سے مراد وہ گھوڑا ہے جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے کے لیے تیار کیا گیا ہو۔ اور اس کے حقوق، جو اس کی پشت اور گردن سے متعلق ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کا خیال رکھا گیا ہو۔ اور جو گھوڑا اجر ہوگا اس سے مراد وہ گھوڑا ہے جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اہل اسلام کے لیے تیار کیا گیا ہو۔ خواہ اسے کسی چراگاہ میں رکھا گیا ہو یا باغ میں رکھا گیا ہو۔ یہ اس چراگاہ یا باغ میں سے جو کچھ کھائیں گے۔ اس کی مقدار کے برابر، اس مالک کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور ان کی لید اور پیشاب کے عوض میں بھی نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور اگر وہ رسی توڑ کر ایک یا دو ٹیلوں کا چکر بھی لگا آئیں تو ان کے قدموں اور لید کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے نیکیاں لکھے گا۔ ان کا مالک ان کے ہمراہ کسی دریا کے پاس سے گزرے اور یہ وہاں سے پانی پی لیں۔ اگرچہ مالک کا ارادہ انہیں پانی پلانے کا نہیں تھا تو بھی اللہ تعالیٰ اس پانی کی تعداد کے برابر اس شخص کے لیے نیکیاں لکھے گا۔

عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! گدھوں (کے مالک کے بارے میں کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: گدھوں کے بارے مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوا۔ البتہ یہ جامع آیت (قرآن میں) موجود ہے۔

"جو شخص ذرّے کے برابر (چھوٹی چیونٹی) بھی نیکی کرے گا وہ اس کے اجر کو دیکھ (پا) لے گا اور جو ذرّے (چھوٹی چیونٹی) کے برابر برائی کرے گا وہ اس (کے عذاب) کو دیکھ (پا) لے گا۔"

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔ یہ الفاظ "صحیح مسلم" کے ہیں۔

## 217- بَابُ وُجُوْبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَبَيَانِ فَضْلِ الصِّيَامِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ

## باب: رمضان کے روزوں کا واجب ہونا' روزہ رکھنے کی فضیلت' اس کے متعلقات کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض



کیا گیا تھا"۔

اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾ (البقرة: 185-183) .

✧✧ یہ آیت یہاں تک ہے: "رمضان کا وہ مہینے جس میں قرآن نازل کیا گیا' لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت کی واضح نشانیاں ہیں اور یہ فرق کرنے والا ہے تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے وہ اس میں روزہ رکھے اور جو بیمار ہو جائے یا سفر کی حالت میں ہو تو وہ ان کی گنتی دوسرے دنوں میں پوری کر لے"۔

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَقَدْ تَقَدَّمَتْ فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَهٗ .

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو اس میں سے کچھ گزشتہ باب میں گزر چکی ہیں۔

**(1220)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ -: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ، فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ ، فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ: اِنِّيْ صَائِمٌ . وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ . لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ ، وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

وَهٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ: "يَتْرُكُ طَعَامَهٗ، وَشَرَابَهٗ، وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِيْ، الصِّيَامُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا" .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: "كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يضاعَفُ، الحسنةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِئَةِ ضِعْفٍ . قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ ؛ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ . لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ . وَلَخُلُوْفُ فِيْهِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ" .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "آدم کے بیٹے کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے' صرف روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا"۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) روزہ ڈھال ہے جب کسی شخص نے روزہ رکھا ہو تو وہ بدزبانی کا مظاہرہ نہ کرے اور شور نہ مچائے اور جو شخص اسے برا کہے یا اس سے لڑنے کی کوشش کرے تو وہ یہ کہہ دے: میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے

1220- اخرجہ احمد (3/3493) والبخاری (1894) ومسلم (1151) والنسائی (2215) وابن ماجہ (1638) وابن حبان (3422) وابن خزیمۃ (1896) والطیالسی (2485) وعبدالرزاق (7891) ومالک (698) والبیہقی (304/4)

ذاتِ اقدس میں محمد کی جان ہے روزہ دار کی منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں' ایک یہ کہ جس وقت وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور پھر جب وہ (قیامت کے دن) اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ اپنے روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔ یہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے الفاظ ہیں۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ شخص اپنا کھانا اور پینا اور اپنی خواہش نفس کو میری وجہ سے چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ابن آدم کے عمل (کا بدلہ) کئی گنا ہوتا ہے' نیک (کا اجر) دس گنا سے سات سو گنا تک ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ماسوائے روزہ کے' کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا وہ شخص اپنی شہوت' اپنے کھانے کو' میرے لئے چھوڑتا ہے روزہ دار کو دو خوشیاں ملیں گی ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خوشی (قیامت کے دن) اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے''۔

**(1221)** وَعَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ" قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ، فهل يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا؟ فَقَالَ: "نَعَمْ، وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ کی راہ میں (ایک ہی قسم کی کوئی سی) دو چیزیں خرچ کرے اس جنت میں یہ ندا دی جائے گی اے اللہ کے بندے! یہ سب سے بہتر ہے۔ (قیامت کے دن) نمازیوں کو نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا، مجاہدین کو جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور صدقہ کرنے والوں کو صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا جبکہ روزہ داروں کو ''باب الریان'' سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگرچہ ضروری نہیں کہ کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے لیکن کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں شامل ہو۔

1221- اخرجہ مالک (1021) واحمد (3/8798) والبخاری (1897) ومسلم (1027) والترمذی (3674) والنسائی (2237) وابن حبان (2420) وابن ابی شیبۃ (5/3) والبیہقی (305/4)



یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1222)** وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُّقَالُ لَهٗ: الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ''ریان'' ہے' قیامت کے دن اس میں سے صرف روزہ دار (جنت میں) داخل ہوں گے۔ (اس دروازے میں سے) ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ (قیامت کے دن) کہا جائے گا' روزہ دار کہاں ہیں؟ پھر روزہ دار اس دروازے میں سے (جنت میں) داخل ہوں گے جب ان کا آخری فرد بھی داخل ہو جائے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا اور پھر کوئی شخص اس (دروازے سے جنت میں) داخل نہیں ہو سکے گا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1223)** وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَّصُوْمُ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کی وجہ سے اس کے اور جہنم کے درمیان ستر سال کی مسافت کا فاصلہ کر دیتا ہے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1224)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے' رمضان کے روزے رکھے اس کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1225)** وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ، فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

1222- اخرجہ البخاری (1896) ومسلم (1152) والترمذی (765) والنسائی (2235) وابن حبان (3420) وابن ابی شیبۃ (5/3) والبیہقی (305/4)

1223- اخرجہ احمد (11406) والبخاری (2840) والترمذی (1622) والنسائی (2247) وابن ماجہ (1717) وابن حبان (3417) والطیالسی (2186) والبیہقی (296/4)

1224- اخرجہ احمد (7173) والبخاری (1901) ومسلم (760) وابن حبان (3422) والنسائی (2202)

1225- اخرجہ احمد (9215) والبخاری (1898) ومسلم (1079) والنسائی (2096) وابن حبان (3434) وابن خزیمۃ (1882) والدارمی (1775)

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب رمضان آ جاتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1226)** وَعَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ، وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ، فَاِنْ غَبِيَ عَلَيْكُمْ، فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: "فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا"۔

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (چاند کو) دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر ہی (عیدالفطر) کرو اور اگر تم پر بادل چھا جائے تو شعبان کے تیس دن کی تعداد پوری کرو۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔ یہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے الفاظ ہیں مسلم کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: اگر تم پر بادل چھا جائیں تو تم تیس دن روزے رکھو۔

## 218- بَابُ الْجُوْدِ وَفِعْلِ الْمَعْرُوْفِ وَالْاِكْثَارِ مِنَ الْخَيْرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالزِّيَادَةِ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْهُ

### باب: رمضان کے مہینے میں سخاوت، نیکی کا کام کثرت سے کرنا اور آخری عشرے میں اس میں مزید اضافہ کرنا

**(1227)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ، وَكَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ، فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے اور جب آپ رمضان کے مہینے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آیا کرتے تھے تو آپ اور زیادہ سخی ہو جایا کرتے تھے رمضان کے مہینے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام روزانہ رات کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ کے ساتھ قرآن کا ''دور'' کیا کرتے تھے جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو نبی اکرم ﷺ بھلائی کے کام میں چلتی ہوا سے زیادہ سخی ہوتے تھے۔

---

1226- اخرجه احمد (9860) والبخاری (1909) ومسلم (1081) والنسائی (2116) وابن حبان (3442) والدارمی (1685) والطیالسی (2481) وابن الجارود (376) والدارقطنی (2153) والبیہقی (205/4)

1227- اخرجه احمد (1/2616) والبخاری (6) ومسلم (2308) وابن حبان (6370) والبیہقی (326/1)



یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1228)** وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَحْيَا اللَّيْلَ، وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' رمضان کے آخری عشرے میں نبی اکرم ﷺ خود بھی رات بھر عبادت کرتے تھے اور اپنے اہل خانہ کو بھی جگاتے تھے غرضیکہ آپ (ان دنوں میں) بھرپور عبادت کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

## 219- بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقَدُّمِ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ بَعْدَ نِصْفِ شَعْبَانَ اِلَّا لِمَنْ وَصَلَهٗ بِمَا قَبْلَهٗ اَوْ وَافَقَ عَادَةً لَّهٗ بِاَنْ كَانَ عَادَتُهٗ صَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَوَافَقَهٗ

### باب: رمضان سے پہلے اور نصف شعبان کے بعد ایک دن روزہ رکھنے کی ممانعت' ماسوائے اس شخص کے' جو مسلسل اس سے پہلے رکھتا آ رہا ہو' یا وہ روزہ اس کے کسی اور معمول کے مطابق آ جائے' یعنی اس کی عادت جمعہ یا پیر کے دن رکھنے کی ہو' تو اس دن وہ دن آ جائے

**(1229)** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهٗ، فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کوئی بھی شخص رمضان سے پہلے ایک یا دو دن روزہ نہ رکھے' ماسوائے اس شخص کے جو ویسے روزہ رکھتا ہو (تو اس موافقت میں) وہ اس دن کا روزہ رکھ لے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1230)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ، صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ، وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ، فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهٗ غَيَايَةٌ فَاَكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ"۔

"اَلْغَيَايَةُ" بِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ تَحْتُ الْمُكَرَّرَةِ، وَهِيَ: السَّحَابَةُ۔

---

1228- سبق تخریجہ فی الباب فضل قیام لیلۃ القدر

1229- اخرجه احمد (7204) والبخاری (1914) ومسلم (1082) وابوداؤد (2335) والترمذی (685) والنسائی (2171) وابن ماجہ (1650) وابن حبان (3586) وعبدالرزاق (7315) والدارمی (1689) وابن ابی شیبۃ (23/3) والطیالسی (2361) والبیہقی (207/4)

1230- اخرجه الترمذی (688) وابوداؤد (2327) والنسائی (2128) واحمد (1985) والطیالسی (2671) وابن ابی شیبۃ (20/3) وابن حبان (3590) وابن خزیمۃ (1912) والدارمی (10686)

⟡ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو اور چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند کو دیکھ کر ہی عید الفطر کرو اگر تمہارے درمیان بادل حائل ہو جائیں تو تیس کی تعداد پوری کر لو۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث حسن صحیح" ہے۔

**(1231)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا بَقِیَ نِصْفٌ مِّنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

⟡ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب شعبان کا نصف حصہ باقی رہ جائے تو (زیادہ نفلی روزہ) نہ رکھو۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث حسن صحیح" ہے۔

**(1232)** وَعَنْ اَبِی الْيَقْظَانِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِیْ يُشَكُّ فِيْهِ، فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

⟡ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جو شخص اس دن روزہ رکھے جس میں شک ہو تو اس نے حضرت ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

## 220- بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

### باب: (پہلی کے) چاند کو دیکھ کر کیا پڑھا جائے؟

**(1233)** عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ، قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ، هِلَالُ رُشْدٍ وَّخَيْرٍ".

---

1231- اخرجہ احمد (9713) وابوداؤد (2337) والترمذی (738) واخرجہ ابن ماجہ (1651) وابن حبان (3589) وعبد الرزاق (7325) وابن ابی شیبۃ (21/3) والبیہقی (209/4) والدارمی (1740)

1232- اخرجہ البخاری تعلیقا فی الصوم باب (11) وابو داؤد (2334) والترمذی (686) وابن حبان (3585) وابن خزیمۃ (1914) والدارمی (1682) والدارقطنی (157/2)

1233- اخرجہ احمد (1/1397) والترمذی (3462) والدارمی (1688) وعبد بن حمید (103) والبخاری (109/2) وابو یعلی (661) والحاکم (7767)



رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

⟡ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے:

"اے اللہ! اسے ہمارے لئے امن' ایمان' سلامتی اور اسلام والا چاند بنانا (اے چاند) میرا اور تیرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے (اللہ کرے) یہ ہدایت اور بھلائی کا چاند ہو"۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

## 221- بَابُ فَضْلِ السُّحُوْرِ وَتَاْخِيْرِهٖ مَا لَمْ يُخْشَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ

### باب: سحری کی فضیلت' اس میں تاخیر کرنا جب تک صبح صادق کا وقت نمودار نہ ہو

**(1234)** عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَسَحَّرُوْا؛ فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَكَةً". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

⟡ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: سحری کھایا کرو' کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1235)** وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ. قِيْلَ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

⟡ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سحری کھائی اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے (یعنی نماز ادا کی' راوی کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا' ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ تو انہوں نے فرمایا "پچاس آیات" (کی تلاوت کے برابر وقت تھا)

**(1236)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ: بِلَالٌ وَّابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ". قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَّنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

⟡ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے دو موذن تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ' جو نابینا تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے (ایک مرتبہ) ارشاد فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ' رات میں ہی اذان دے دیتا ہے لہٰذا تم اس وقت تک کھا پی سکتے ہو'

---

1234- اخرجہ احمد (4/11950) والبخاری (1923) ومسلم (1095) والترمذی (708) والنسائی (2134) والدارمی (1696) وابن حبان (3466) وابن الجارود (383) وابن خزیمۃ (1937) وابن ماجہ (1692) ابو یعلی (4848) وعبد الرزاق (7598) وابن ابی شیبۃ (8/3) والبزار (976) والطبرانی (60) والبیہقی (236/4)

1235- اخرجہ البخاری (575) ومسلم (1097) والترمذی (703) والنسائی (2154) وابن ماجہ (1694)

1236- اخرجہ احمد (2/4551) والبخاری (617) ومسلم (1092) والترمذی (203) والنسائی۔

جب ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیتا ہے۔

(راوی کہتے ہیں) دونوں اذانوں کے درمیان صرف اتنا فرق تھا: یہ (اذان دینے کے لیے منارے پر) چڑھ رہے ہوتے تھے اور وہ (اذان دینے کے بعد) اتر رہے ہوتے تھے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1237)** وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ، اَكْلَةُ السَّحَرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، ہمارے اور اہل کتاب لوگوں کے (روزہ رکھنے کے طریقے) درمیان (بنیادی) فرق' سحری کھانا ہے۔

## 222-بَابُ فَضْلِ تَعْجِيْلِ الْفِطْرِ وَمَا يُفْطَرُ عَلَيْهِ، وَمَا يَقُوْلُهُ بَعْدَ الْاِفْطَارِ

## باب: افطار میں جلدی کرنا، افطار میں جلدی کرنے کی فضیلت'
## کس چیز سے افطاری کی جائے؟ افطار کے بعد کیا پڑھا جائے

**(1238)** عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' لوگ جب تک افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے' بھلائی (پر گامزن) رہیں گے۔ (یعنی ایسا کرنا نیک کام ہے) یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1239)** وَعَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ، قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ: رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كِلَاهُمَا لَا يَاْلُوْ عَنِ الْخَيْرِ ؛ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ، وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ؟ فَقَالَتْ: مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ؟ قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ - يَعْنِيْ: ابْنَ مَسْعُوْدٍ - فَقَالَتْ: هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَصْنَعُ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

قَوْلُهُ: "لَا يَاْلُوْ" اَيْ: لَا يُقَصِّرُ فِي الْخَيْرِ ۔

✧✧ حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں اور مسروق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے مسروق نے ان سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو اصحاب ہیں یہ دونوں کسی بھی بھلائی کے کام میں دیر نہیں کرتے۔ ان میں سے

1237-اخرجہ احمد (6/17817) ومسلم (1096) والترمذی (709) والنسائی (2165) والدارمی (1697) وابن حبان (3477) وابن خزیمۃ (1940) وابن ابی شیبۃ (8/3) وابوداؤد (2343)

1238-اخرجہ مالک (638) واحمد (8/22868) والبخاری (1957) ومسلم (1098) والترمذی (699) وابن ماجہ (1697) وابن حبان (3502) والطبرانی (5981) والبیہقی (237/4) والدارمی (1699)

1239-اخرجہ مسلم (1099) وابوداؤد (2353) والترمذی (702) والنسائی (2157)



ایک مغرب کی نماز جلدی ادا کرتے ہیں اور افطاری بھی جلدی کر لیتے ہیں اور دوسرے مغرب کی نماز میں تاخیر کرتے ہیں اور افطاری میں بھی تاخیر کرتے ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا' مغرب کی نماز اور افطاری میں جلدی کرنے والے کون صاحب ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قول "لا یالوا" سے مراد ہے: وہ نیکی میں کچھ کمی نہیں کرتے تھے۔

**(1240)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ -: اَحَبُّ عِبَادِيْ اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے نزدیک میرے بندوں میں سے مجھے زیادہ محبوب وہ ہے جو افطاری جلدی کرے''۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ''حدیث حسن'' ہے۔

**(1241)** وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا، وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب رات اس طرف سے آئے اور دن اس طرف سے چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطاری کرے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1242)** وَعَنْ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ: "يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا"، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ اَمْسَيْتَ؟ قَالَ: "انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا" قَالَ: اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، قَالَ: "انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا" قَالَ: فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: "اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا، فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ" وَاَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ الْمَشْرِقِ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

1240-اخرجہ احمد (3/8368) والترمذی (700) وابن حبان (3507) والبیہقی (237/4)

1241-اخرجہ احمد (192) والبخاری (1954) ومسلم (1100) وابوداؤد (2351) والترمذی (698) والنسائی (3310) والدارمی (1700) وابن حبان (3513) وابن خزیمۃ (2058) وابن الجارود (393) والحمیدی (20) وابن ابی شیبۃ (11/3) وعبدالرزاق (7595) والبیہقی (216/4)

1242-اخرجہ احمد (19412) والبخاری (1941) ومسلم (1101) وابوداؤد (2352) وابن حبان (3511) وعبدالرزاق (7594) وابن ابی شیبۃ (11/3) والبیہقی (216/4)

قَوْلُهُ: "اَجْدَحْ" بِجِيْمٍ ثُمَّ دَالٍ ثُمَّ حَاءٍ مُهْمَلَتَيْنِ، اَىْ: اَخْلِطِ السَّوِيْقَ بِالْمَآءِ .

✧✧ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے ایک صاحب کو حکم دیا' اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! شام (اندھیرا) ہو جانے دیں' آپ نے فرمایا: اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو (راوی کہتے ہیں) اس وقت ابھی دن (یعنی روشنی) باقی تھا۔ وہ صاحب اترے انہوں نے ستو گھول کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیے آپ نے انہیں پی لینے کے بعد ارشاد فرمایا: "جب تم رات کو اس طرف سے آتی ہوئی دیکھو تو روزہ دار افطاری کر لے۔ (راوی کہتے ہیں) آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ فرمایا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ قول "اجدح" جیم کے ساتھ ہے اور اس میں "د" اور "ح" مہملہ ہیں۔ اس کا مطلب ہے ستو پانی میں ملاؤ۔

**(1243)** وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ، فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ، فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ ؛ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ".
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہیں' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص افطاری کرے تو کھجور کے ساتھ افطاری کرے اگر وہ نہ ملے تو پانی کے ساتھ کر لے کیونکہ یہ بھی پاکیزگی کا باعث ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔
(امام ترمذی) فرماتے ہیں: یہ "حدیث حسن صحیح" ہے۔

**(1244)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَاءٍ .
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے سے پہلے تازہ کھجوروں کے ذریعے افطاری کیا کرتے تھے اگر وہ نہ ہوتی تھیں تو خشک کھجوروں کے ذریعے کر لیا کرتے تھے اگر وہ بھی نہ ہوتیں تو آپ پانی کے چند گھونٹ پی لیا کرتے تھے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

1243- اخرجه احمد (16225) وابو داؤد (2355) والترمذی (658) والنسائی (3319) وابن ماجه (1699) وابن حبان (3514) والدارمی (7/2) وابن خزیمة (2067) وعبد الرزاق (7587) والطیالسی (1181) والحمیدی (823) وابن ابی شیبة (107/2) والطبرانی (6193) والحاکم (1574) والبیهقی (4)

1244- اخرجه احمد (4/12676) وابوداؤد (2356) والترمذی (696) والحاکم (1576) والدارقطنی (185/2) والبیهقی (239/4)



(امام ترمذی) فرماتے ہیں: یہ "حدیث حسن" ہے۔

## 223- بَابُ اَمْرِ الصَّائِمِ بِحِفْظِ لِسَانِهٖ وَجَوَارِحِهٖ عَنِ الْمُخَالَفَاتِ وَالْمُشَاتَمَةِ وَنَحْوِهَا

## باب: روزہ دار کو یہ ہدایت کہ وہ اپنی زبان اور اعضاء کی حفاظت کرے اور لڑائی جھگڑے گالم گلوچ سے بھی بچے

**(1245)** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ، فَلْيَقُلْ: اِنِّيْ صَائِمٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص نے روزہ رکھا ہو تو وہ بد زبانی کا مظاہرہ نہ کرے اور چیخ چلائے نہیں اگر کوئی شخص اسے برا کہے یا اس سے لڑنے کی کوشش کرے تو وہ یہ کہہ دے: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1246)** وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: جو شخص (روزے کی حالت میں) جھوٹی بات اور اس پر عمل کرنے کو ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 224- بَابُ فِيْ مَسَائِلِ مِنَ الصَّوْمِ

## باب: روزے کے مسائل کا بیان

**(1247)** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ، فَاَكَلَ، اَوْ شَرِبَ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ، فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جو شخص روزہ دار ہو اور بھول کر کچھ کھا پی لے تو اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

1246- اخرجه احمد (3/9846) والبخاری (1903) وابو داؤد (2362) والترمذی (707) والنسائی (3345) وابن ماجه (1689) وابن حبان (3480) وابن خزیمة (270/4)

1247- اخرجه احمد (3/10352) والبخاری (1933) ومسلم (1155) وابو داؤد (2398) والترمذی (721) وابن ماجه (1673) وابن حبان (3519) وابن خزیمة (1989) وابن الجارود (390) والدارقطنی (179/2) والبیهقی (229/4)

(1248) وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ؟ قَالَ: "اَسْبِغِ الْوُضُوءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ، اِلَّا اَنْ تَكُونَ صَائِمًا" رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" .

✧✧ حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اچھی طرح وضو کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کرلو اور ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو البتہ اگر تم روزہ کی حالت میں ہو (تو ایسا زیادہ اہتمام نہ کرو)۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(1249) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ اَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے (اپنی اہلیہ کے ساتھ صحبت کی وجہ سے) پھر آپ غسل کرلیتے تھے اور روزہ رکھ لیتے تھے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1250) وَعَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتَا: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ، ثُمَّ يَصُومُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی احتلام کے بغیر' صبح کے وقت حالت جنابت میں ہوتے تھے' پھر آپ روزہ رکھ لیتے تھے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

## 225-بَابُ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ وَشَعْبَانَ وَالْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

### باب: محرم، شعبان اور حرمت والے مہینے میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان

(1251) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ: شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ: صَلٰوةُ اللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والا روزہ اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کا' روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد سب سے فضیلت والی' رات کی نماز ہے۔ اس حدیث

1248- اخرجه احمد (13680) وابوداؤد (2366) والترمذی (788) والنسائی (87) وابن ماجه (407) وابن ابی شیبة (1) والطیالسی (52/1) وعبد الرزاق (79) وابن خزیمة (150) والبیهقی (76/1)

1249- اخرجه احمد (643) والبخاری (1925) ومسلم (1109) وابوداؤد (2388) والترمذی (779) واحمد (10/25869)

1251- تقدم تخریجه فی باب فضل قیام اللیل۔



کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(1252) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ، فَاِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ . وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيلًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ شعبان کے علاوہ اور کسی بھی مہینے میں' شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ شعبان میں کچھ دنوں کو چھوڑ کر (اکثر روزہ رکھا کرتے تھے)

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1253) وَعَنْ مُجِيبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ، عَنْ اَبِيهَا اَوْ عَمِّهَا: اَنَّهُ اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَاَتَاهُ بَعْدَ سَنَةٍ - وَقَدْ تَغَيَّرَتْ حَالُهُ وَهَيْئَتُهُ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَمَا تَعْرِفُنِي؟ قَالَ: "وَمَنْ اَنْتَ"؟ قَالَ: اَنَا الْبَاهِلِيُّ الَّذِي جِئْتُكَ عَامَ الْاَوَّلِ . قَالَ: "فَمَا غَيَّرَكَ، وَقَدْ كُنْتَ حَسَنَ الْهَيْئَةِ!" قَالَ: مَا اَكَلْتُ طَعَامًا مُنْذُ فَارَقْتُكَ اِلَّا بِلَيْلٍ . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَذَّبْتَ نَفْسَكَ!" ثُمَّ قَالَ: "صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ، وَيَوْمًا مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ" قَالَ: زِدْنِي، فَاِنَّ بِي قُوَّةً، قَالَ: "صُمْ يَوْمَيْنِ" قَالَ: زِدْنِي، قَالَ: "صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ" قَالَ: زِدْنِي، قَالَ: "صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ، صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ، صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ" وَقَالَ بِاَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ فَضَمَّهَا، ثُمَّ اَرْسَلَهَا . رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ .

وَ"شَهْرُ الصَّبْرِ": رَمَضَانُ .

✧✧ حضرت مجیبہ باہلیہ رضی اللہ عنہا اپنے والد یا اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' پھر وہ چلے گئے اور پھر ایک سال بعد وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کی حالت اور ہیئت تبدیل ہو چکی تھی۔ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے مجھے پہچانا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کون ہو، انہوں نے عرض کی! میں باہلی ہوں جو ایک سال پہلے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تمہیں کس چیز نے بدل دیا؟ تم تو ظاہری طور پر اچھی حالت میں تھے۔ انہوں نے عرض کی! جب سے میں آپ سے جدا ہوا ہوں میں صرف رات کے وقت کھانا کھاتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے اپنے آپ کو تکلیف پہنچائی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: صبر والے مہینے کے روزے رکھو اور ہر مہینے میں ایک دن روزہ رکھ لیا کرو۔ انہوں نے عرض کی! آپ مجھے زیادہ کی اجازت دیں کیونکہ میرے اندر قوت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم (ہر مہینے میں) دو (نفلی) روزے رکھ لیا کرو۔ انہوں نے عرض کی: آپ زیادہ کی اجازت دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم (ہر مہینے میں) تین دن (نفلی) روزہ رکھ لیا کرنا۔

1252- اخرجه البخاری (1969) ومسلم (782) والترمذی (768) والنسائی (2175)

1253- اخرجه ابوداؤد (2428)

پھر آپ نے مزید مجھے یہ فرمایا: حرمت والے مہینے میں کچھ روزے رکھ لیا کرو اور کچھ چھوڑ دیا کرو۔ حرمت والے مہینے میں کچھ روزے رکھ لیا کرو اور کچھ چھوڑ دیا کرو حرمت والے مہینے میں کچھ روزے رکھ لیا کرو اور کچھ چھوڑ دیا کرو۔

راوی نے اپنی انگلیوں کے ذریعے تین کا اشارہ کر کے انہیں بند کر کے بتایا اور پھر انہیں کھول دیا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "شهر الصبر" سے مراد ہے: رمضان المبارک کا مہینہ۔

## 226- بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ وَغَيْرِهِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

## باب: ذوالحج کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنے اس کے علاوہ دیگر کام کرنے کی افضیلت کا بیان

**(1254)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهَا أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ" يَعْنِيْ أَيَّامَ الْعَشْرِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: "وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، ان دنوں کے علاوہ کسی اور دنوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک عمل کرنا (ان سے) زیادہ پسند نہیں ہیں۔

راوی کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی مراد ذوالحج کا پہلا عشرہ ہے۔

لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ماسوائے اس شخص کے جو جان و مال کو لے کر جائے اور ان میں سے کوئی بھی چیز واپس نہ لائے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 227- بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُوْرَاءَ وَتَاسُوْعَاءَ

## باب: عرفہ، عاشورہ اور محرم کی نویں تاریخ کو روزہ رکھنے کی فضیلت

**(1255)** وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ، قَالَ: "يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

❖ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے "عرفہ" کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا

1254- اخرجه احمد (1/1968) والبخاری (969) وابو داؤد (2438) والترمذی (757) وابن ماجه (1727) والدارمی (25/2) وابن حبان (424) والطیالسی (2631) والبیہقی (284/4)

1255- مسلم (1162) وابو داؤد (2425) والترمذی (749) والنسائی (2382) وابن ماجه (1713) واحمد (8/22684) وعبد الرزاق (7826) وابن حبان (3631) وابن خزیمة (2087) والبیہقی (286/4)



ہے۔

**(1256)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا ہے اور اس دن روزہ رکھنے کی تلقین کی ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1257)** وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ: "يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

❖ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ گزشتہ سال کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1258)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَئِنْ بَقِيْتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں اگلے سال تک زندہ رہا تو (محرم کی) نو تاریخ کو بھی روزہ رکھوں گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 228- بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

## باب: شوال کے مہینے میں چھ روزے رکھنے کا استحباب

**(1259)** عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

❖ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رمضان کے مہینے میں روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے مہینے میں چھ روزے رکھے تو گویا اس نے پورا سال روزے رکھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1256- اخرجه احمد (1/1644) والبخاری (2004) ومسلم (1130) وابو داؤد (2444) وابن ماجه (1734) والدارمی (22/2) وابن حبان (3625) وعبد الرزاق (7434) وابن ابی شیبة (56/3) والطبرانی (12362) والبیہقی (287/4)

1257- اخرجه مسلم (197/1162)

1258- اخرجه مسلم (1134) وابوداؤد (2445)

1259- اخرجه احمد (9/23592) ومسلم (1164) وابو داؤد (2433) والترمذی (759) وابن ماجه (1716) والطیالسی (594) وابن حبان (3634) وابن خزیمة (2114) وعبد الرزاق (7918) وابن ابی شیبة (79/3)

## 229-بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

## باب: سوموار اور جمعرات کے دن روزے رکھنے کا استحباب

**(1260)** عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ، فَقَالَ: "ذٰلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ، اَوْ اُنْزِلَ عَلَىَّ فِيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اسی دن میں پیدا ہوا تھا اور اسی دن مجھ پر (پہلی) وحی نازل ہوئی تھی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1261)** وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ، فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِىْ وَاَنَا صَائِمٌ"
رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ"، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ بِغَيْرِ ذِكْرِ الصَّوْمِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) کئے جاتے ہیں اسی لئے مجھے یہ پسند ہے کہ جب میرا عمل پیش کیا جائے تو میں روزہ کی حالت میں ہوں۔
اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث حسن" ہے، اس حدیث کو امام مسلم نے بھی روایت کیا ہے مگر اس میں روزے کا تذکرہ نہیں ہے۔

**(1262)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ اہتمام کے ساتھ سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔
اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

## 230-بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ

## باب: ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کا مستحب ہونا

1260-اخرجہ مسلم (197/1162)
1261-اخرجہ الترمذی (747) احمد (8/21803) النسائی (2365) مسلم (2565)
1262-اخرجہ الترمذی (745) والنسائی (2186) وابن ماجہ (1736) وابن حبان (3643) واحمد (24562)



وَالْاَفْضَلُ صَوْمُهَا فِى الْاَيَّامِ الْبِيْضِ وَهِىَ الثَّالِثَ عَشَرَ وَالرَّابِعَ عَشَرَ وَالْخَامِسَ عَشَرَ، وَقِيْلَ: اَلثَّانِىَ عَشَرَ، وَالثَّالِثَ عَشَرَ، وَالرَّابِعَ عَشَرَ، وَالصَّحِيْحُ الْمَشْهُوْرُ هُوَ الْاَوَّلُ.

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں افضل یہ ہے ہر مہینے کے بیچ میں روزے رکھیں جائیں اور یہ تیرا، چودہ اور پندرہ تاریخ ہے۔
ایک قول کے مطابق بارہ، تیرہ اور چودہ تاریخ ہے۔
تاہم پہلا قول زیادہ مشہور ہے اور درست ہے۔

**(1263)** وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَوْصَانِىْ خَلِيْلِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ: صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَىِ الضُّحٰى، وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے خلیل ﷺ نے مجھے ان تین باتوں کی تلقین کی تھی: ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا، چاشت کی دو رکعت ادا کرنا اور سونے سے پہلے وتر ادا کر لینا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1264)** وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَوْصَانِىْ حَبِيْبِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَنْ اَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ: بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلٰوةِ الضُّحٰى، وبِاَنْ لَا اَنَامَ حَتّٰى اُوْتِرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے محبوب نے مجھے تین باتوں کی ہدایت کی تھی: جب تک میں زندہ رہوں انہیں نہ چھوڑوں، ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا، چاشت کی نماز ادا کرنا اور سونے سے پہلے وتر ادا کر لینا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1265)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1266)** وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ: اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: مِنْ اَىِّ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُّبَالِىْ

1263-سبق تخریجہ باب بیان فضل صلوۃ والضحیٰ
1264-اخرجہ مسلم (722) وابوداؤد (1433)
1265-اخرجہ البخاری (1131) ومسلم (1159)
1266-اخرجہ احمد (9/25181) ومسلم (1160) وابوداؤد (2453) والترمذی (763) وابن ماجہ (1709) وابن حبان (3654) وابن خزیمۃ (2130) والطیالسی (1572) والبیہقی (295/4)

مِنْ اَیِّ الشَّھْرِ یَصُوْمُ ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ نبی اکرم ﷺ ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا' آپ ﷺ مہینے کے کون سے حصے میں روزہ رکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا: آپ اس چیز کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ مہینے کا کون سا حصہ ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1267)** وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّھْرِ ثَلَاثًا، فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ، وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ، وَخَمْسَ عَشْرَۃَ"

رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ" ۔

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم نے مہینے میں تین دن روزے رکھنے ہوں تو تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزے رکھو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

**(1268)** وَعَنْ قَتَادَۃَ بْنِ مِلْحَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا بِصِیَامِ اَیَّامِ الْبِیْضِ: ثَلَاثَ عَشْرَۃَ، وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ، وَخَمْسَ عَشْرَۃَ ۔ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ ۔

✧✧ حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ہمیں ایام بیض کے روزے رکھنے کی تلقین کرتے تھے وہ تیرا، چودہ اور پندرہ تاریخ ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

**(1269)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُفْطِرُ اَیَّامَ الْبِیْضِ فِیْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ ۔ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ ۔

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ حضر یا سفر کے دوران' کسی بھی حالت میں ایام بیض کے روزے ترک نہیں کرتے تھے۔

امام نسائی نے اس روایت کو "حسن" سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

---

1267-اخرجہ الترمذی (761) والنسائی (2423) وابن حبان (3655) وعبدالرزاق (7874) واحمد (8/21408) والبیہقی (294/4)

1268-اخرجہ ابوداؤد (2449) والنسائی (2429) وابن ماجہ (1707) وابن حبان (3651) والطیالسی (1225) والطبرانی (23/19) واحمد (80338) والبیہقی (294/4)

1269-اخرجہ النسائی (2344)



# 231-بَابُ فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَآئِمًا وَّفَضْلِ الصَّائِمِ الَّذِیْ یُؤَکَّلُ عِنْدَہٗ وَدُعَآءِ الْاٰکِلِ لِلْمَاْکُوْلِ عِنْدَہٗ

## باب: اس شخص کی فضیلت' جو کسی روزہ دار کو افطاری کروائے' اس روزہ دار کی فضیلت' جس کی موجودگی میں کچھ کھایا جائے' کھانے والے شخص کا' اس کے لیے دعا کرنا جس کے ہاں کچھ کھایا جائے

**(1270)** عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا، کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ، غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یُنْقَصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَیْءٌ"

رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ" ۔

✧✧ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی روزہ دار کو افطاری کروائے اسے اس روزہ دار کی مانند اجر ملے گا اور اس روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

**(1271)** وَعَنْ اُمِّ عُمَارَۃَ الْاَنْصَارِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْھَا، فَقَدَّمَتْ اِلَیْہِ طَعَامًا، فَقَالَ: "کُلِیْ" فَقَالَتْ: اِنِّیْ صَائِمَۃٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ اِذَا اُکِلَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یَفْرُغُوا" وَرُبَّمَا قَالَ: "حَتّٰی یَشْبَعُوْا"

رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ" ۔

✧✧ حضرت ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے۔ انہوں نے کھانا نبی اکرم ﷺ کے قریب کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم بھی کھاؤ۔ انہوں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزہ دار کے لئے فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں جب اس کی موجودگی میں کچھ کھایا جائے اور اس وقت تک کرتے رہتے ہیں جب تک لوگ کھانا کھا کر فارغ نہیں ہوجاتے۔

(راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) جب تک لوگ سیر نہ ہوجائیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

**(1272)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ اِلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ رَضِیَ

---

1270-اخرجہ احمد (6/17030) والترمذی (807) وابن ماجہ (1746) وابن حبان (2429) وابن خزیمۃ (2064) وعبدالرزاق (7905) والدارمی (1702) والطبرانی (5273)

1271-اخرجہ احمد (10/27542) والترمذی (784) والنسائی (2/267) وابن حبان (3430) وعبدالرزاق (7911) والدارمی (1738) وابن ابی شیبۃ (76/3)

اللّٰهُ عَنْهُ فَجَآءَ بِخُبْزٍ وَّزَيْتٍ، فَاَكَلَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ ؛ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَآئِكَةُ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے۔ انہوں نے کھانا اور زیتون کا تیل آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے اسے کھالیا تو پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ہاں روزہ داروں نے کھانا کھایا ہے۔ تمہارے ساتھ نیک لوگوں نے کھانا کھایا ہے فرشتے تمہارے لئے دعائے مغفرت کرتے رہے ہیں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے "صحیح اسناد" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

1272-اخرجہ احمد (4/12409) وابوداؤد (3854) وعبدالرزاق (19452) والبیہقی (287/7) وابن السنی (482) والنسائی (296) واخرجہ ابن السنی (483) ابن ماجہ (1747) وابن حبان (5296)



# كِتَابُ الْاِعْتِكَاف

## اعتکاف کا بیان

### 232-بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِيْ رَمَضَانَ

باب: رمضان میں اعتکاف کرنا

**(1273)** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1274)** وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج بھی (رمضان کے آخری عشرے میں) اعتکاف کیا کرتی ہیں۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1275)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ اَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے جب وہ سال آیا جس میں آپ کی روح قبض ہوئی، تو آپ نے اس میں بیس دن اعتکاف کیا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1273-اخرجہ البخاری (2025) ومسلم (1171) وابوداؤد (2465) وابن ماجہ (1773)

1274-اخرجہ البخاری (2027) ومسلم (5/1172) وابوداؤد (2462)

1275-اخرجہ البخاری (2044)

# كتاب الحجّ

## حج کا بیان

### 233-بَابُ وُجُوْبُ الْحَجِّ وَفَضْلِهٖ

### حج کا وجوب اور اس کی فرضیت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَّمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ﴾ (آل عمران: 97) .

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور اللہ تعالیٰ کے لئے' لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے' جو شخص وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور جو شخص انکار کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے''۔

**(1276)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ''

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1277)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ''اَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا'' فَقَالَ رَجُلٌ: اَكُلَّ عَامٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ، حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ'' ثُمَّ قَالَ: ''ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ ؛ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ، فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ

1276-سبق تخریجہ فی باب الامر بالمحافظۃ علی الصلوٰۃ۔

1277-اخرجہ احمد (3/10612) ومسلم (1337) والنسائی (2618) وابن حبان (3704) والدارقطنی (281/2) والبخاری (7288) وابن حبان (18-21)



بِشَيْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ تم لوگ حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے۔ نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ اس شخص نے تین دفعہ سوال دہرایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں جواب میں ''ہاں'' کہہ دیتا تو یہ فرض ہو جاتا اور تم اس کی استطاعت نہ رکھتے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں جس حال میں رہنے دوں اسی میں رہو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ بکثرت سوال کرنے اور انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے۔ جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں۔ جہاں تک تم سے ہو سکے عمل کرو اور جس چیز سے منع کروں اس کو ترک کر دو۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

**(1278)** وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ''اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ'' قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ''الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ'' قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ''حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

''اَلْمَبْرُوْرُ'' هُوَ: الَّذِيْ لَا يَرْتَكِبُ صَاحِبُهُ فِيْهِ مَعْصِيَةً .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا' سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: اللہ پر ایمان رکھنا۔ پوچھا گیا' اس کے بعد کون سا ہے؟ آپ نے جواب دیا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پوچھا گیا' پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: مقبول حج۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''المبرور'' وہ حج' جس میں حج کرنے والے نے کسی بھی قسم کے گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو۔

**(1279)** وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: ''مَنْ حَجَّ، فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اس گھر (بیت اللہ) تک آئے اور اس دوران کوئی بیہودہ بات نہ کرے' کوئی گناہ نہ کرے تو وہ اس حالت میں (گناہوں سے پاک ہو کر) واپس لوٹتا ہے جیسے (اس دن تھا) جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1280)** وَعَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا،

1278-اخرجہ احمد (3/7693) والبخاری (26) ومسلم (83) والترمذی (1658) والنسائی (5000) والدارقطنی (201/2) وابن حبان (153) وابوعوانۃ (62/61/1) والبیہقی (157/9)

1279-اخرجہ احمد (7139) والبخاری (1521) ومسلم (1350) والترمذی (811) والدارمی (1796) والحمیدی (1004) والطیالسی (2519) وابن حبان (3794) وابن خزیمۃ (2514) والدارقطنی (284/2) والبیہقی (262/5)

1280-اخرجہ مالک (776) واحمد (9955) والبخاری (1773) ومسلم (1349) والترمذی (933) والنسائی (2628) وابن ماجہ (2888) وابن حبان (3696) وابن خزیمۃ (2513) وعبدالرزاق (8799) والبیہقی (343/4)

وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ایک عمرہ دوسرے عمرے تک' درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج "مبرور" کا بدلہ صرف جنت ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1281) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ، أَفَلَا نُجَاهِدُ؟ فَقَالَ: "لٰكِنَّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ: حَجٌّ مَبْرُورٌ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! ہم جہاد کو سب سے افضل عمل سمجھتے ہیں تو کیا ہم (خواتین) جہاد میں شریک نہ ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! سب سے افضل جہاد "مبرور حج" ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(1282) وَعَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سب سے زیادہ تعداد میں جہنم سے آزاد کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(1283) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً - أَوْ حَجَّةً مَعِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا' حج کے برابر ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1284) وَعَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ، أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: "نَعَمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے ایک خاتون نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج کے معاملے میں جو فرض عائد کیا ہے وہ میرے عمر رسیدہ والد پر لازم ہو چکا ہے لیکن وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے' کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

1281- اخرجہ احمد (9/24476) والبخاری (1520) والنسائی (2627) وابن ماجہ (2901) وابن حبان (3702) وعبد الرزاق (8811) والبیہقی (321/4)

1282- اخرجہ مسلم (1384) والنسائی (3003) وابن ماجہ (3014) وابن خزیمۃ (2827) والحاکم (1/1705) والدارقطنی (2766)

1283- اخرجہ احمد (1/2025) والبخاری (1782) وابن حبان (3700) وابن خزیمۃ (3077) والطبرانی (12911)

1284- اخرجہ مالک (806) واحمد (3238) والبخاری (1513) ومسلم (1334) وابوداؤد (1809) والترمذی (928) والنسائی (2633) والدارمی (1831) وابن حبان (3989) وابن خزیمۃ (3031) وابن ماجہ (2909) والطبرانی (7231/18)



(1285) وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ، لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ، وَلَا الْعُمْرَةَ، وَلَا الظَّعْنَ؟ قَالَ: "حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" .

✧✧ حضرت لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی! میرے والد عمر رسیدہ ہو چکے ہیں وہ حج کے لئے نہیں جا سکتے اور عمرے کے لئے بھی نہیں جا سکتے' وہ سواری پر بیٹھ ہی نہیں سکتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' تو تم اپنے والد کی طرف سے حج کرلو اور عمرہ بھی کرلو۔
اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(1286) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کے لئے لے جایا گیا' میری عمر اس وقت سات سال تھی۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(1287) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ، فَقَالَ: "مَنِ الْقَوْمُ؟" قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ . قَالُوا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: "رَسُولُ اللّٰهِ" . فَرَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا، فَقَالَتْ: أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: "نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی "روحاء" کے مقام پر چند سواروں کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ آپ نے دریافت کیا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے جواب دیا: مسلمان ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ کا رسول ہوں۔ ایک خاتون نے بچے کو اوپر اٹھایا اور بولی: کیا اسے حج (کا ثواب ملے) گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(1288) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ

1285- اخرجہ احمد (16184) وابوداؤد (1810) والترمذی (931) والنسائی (2636) وابن ماجہ (2906) وابن حبان (3991) وابن خزیمۃ (2040) والحاکم (1/1768) والطبرانی (457/19) وابن الجارود (500) والبیہقی (329/4)

1286- اخرجہ احمد (1858) والترمذی (926)

1287- اخرجہ مالک (961) واحمد (1898) ومسلم (1336) وابوداؤد (1736) والترمذی (925) والنسائی (2636) وابن حبان (144) وابن خزیمۃ (3049) وابن الجارود (411) والطیالسی (2707) والحمیدی (504) وابویعلیٰ (2400) والبیہقی (155/5)

1288- اخرجہ البخاری (1517)

زَامِلَتَهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے (سامان رکھنے) کے پالان پر سوار ہو کر حج کیا۔ (یعنی آپ کے نیچے کوئی زین نہیں تھی) اور آپ کی وہی اونٹنی آپ کے سامان کی اونٹنی بھی تھی۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1289)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ عُكَاظُ، وَمَجَنَّةُ، وَذُو الْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَاَثَّمُوْا اَنْ يَّتَّجِرُوْا فِي الْمَوَاسِمِ، فَنَزَلَتْ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ (البقرة: 198) فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عکاظ مجنہ اور ذوالمجاز زمانہ جاہلیت کے بازار تھے لوگوں نے حج کے موقع پر ان میں تجارت کرنے کو گناہ سمجھا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

"تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرو"

اس سے مراد "حج کے موقع پر" ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1289- اخرجہ البخاری (1770)



# كِتَابُ الْجِهَادِ

# جہاد کا بیان

## 234- بَابُ وُجُوْبِ الْجِهَادِ وَفَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ

## باب: جہاد کی فرضیت، صبح و شام (جہاد کے لیے جانے) کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَافَّةً وَّاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (التوبة: 36)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور تم سب مشرکین کے ساتھ جنگ کرو جیسے وہ سب تمہارے ساتھ جنگ کرتے ہیں اور یہ بات جان لو اللہ تعالیٰ پرہیزگار لوگوں کے ساتھ ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرة: 216)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم لوگوں پر قتال فرض کیا گیا ہے اور یہ تمہارے نزدیک ناپسندیدہ ہے اور ایسا ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسندیدہ سمجھتے ہو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرتے ہو اور وہ تمارے لئے بری ہو اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم لوگ علم نہیں رکھتے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (التوبة: 41)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "نکل کھڑے ہو، ہلکے پھلکے اور بوجھل ہو کر، اور اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبة: 111)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں اس کے عوض میں کہ انہیں جنت ملے گی۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال کرتے ہیں وہ قتل کرتے ہیں اور خود بھی قتل ہو

جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ وعدہ ہے اور حق ہے یہ بات' جو تورات میں، انجیل میں اور قرآن پاک میں ذکر کی گئی ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے اپنے عہد کو پورا کرے گا' تو تم خوشخبری حاصل کرو اس سودے کی جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَّكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء: 96-95)۔

❖ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اہل ایمان میں سے بیٹھے ہوئے لوگ' جنہیں کوئی ''ضرر'' نہ ہو' اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں کے ہمراہ جہاد کرنے والے لوگ' برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اموال اور جانوں کے ہمراہ جہاد کرنے والوں کو بیٹھے ہوؤں پر ایک درجے کی فضیلت دی ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے ساتھ اچھائی کا وعدہ کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو اپنی طرف سے (خاص) درجات، مغفرت اور رحمت عطا کئے ہیں اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الصف: 10-13)۔

❖ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اے ایمان والو! کیا میں تمہاری رہنمائی کسی ایسی تجارت کی طرف کروں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے؟ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنے اموال اور جانوں کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے کہ تم علم رکھتے ہو وہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور پاکیزہ گھروں میں داخل کرے گا جو ''جنات عدن'' میں ہوں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور ایک اور نعمت یہ ہوگی جسے تم پسند کرو گے' وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی مدد ہے اور قریب آنے والی فتح ہے اور اہل ایمان کو خوشخبری دے دو''۔

وَالْاٰيَاتُ فِى الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّشْهُوْرَةٌ۔

اس بارے میں آیات بہت زیادہ اور مشہور ہیں۔

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فِىْ فَضْلِ الْجِهَادِ فَاَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصَرَ، فَمِنْ ذٰلِكَ:



جہاد کی فضیلت کے بارے میں جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو وہ بھی حد و شمار سے زیادہ ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

**(1290)** عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَىُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "اَلْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا' کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ پھر عرض کی گئی کون سا؟ آپ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی پھر کون سا؟۔ آپ نے فرمایا: حج مبرور۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1291)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَىُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ: "اَلصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا" قُلْتُ: ثُمَّ اَىٌّ؟ قَالَ: "بِرُّ الْوَالِدَيْنِ" قُلْتُ: ثُمَّ اَىٌّ؟ قَالَ: "اَلْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

❖ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے پوچھا' سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے جواب دیا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے پوچھا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا' میں نے پوچھا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1292)** وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَىُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، وَالْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

❖ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**(1293)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَغَدْوَةٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ رَوْحَةٌ، خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کے لیے) صبح کے وقت جانا یا شام کے وقت جانا' دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔

1292- اخرجہ احمد (8/21389) والبخاری (2518) ومسلم (84) والدارمی (307/2) وابن حبان (152) وعبدالرزاق (20299) وابن الجارود (969) والنسائی (3129) والبیہقی (81/6)

1293- اخرجہ احمد (4/12352) والبخاری (2792) ومسلم (1880) وابن ماجہ (2757) وابن حبان (4602)

(**1294**) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "مُؤْمِنٌ یُّجَاهِدُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ" قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ یَعْبُدُ اللّٰهَ، وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ مومن جو اپنی جان اور مال کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔ اس نے دریافت کیا! پھر کون سا، آپ نے فرمایا: وہ مومن جو کسی گھاٹی میں جائے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(**1295**) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْهَا، وَالرَّوْحَةُ یَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی، اَوِ الْغَدْوَةُ، خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن سرحد کی حفاظت کرنا' دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کے کوڑے کو رکھنے کی جگہ' دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے اور شام کے وقت بندے کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقت بسر کرنا یا صبح کا وقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقت بسر کرنا' دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(**1296**) وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: "رِبَاطُ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ خَیْرٌ مِّنْ صِیَامِ شَهْرٍ وَّقِیَامِهٖ، وَاِنْ مَاتَ جَرٰی عَلَیْهِ عَمَلُهُ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ، وَاُجْرِیَ عَلَیْهِ رِزْقُهٗ، وَاَمِنَ الْفَتَّانَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک دن اور ایک رات پہرہ دینا ایک مہینے کے نفلی روزے رکھنے اور نفلی قیام کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور اگر کوئی شخص اس حالت میں فوت ہو جائے تو اسے اس کا عمل جاری رہے گا جو وہ عمل کرتا تھا اور اس اجر کے مطابق اسے رزق دیا جائے گا اور وہ (آخرت) کے فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(**1297**) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "کُلُّ

1295-اخرجہ احمد (8/22935) والبخاری (2794) ومسلم (1881) والترمذی (1654)

1296-اخرجہ احمد (23788) ومسلم (1913) والترمذی (1671) والنسائی (3167) وابن حبان (4623) والحاکم (2422) والطبرانی (6077) والبیہقی (38/9)



مَیِّتٍ یُخْتَمُ عَلٰی عَمَلِهٖ اِلَّا الْمُرَابِطَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ یُنْمٰی لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ، وَیُؤَمَّنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ" .

✧✧ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر میت کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے (یعنی وہ ختم ہو جاتا ہے) ماسوائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دینے والے شخص کے' کیونکہ اس کے عمل میں ترقی ہوتی رہتی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی اور وہ شخص قبر کی آزمائش سے محفوظ رہتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(**1298**) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: "رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ یَوْمٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ" .

✧✧ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینا' اس کے علاوہ دیگر مقامات پر ایک ہزار دن گزارنے سے بہتر ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(**1299**) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِهٖ، لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِیْ، وَاِیْمَانٌ بِیْ، وَتَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ، فَهُوَ عَلَیَّ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، اَوْ اُرْجِعَهٗ اِلٰی مَنْزِلِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ، اَوْ غَنِیْمَةٍ . وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ، مَا مِنْ کَلْمٍ یُکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، اِلَّا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کَهَیْئَتِهٖ یَوْمَ کُلِمَ ؛ لَوْنُهٗ لَوْنُ دَمٍ، وَرِیْحُهٗ رِیْحُ مِسْكٍ . وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ، لَوْلَا اَنْ یَّشُقَّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَبَدًا، وَلٰکِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلُهُمْ وَلَا یَجِدُوْنَ سَعَةً، وَیَشُقُّ عَلَیْهِمْ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ . وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ، لَوَدِدْتُ اَنْ اَغْزُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَاُقْتَلَ، ثُمَّ اَغْزُوَ فَاُقْتَلَ، ثُمَّ اَغْزُوَ فَاُقْتَلَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَرَوَی الْبُخَارِیُّ بَعْضَهٗ .

1297-اخرجہ احمد (9/24006) وابوداؤد (2500) والترمذی (1727) وابن حبان (4624) والحاکم (2/2637) والطبرانی (801/18) وابن المبارک (174) احمد (17363)

1298-اخرجہ احمد (1/442) والترمذی (1673) والنسائی (3169) والدارمی (211/2) وابن حبان (4609) والحاکم (2381)

1299-اخرجہ مالک (973) واحمد (3/7160) والبخاری (36) ومسلم (1876) والنسائی (5045) وابن ماجہ (2753) وابن حبان (4610) والبیہقی (39/9) وابی داؤد (2494)

"اَلْكَلْمُ": اَلْجَرْحُ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہوتا ہے جو اس کی راہ میں نکلتا ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) وہ صرف میری راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلا ہے مجھ پر ایمان رکھنے کی وجہ سے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرنے کی وجہ سے نکلا ہے تو میں اس بات کا ضامن ہوتا ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کر دوں گا یا اس کے گھر اسے اجر اور غنیمت کے ہمراہ واپس لاؤں گا جہاں سے وہ نکلا تھا۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو بھی آنے والا زخم ہے قیامت کے دن وہ شخص اسی حالت میں آئے گا جب وہ زخمی ہوا تھا اس کا رنگ خون کے رنگ جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک کی خوشبو جیسی ہوگی۔

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر مسلمانوں کے لئے یہ بات مشقت کا باعث نہ ہوتی تو میں کسی بھی جنگی مہم میں کبھی پیچھے نہ رہتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کی گئی ہو۔ لیکن میرے پاس گنجائش نہیں ہے کہ میں ان سب کو سواری کے لئے جانور دوں اور ان لوگوں کے پاس بھی یہ گنجائش نہیں ہے' اور ان کے لئے یہ بات بھی مشکل کا باعث ہوگی کہ یہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں۔

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے میری یہ خواہش ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ میں حصہ لوں اور پھر مجھے شہید کر دیا جائے میں پھر جنگ میں حصہ لوں پھر شہید کر دیا جائے' پھر میں جنگ میں حصہ لوں پھر مجھے شہید کر دیا جائے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا کچھ حصہ روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الکلم" سے مراد ہے زخم۔

**(1300)** وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مَّكْلُوْمٍ يُكْلَم فِىْ سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَكَلْمُهُ يَدْمِىْ: اَللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس بھی زخمی شخص کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخم لگایا گیا ہو جو بہہ رہا ہو تو (قیامت کے دن) اس کا رنگ خون کے رنگ جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1301)** وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَاتَلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

1300-اخرجہ مالک (1001) واحمد (3/7306) والبخاری (237) ومسلم (1876) وابن حبان (4652) والترمذی (1663) والنسائی (3147) والبیہقی (164/9)



من رَجُلٍ مُّسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِیْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ: لَوْنُها الزَّعْفَرَانُ، وَرِيْحُهَا كَالْمِسْكِ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو مسلمان شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اونٹنی کے دو مرتبہ دودھ دوہ لینے کے درمیانی وقت جتنا عرصہ' جہاد کرے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی زخم آ جائے یا کوئی چوٹ آ جائے تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس سے زیادہ تازہ حالت میں ہوگا جو پہلے تھی۔ اس کا رنگ زعفران جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

**(1302)** وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِّنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ، فَاَعْجَبَتْهُ، فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِىْ هٰذَا الشِّعْبِ، وَلَنْ اَفْعَلَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فذكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "لَا تَفْعَلْ؛ فَاِنَّ مُقَامَ اَحَدِكُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِىْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا، اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰه لَكُمْ، وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ اُغْزُوا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَنْ قَاتَلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

وَ"الْفُوَاقُ": مَا بَيْنَ الْحَلْبَتَيْنِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب کا گزر ایک گھاٹی سے ہوا جس میں ایک چھوٹا سا چشمہ تھا جو میٹھے پانی کا تھا انہیں وہ جگہ بہت پسند آئی انہوں نے سوچا' اگر میں لوگوں سے جدا ہو کر اس گھاٹی پر آ کر قیام کروں (تو مناسب ہوگا) لیکن میں ایسا اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں اجازت نہ لوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

تم ایسا نہ کرو کیونکہ تم میں سے کسی ایک شخص کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھڑے ہونا اس کے اپنے گھر میں ستر برس تک نماز ادا کرنے سے افضل ہے کیا تم لوگ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے اور تمہیں جنت میں داخل کرے تم لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرو جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اتنی دیر جنگ کرے جتنی دیر میں کسی اونٹنی کا دودھ دو مرتبہ دوہ لیا

1301-اخرجہ احمد (8/22075) وابو داؤد (92541) والترمذی (1662) والنسائی (3141) وابن ماجہ (2792) وابن حبان (4618) والدارمی (201/2) وعبدالرزاق (9543) والطبرانی (203020) والبیہقی (701/9)

1302-اخرجہ احمد (3/10790) والترمذی (1656)

جاتا ہے تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''فواق'' کا مطلب دو مرتبہ دودھ دوہنے کا درمیانی وقفہ ہے۔

**(1303)** وَعَنْهُ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: "لَا تَسْتَطِيعُونَهُ" فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ: "لَا تَسْتَطِيعُونَهُ"! ثُمَّ قَالَ: "مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ، وَلَا صَلٰوةٍ، حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ. وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ؟ قَالَ: "لَا أَجِدُهُ" ثُمَّ قَالَ: "هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ، وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ"؟ فَقَالَ: وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ؟!.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' عرض کی گئی یا رسول اللہ (ﷺ)! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر کون سی چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے لوگوں نے یہی سوال دو یا شاید تین مرتبہ کیا۔ ہر مرتبہ آپ نے یہی فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔

پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مثال اس روزہ دار اور نوافل ادا کرنے والے کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور اس میں کوئی وقفہ نہیں کرتا۔

یہ مسلم کے الفاظ ہیں بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کریں جو جہاد کے برابر ہو۔ آپ نے فرمایا: مجھے ایسا کوئی عمل نہیں ملتا۔ پھر آپ نے دریافت کیا! کیا تم اس بات کی استطاعت رکھتے ہو کہ جب مجاہد (اپنے علاقے سے) نکلے تو تم مسجد میں داخل ہو جاؤ اور مسلسل قیام کی حالت میں رہو قیام کو ختم نہ کرو اور مسلسل نفلی روزے رکھتے رہو اور کوئی روزہ نہ چھوڑو۔ اس نے عرض کی (یا شاید نبی اکرم ﷺ نے خود ہی فرمایا)! کون اس کی استطاعت رکھتا ہے؟

**(1304)** وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، يَطِيرُ عَلٰى مَتْنِهِ، كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذَا الشَّعَفِ، أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنَ الْأَوْدِيَةِ، يُقِيمُ الصَّلٰوةَ، وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ، لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1303- اخرجہ احمد (3/9927) والبخاری (2785) ومسلم (1878) والنسائی (3128) وابن حبان (4637) والبیہقی (158/9)

1304- اخرجہ مسلم (1889)



✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین زندگی گزارنے والا آدمی وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جائے وہ اس کی پشت پر سوار ہو جب بھی اسے کوئی شور یا ہیبت ناک آواز سنائی دے تو وہ اس کی پشت پر جائے اور جنگ کے لئے جائے یا موت کا شکار ہونے کے لئے جائے جس کا اسے گمان ہو یا پھر وہ شخص ہے جو اپنی چند بکریاں لے کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر چلا جائے یا کسی وادی کے دامن میں چلا جائے وہاں وہ نماز ادا کرتا رہے، زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہے یہاں تک کہ اسے موت آ جائے تو لوگوں کو اس کی طرف سے بھلائی ہی ملے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1305)** وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کیلئے تیار کیا ہے اس میں سے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1306)** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ"، فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ، فَقَالَ: أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "وَأُخْرٰى يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ" قَالَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو' اس پر جنت واجب ہو جائے گی یہ بات حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو پسند آئی۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ میرے سامنے اسے دوبارہ بیان کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے اسے دوبارہ بیان کیا۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ایک اور کام ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ بندے کے سو درجات کو جنت میں بلند کر دے گا۔ ان میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ انہوں نے دریافت کیا وہ کون سا عمل

1305- اخرجہ البخاری (2790) واحمد (3/8427) وابن حبان (4611)

1306- اخرجہ احمد (4/11102) ومسلم (4612) والنسائی (3131) وابن حبان (4612) والبیہقی (158/9)

ہے؟ یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1307)** وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ" فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ، فَقَالَ: يَا اَبَا مُوْسٰى آاَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اَقْرَاُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَاَلْقَاهُ، ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهِ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ اس وقت دشمن کے مدمقابل موجود تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت کے دروازے تلواروں کے سائے کے نیچے ہیں۔ ایک شخص جس کی ظاہری حالت اچھی نہیں تھی اس نے کہا: اے ابوموسیٰ! کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! (راوی کہتے ہیں) وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور بولا! میں تمہیں سلام کرتا ہوں پھر اس نے اپنی تلوار کی میان کو توڑ دیا اور تلوار اٹھا کر دشمن کے مقابلے میں چل پڑا۔ اس کے ساتھ لڑائی کرتا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہوگیا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1308)** وَعَنْ اَبِیْ عَبْسٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت ابوعبس عبدالرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس بندے کے دونوں پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوں اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1309)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ

1307- اخرجہ احمد (7/19555) ومسلم (1902) والترمذی (1665) وابن حبان (4617) والحاکم (2/2388) وابونعیم (317/2) والبیہقی (44/9)

1308- اخرجہ احمد (5/15395) والبخاری (907) والترمذی (1638) والنسائی (3116) وابن حبان (4605) والبیہقی (162/9)



تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے روئے' اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک دودھ دوبارہ تھنوں میں نہیں چلا جاتا (یعنی یہ ناممکن ہے) اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں آنے والا غبار اور جہنم کا دھواں کسی ایک شخص پر اکٹھے نہیں ہوسکتے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

**(1310)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: دو طرح کی آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے رو پڑے اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات بھر جاگتی رہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

**(1311)** وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرنے والے کسی غازی کو سامان فراہم کرے تو گویا اس نے بھی جنگ میں حصہ لیا اور جو شخص کسی غازی کے اہل خانہ کا اچھے طریقے سے خیال رکھے گا گویا اس نے بھی جنگ میں حصہ لیا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1312)** وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنِيْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین صدقہ' اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیمے کا سایہ فراہم کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی خادم کو دینا ہے یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی نر جانور کو دینا ہے (تاکہ اس کے ذریعے جہاد کے گھوڑوں کی افزائش ہوسکے)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

**(1313)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ فَتًى مِّنْ اَسْلَمَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِيَ مَا اَتَجَهَّزُ بِهِ، قَالَ: "اِئْتِ فُلَانًا فَاِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ" فَاَتَاهُ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

1310- اخرجہ الترمذی (1645) والنسائی (15/6) والدارمی (203/2) والحاکم (83/2)

1312- اخرجہ الترمذی (1632)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ: اَعْطِنِى الَّذِىْ تَجَهَّزْتَ بِهٖ ـ قَالَ: يَا فُلَانَةُ، اَعْطِيْهِ الَّذِىْ كُنْتُ تَجَهَّزْتُ بِهٖ، وَلَا تَحْبِسِىْ عَنْهُ شَيْئًا، فَوَاللّٰهِ لَا تَحْبِسِىْ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيْهِ ـ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ـ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ''اسلم'' قبیلے کا ایک نوجوان' اس نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! میں جنگ میں حصہ لینا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس ایسا سامان نہیں ہے جو میں ساتھ لے جا سکوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم فلاں کے پاس جاؤ! کیونکہ اس نے سامان تیار کیا تھا لیکن وہ بیمار ہو گیا وہ نوجوان اس شخص کے پاس آیا اور بولا! نبی اکرم ﷺ نے تمہیں سلام بھیجا ہے اور آپ نے یہ فرمایا ہے: تم نے جو سامان جنگ کے لئے تیار کیا تھا وہ مجھے دے دو! اس نے (اپنی کنیز یا بیوی) سے کہا اے فلاں عورت! اس شخص کو وہ سامان دے دو جو میں نے جنگ کے لئے تیار کیا تھا اور تم ان میں سے کوئی بھی چیز نہیں روکنا۔ اللہ کی قسم! تم اس میں سے جو بھی چیز روکو گی اس میں تمہارے لئے کوئی برکت نہیں ہو گی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1314)** وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى بَنِىْ لَحْيَانَ، فَقَالَ: "لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا، وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ـ

وَفِىْ رِوَايَةٍ لَّهٗ: "لِيَخْرُجَ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ" ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: "اَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِىْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ بِخَيْرٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ" ـ

✧✧ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ''بنو لحیان'' کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا: تم میں سے ہر دو میں سے ایک شخص جہاد کے لئے جائے (دوسرا گھر والوں کا خیال رکھے) اجر دونوں کو ملے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: دو میں سے ایک آدمی جائے پھر آپ نے بیٹھے ہوئے شخص سے فرمایا: جو شخص جانے والے کے اہل خانہ اور مال کا اچھے طریقے سے خیال رکھے گا اسے جانے والے کے اجر کا نصف ملے گا۔

**(1315)** وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُقَاتِلُ اَوْ اُسْلِمُ؟ قَالَ: "اَسْلِمْ، ثُمَّ قَاتِلْ" ـ فَاَسْلَمَ، ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ ـ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَمِلَ قَلِيْلًا وَّاُجِرَ كَثِيْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِىِّ ـ

✧✧ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ نے سر پر لوہے کا ''خود'' لیا ہوا تھا اس نے عرض کی! میں پہلے جنگ میں حصہ لوں یا پہلے اسلام قبول کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم

1314-اخرجہ احمد (4/11301) ومسلم (1896) وابوداؤد (2501) وابن حبان (3729) والطیالسی (2204) والبیہقی (40/9)

1315-اخرجہ البخاری (2808) ومسلم (1900) وابن حبان (4601)



پہلے اسلام قبول کرو پھر جنگ میں حصہ لو۔ اس نے پہلے اسلام قبول کیا پھر جنگ میں حصہ لیا اور پھر شہید ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، اس نے تھوڑا عمل کیا ہے لیکن اسے زیادہ اجر ملے گا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔ یہ الفاظ بخاری شریف کے ہیں۔

**(1316)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا اَحَدٌ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهٗ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَىْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدُ، يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا، فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ؛ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ" ـ

وَفِىْ رِوَايَةٍ: "لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں داخل ہونے والا کوئی بھی شخص یہ آرزو نہیں کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا میں جائے' اگرچہ اسے دنیا میں موجود ہر چیز مل جائے' ماسوائے شہید شخص کے' وہ یہ آرزو کرے گا' وہ واپس دنیا میں جائے اور اسے دس مرتبہ شہید کیا جائے' یہ اس وجہ سے ہو گا کیونکہ وہ شہادت کی عظمت کو دیکھ لے گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ شہادت کی فضیلت کو دیکھ لے گا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1317)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلشَّهِيْدِ كُلَّ شَىْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ" ـ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ـ

وَفِىْ رِوَايَةٍ لَّهٗ: "اَلْقَتْلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَىْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ" ـ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ' شہید کے ہر گناہ کو معاف کر دے گا صرف قرض کو نہیں کرے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونا ہر گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے' ماسوائے قرض کے۔

**(1318)** وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ اَنَّ الْجِهَادَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ، اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَتُكَفَّرُ عَنِّىْ خَطَايَاىَ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ، اِنْ قُتِلْتَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ"، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ قُلْتَ؟" قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَتُكَفَّرُ عَنِّىْ خَطَايَاىَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ، وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ، اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - قَالَ لِىْ ذٰلِكَ"

1316-اخرجہ احمد (4/12275) والبخاری (2795) ومسلم (1877) والترمذی (1646) والنسائی (3151) وابن حبان (4662)

1317-اخرجہ مسلم (1886)

1318-اخرجہ مالک (1003) وراحمد (8/22648) ومسلم (1885) والترمذی (1712) والنسائی (3156) والدارمی (207/2) وابن حبان (4654) وسعید بن منصور (2553)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ان کے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا: یہ سب سے افضل عمل ہے' ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیا جائے تو کیا میری تمام خطائیں معاف ہو جائیں گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیا جائے اور تم صبر کرنے والے ہو' ثواب کی امید رکھنے والے ہو، آگے بڑھنے والے ہو، منہ پھیرنے والے نہ ہو۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا سوال کیا تھا؟ اس نے عرض کی! آپ کا کیا خیال ہے؟ مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیا جائے تو کیا میرے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: ہاں! اگر تم صبر کرنے والے ہو، ثواب کی امید رکھنے والے ہو، آگے بڑھنے والے ہو، پیٹھ پھیرنے والے نہ ہو' البتہ قرض معاف نہیں ہوگا۔ جبرائیل نے مجھے یہی بات بتائی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1319)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اَيْنَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ قُتِلْتُ؟ قَالَ: "فِي الْجَنَّةِ" فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِيْ يَدِهٖ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! اگر میں شہید ہو جاتا ہوں تو میں کہاں ہوں گا؟ آپ نے جواب دیا، جنت میں! اس نے اپنے ہاتھ میں موجود کھجوریں ایک طرف رکھیں اور پھر جنگ میں شریک ہو گیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1320)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ، وَجَآءَ الْمُشْرِكُوْنَ، فَقَالَ رَسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَقْدُمَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِلٰى شَيْءٍ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا دُوْنَهٗ" . فَدَنَا الْمُشْرِكُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ" قَالَ: يَقُوْلُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ؟ قَالَ: "نَعَمْ" قَالَ: بَخٍ بَخٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ؟" قَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَآءَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا، قَالَ: "فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا" فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِّنْ قَرَنِهٖ، فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ هٰذِهٖ اِنَّهَا

1319- اخرجہ احمد (5/14318) والبخاری (4046) ومسلم (1899) والنسائی (3154) وابن حبان (4653) والبیہقی (9/43)

1320- اخرجہ احمد (4/12401) ومسلم (1901) وابوداؤد (2618)



لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ، فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"اَلْقَرَنُ" بِفَتْحِ الْقَافِ وَالرَّاءِ: هُوَ جُعْبَةُ النَّشَّابِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب روانہ ہوئے' یہاں تک کہ یہ مشرکین سے پہلے بدر تک پہنچ گئے پھر مشرکین بھی وہاں پہنچ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص میری ہدایت کے بغیر' آگے نہ بڑھے۔ پھر مشرکین قریب ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی طرف اٹھ کھڑے ہو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جتنی ہے۔

راوی کہتے ہیں عمیر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! کیا جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جتنی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا جی ہاں! اس نے کہا بہت خوب، بہت خوب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت خوب، بہت خوب کیوں کہا ہے اس نے جواب دیا: نہیں۔ اللہ کی قسم! یارسول اللہ (ﷺ)! میں نے صرف یہ اس امید پر کہا ہے کہ میں بھی اہل جنت میں سے ہوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اہل جنت میں سے ہو گے۔

اس نے اپنے تھیلے میں سے کھجوریں نکالی اور انہیں کھانا شروع کیا پھر وہ بولا! اگر میں زندہ رہا اور ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہا تو پھر تو یہ بہت لمبی زندگی ہو جائے گی۔ اس نے اپنے پاس موجود کھجوریں ایک طرف رکھیں اور پھر دشمنوں کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گیا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لفظ "القرن" میں ق پر زبر ہے اور راء کے ساتھ ہے اس کا مطلب ہے: وہ تھیلا جس میں تیر رکھے جاتے ہیں۔

**(1321)** وَعَنْهُ، قَالَ: جَآءَ نَاسٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُّعَلِّمُوْنَا الْقُرْاٰنَ وَالسُّنَّةَ، فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمْ: الْقُرَّاءُ، فِيْهِمْ خَالِيْ حَرَامٌ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ، وَيَتَدَارَسُوْنَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُوْنَ، وَكَانُوْا بِالنَّهَارِ يَجِيْئُوْنَ بِالْمَآءِ، فَيَضَعُوْنَهٗ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَحْتَطِبُوْنَ فَيَبِيْعُوْنَهٗ، وَيَشْتَرُوْنَ بِهِ الطَّعَامَ لِاَهْلِ الصُّفَّةِ، وَلِلْفُقَرَاءِ، فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَضُوْا لَهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغُوا الْمَكَانَ، فَقَالُوْا: اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا، وَاَتٰى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ اَنَسٍ مِّنْ خَلْفِهٖ، فَطَعَنَهٗ بِرُمْحٍ حَتّٰى اَنْفَذَهٗ، فَقَالَ حَرَامٌ: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَاِنَّهُمْ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا"

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ .

1321- اخرجہ البخاری (1001) ومسلم (3/1511)

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے: کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپ ہمارے ساتھ کچھ لوگوں کو بھیجیں تاکہ وہ ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے ہمراہ ستر انصاریوں کو بھیجا جنہیں "قراء" کہا جاتا تھا' ان میں میرے ماموں حضرت "حرام رضی اللہ عنہ" بھی تھے یہ حضرات قرآن کی قرأت کیا کرتے تھے اور ایک دوسرے کو قرآن پاک کا درس دیتے تھے' رات کو یہ اس کا علم حاصل کرتے تھے دن کے وقت یہ پانی کے پاس آتے تھے اور اسے لا کر مسجد میں رکھا کرتے تھے یہ لوگ لکڑیاں اکٹھی کر کے انہیں فروخت کیا کرتے تھے۔ ان کے ذریعے اہل صفہ کے لئے اناج خریدا کرتے تھے اور غریبوں کے لئے بھی۔

نبی اکرم ﷺ نے ان حضرات کو بھیج دیا' دشمن ان کے سامنے آیا اور ان کو شہید کر دیا' اس سے پہلے کہ یہ اس جگہ تک پہنچتے (جہاں یہ گئے تھے) انہوں نے دعا کی

"اے اللہ! ہماری طرف سے (نبی اکرم ﷺ کو ہماری صورت حال کی) اطلاع پہنچا دے"۔

ایک شخص حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماموں حضرت حرام رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے پیچھے کی طرف سے آیا اور انہیں نیزہ مارا یہاں تک کہ وہ ان کے جسم کے پار ہو گیا تو حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے کہا: رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بھائیوں کو شہید کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ دعا کی تھی:

"اے اللہ! ہمارے طرف سے ہمارے نبی ﷺ تک یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہو گئے ہیں ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے"۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔ یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں۔

**(1322)** وَعَنْهُ، قَالَ: غَابَ عَمِّی اَنسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ، لَئِنِ اللّٰهُ اَشْهَدَنِیْ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ ۔ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ - يَعْنِیْ: اَصْحَابَهُ - وَاَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ - يَعْنِیْ: الْمُشْرِكِيْنَ - ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ، الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ، اِنِّیْ اَجِدُ رِيْحَهَا مِنْ دُوْنِ اُحُدٍ! فَقَالَ سَعْدٌ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ! قَالَ اَنَسٌ: فَوَجَدْنَا بِهٖ بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ، اَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ اَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ، وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ، فَمَا عَرَفَهُ اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُهُ بِبَنَانِهٖ ۔ قَالَ اَنَسٌ: كُنَّا نَرٰی - اَوْ نَظُنُّ - اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِیْ اَشْبَاهِهٖ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰی نَحْبَهٗ﴾ (الاحزاب: 23) اِلٰی اٰخِرِهَا ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

وَقَدْ سَبَقَ فِیْ بَابِ الْمُجَاهَدَةِ ۔



✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں' میرے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ بدر کی جنگ میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس سب سے پہلی جنگ میں شریک نہیں ہو سکا جو آپ نے مشرکین کے ساتھ کی تھی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اب مجھے مشرکین کے ساتھ جنگ کرنے کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو ظاہر کر دے گا جو میں کروں گا۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جب غزوہ احد کا موقع آیا اور مسلمانوں کی حالت خراب ہوئی تو حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے دعا کی۔ اے اللہ! ان لوگوں نے' یعنی ان کے ساتھیوں نے' جو کیا ہے میں اس کے حوالے سے تیری بارگاہ میں عذر پیش کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں اس سے بری الذمہ ہوں' جو انہوں نے کیا ہے' یعنی مشرکین نے جو کیا ہے۔

پھر وہ آگے بڑھے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے سامنا ہوا تو انہوں نے فرمایا: اے سعد بن معاذ! جنت نضر کے پروردگار کی قسم! مجھے احد پہاڑ کے دوسری طرف سے اس کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بعد میں بتایا' یارسول اللہ! اس نے جو کیا' میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے ان کے جسم پر تلوار کے اور نیزے اور تیروں کے 80 سے زیادہ زخم پائے۔ ہم نے انہیں اس عالم میں پایا کہ وہ قتل ہو چکے تھے اور مشرکین نے ان کی لاش کی بے حرمتی کی تھی۔ انہیں صرف ان کی بہن پہچان سکیں وہ بھی ان کی انگلیوں کے پوروں کی وجہ سے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم یہ سمجھتے تھے: یہ آیت ان کے اور ان جیسے دیگر حضرات کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

"ایمان والوں میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو سچ کر دکھایا۔ ان میں سے کچھ لوگ اپنی نذر پوری کر چکے ہیں"۔

یہ آیت آخر تک ہے۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے پہلے یہ مجاہدہ کے باب میں گزر چکی ہے۔

**(1323)** وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِیْ، فَصَعِدَا بِی الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِیْ دَارًا هِیَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ، لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا، قَالَا: اَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ" ۔

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ، وَهُوَ بَعْضٌ مِّنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فِيْهِ اَنْوَاعٌ مِّنَ الْعِلْمِ سَيَاْتِیْ فِیْ بَابِ تَحْرِيْمِ الْكِذْبِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی ۔

1323- اخرجہ البخاری (1386) واخرجہ احمد (7/20115) وابن حبان (655) والطبرانی (6986) والترمذی (2295) والبیہقی (187/2)

⟡ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے گزشتہ رات دو آدمیوں کو دیکھا وہ میرے پاس آئے اور مجھے ساتھ لے کر درخت پر چڑھ گئے پھر انہوں نے مجھے ایک گھر میں داخل کیا جو سب سے بہترین اور عمدہ گھر تھا۔ میں نے اس سے عمدہ گھر کبھی نہیں دیکھا ان دونوں نے بتایا: یہ گھر شہداء کا گھر ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک طویل حدیث کا کچھ حصہ ہے جس میں علم کی بہت سی باتیں بیان کی گئی ہیں اور عنقریب ''جھوٹ کے حرام ہونے کے باب'' میں ذکر کی جائیں گی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

**(1324)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ اُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِیَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ، اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا تُحَدِّثُنِیْ عَنْ حَارِثَةَ - وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ - فَاِنْ كَانَ فِی الْجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِی الْبُكَاءِ، فَقَالَ: "يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِی الْجَنَّةِ، وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

⟡ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سیدہ ام ربیع رضی اللہ عنہا بنت براء جو حارثہ بن سراقہ کی والدہ ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے حارثہ کے انجام کے بارے میں بتائیں گے؟ وہ صاحب غزوہ بدر کے موقع پر شہید ہو گئے تھے اگر وہ جنت میں ہو تو میں صبر سے کام لوں اور اگر اس کے برعکس صورتحال ہو تو میں خوب اچھی طرح رولوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام حارثہ! جنت کی کئی قسمیں ہیں اور تمہارا بیٹا فردوس اعلیٰ میں پہنچ گیا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1325)** وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جِیْءَ بِاَبِیْ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ مُثِّلَ بِهٖ، فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ؛ فَذَهَبْتُ اَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهٖ فَنَهَانِیْ قَوْمِیْ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

⟡ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میرے والد (کی میت) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا ان کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے تھے۔ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا گیا۔ میں ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا تو لوگوں نے مجھے منع کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتوں نے اپنے پروں کے ذریعے اس پر سایہ کیا ہوا ہے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1326)** وَعَنْ سهل بْنِ حُنَيْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ

1324-اخرجہ احمد (212254) والبخاری (2809) والحاکم (3/4930) وابن حبا (958) وابن سعد (510/3)

1325-اخرجہ احمد (5/14190) والبخاری (1244) ومسلم (2471) والنسائی (1841) وعبدالرزاق (6693) وابن سعد (561/3) وابن حبان (7021) والطیالسی (1711) والبیہقی (407/3)



تَعَالَى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

⟡ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مرتبے پر فائز کرے گا اگر چہ وہ اپنے بستر پر فوت ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1327)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا ولو لَمْ تُصِبْهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

⟡ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سچے دل سے شہادت طلب کرے گا اسے وہ دی جائے گی اگر چہ اسے بظاہر نصیب نہ ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1328)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا يَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

⟡ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شہید آدمی' قتل ہونے سے' اتنی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جیسے کوئی شخص چیونٹی کے کاٹنے سے کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

**(1329)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِیْ لَقِیَ فِيْهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ: "اَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا؛ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ" ثُمَّ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِیَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

⟡ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ کے دوران انتظار کیا یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو! دشمن کا سامنا کرنے کی آرزو نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو جب تم دشمن کے سامنے آجاؤ تو صبر سے کام لو اور یہ بات جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے پھر آپ نے دعا کی۔

1327-اخرجہ مسلم (1908)

1328-اخرجہ احمد (3/7985) والترمذی (1674) والنسائی (3161) وابن ماجہ (2802) والدارمی (2408) وابن حبان (4655) وابو نعیم (264/8)

''اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے، دشمنوں کو پسپا کرنے والے، ان لوگوں کو پسپا کردے اور ان کے خلاف ہماری مدد کر''۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1330)** وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ، اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ: الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو طرح کی دعائیں مسترد نہیں ہوتیں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) بہت کم مسترد ہوتی ہیں' ایک اذان کے وقت کی جانے والی دعا اور دوسری جنگ کے وقت' جب لوگ ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح سند'' کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1331)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا، قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ، بِكَ اَحُوْلُ، وَبِكَ اَصُوْلُ، وَبِكَ اُقَاتِلُ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ میں شریک ہوتے تو یہ دعا کرتے تھے۔

''اے اللہ! تو میرا سہارا ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے تیری ہی مدد سے میں اِدھر اُدھر ہوتا ہوں تیری ہی مدد سے میں قوت حاصل کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جنگ میں حصہ لیتا ہوں''۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

**(1332)** وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا، قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم کی طرف سے کچھ اندیشہ ہوتا تھا تو آپ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

''اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔

1330- اخرجہ مالک (155) وابوداؤد (2540) والدارمی (1200) وابن حبان (1720) والحاکم (1/712) والطبرانی (5756) وابن الجارود (1065) وابن ابی شیبۃ (224/10) والبیہقی (410/1)

1331- اخرجہ احمد (12908) وابوداؤد (2632) والترمذی (3584) والنسائی (204) وابن حبان (4761)



اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح سند'' کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1333)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے بھلائی رکھ دی گئی ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1334)** وَعَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ: الْاَجْرُ، وَالْمَغْنَمُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی رکھ دی گئی ہے وہ اجر اور مالِ غنیمت ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1335)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اِيْمَانًا بِاللّٰهِ، وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهِ، فَاِنَّ شِبَعَهُ، وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ، وَبَوْلَهُ فِيْ مِيْزَانِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی گھوڑے کو باندھے گا' تو اس گھوڑے کا کھانا، پینا، لید کرنا، پیشاب کرنا' یہ سب قیامت کے دن اس کے نامہ اعمال میں وزن کے طور پر شمار ہوں گے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1336)** وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ: هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُمِئَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لگام والی اونٹنی لے کر آیا اور عرض

1333- اخرجہ مالک (1016) واحمد (2/3616) والبخاری (2849) ومسلم (1871) والنسائی (3575) وابن ماجہ (2787) وابن حبان (4668) والطیالسی (1844) وابویعلی (2642) والقضاعی (221) والبیہقی (392/6)

1334- اخرجہ احمد (7/19372) البخاری (2850) ومسلم (1873) والترمذی (1694) والنسائی (3576) وابن ماجہ (2305) والدارمی (2426)

1335- اخرجہ احمد (3/8875) والبخاری (2853) والنسائی (3584) وابن حبان (4673) والحاکم (2/2456) والبیہقی (16/10)

1336- اخرجہ احمد (6/17093) ومسلم (1892) والنسائی (3187) وابن حبان (4649) والحاکم (6/2449) وابونعیم (116/8) والدارمی (2402)

کی! یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کے لئے ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس کے عوض میں سات سو اونٹنیاں ملیں گی جن میں سے ہر ایک میں لگام موجود ہوگی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1337)** وَعَنْ اَبِیْ حَمَّادٍ - وَیُقَالُ: اَبُوْ سَعَادَ، وَیُقَالُ: اَبُوْ اُسَیْدٍ، وَیُقَالُ: اَبُوْ عَامِرٍ، وَیُقَالُ: اَبُوْ عَمْرٍو، وَیُقَالُ: اَبُو الْاَسْوَدِ، وَیُقَالُ: اَبُوْ عَبْسٍ - عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُوْلُ: "﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو حماد رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق ابوسعاد اور ایک قول کے مطابق ابواسید' اور ایک قول کے مطابق ابوعامر' اور ایک قول کے مطابق ابوعمرو' اور ایک قول کے مطابق ابواسود' اور ایک قول کے مطابق ابوعبس، عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ اس وقت منبر پر موجود تھے آپ نے یہ آیت پڑھی۔

"اور ان کے لئے جہاں تک تم سے ہو سکے قوت تیار کرو"۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ قوت تیراندازی ہے، یہ قوت تیراندازی ہے، یہ قوت تیراندازی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1338)** وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرْضُوْنَ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ، فَلَا يَعْجِزْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عنقریب تمہارے لئے کچھ علاقے فتح ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہوگا تم میں سے کوئی بھی شخص اس معاملے میں کوتاہی نہ کرے کہ وہ اپنے تیروں سے کھیلتا رہے۔ (یعنی تیراندازی کی مشق کرتا رہے)

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1339)** وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ، ثُمَّ تَرَكَهٗ، فَلَيْسَ مِنَّا، اَوْ فَقَدْ عَصٰى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1337-اخرجہ احمد (6/17437) ومسلم (1917) وابوداؤد (2514) وابن ماجہ (2813) والدارمی (2404) وابن حبان (3709) والطبرانی (1127225) والحاکم (2/3207) والبیہقی (13/10)

1338-اخرجہ احمد (17438) ومسلم (1918) والترمذی (3094) وابن حبان (4697) والطبرانی (912/17) والبیہقی (13/10)

1339-اخرجہ مسلم (1919) اخرجہ احمد (6/17339)



انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو تیراندازی سکھائی گئی پھر اس نے اسے ترک کر دیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے نافرمانی کی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1340)** وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ: صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهٖ، وَمُنْبِلَهٗ. وَارْمُوْا وَارْكَبُوْا، وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا. وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عُلِّمَهٗ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا" اَوْ قَالَ: "كَفَرَهَا" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ تیر بنانے والا، جو اسے بنانے میں بھلائی کا امیدوار ہوا اور اسے پھینکنے والا اور اسے پکڑانے والا۔ تم لوگ تیراندازی کرو اور سواری کرو اور تمہارا تیراندازی کرنا میرے نزدیک تمہارے سواری کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور جو شخص تیراندازی سیکھنے کے بعد اسے ترک کر دے گا اس سے اعراض کرتے ہوئے تو گویا اس نے ایک نعمت کو ترک کر دیا۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے کفران نعمت کیا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

**(1341)** وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفَرٍ يَّنْتَضِلُوْنَ، فَقَالَ: "ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو تیراندازی کا مقابلہ کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے اسماعیل کی اولاد! تیراندازی جاری رکھو تمہارے جد امجد بھی تیرانداز تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1342)** وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ عِدْلُ مُحَرَّرَةٍ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

1340-اخرجہ احمد (17337) وابوداؤد (2513) والحاکم (2/2467) والنسائی (3146) وابن ماجہ (2811) والدارمی (2405)

1341-اخرجہ احمد (528، 5/1) والبخاری (2899) وابن ماجہ (2815) والطبرانی (6991) والحاکم (2465) وابن حبان (4693) والبزار (14702) والبیہقی (17/10)

1342-اخرجہ احمد (6/17) والترمذی (1644) وابوداؤد (3965) والنسائی (3142) وابن ماجہ (2812) والحاکم (2469) وابن حبان (4615) والبیہقی (272/10)

✧✧ حضرت عمرو بن عبسة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص (اللہ) تعالیٰ کی راہ میں ایک تیر پھینکے گا وہ اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

**(1343)** وَعَنْ اَبِیْ یَحْیٰی خُرَیْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ سَبْعُ مِئَةِ ضِعْفٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت ابو یحییٰ خریم بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی (راہ) میں کچھ بھی خرچ کرے گا اس کے نامہ اعمال میں وہ سات سو گنا لکھا جائے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

**(1344)** وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران) ایک دن روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کی وجہ سے اسے جہنم سے ستر برس کی مسافت کے فاصلے پر دور کر دے گا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1345)** وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ صَامَ يَوْمًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كما بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کے دوران) ایک دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق حائل کر دے گا جو آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلے جتنی چوڑی ہوگی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1343- اخرجہ احمد (19058) والترمذی (1631) والنسائی (3186) الکبری (3/4395) وابن حبان (4647) والحاکم (2/2441) والطبرانی (4155)

1345- اخرجہ الترمذی (1630)

1346- اخرجہ احمد (3/8874) ومسلم (1910) وابوداؤد (2502) والنسائی (3097)



**(1346)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهٗ بِالْغَزْوِ، مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنَ النِّفَاقِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس نے کسی جنگ میں حصہ نہ لیا ہو اور اس نے کسی جنگ میں حصہ لینے کا ارادہ بھی نہ کیا ہو تو وہ نفاق کی صورت پر مرے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1347)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِیْ غَزَاةٍ فَقَالَ: "اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَرِجَالًا مَّا سِرْتُمْ مَسِيْرًا، وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ، حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ".

وَفِیْ رِوَايَةٍ: "حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ".

وَفِیْ رِوَايَةٍ: "اِلَّا شَرَكُوْكُمْ فِی الْاَجْرِ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ مِنْ رِوَايَةِ اَنَسٍ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِّوَايَةِ جَابِرٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ.

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم نے جو بھی سفر کیا جس بھی وادی سے گزرے وہ لوگ تمہارے ساتھ تھے یہ وہ لوگ ہیں جنہیں بیماری نے روکے رکھا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو عذر کی وجہ سے نہیں آسکے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ اجر میں تمہارے شریک ہوں گے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اس حدیث کے الفاظ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔

**(1348)** وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهٗ؟

وَفِیْ رِوَايَةٍ: يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً.

وَفِیْ رِوَايَةٍ: يُقَاتِلُ غَضَبًا، فَمَنْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: "مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! ایک شخص مال غنیمت کے لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے۔ ایک شخص اس لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے تاکہ اس

1348- اخرجہ احمد (7/1910) والبخاری (123) ومسلم (1904) وابوداؤد (2517) والترمذی (1652) والنسائی (3136) وابن ماجہ (2783) وابن حبان (4636) والطیالسی (387) والبیہقی (168/9)

کا ذکر کیا جائے، ایک شخص اس لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے تا کہ اس کی حیثیت کا پتہ چلے'
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' وہ بہادری کے لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے اور حمیت کی وجہ سے جنگ میں حصہ لیتا ہے
اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ ذاتی ناراضگی کی وجہ سے جنگ میں حصہ لیتا ہے
تو ان میں سے کون اللہ کی راہ میں شمار ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس لئے جنگ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کا کلمہ (یعنی دین) سربلند ہو وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوگا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1349)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمرو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ غَازِيَةٍ، اَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ، فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ، اِلَّا كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ، وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ لَهُمْ اُجُوْرُهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ کی راہ میں بڑا یا چھوٹا جو بھی لشکر ہو اور وہ مالِ غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو ان کے اجر میں سے دو تہائی انہیں جلدی مل گیا اور جو بڑا یا چھوٹا لشکر غنیمت میں سے کچھ حاصل نہ کرے اور انہیں کوئی مصیبت لاحق ہو (یعنی وہ شہید ہو جائیں) تو ان کا اجر (آخرت میں) انہیں مکمل ملے گا۔
اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1350)** وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِيْ فِي السِّيَاحَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِي الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - عَزَّوَجَلَّ -"
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

✧✧ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے سیاحت کی اجازت دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کی سیاحت' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔
اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے "جید سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1351)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمرو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ.
"اَلْقَفْلَةُ": الرُّجُوْعُ، وَالْمُرَادُ: الرُّجُوْعُ مِنَ الْغَزْوِ بَعْدَ فَرَاغِهِ ؛ وَمَعْنَاهُ: اَنَّهُ يُثَابُ فِيْ رُجُوْعِهِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْغَزْوِ.

1349-اخرجہ احمد (2/65588) ومسلم (1906) وابوداؤد (2497) والنسائی (3125) وابن ماجہ (2785)
1350-اخرجہ ابوداؤد (2486) والحاکم (1/2398)
1351-اخرجہ احمد (2/6636) وابوداؤد (2487) والحاکم (2/2399)



✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: (جنگ سے) واپسی بھی جنگ میں حصہ لینے کی طرح ہے۔
اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے "جید سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔
امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "القفلة" سے مراد ہے واپسی یعنی رجوع اور یہاں مراد یہ ہے: جہاد سے فارغ ہو جانے کے بعد واپس آنے تک جہاد کا ثواب ملتا رہتا ہے۔

**(1352)** وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ، فَتَلَقَّيْتُهُ مَعَ الصِّبْيَانِ عَلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ.
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ بِهٰذَا اللَّفْظِ. وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَالَ: ذَهَبْنَا نَتَلَقّٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ الصِّبْيَانِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ.

✧✧ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو کچھ لوگوں نے آپ کا استقبال کیا' میں بھی بچوں کے ہمراہ آپ کا استقبال کرنے کے لئے "ثنیۃ الوداع" گیا۔
اس حدیث کو امام ابوداؤد نے "صحیح سند" کے ہمراہ' ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔
اسی حدیث کو امام بخاری نے (ان الفاظ میں روایت کیا ہے' حضرت سائب) فرماتے ہیں:
ہم لوگوں نے بچوں کے ہمراہ ثنیۃ الوداع میں نبی اکرم ﷺ کا استقبال کیا۔

**(1353)** وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ لَّمْ يَغْزُ، اَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا، اَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ، اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ"
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص جنگ میں حصہ نہ لے یا کسی غائب کو سامان نہ دے اور غازی کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں کا اچھی طرح خیال نہ رکھے' تو اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے اسے سخت مصیبت میں مبتلا کرے گا۔
اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے "صحیح سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1354)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ

1352-اخرجہ البخاری (3083) وابوداؤد (2779) والترمذی (1724)
1353-اخرجہ ابوداؤد (2503) وابن ماجہ (2762) والدارمی (2418)
1354-اخرجہ احمد (4/13639) وابوداؤد (2504) والنسائی (3096) وابن حبان (3708) والدارمی (2431) والحاکم (2/2427) والبیہقی (20/9)

بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ". رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے اموال' جانوں اور زبانوں کے ذریعے مشرکین سے جہاد کرو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح سند'' کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1355)** وَعَنْ اَبِيْ عَمْرٍو - وَيُقَالُ: اَبُوْ حَكِيْمٍ - النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ من اَوَّلِ النَّهَارِ اَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ، وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ، وَيَنْزِلَ النَّصْرُ .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت ابوعمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اور ایک قول کے مطابق حضرت ابوحکیم' نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہا ہوں۔ آپ دن کے ابتدائی حصے میں اگر جنگ شروع نہیں کرتے تھے تو جنگ کو موخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ جب سورج ڈھل جاتا تھا اور ہوائیں چلنا شروع ہو جاتی تھیں اور مدد نازل ہونے لگتی تھی (اس وقت جنگ کا آغاز کرتے تھے)

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

**(1356)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دشمن کا سامنا کرنے کی آرزو نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو' لیکن جب اس سے سامنا ہو جائے تو صبر سے کام لو۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1357)** وَعَنْهُ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنگ دھوکہ دہی کا نام ہے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

1355-اخرجہ احمد (7/23805) وابو داؤد (2655) والترمذی (1619) وابن حبان (4757) وابن ابی شیبۃ (368/12) والبیہقی (153/9) اخرجہ البخاری (3160)

1357-اخرجہ احمد (5/14181) والبخاری (3030) ومسلم (1739) وابو داؤد (2636) ابو داؤد (2636) والترمذی (1681) وابن حبان (4763) والطیالسی (1698) وابن ابی شیبۃ (530/12) والحمیدی (1681) وابویعلی (1826) والبیہقی (40/7)



## 235- بَابُ بَيَانِ جَمَاعَةٍ مِّنَ الشُّهَدَآءِ فِيْ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ يُغَسَّلُوْنَ وَيُصَلّٰى عَلَيْهِمْ بِخِلَافِ الْقَتِيْلِ فِيْ حَرْبِ الْكُفَّارِ

## باب: شہداء کا آخرت میں ثواب، انہیں غسل دیا جائے گا، ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی، البتہ جو شخص کفار کیساتھ جنگ کے دوران مارا گیا ہو اس کا حکم برعکس ہوگا

**(1358)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ، وَالْغَرِيْقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شہداء کی پانچ قسمیں ہیں' طاعون کی وجہ سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، ملبے کے نیچے آ کر مرنے والا اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا۔ (یہ سب شہداء ہوں گے) یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1359)** وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا تَعُدُّوْنَ الشُّهَدَاءَ فِيْكُمْ؟" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ . قَالَ: "اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِيْ اِذًا لَقَلِيْلٌ"! قَالُوْا: فَمَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ اپنے درمیان کس کو شہید سمجھتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا: جو اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے (یعنی مارا جائے) وہ شہید ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے۔ لوگوں نے دریافت کیا پھر کون (شہید) شمار ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہوگا اور جو شخص اللہ کی راہ میں فوت ہو جائے وہ بھی شہید ہوگا اور جو طاعون کی وجہ سے فوت ہو جائے وہ بھی شہید ہوگا۔ پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا بھی شہید ہوگا۔ ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہوگا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1360)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمرو بن العاص رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

1358-اخرجہ مالک (295) واحمد (3/10898) والبخاری (652) ومسلم (1914) والترمذی (1965) وابن ماجہ (3682) والحمیدی (1134) وابن حبان (536)

1359-اخرجہ احمد (3/10766) ومسلم (1915) وعبدالرزاق (9574) وابن ماجہ (2804) وابن ابی شیبۃ (332/5) وابن حبان (3186)

1360-اخرجہ احمد (2/6533) والبخاری (2480) ومسلم (141) وابوداؤد (3771) والترمذی (1424) والنسائی (4095)

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہوگا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1361)** وَعَنْ اَبِی الْاَعْوَرِ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ، اَحَدِ الْعَشَرَةِ الْمَشْهُوْدِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ"
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت ابواعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ' جو ان دس افراد میں سے ایک ہیں' جن کے لئے جنت کی خوشخبری دی گئی ہے' وہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہوگا۔ جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہوگا۔ جو شخص اپنے دین کی وجہ سے مارا جائے وہ شہید ہوگا اور جو شخص اپنے اہل خانہ کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہوگا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

**(1362)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ جَآءَ رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَخْذَ مَالِیْ؟ قَالَ: "فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ" قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِیْ؟ قَالَ: "قَاتِلْهُ" قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَنِیْ؟ قَالَ: "فَاَنْتَ شَهِيْدٌ" قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ؟ قَالَ: "هُوَ فِی النَّارِ"
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! آپ کا کیا خیال ہے ایک شخص میرے مال پر اپنا قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے اپنا مال نہ دو۔ اس نے عرض کی! آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ میرے ساتھ جھگڑا کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بھی اسکے ساتھ جھگڑا کرو۔ اس نے عرض کی! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر اس نے مجھے قتل کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم شہید ہو گئے۔ اس نے عرض کی! آپ کا کیال خیال ہے اگر میں اسے قتل کر دوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1361- اخرجہ احمد (1/1652) وابوداؤد (3772) والترمذی (1462) والنسائی (4102) وابن ماجہ (2580) والطیالسی (233) وابن حبان (3194) وابویعلی (949) والقضاعی (341) والبیہقی (266/3)

1362- اخرجہ مسلم (140)



## 236- بَابُ فَضْلِ الْعِتْقِ

### باب: غلام آزاد کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ﴾ (البلد: 11- 13)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''وہ گھاٹی میں داخل نہیں ہوا تمہیں کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے وہ غلام کو آزاد کرنا ہے''۔

**(1363)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ، عُضْوًا مِّنْهُ فِی النَّارِ، حَتّٰى فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان غلام یا کنیز کو آزاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس (غلام یا کنیز) کے ہر ایک عضو کے عوض میں اس (آزاد کرنے والے) کے عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا یہاں تک کہ اس کی شرم گاہ کے عوض میں اس کی شرم گاہ کو آزاد کر دے گا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1364)** وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" قَالَ: قُلْتُ: اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا، وَاَكْثَرُهَا ثَمَنًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: کون سا غلام (آزاد کرنے کے لیے) زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے مالک کے نزدیک سب سے نفیس ہو اور جس کی قیمت سب سے زیادہ ہو۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

## 237- بَابُ فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَى الْمَمْلُوْكِ

### باب: غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ (النساء: 36).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، قریبی

1363- اخرجہ احمد (3/9780) والبخاری (2517) ومسلم (1509) والترمذی (1546) والنسائی (4874) وابن حبان (4308) وابن الجارود (968) والبیہقی (271/10)

رشتے داروں کے ساتھ، یتیموں، محتاجوں اور قریب کے پڑوسی کے ساتھ، دور کے پڑوسی کے ساتھ اور اس کے ساتھ والے کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ اور جو تمہارے زیر ملکیت ہیں ان کے ساتھ (سب کے ساتھ اچھا سلوک کرو)"۔

**(1365)** وَعَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَّعَلٰى غُلَامِهٖ مِثْلُهَا، فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ اَنَّهٗ قَدْ سَابَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَيَّرَهٗ بِاُمِّهٖ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ اِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ، فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت معرور بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان پر ایک "حلہ" تھا ان کے "حلے" کی مانند ان کے غلام پر بھی ایک "حلہ" تھا۔ میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے یہ بتایا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک (غلام) شخص کو برا کہا اور اس کی ماں کے حوالے سے اسے عار دلائی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک ایسے شخص ہو جس میں جاہلیت موجود ہے۔ یہ تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے خادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحت کیا ہے تو جس شخص کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو اسے وہی کھلائے جو وہ خود کھاتا ہو اور وہی پہنائے جو وہ خود پہنتا ہو۔ تم ان کو ایسی بات کا پابند نہ کرو جو انہیں مغلوب کر دے اور اگر تم انہیں کسی مشکل میں مبتلا کرو تو ان کی مدد کرو۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1366)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا اَتٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهٗ، فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ اَوْ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ؛ فَاِنَّهٗ وَلِيَ عِلَاجَهٗ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔ "الْاُكْلَةُ" بِضَمِّ الْهَمْزَةِ: وَهِيَ اللُّقْمَةُ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کا خادم کھانا لے کر اس کے پاس آئے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ بٹھا نہیں سکتا تو ایک یا دو لقمے اسے دے کیونکہ اس نے (کھانا پکانے) کی مشقت برداشت کی ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الاکلۃ" میں ہمزہ پیش کے ساتھ ہے اور اس کا معنی ہے "لقمہ"۔

## 238- بَابُ فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الَّذِيْ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ

## باب: اس غلام کی فضیلت، جو اللہ تعالیٰ کے حق کو اور اپنے آقا کے حق کو ادا کرے

1365- اخرجہ احمد (8/21388) والبخاری (30) ومسلم (1661) وابوداؤد (5175) والترمذی (1952) وابن ماجہ (3690)

1366- اخرجہ احمد (3/7810) والبخاری (2557) ومسلم (1662) وابوداؤد (3846)



**(1367)** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ، وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ، فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھے طریقے سے کرے تو اسے دوگنا اجر ملے گا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1368)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ"، وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ لَوْلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْحَجُّ، وَبِرُّ اُمِّيْ، لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَمُوْتَ وَاَنَا مَمْلُوْكٌ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اصلاح کرنے والے غلام کے لئے دوگنا اجر ہے۔

خدا کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد، حج اور میری والدہ کی فرمانبرداری نہ ہوتے، تو میں آرزو کرتا کہ میں اس حالت میں مروں کہ میں غلام ہوتا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1369)** عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَمْلُوْكُ الَّذِيْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهٖ، وَيُؤَدِّيْ اِلٰى سَيِّدِهِ الَّذِيْ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، وَالنَّصِيْحَةِ، وَالطَّاعَةِ، لَهٗ اَجْرَانِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو غلام اپنے پروردگار کی عبادت اچھی طرح سے کرے اور اپنے آقا کے فرائض کو اچھے طریقے سے سرانجام دے اور خیر خواہی و فرمانبرداری سے کام کرے تو اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1370)** وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ: رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ، وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ، وَحَقَّ مَوَالِيْهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهٗ اَمَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا؛ فَلَهٗ اَجْرَانِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

1367- اخرجہ البخاری (2546) ومسلم (1663) وابوداؤد (5169)

1368- اخرجہ البخاری (5248) ومسلم (1665)

1369- اخرجہ البخاری (2551)

1370- اخرجہ البخاری (2544) ومسلم (154) وابو داؤد (2053) والترمذی (1119) والنسائی (3344) وابن ماجہ (1965) والطبرانی (44/1) والبیہقی (128/7)

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں' تین طرح کے لوگوں کو دوگنا اجر ملے گا۔ اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا۔ پھر حضرت محمد ﷺ پر ایمان لائے' وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور آقا کا حق ادا کرے اور وہ شخص جس کی کوئی کنیز ہو اور وہ اسے ادب دکھائے اور اچھی طرح سے ادب سکھائے' اسے تعلیم دے اچھی طرح سے تعلیم تربیت کرے اور پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کرے۔ اس شخص کو بھی دوگنا اجر ملے گا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

## 239-بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِی الْهَرْجِ وَهُوَ: الْاِخْتِلَاطُ وَالْفِتَنُ وَنَحْوُهَا

### باب: ''ہرج'' کے دوران عبادت کرنے کی فضیلت

### اس سے مراد لوگوں کا گھل مل جانا اور فتنے میں مبتلا ہونا ہے

**(1371)** عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''ہرج'' کے دوران عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہوگا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 240-بَابُ فَضْلِ السَّمَاحَةِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْاَخْذِ وَالْعَطَاءِ وَحُسْنِ الْقَضَاءِ وَالتَّقَاضِيْ وَاِرْجَاحِ الْمِكْيَالِ وَالْمِيْزَانِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّطْفِيْفِ وَفَضْلِ اِنْظَارِ الْمُوْسِرِ الْمُعْسِرَ وَالْوَضْعِ عَنْهُ

### باب: خرید و فروخت، لین دین میں نرمی سے کام لینے، اچھے طریقے سے ادائیگی یا تقاضا کرنے، ماپنے، تولنے میں زیادہ دینے کی فضیلت، کم تولنے کی ممانعت، خوشحال اور تنگ دست شخص کو مہلت دینے یا اس کا قرض معاف کر دینے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ [البقرة: 215]،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور تم جو بھی بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے واقف ہوگا''۔

1371-اخرجہ احمد (7/20320) ومسلم (2948) والترمذی (2208) وابن ماجہ (3985) والطبرانی (488/20) وابن حبان (5957) والطیالسی (932) وابن ابی شیبۃ (19146)



وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿وَيَا قَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَهُمْ﴾ (هود: 85)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اے لوگو! ماپ تول پورا کرو انصاف کے ساتھ' اور لوگوں کو ان کی چیزوں میں کوئی کمی نہ دو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (المطففين: 1-6)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بربادی ہے ان لوگوں کے لئے جو جب لوگوں سے تول کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں اور جب ان کو تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں اور جب وہ وزن کر کے دیتے ہیں تو اس میں کمی کر کے دیتے ہیں کیا وہ یہ گمان نہیں کرتے کہ انہیں عظیم دن دوبارہ زندہ کیا جائے گا جب لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے''۔

**(1372)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ لَهٗ، فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعُوْهُ، فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا" ثُمَّ قَالَ: "اَعْطُوْهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهٖ" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا نَجِدُ اِلَّا اَمْثَلَ مِنْ سِنِّهٖ، قَالَ: "اَعْطُوْهُ، فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ سے تقاضا کیا اور سخت زبانی کا مظاہرہ کیا نبی اکرم ﷺ کے ساتھی اس کی طرف بڑھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے رہنے دو! کیونکہ حقدار کو بات کرنے کا حق ہوتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اسے اس کے اونٹ کی مانند' ایک اونٹ دے دو۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! ہمیں اس کے اونٹ سے زیادہ بہتر اونٹ مل رہا ہے تو آپ نے فرمایا: وہی اسے دے دو! کیونکہ تم میں سے سب سے اچھا شخص وہی ہے جو اچھے طریقے سے قرض ادا کرے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1373)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ، وَاِذَا اشْتَرٰى، وَاِذَا اقْتَضٰى" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے نرم دل شخص پر رحم کرتا ہے جو فروخت کرتے ہوئے' خریدتے ہوئے تقاضا کرتے ہوئے' نرمی کا مظاہرہ کرے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1372-اخرجہ احمد (3/9399) والبخاری (2305) ومسلم (1601) والترمذی (1320) والنسائی (4632) وابن ماجہ (2423)

1373-اخرجہ احمد (3/14664) والبخاری (2076) والترمذی (1324) وابن ماجہ (2203) وابن حبان (4903) والطبرانی (672) والبیہقی (357/5)

**(1374)** وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّنَجِّيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سختیوں سے نجات دلائے تو وہ تنگ دست شخص کو مہلت دے یا اس کو (قرض یا ادائیگی) معاف کردے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1375)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كَانَ رَجُلٌ يُّدَايِنُ النَّاسَ، وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ: اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا، فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا وہ اپنے ملازموں سے کہتا تھا: جب تم کسی تنگ دست شخص کے پاس جاؤ تو اسے درگزر کرنا' ہوسکتا ہے کہ (اس کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ ہم سے بھی درگزر کرے' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر کیا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1376)** وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حُوْسِبَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ، اِلَّا اَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوْسِرًا وَكَانَ يَاْمُرُ غِلْمَانَهُ اَنْ يَّتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ. قَالَ اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ -: نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ؛ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص سے حساب لیا گیا اس کے نامہ اعمال میں کوئی نیکی نہیں تھی' بس یہ تھا: وہ لوگوں سے لین دین کرتا تھا وہ خوشحال آدمی تھا وہ اپنے ملازموں کو یہ ہدایت کرتا تھا کہ وہ تنگ دست شخص سے درگزر کریں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم اس بات کے اس شخص سے زیادہ حقدار ہیں تم (اے فرشتو!) اس سے درگزر کرو۔

1374- اخرجہ مسلم (1563) والبیہقی (357/5)

1375- اخرجہ احمد (3/7582) والبخاری (2078) ومسلم (1562) والنسائی (4709) وابن حبان (5042) وابن ابی شیبۃ (196/8) والبیہقی (356/5)

1376- اخرجہ احمد (6/17082) ومسلم (1561) والترمذی (1307) وابن حبان (5047) والطبرانی (537/17) والبیہقی (356/5) والحاکم (2/2226)



اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1377)** وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُتِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِهٖ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا، فَقَالَ لَهٗ: مَاذَا عَمِلْتَ فِی الدُّنْيَا؟ قَالَ: "وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا" قَالَ: يَا رَبِّ اٰتَيْتَنِیْ مَالَكَ، فَكُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ، وَكَانَ مِنْ خُلُقِی الْجَوَازُ، فَكُنْتُ اَتَيَسَّرُ عَلَی الْمُوْسِرِ وَاُنْظِرُ الْمُعْسِرَ. فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: "اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ" فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: هٰكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کو اس کی بارگاہ میں لایا گیا' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا کہ تم نے دنیا میں کیا عمل کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: اور اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے۔ اس نے جواب دیا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے مال دیا تھا۔ میں لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت کیا کرتا تھا میرا طرز عمل نرمی کا تھا۔ میں خوشحال شخص کو آسانی فراہم کرتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دیا کرتا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس بات کا تم سے زیادہ حقدار ہوں (اے فرشتو!) میرے بندے سے درگزر کرو۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اسی طرح سنا ہے۔

**(1378)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا، اَوْ وَضَعَ لَهٗ، اَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ"
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص تنگ دست شخص کو مہلت دے گا اس کے قرض کو معاف کردے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے سائے کے نیچے رکھے گا۔ جب اس (عرش) کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

**(1379)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اشْتَرٰی مِنْهُ بَعِيْرًا، فَوَزَنَ لَهٗ فَاَرْجَحَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

1377- اخرجہ مسلم (29/1560) واخرجہ احمد (9/23444) والبخاری (2077) وابن ماجہ (2420)

1378- اخرجہ احمد (3/8719) والترمذی (1310)

1379- اخرجہ البخاری (443) ومسلم (715) واحمد (5/14199) وابوداؤد (3505) والترمذی (1253) والنسائی (4651)

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے ایک اونٹ خرید لیا اور انہیں (قیمت) کا وزن د
ہوئے، زیادہ ادائیگی کی۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1380)** وَعَنْ اَبِیْ صَفْوَانَ سُوَیْدِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِیُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ، فَجَاءَنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِیْلَ، وَعِنْدِیْ وَزَّانٌ یَزِنُ بِالْاَجْرِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ: "زِنْ وَاَرْجِحْ"
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ".

✧✧ حضرت ابوصفوان سوید بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اور مخرمہ عبدی نے "ہجر" کے مقام سے ایک کپڑا خریدا۔ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ہمارے ساتھ ایک پاجامے کا سودا کیا۔ میرے پاس سکے تولنے والا موجود تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس وزن کرنے والے سے فرمایا: تم وزن کرو اور زیادہ تولنا۔ (یعنی اسے زیادہ دینا)
اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1380- اخرجہ احمد (7/19120) وابوداؤد (3336) والترمذی (1309) والنسائی (4606) والدارمی (2585) والحاکم (2230) وابن حبان (5138) وابن الجارود (559) والطیالسی (1192) والطبرانی (7402) وابن ماجہ (2220) والبیہقی (32/6)



# كِتَابُ الْعِلْمِ

# علم کا بیان

## 241- بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ تَعَلُّمًا وَّتَعْلِیْمًا لِلّٰهِ

## باب: علم "اللہ تعالیٰ کے لیے علم حاصل کرنے اور اس کی تعلیم دینے" کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا﴾ (طه: 114)،
✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور تم دعا کرو! اے میرے پروردگار میرے علم میں اضافہ کر"۔
وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ﴾ (الزمر: 9)،
✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم فرما دو کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے برابر ہیں"۔
وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ﴾ (المجادلة: 11)،
✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "وہ لوگ جو تم میں سے ایمان لائے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا اللہ تعالیٰ نے ان کے درجات کو بلند کیا ہے"۔
وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ (فاطر: 28)
✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے، اس سے، اہل علم ہی ڈرتے ہیں"۔

**(1381)** وَعَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ". مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.
✧✧ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے، اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1382)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا حَسَدَ

1381- اخرجہ مالک (1667) واحمد (6/16842) والبخاری (71) ومسلم (1037) والترمذی (2647) وابن ماجہ (220) والدارمی (224) وابن حبان (89) والطبرانی (18/2) الکبیر (729/19) والقضاعی (346)

اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا، فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالْمُرَادُ بِالْحَسَدِ: الْغِبْطَةُ، وَهُوَ اَنْ يَّتَمَنّٰى مِثْلَهٗ.

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جاتا ہے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور اسے حق کے راستے میں خرچ کرنے کی توفیق دی ہو اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہو اور اس کی تعلیم دیتا ہو۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں حسد کا مطلب ہے رشک کرنا یعنی دوسرے جیسا بننے کی آرزو کرنا۔

**(1383)** وَعَنْ اَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا؛ فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ، وَكَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ، فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِّنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ؛ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَاً، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهٖ، فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے جس ہدایت اور علم کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا ہے اس کی مثال اس بادل کی طرح ہے جو کسی زمین پر برستا ہے تو زمین کا ایک حصہ پاکیزہ ہوتا ہے وہ اس پانی کو قبول کر لیتا ہے وہاں پر گھاس اور بہت زیادہ چارہ اگ جاتا ہے۔ زمین کا کچھ حصہ سخت ہوتا ہے وہ پانی کو روک لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ خود اس پانی کو پیتے ہیں اور جانوروں کو پلاتے ہیں۔ (باغات وکھیتوں کو) سیراب کرتے ہیں' زمین کا ایک حصہ وہ ہوتا ہے جو دلدلی ہوتا ہے وہ پانی کو نہ روکتا ہے اور نہ ہی وہاں پر گھاس وغیرہ اگتی ہے تو یہ اس شخص کی مثال ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے دین کا علم حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ اسے اس چیز کے ہمراہ نفع دے جس چیز کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا ہے۔ وہ اس کا علم حاصل کرے لوگوں کو اس کی تعلیم دے اور جو شخص اس کی طرف سر اٹھا کر نہ دیکھے اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو قبول نہ کرے جس کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا گیا ہے (تو اس کی مثال اس دلدلی جگہ کی طرح ہے۔)

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1384)** وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ

1383- اخرجہ احمد (7/19090) والبخاری (79) ومسلم (2282) والنسائی (3/5843) وابن حبان (4) ترمذی (ص/24) والبیہقی (368/1)



تمہاری وجہ سے کسی ایک شخص کو بھی ہدایت نصیب کرے تو یہ تمہارے لئے (سرخ اونٹوں کا مالک ہونے) سے زیادہ بہتر ہوگا۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1385)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری طرف سے تبلیغ کر دو! خواہ ایک آیت ہو اور بنی اسرائیل کے حوالے سے روایت بیان کر دیا کرو' اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جو شخص جان بوجھ کر کوئی جھوٹی بات میری طرف منسوب کرے گا وہ جہنم میں اپنی جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار رہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1386)** وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی راستے پر علم کے حصول کیلئے چلے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان کر دے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1387)** وَعَنْهُ اَيْضًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی ہدایت کی طرف دعوت دے تو اسے ان لوگوں کے اجروں جتنا اجر ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور ان لوگوں کے اجروں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1388)** وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا مَاتَ ابْنُ اٰدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، اَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهٖ، اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْ لَهٗ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب آدم کا بیٹا فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے ماسوائے تین چیزوں کے' صدقہ جاریہ، وہ علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے اور وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

1385- اخرجہ احمد (6496) والبخاری (2471) والترمذی (2678) وابن حبان (2656) وابن ابی شیبۃ (760/8) والقضاعی (662) والبیہقی (1190)

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1389)** وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا، اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَمَا وَالَاهُ، وَعَالِمًا، اَوْ مُتَعَلِّمًا" . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

قَوْلُهُ: "وَمَا وَالَاهُ": اَىْ طَاعَةُ اللّٰهِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ دنیا ملعون ہے اور اس میں موجود ہر چیز ملعون ہے' ماسوائے اللہ کے ذکر کے' جو اس ذکر پر کاربند رہے' عالم کے اور طالب علم کے (یہ ملعون نہیں ہیں)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ قول کہ "وما ولاہ" سے مراد ہے: اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

**(1390)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ" .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وقال: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص علم کی طلب میں نکلے وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوگا تب تک جب تک وہ واپس نہ آجائے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

**(1391)** وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخدرى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَنْ يَّشْبَعَ مُؤْمِنٌ مِّنْ خَيْرٍ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ" .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مومن بھلائی سے کبھی بھی سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی آخری منزل جنت ہوتی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

**(1392)** وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتّٰى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِي النَّاسِ الْخَيْرَ" .

1390- اخرجہ الترمذی (2656) ابن ماجہ (227)

1391- اخرجہ الترمذی (2695) ابن حبان (903)

1392- اخرجہ الترمذی (2694)



رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عالم شخص کو عبادت گزار شخص پر وہی فضیلت حاصل ہے جو میری تم میں سے ادنیٰ شخص پر ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے' آسمان اور زمین میں رہنے والی سب مخلوقات' یہاں تک کہ اپنے بل میں موجود چیونٹی' یہاں تک کہ مچھلیاں بھی' لوگوں کو بھلائی دینے والے شخص کے لئے دعائے رحمت کرتی رہتی ہیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

**(1393)** وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَبْتَغِيْ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ، وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ، وَاِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ اَخَذَهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ" . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ' رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

✧✧ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی ایسے راستے پر چلے جس میں وہ علم حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور فرشتے علم کے طلب گار کے عمل سے راضی ہو کر اپنے پَر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں اور عالم شخص کے لئے آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز' یہاں تک کہ پانی میں موجود مچھلیاں' بھی دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم شخص کو عبادت گزار شخص پر وہی فضیلت حاصل ہے جو چودھویں کے چاند کو تمام ستاروں پر حاصل ہے اور بے شک علماء' انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ انبیاء وراثت میں دینار یا درہم نہیں چھوڑتے بلکہ وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں۔ جو شخص اس کو حاصل کر لے اس نے بہت بڑے حصے کو حاصل کر لیا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1394)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا، فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ" .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو خوش رکھے جو ہم سے کوئی بات سن کر اس کی تبلیغ کر دے' اسی طرح جس طرح اس نے سنی ہے' کیونکہ بعض اوقات جس شخص تک تبلیغ کی گئی ہو وہ براہ راست سننے والوں سے زیادہ بہتر طور پر اسے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

1393- اخرجہ احمد (8/21774) وابوداؤد (3641) والترمذی (2691) وابن ماجہ (223) والدارمی (342) وابن حبان (88) الفتح (160/1)

1394- اخرجہ احمد (2/4157) والترمذی (2666) وابن ماجہ (232) وابن حبان (66) وابونعیم (331/7)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

**(1395)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ، اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَارٍ" .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص سے کوئی علم کی بات پوچھی جائے اور وہ اس سے چھپالے تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

**(1396)** وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ - عَزَّوَجَلَّ - لَا يَتَعَلَّمُهُ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" يَعْنِيْ: رِيْحَهَا .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی ایسا علم حاصل کرے جسے اللہ کی رضا کے لیے حاصل کیا جاتا ہو لیکن وہ شخص اسے دنیاوی فائدے کے حصول کے لیے حاصل کرے تو ایسا شخص قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں پر لفظ ''عرف'' سے مراد خوشبو ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح سند'' کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1397)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا، اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اس علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں کے درمیان میں سے ہی اٹھالے گا' بلکہ وہ اس علم کو: علماء کے اٹھانے کے ذریعے اٹھائے گا۔ یہاں تک کہ وہ کسی عالم کو باقی نہیں رہنے دے گا۔ تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے ان سے مسئلے دریافت کئے جائیں گے' وہ علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیں گے' خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

---

1395- اخرجہ احمد (3/7574) والترمذی (2658) وابوداؤد (3658) وابن ماجہ (266)

1396- اخرجہ احمد (3/8475) وابوداؤد (3664) وابن ماجہ (252) وابن حبان (78) والحاکم (1/288)

1397- اخرجہ احمد (2/6521) والبخاری (100) ومسلم (2673) والترمذی (2661) وابن ماجہ (52) والدارمی (239) والحمیدی (581) وابن حبان (4571) والطیالسی (2292)



# كِتَابُ حَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَشُكْرِهٖ

# اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے شکر کا بیان

## 242- بَابُ وُجُوْبِ الشُّكْرِ

## باب: شکر کا واجب ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾ (البقرۃ: 152)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا تم میرا شکر کرو' ناشکری نہ کرو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾ (ابراھیم: 7)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ عطا کروں گا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ (بنی اسرائیل: 111)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم کہو! ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (یونس: 10) .

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور ان کی آخری دعا یہ ہوگی: ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

**(1398)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اُتِيَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّلَبَنٍ، فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ . فَقَالَ جِبْرِيْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس رات مجھ معراج کروائی گئی اس رات دو پیالے میرے سامنے لائے گئے ایک شراب کا تھا اور ایک دودھ کا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی طرف دیکھا اور

---

1398- اخرجہ احمد (3/10652) والبخاری (3394) ومسلم (168) والترمذی (3141) والنسائی (5673) وابن حبان (52) وابن مندہ (728) وابوعوانہ (129/1) وعبدالرزاق (9719) والبیہقی (387/2)

پھر دودھ کے پیالے کو پکڑ لیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، جس نے آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی کی۔ اگر آپ شراب پکڑتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1399)** وَعَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّ اَمْرٍ ذِىْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ". حَدِيْثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَغَيْرُهٗ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر اہم کام، جس کے شروع میں "الحمد للہ" نہ پڑھی جائے، وہ ناقص ہوتا ہے۔

**(1400)** وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهٖ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِىْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِىْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: ابْنُوْا لِعَبْدِىْ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ، وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی شخص کا بچہ فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے تم نے اس کے لختِ جگر کو قبض کیا ہے۔ وہ جواب دیتے ہیں جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پھر میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ جواب دیتے ہیں، اس نے تیری حمد بیان کی اور "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام "بیت الحمد" رکھو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

**(1401)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ يَاْكُلُ الْاَكْلَةَ، فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا، وَيَشْرَبُ الشَّرْبَةَ، فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے راضی ہو جاتا ہے جو کچھ کھاتا ہے تو اس پر اس کی حمد بیان کرتا ہے اور جب کچھ پیتا ہے تو اس پر اس کی حمد بیان کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1399-اخرجہ احمد (3/8720) وابو داؤد (4840) والنسائی (494) وابن ماجہ (1894) وابن حبان (1) والبیہقی (208/3) والدارقطنی (229/1)



# كِتَابُ الصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کا بیان

### 243- بَابُ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَفَضْلِهَا وَبَعْضِ صِيَغِهَا

### باب: نبی اکرم پر درود بھیجنے کا حکم، اس کی فضیلت اس کے بعض صیغوں کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (الاحزاب: 56).

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور اچھی طرح سے سلام بھیجو"۔

**(1402)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ صَلٰوةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1403)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَوْلَى النَّاسِ بِىْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَىَّ صَلٰوةً".

رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے۔

1402-اخرجہ مسلم (384) وابوداؤد (253) والترمذی (3614) والنسائی (677) وانظر (1049)

1403-اخرجہ الترمذی (484) والبخاری (177/5) وابن حبان (6/4342) والبیہقی (249/3)

اس حدیث کوامام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

**(1404)** وَعَنْ اَوس بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ، فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ". قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرَمْتَ؟! قَالَ: يَقُوْلُ بَلِيْتَ. قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ". رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

✧✧ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا دن جمعہ کا ہے اس دن مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمارا درود آپ کے سامنے کیسے پیش کیا جائے گا' جب آپ کی ہڈیاں ختم ہو چکی ہوں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کے لئے یہ بات حرام کی ہے کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے یا خراب کرے؟

**(1405)** وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایسے شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ درود نہ بھیجے۔

اس حدیث کوامام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

**(1406)** وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا، وَصَلُّوْا عَلَيَّ، فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ". رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، میری قبر کو عید نہ بنا لینا اور مجھ پر درود بھیجنا۔تمہارا درود مجھ تک پہنچے گا خواہ تم جہاں کہیں بھی ہو۔

اس حدیث کوامام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح سند'' کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1407)** وَعَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ". رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح کو میری طرف واپس بھیج دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

1405-اخرجہ احمد (3/5865) والترمذی (3556) وابن حبان (908)

1406-اخرجہ احمد (3/8812) وابوداؤد (2042)

1407-اخرجہ احمد (10827) وابوداؤد (2041)



اس حدیث کوامام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح سند'' کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1408)** وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص کنجوس ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

اس حدیث کوامام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

**(1409)** وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلٰوتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَجِلَ هٰذَا" ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ - اَوْ لِغَيْرِهِ -: "اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهِ سُبْحَانَهُ، وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَاءَ". رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا: جس نے دعا مانگتے ہوئے' نہ تو اللہ تعالیٰ کی بزرگی کا تذکرہ کیا اور نہ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے۔ پھر آپ نے اسے بلایا اور اسے فرمایا: (راوی کو شک ہے شاید اس کی جگہ کسی اور سے فرمایا) جب تم میں سے کوئی ایک شخص دعا مانگنے لگے تو پہلے اپنے پروردگار کی حمد بیان کرے پھر اس کی ثناء بیان کرے پھر اپنے نبی علیہ السلام پر درود بھیجے پھر اس کے بعد وہ جو چاہے دعا مانگے۔

اس حدیث کوامام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

**(1410)** وَعَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ:

1408-اخرجہ احمد (1/1736) والترمذی (3557) والنسائی (8100) ابن حبان (909) وابویعلی (6776) والبیہقی (1565)

1409-اخرجہ احمد (9/23992) وابوداؤد (1481) والترمذی (3487) وابن حبان (1960) وابن خزیمۃ (709) والحاکم (1/840) والطبرانی (791/18)

1410-اخرجہ احمد (6/18127) والبخاری (3370) ومسلم (406) وابوداؤد (976) والترمذی (483) والنسائی (1287) وابن ماجہ (409) والحمیدی (711) وابن حبان (912) وابن الجارود (206) والطیالسی (1061) وابن ابی شیبۃ (507/2) والدارمی (1342)

"قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ . اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ".
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابومحمد کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! ہم نے آپ پرسلام کیسے بھیجنا ہے یہ تو ہم جان چکے ہیں! ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر! جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔

اے اللہ تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے"۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1411)** وَعَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحنُ فِىْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ: اَمَرَنَا اللّٰه تَعَالٰى اَنْ نُصَلِّىْ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَكَيْفَ نُصَلِّىْ عَلَيْكَ؟ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْت عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی' یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے' تو ہم آپ کی خدمت میں کس طرح ہدیہ درود پیش کریں؟ نبی اکرم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم لوگوں نے یہ آرزو کی: کاش! بشیر بن سعد نے آپ سے یہ سوال نہ کیا ہوتا' لیکن کچھ دیر بعد آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس طرح (درود شریف) پڑھو:

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

("اے اللہ! تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر رحمت نازل کر' جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر رحمت

1411- اخرجہ احمد (8/22415) ومسلم (405) وابوداؤد (980) والترمذی (3231) والنسائی (1284) الکبریٰ (6/11423) واللیلۃ (48)



نازل کی اور حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل کر' جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر برکت نازل کی۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے"۔

(پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز میں تشہد کے دوران) سلام پڑھنے کا طریقہ تمہیں معلوم ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1412)** وَعَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰه كَيْفَ نُصَلِّىْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: "قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوحمید ساعدی بیان کرتے ہیں' لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ تو نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

"اے اللہ! تو حضرت محمد' ان کی ازواج' ان کی ذریت پر درود نازل کر' جیسے تو نے آلِ ابراہیم پر درود نازل کیا اور تو حضرت محمد' ان کی ازواج اور ان کی ذریت پر برکت نازل کر جیسے تو نے آلِ ابراہیم پر برکت نازل کی۔ بے شک تو لائقِ حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔"

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1412- اخرجہ احمد (9/23661) والبخاری (3369) ومسلم (407) وابو داؤد (979) والنسائی (188) وابن ماجہ (905) وابن ابی شیبۃ (507/2) والبیہقی (151/2)

# کِتَابُ الْاَذْكَارِ

## اذکار کا بیان

### 244–بَابُ فَضلِ الذِّكرِ وَالْحَثِّ عَلَيهِ

### باب: ذکر کی فضیلت اور اس کی ترغیب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ﴾ (العنكبوت: 45)،

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑا ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاذْكُرُوْنِىْٓ اَذْكُرْكُمْ﴾ (البقرة: 152)،

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِىْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ﴾ (الاعراف: 205)،

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم اپنے پروردگار کو اپنے دل میں بلند آواز کے بغیر گریہ وزاری اور خوف کے ہمراہ صبح شام یاد کرو اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (الجمعة: 10)،

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ﴾ ...

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں''۔

اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (الاحزاب: 35)،

✧ یہ آیت یہاں تک ہے ''اور اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں' اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے مغفرت اور عظیم اجر تیار کیا ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾



(الاحزاب: 41-42) الآية.

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو اور صبح وشام اس کی پاکی بیان کرو''۔

وَالْاٰيَاتُ فِى الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ. اس بارے میں آیات بہت زیادہ اور معلوم ہیں۔

**(1413)** وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِى الْمِيْزَانِ، حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو کلمات زبان پر بہت آسان ہیں لیکن نامہ اعمال میں بہت بھاری ہوں گے' رحمٰن کو بہت محبوب ہیں (وہ یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ العظيم۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1414)** وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَاَنْ اَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: میرا یہ کہنا ''سبحان اللہ' الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر'' یہ میرے نزدیک' ہر اس چیز سے بہتر ہے' جس پر سورج طلوع ہو (یعنی دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے)

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1415)** وَعَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ، فِىْ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطٰنِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِىَ، وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖٓ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ".

وَقَالَ: "مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، فِىْ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

1413- اخرجہ احمد (7/7170) والبخاری (6406) ومسلم (2694) والترمذی (3479) والنسائی (830) وابن ماجہ (3806) وابن ابی شیبۃ (10/288) وابن حبان (831) والبیہقی (ض/499)

1414- اخرجہ مسلم (2695) والترمذی (3608) والنسائی (835) وابن حبان (834) وابن ابی شیبۃ (295/10)

1415- اخرجہ مالک (486) واحمد (3/8014) والبخاری (3393) ومسلم (2691) والترمذی (3479) والنسائی (25) وابن ماجہ (3798) وابن حبان (3/849)

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص یہ پڑھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں' صرف وہی معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اس کی بادشاہی ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

جو شخص روزانہ ''سو'' مرتبہ اسے پڑھ لے تو یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور اس کے نامہ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور یہ اس دن شیطان سے اس کے بچاؤ کے لئے رکاوٹ بن جائے گا یہاں تک کہ شام ہو جائے اور اس دن اس شخص کے عمل سے زیادہ فضل کسی نے عمل نہیں کیا ہوگا' ماسوائے اس شخص کے' جو اس سے زیادہ مرتبہ اس کلمے کو پڑھ لے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: جو شخص روزانہ سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھ لے اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1416)** وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْب الْاَنْصَارِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ ؛ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ . كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص یہ پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اس کی بادشاہی ہے' حمد اس کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

جو شخص اسے دس مرتبہ پڑھ لے تو یہ اس کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے' چار غلام آزاد کرنے کے برابر ہے''۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1417)** وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ؟ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں اس کلام کے بارے میں نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کلام سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1418)** وَعَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ - اَوْ تَمْلَاُ - مَا بَيْنَ

1416- اخرجہ احمد (9/23605) والبخاری (6404) ومسلم (2693) والترمذی (3564)

1417- اخرجہ مسلم (85/2631) والترمذی (3604)



السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابومالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''طہارت' نصف ایمان ہے۔ الحمدللہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمدللہ پڑھنا زمین و آسمان میں موجود جگہ کو (نیکیوں سے) بھر دیتے ہیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1419)** وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِىٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: عَلِّمْنِىْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ . قَالَ: "قُلْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ" قَالَ: فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّىْ، فَمَا لِىْ؟ قَالَ: "قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ، وَارْحَمْنِىْ وَاهْدِنِىْ، وَارْزُقْنِىْ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی آپ مجھے ایسے کلمے کے بارے میں بتائیں جسے میں پڑھ لیا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے' بہت زیادہ' اللہ پاک ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور اللہ تعالیٰ جو غالب اور حکمت والا ہے اس کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''۔

اس دیہاتی نے دریافت کیا' یہ تو میرے پروردگار کے لئے ہوا' میرے لئے (کیا دعا ہوگی) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔

''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ہدایت نصیب کر اور مجھے رزق عطا کر''۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1420)** وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" قِيْلَ لِلْاَوْزَاعِيِّ - وَهُوَ اَحَدُ رواة الحديث -: كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا' آپ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین مرتبہ

1419- اخرجہ مسلم (2696)

1420- اخرجہ احمد (8/22428) ومسلم (591) وابوداؤد (1513) والترمذی (300) والنسائی (1336) وابن ماجہ (928) والدارمی (1348) وابن حبان (2003) وابن خزیمہ (737) وابوعوانہ (242/2) والبیہقی (183/2)

استغفار پڑھا کرتے تھے اور یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

''اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے' تجھی سے سلامتی (حاصل ہوتی ہے) اسے جلال واکرام والی تو برکت والا ہے''۔

(اس حدیث کے راوی) ولید کہتے ہیں' میں نے (اپنے استاد) امام اوزاعی سے دریافت کیا' نبی اکرم ﷺ استغفار میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1421)** وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے وہ ایک (ہی معبود) ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کی بادشاہی ہے۔ تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو جو عطا کرنا چاہے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دینا چاہے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیری (مشیت) کے مقابلے میں کسی کوشش کرنے والے کی کوشش کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔'' یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1422)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ، حِيْنَ يُسَلِّمُ: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ" قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ حضرت ابو زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے:

1421- اخرجہ احمد (6/18182) والبخاری (844) ومسلم (893) وابو داؤد (1505) والنسائی (1340) والدارمی (1349) وابو عوانہ (244/2) وابن حبان (2005) وعبدالرزاق (4224) والطبرانی (20/9061) وابن ابی شیبۃ (231/10)

1422- اخرجہ احمد (5/16105) ومسلم (594) وابو داؤد (1507) والنسائی (1338) وابن حبان (2008) وابن خزیمۃ (741) وابو عوانہ (24502) ابن ابی شیبۃ (332/10) والبیہقی (185/2)



لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔

''اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ تمام بادشاہی اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں' نعمت اسی کی (عطا) ہے اور فضل اسی کا ہے اور اچھی تعریف اسی کے لیے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ خالص دین اسی کے لیے ہے' اگرچہ یہ کفار کو کتنا ہی ناپسند ہو۔''

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1423)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى، وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِّنْ اَمْوَالٍ، يَحُجُّوْنَ، وَيَعْتَمِرُوْنَ، وَيُجَاهِدُوْنَ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ. فَقَالَ: "اَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟" قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "تُسَبِّحُوْنَ، وَتَحْمَدُوْنَ، وَتُكَبِّرُوْنَ، خَلْفَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ" قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ الرَّاوِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، لَمَّا سُئِلَ عَنْ كَيْفِيَّةِ ذِكْرِهِنَّ قَالَ: يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلُّهُنَّ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ".

"اَلدُّثُوْرُ" جَمْعُ دَثْرٍ - بِفَتْحِ الدَّالِ وَاِسْكَانِ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ - وَهُوَ: اَلْمَالُ الْكَثِيْرُ.

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' غریب مہاجرین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: صاحب حیثیت لوگ زیادہ درجات اور جنت حاصل کر گئے ہیں کیونکہ وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جیسے ہم نماز ادا کرتے ہیں اور اسی طرح روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس اضافی مال موجود ہے اس لیے وہ حج کر لیتے ہیں' عمرہ کر لیتے ہیں' جہاد کرتے ہیں' صدقہ کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کی تعلیم دوں جس کے نتیجے میں تم اس شخص تک پہنچ جاؤ جو تم سے آگے گزر چکا ہو اور اس سے آگے نکل جاؤ جو تم سے پیچھے ہو اور تم سے کوئی بھی شخص زیادہ فضیلت نہیں رکھے' سوائے اس شخص کے جو تمہارے اس عمل جیسا عمل کرے؟

انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 33 مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔

ابوصالح نامی راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں، جب ان سے ذکر کی کیفیت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر۔ ان میں سے ہر ایک کو 33 بار پڑھا جائے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

مسلم نے اپنی روایت میں اس بات کو اضافی نقل کیا ہے۔ دوبارہ غریب مہاجرین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی: ہمارے صاحب حیثیت بھائیوں نے اس چیز کے بارے میں جان لیا ہے جو ہم پر عمل کرتے ہیں اور وہ بھی اس عمل کو کرنے لگ گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کا فضل ہے، جس کو چاہے عطا کر دیتا ہے۔

**(1424)** وَعَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وقال تَمَامَ الْمِئَةِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہر نماز کے بعد 30 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ 33 مرتبہ اللہ اکبر اور 100 ویں مرتبہ یہ کلمہ پڑھے۔

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کی بادشاہی ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے“۔

تو اس شخص کی تمام خطائیں معاف ہو جائیں گی اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ جتنی ہوں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1425)** وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ - اَوْ فَاعِلُهُنَّ - دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ: ثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ تَسْبِيْحَةً . وَثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ تَحْمِيْدَةً، وَّاَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ تَكْبِيْرَةً" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بعض کلمات ایسے ہیں جنہیں ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے والا کبھی محروم نہیں رہتا، 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ، 34 مرتبہ اللہ اکبر

1424- اخرجہ احمد (3/8842) مسلم (597) والنسائی (143) وابن حبان (2013) وابن خزیمۃ (570) وابوعوانۃ (247/2) والبیہقی (187/2)

1425- اخرجہ مسلم (596) والبخاری (622) والترمذی (3423) والنسائی (1348) ابن حبان (2019) وابن ابی شیبۃ (228/10) والطبرانی (1060) وابوعوانۃ (247/2) والطبرانی (259/19) والبیہقی (187/2)



اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1426)** وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ" . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگا کرتے تھے۔

”اے اللہ! میں بزدلی اور کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے سٹھیا جانے والی عمر تک لے جایا جائے اور میں دنیا کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں“۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1427)** وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخَذَ بِيَدِهٖ، وَقَالَ: "يَا مُعَاذُ، وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ" فَقَالَ: "اُوْصِيْكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" .
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

✧✧ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ان کا ہاتھ تھاما آپ نے فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں پھر آپ نے ارشاد فرمایا ہے: اے معاذ! میں تمہیں تلقین کرتا ہوں کہ تم ہر نماز کے بعد یہ پڑھنا نہ چھوڑنا۔

”اے اللہ! تو اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی اچھے طریقے سے عبادت، کے لئے میری مدد کر“۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ”صحیح سند“ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1428)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

1426- اخرجہ احمد (1/1585) والبخاری (2822) والترمذی (3578) والنسائی (5460) وابن حبان (1004) وابن ابی شیبۃ (188/10) والبزار (1141) وابن خزیمۃ (746) الطبرانی (661) وابویعلی (716)

1427- اخرجہ احمد (8/22180) وابوداؤد (1522) والنسائی (1302) والحاکم (1010) والطبرانی (20) وابن حبان (2020) وابن خزیمۃ (751)

1428- اخرجہ احمد (3/7241) ومسلم (855) وابوداؤد (983) والنسائی (1309) وابن ماجہ (909) والدارمی (1344) وابن حبان (1967) وابن الجارود (207) وابوعوانۃ (235/2) وابن خزیمۃ (721) والبیہقی (153/2)

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص تشہد میں بیٹھے تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور یہ کہے:

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے' قبر کے عذاب سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1429)** وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَسْرَفْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیان سب سے آخر میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے جو میں پہلے کر چکا ہوں یا جو بعد میں کروں گا جو میں نے خفیہ طور پر کئے اور جو اعلانیہ طور پر کئے جو میں نے تی کی اور جس چیز کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے تو ہی آگے لانے والا ہے تو ہی پیچھے کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1430)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن کے حکم پر عمل کرنے کیلئے بکثرت یہ تسبیح پڑھا کرتے تھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

(اے اللہ تو پاک ہے' اے ہمارے پروردگار! تیری ہی ذات حمد کے لائق ہے۔ اے اللہ! تو مجھے بخش دے)

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1431)** وَعَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ:

1429-اخرجہ مسلم (771) والترمذی (2433) وابن حبان (1966) وابوعوانۃ (335/2) والبیہقی (32/2)

1430-اخرجہ احمد (9/24218) والبخاری (794) ومسلم (484) وابوداؤد (877) والنسائی (1046) وابن ماجہ (889) وابن حبان (1929) وابن خزیمۃ (605) وابوعوانۃ (186/2) والبیہقی (86/2)



"سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ رکوع اور سجدے میں یہ کلمات پڑھا کرتے تھے

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ

(نہایت پاک اور انتہائی پاکیزہ (ہے تمام) فرشتوں اور روح (الامین) کا پروردگار۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1432)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ - عَزَّوَجَلَّ -، وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جہاں تک رکوع کا تعلق ہے تو اس میں تم اپنے پروردگار کی عظمت کا تذکرہ کرو اور سجدے کی حالت میں خوب اچھی طرح سے دعا مانگا کرو یہ اس بات کے لائق ہے کہ تمہاری دعا قبول ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1433)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: انسان اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے کی حالت میں ہوتا ہے' لہٰذا تم سجدے کی حالت میں کثرت سے دعا مانگو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1434)** وَعَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ: دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ، وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ، وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ سجدے کی حالت میں یہ دعا مانگا کرتے تھے:

1431-اخرجہ احمد (9/25663) ومسلم (487) وابو داؤد (872) والنسائی (1047) وابن حبان (1899) وابن خزیمۃ (606) وابو داؤد (167/2) والبیہقی (87/2)

1432-اخرجہ احمد (1/1900) ومسلم (479) وابوداؤد (876) والنسائی (1044) الکبری (7623) وابن ماجہ (3899) وابن حبان (1896) ابن خزیمۃ (548) وعبد الرزاق (2839) والحمیدی (489) وابو یعلی (2387) وابوعوانۃ (170/2) وابن ابی شیبۃ (248/1) والدارمی (1325) والبیہقی (87/2)

1433-اخرجہ احمد (9452) ومسلم (482) وابوداؤد (875)

1434-اخرجہ مسلم (483) وابوداؤد (878) وابن حبان (1931) وابوعوانۃ (185/2) والطحاوی (224/1)

اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِی کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ

(اے اللہ! تو میرے چھوٹے اور بڑے پہلے اور بعد والے علانیہ اور خفیہ ذنب بخش دے)۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1435)** وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: افْتَقَدْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَتَحَسَّسْتُ، فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ - اَوْ سَاجِدٌ - يَقُوْلُ: "سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ" وَفِىْ رِوَايَةٍ: فَوَقَعَتْ يَدِىْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ، وَهُوَ فِى الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا اُحْصِىْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک رات (میں نیند سے بیدار ہوئی) تو مجھے محسوس ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر موجود نہیں ہیں' (گھپ اندھیرا تھا) میں نے آپ کو تلاش کرنے کی کوشش کی' آپ اس وقت رکوع یا شاید سجدے کی حالت میں تھے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا' آپ اس وقت سجدے کی حالت میں تھے' آپ کے دونوں پاؤں کھڑے ہوئے تھے' آپ یہ دعا مانگ رہے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِى ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

''اے اللہ میں تیری ناراضگی سے تیری رضا اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری (گرفت سے بچنے کے لیے) تیری پناہ میں آتا ہوں میں اس طرح تعریف نہیں کرسکتا جیسے تو نے خود اپنی کی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1436)** وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ!" فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ: كَيْفَ يَكْسِبُ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: "يُسَبِّحُ مِئَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ، اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَالَ الْحُمَيْدِىُّ : كَذَا هُوَ فِىْ كِتَابِ مُسْلِمٍ: "اَوْ يُحَطُّ" قَالَ الْبَرْقَانِىُّ: وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ، وَيَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ مُوْسَى الَّذِىْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ من جهتِه فَقَالُوْا: "وَيُحَطُّ" بغَيْرِ اَلِفٍ .

1435- اخرجہ احمد (9/25233) ومسلم (485) والنسائی (1130)

1436- اخرجہ احمد (1/1496) ومسلم (2698) والترمذی (3474) والنسائی (152) وابن حبان (825) والطبرانی (702) والحمیدی (80) وابو یعلی (829) وابن ابی شیبۃ (294/10) وعبد بن حمید (134) وابونعیم (537) اصبہان (83/1)



✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کرسکتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمائے تو آپ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک شخص نے دریافت کیا کوئی شخص روزانہ ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے تو اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے ایک ہزار گناہ معاف ہو جائیں گے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حمیدی نے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں اسی طرح ہے کہ انہیں مٹا دیا جائے گا۔

برقانی کہتے ہیں اس کو شعبہ نے اور ابوعوانہ نے اور یحییٰ قطان نے موسیٰ کے حوالے سے روایت کیا ہے جس کے حوالے سے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حوالے سے روایت کیا ہے ان کے الفاظ میں لفظ ''وَيَحُطَّ'' ہے جو ''الف'' کے بغیر ہے۔

**(1437)** وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ: فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْىٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيَجْزِءُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: انسان پر لازم ہے کہ وہ روزانہ اپنے تمام جوڑوں کا صدقہ ادا کرے۔ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔ الحمدللہ کہنا صدقہ ہے۔ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ (اور ان تمام جوڑوں کو صدقے کی ادائیگی) کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ چاشت کے وقت دو نوافل ادا کر لئے جائیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1438)** وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِىَ فِىْ مَسْجِدِها، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِىَ جَالِسَةٌ، فَقَالَ: "مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِىْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟" قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

1438- اخرجہ احمد (10/26820) ومسلم (2726) والترمذی (3577) وابوداؤد (1503) والنسائی (1351) والیوم واللیلۃ (161) وابن ماجہ (3808) وابن حبان (828)

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ".

وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ: "اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهَا؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ".

✧✧ ام المومنین سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت' جب آپ نماز ادا کر چکے تھے' ان کے ہاں سے تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت اپنی جائے نماز پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ چاشت کے وقت آپ واپس تشریف لائے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا جب میں گیا تھا' تم اس وقت سے اس حالت میں بیٹھی ہوئی (مسلسل تسبیح پڑھ رہی ہو) سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے (پاس سے جانے) کے بعد میں نے چار کلمات تین مرتبہ پڑھے۔ اگر ان کا وزن اس چیز کے ساتھ کیا جائے جو تم نے صبح سے لے کر اب تک پڑھی ہے تو وہ کلمات زیادہ وزنی ہونگے۔ (وہ یہ ہیں)۔

"پاک ہے اللہ کی ذات۔ حمد اس کے لیے مخصوص ہے۔ اس کی مخلوق کی تعداد کے حساب سے اس کی ذات کی رضا کے حساب سے اس کے عرش کے وزن کے حساب سے اور اس کے کلمات کی سیاہی کے حساب سے"۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

انہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

"پاک ہے اللہ کی ذات اس کی مخلوق کی تعداد کے حساب سے پاک ہے' اللہ کی ذات۔ اس کی ذات کی رضا کے حساب سے پاک ہے۔ اللہ کی ذات اس کے عرش کے وزن کے حساب سے پاک ہے اللہ کی ذات۔ اس کے کلمات کی سیاہی کے حساب سے"۔

ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں "کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں کہ تم انہیں پڑھ لیا کرو"۔

"پاک ہے اللہ کی ذات اس کی مخلوق کی تعداد کے حساب سے"۔

(نبی اکرم ﷺ نے اس جملہ کو تین مرتبہ پڑھا) پاک ہے اللہ کی ذات اپنی رضا کے حساب سے۔ پاک ہے اللہ کی ذات اپنے عرش کے وزن کے حساب سے اور پاک ہے اللہ کی ذات اپنے کلمات کی سیاہی کے حساب سے۔ (آپ نے ان کو تین مرتبہ دہرایا)۔

**(1439)** وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَثَلُ

1439- اخرجہ البخاری (6407) ومسلم (779) واخرجہ ابن حبان (854)



الَّذِیْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِیْ لَا يَذْكُرُهٗ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فَقَالَ: "مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِیْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِیْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ".

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس گھر میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے ان کی مثال زندہ اور مردہ (شخص) کی طرح ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں روایت کیا ہے: جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو اور جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہوتا ہو اس کی مثال زندہ اور مردہ شخص کی طرح ہے۔

**(1440)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ، وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ، فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ، ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ، وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان زبان کے مطابق ہوجاتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے جب وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے من میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ محفل میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر محفل میں اس کا ذکر کرتا ہوں"۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1441)** وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ" قَالُوْا: وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَرُوِیَ: "اَلْمُفَرِّدُوْنَ" بِتَشْدِيْدِ الرَّاءِ وَتَخْفِيْفِهَا وَالْمَشْهُوْرُ الَّذِیْ قَالَهُ الْجُمْهُوْرُ: التَّشْدِيْدُ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "مفردون" سبقت لے گئے لوگوں نے دریافت کیا "مفردون" کون ہیں؟ یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں۔

امام نووی فرماتے ہیں: لفظ "مفردون" میں "ر" پر شدّ بھی پڑھی جاسکتی ہے اور اس کو "شد" کے بغیر بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ جمہور کے نزدیک یہ "شد" کے ہمراہ ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1440- اخرجہ البخاری (7405) ومسلم (2675) والترمذی (3614) وابن ماجہ (3822) وابن حبان (811) واحمد (3/7426)

1441- اخرجہ احمد (3/8297) ومسلم (2676) والحاکم (1/1823) وابن حبان (858) والبیہقی (314/1)

**(1442)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت جابر ﷜ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے افضل ذکر ''لا الٰہ الا اللہ'' ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

**(1443)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رجلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ، فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ: "لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت عبداللہ بن بسر ﷜ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! میرے لئے اسلامی تعلیمات بہت زیادہ ہیں مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جسے میں لازم پکڑلوں۔ آپ نے فرمایا: تمہاری زبان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہنی چاہئے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

**(1444)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "من قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وبحمده، غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت جابر ﷜ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں کھجور کا درخت لگادیا جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

**(1445)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ، وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ، عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ".

1442 - اخرجہ الترمذی (3394) والنسائی (837) وابن ماجہ (3800) وابن حبان (846) والحاکم (1/1852) والبیہقی (ص/105) شعب الایمان (128/2)

1443 - اخرجہ احمد (6/17714) والترمذی (3386) وابن ماجہ (3793) وابن حبان (814) والحاکم (1/1822)

1444 - اخرجہ الترمذی (3475) والنسائی (827) والحاکم (1/1847) ابن حبان (826) وابن ابی شیبۃ (190/10) احمد (15645) ابن ابی شیبۃ (296/10) الترمذی (2473)

1445 - اخرجہ الترمذی (3473)



رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت ابن مسعود ﷜ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: جس رات مجھے معراج کروائی گئی میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا: اے محمد! میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہہ دیں اور انہیں بتادیں کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے اس کا پانی میٹھا ہے اور یہ چٹیل زمین ہے جس میں درخت لگانے کا طریقہ ''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر'' پڑھنا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

**(1446)** وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ، وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ، وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ؟" قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: "ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: "اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت ابودرداء ﷜ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہیں تمہارے سب سے بہتر عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پاکیزہ ہو اور تمہارے درجات کو بلند کرنے میں سب سے بہتر ہو اور تمہارے لئے سونے اور چاندی کو خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہو اور تمہارے لئے اس بات سے زیادہ بہتر ہو کہ تم دشمن کا سامنا کرو' تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم ابوعبداللہ فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے۔

**(1447)** وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى امْرَاَةٍ وَّبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى - اَوْ حَصًى - تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ: "اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا - اَوْ اَفْضَلُ -" فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ؛ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص ﷜ بیان کرتے ہیں' وہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ آپ کی ایک زوجہ محترمہ کے ہاں گئے

1446 - اخرجہ احمد (10/27595) والترمذی (3388) وابن ماجہ (3790) والحاکم (1/1825)

1447 - اخرجہ ابوداؤد (1500) والترمذی (3579) وابن حبان (738) والحاکم (1/2009)

ان خاتون کے ہاں گٹھلیاں یا شاید کنکریاں رکھی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے زیادہ آسان عمل کے بارے میں نہ بتاؤں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جو زیادہ فضیلت رکھتا ہو تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (یہ پڑھو)۔

''اللہ تعالیٰ پاک ہے اس تعداد کے حساب سے، جسے اس نے آسمان میں پیدا کیا، اللہ تعالیٰ پاک ہے اس تعداد کے حساب سے، جسے اس نے زمین میں پیدا کیا، اللہ تعالیٰ پاک ہے اس تعداد کے حساب سے جسے اس نے ان کے درمیان پیدا کیا، اللہ تعالیٰ پاک ہے اس تعداد کے حساب سے جسے وہ پیدا کرے گا''۔

(راوی کہتے ہیں) اس کے بعد اللہ اکبر کے بعد اسی طرح کے کلمات پڑھیں اور پھر اس کے بعد الحمد للہ کے بعد بھی اسی طرح کے کلمات پڑھیں اور پھر لا الہ کے ساتھ بھی اسی طرح کے کلمات پڑھیں اور پھر اس کے بعد لاحول ولا قوۃ کے ساتھ بھی اسی طرح کے کلمات پڑھیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

**(1448)** وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟" فَقُلْتُ: بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں جنت کے خزانے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں۔ میں نے عرض کی جی ہاں، یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فرمایا: وہ خزانہ ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ'' ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

## 245–بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی قَائِمًا اَوْ قَاعِدًا وَّمُضْطَجِعًا وَّمُحْدِثًا وَّجُنُبًا وَّحَائِضًا اِلَّا الْقُرْاٰنَ فَلَا يَحِلُّ لِجُنُبٍ وَّلَا حَائِضٍ

### باب: قیام کی حالت میں بیٹھ کر' لیٹ کر' بے وضو حالت میں' جنابت کی حالت میں' حیض کی حالت میں' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، البتہ قرآن کا حکم مختلف ہے، جنبی شخص اور حائضہ عورت اس کی تلاوت نہیں کر سکتے

قَالَ اللّٰـهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيَاتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ﴾ (آل عمران: 190، 191).

✧✧ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق رات اور دن کے اختلاف میں عقل مندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں جو قیام کی حالت میں' بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں''۔

1448–اخرجہ احمد (7/19616) والبخاری (4205) ومسلم (2704) وابو داؤد (1526) والنسائی (538) وابن ماجہ (3824) وابن حبان (804)



**(1449)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰـهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ اَحْيَانِهٖ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1450)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰی اَهْلَهٗ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا، فَقُضِیَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ، لَمْ يَضُرَّهٗ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے لگے تو (یہ دعا) پڑھے۔

''اللہ کے نام سے آغاز کرتا ہوں، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا کرے گا اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں، اگر اس صحبت کی وجہ سے) ان دونوں کا بچہ پیدا ہونا ہو تو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

## 246–بَابُ مَا يَقُوْلُهٗ عِنْدَ نَوْمِهٖ وَاسْتِيْقَاظِهٖ

### باب: آدمی سوتے اور بیدار ہوتے وقت کیا پڑھے؟

**(1451)** عَنْ حُذَيْفَةَ، وَاَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ، قَالَ: "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَحْيَا وَاَمُوْتُ" وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ". رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے ''اے اللہ! میں تیرے اسم سے برکت حاصل کرتا ہوں میں زندہ ہوتا (بیدار ہوتا) اور مرتا (سوتا) ہوں''۔

1449–اخرجہ احمد (10/26436) وابو داؤد (18) والترمذی (3395) وابن ماجہ (302) وابن حبان (801) وابو عوانۃ (1/217) وابن خزیمۃ (207) والبیہقی (1/90)

1450–اخرجہ احمد (1/1867) والبخاری (141) ومسلم (1434) وابو داؤد (2161) والنسائی (6/110) وابن ماجہ (1919) والطبرانی (12195) الدعاء (941) وابن حبان (983) والطیالسی (2705) وابن ابی شیبۃ (10/394)

1451–اخرجہ احمد (9/23429) والبخاری (6312) وابو داؤد (5094) والترمذی (3417) والنسائی (847) وابن ماجہ (3880) وابن حبان (5532) واب شیخ (ص/167) وابن ابی شیبۃ (9/71)

جب آپ بیدار ہوتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے۔

''ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہمیں موت (نیند) دینے کے بعد زندگی (بیداری) دی اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ نے روایت کیا ہے۔

## 247-بَابُ فَضْلِ حِلَقِ الذِّكْرِ وَالنُّدْبَ اِلٰى مُلاَزَمَتِهَا وَالنَّهْيِ عَنْ مُفَارِقَتِهَا لِغَيْرِ عُذْرٍ

## باب: ذکر کے حلقوں کی فضیلت' ان انہیں میں شامل رہنے کا مستحب ہونا اور کسی عذر کے بغیر ان سے الگ ہونے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ﴾ (الكهف: 28) .

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روک کر رکھو جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں وہ اس کی رضا چاہتے ہیں تم اپنی نگاہوں کو ان سے نہ پھیرو''۔

(1452) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَلاَئِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِى الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ - عَزَّوَجَلَّ - تَنَادَوْا: هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ، فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ - وَهُوَ اَعْلَمُ -: مَا يَقُوْلُ عِبَادِىْ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: يُسَبِّحُوْنَكَ، وَيُكَبِّرُوْنَكَ، وَيَحْمَدُوْنَكَ، وَيُمَجِّدُوْنَكَ . فَيَقُوْلُ: هَلْ رَاَوْنِىْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ . فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِى؟! قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا، وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا . فَيَقُوْلُ: فَمَاذَا يَسْاَلُوْنَ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ . قَالَ: يَقُوْلُ: وَهَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا . قَالَ: يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً . قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ ؛ قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَهَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْهَا . فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟! قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْهَا كانوا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً . قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ: يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلاَئِكَةِ: فِيْهِم فُلَانٌ لَّيْسَ مِنْهُمْ، اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ'' . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''اِنَّ لِلّٰهِ

1452-اخرجہ احمد (7428) والبخاری (7408) ومسلم (2689) والترمذی (طط 36) وابن حبان (856) والحاکم (1/1821)



مَلاَئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَتَتَبَّعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ، قَعَدُوْا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَؤُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَآءِ، فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ - - وَهُوَ اَعْلَمُ -: مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَّكَ فِى الْاَرْضِ: يُسَبِّحُوْنَكَ، وَيُكَبِّرُوْنَكَ، وَيُهَلِّلُوْنَكَ، وَيَحْمَدُوْنَكَ، وَيَسْاَلُوْنَكَ . قَالَ: وَمَاذَا يَسْاَلُوْنِىْ؟ قَالُوْا: يَسْاَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ . قَالَ: وَهَلْ رَاَوْا جَنَّتِىْ؟ قَالُوْا: لَا، اَىْ رَبِّ . قَالَ: فكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتى؟! قَالُوْا: وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ . قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُوْنِىْ؟ قَالُوْا: مِنْ نَّارِكَ يَا رَبِّ . قَالَ: وَهَلْ رَاَوْا نَارِى؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِىْ؟! قَالُوْا: وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ؟ فَيَقُوْلُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، وَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَاَلُوْا، وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا . قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ، فَجَلَسَ مَعَهُمْ . فَيَقُوْلُ: وَلَهُ غَفَرْتُ، هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ'' .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص فرشتے ہیں جو راستوں میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور وہ ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں' جب انہیں کچھ لوگ مل جاتے ہیں' جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں تو وہ ایک دوسرے کو بلاتے ہیں' اپنے مقصد کی طرف آ جاؤ۔ پھر وہ آسمان دنیا تک ان لوگوں کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں (پھر جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں) تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ خود زیادہ بہتر جانتا ہے۔ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں' وہ تیری تسبیح بیان کر رہے تھے تیری کبریائی۔ تیری حمد اور تیری بزرگی کا ذکر کر رہے تھے۔ وہ فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں' نہیں۔ اللہ کی قسم! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ وہ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو کیا کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' وہ فرشتے جواب دیتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو وہ تیری زیادہ شدت سے عبادت' بزرگی اور پاکی بیان کریں گے۔ پروردگار فرماتا ہے: وہ کیا مانگ رہے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' فرشتے جواب دیتے ہیں وہ تجھ سے جنت مانگ رہے تھے۔ پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے' فرشتے جواب دیتے ہیں: نہیں' اللہ کی قسم! انہوں نے اسے نہیں دیکھا' اے ہمارے پروردگار! پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' فرشتے جواب دیتے ہیں' اگر وہ اسے (جنت کو) دیکھ لیں تو وہ اس کی زیادہ طلب' لالچ اور زیادہ دلچسپی لیں گے۔ پروردگار فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' فرشتے جواب دیتے ہیں: نہیں' اللہ کی قسم! انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔ پروردگار فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس سے زیادہ دور بھاگیں گے اور اس سے زیادہ ڈریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' پروردگار فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کر دی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ یہ کہتا ہے' ان

لوگوں میں فلاں شخص ایسا تھا جو درحقیقت ان میں سے نہیں تھا۔ وہ اپنے کسی کام سے آیا تھا' تو پروردگار فرماتا ہے' وہ ایسے بیٹھے ہوئے لوگ ہیں' جن کے ساتھ بیٹھا ہوا شخص بد بخت نہیں رہتا (یعنی محروم نہیں رہتا)۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص فرشتے ہیں جو چلتے پھرتے رہتے ہیں' یہ اضافی ہوتے ہیں (یعنی ان کی اور کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی) یہ ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں۔ جب انہیں کوئی ایسی محفل مل جائے جس میں ذکر ہو رہا ہو تو یہ ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ ایک دوسرے کو اپنے پروں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں۔ پھر جب وہ لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو فرشتے اوپر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کہاں سے آئے ہو' تو وہ جواب دیتے ہیں: ہم زمین میں تیرے بندوں کے پاس سے آرہے ہیں' جو تیری تکبیر تیری کبریائی اور تیری معبودیت کا اقرار کرتے ہیں۔ تیری حمد بیان کرتے ہیں اور تجھ سے مانگتے ہیں۔ پروردگار فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں' فرشتے جواب دیتے ہیں وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔

پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے۔ وہ جواب دیتے ہیں' نہیں اے ہمارے پروردگار۔ پروردگار فرماتا ہے اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں تو کیا ہوگا۔ فرشتے کہتے ہیں' وہ تیری پناہ مانگتے ہیں۔ پروردگار کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ مانگتے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں' جہنم سے۔ اے ہمارے پروردگار! پروردگار فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے میری جہنم کو دیکھا ہے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں' نہیں۔ پروردگار فرماتا ہے اگر وہ میری جہنم کو دیکھ لیں تو کیا ہوگا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے میں نے ان کی مغفرت کر دی اور جو وہ مانگتے ہیں' میں نے انہیں عطا کر دیا اور جس چیز سے وہ پناہ مانگتے ہیں' میں نے انہیں پناہ عطا کر دی۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' فرشتے عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! ان میں فلاں بندہ ایسا تھا جو بہت گناہگار تھا۔ وہ وہاں سے گزر رہا تھا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا تو پروردگار فرماتا ہے اس کو بھی میں نے بخش دیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھا ہوا شخص محروم نہیں رہتا۔

**(1453)** وَعَنْهُ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَّذْکُرُوْنَ اللّٰہَ - عَزَّوَجَلَّ - اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلَائِکَۃُ وغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ ؛ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیمَنْ عِنْدَہٗ" ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے یہ دونوں بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب بھی کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے۔

1453- اخرجہ مسلم (2700) والترمذی (3389) وابن ماجہ (3791) واحمد (4/11875)



اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1454)** وَعَنْ اَبِیْ واقِدٍ نِ الْحَارِثِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا ھُوَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ، والنَّاسُ مَعَہٗ، اِذْ اَقْبَلَ ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ، فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَذَھَبَ واحِدٌ ؛ فَوَقَفَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ فَاَمَّا اَحَدُھُما فَرَاٰی فُرْجَۃً فِی الْحَلْقَۃِ فَجَلَسَ فِیْھَا، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَھُمْ، وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذاھِبًا ۔ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلَا اُخْبِرُکُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَۃِ: اَمَّا اَحَدُھُمْ فَاَوٰی اِلَی اللّٰہِ فَآوَاہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ ۔ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فاسْتَحْیَی فَاسْتَحْیَی اللّٰہُ مِنْہُ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ، فَاَعْرَضَ، فَاَعْرَضَ اللّٰہُ عَنْہُ" ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔

✧✧ حضرت ابوواقد حارث بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی موجود تھے تین آدمی آئے ان میں سے دو آدمی نبی اکرم ﷺ کی طرف آئے اور ایک چلا گیا۔ وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے پاس آکر ٹھہر گئے ان میں سے ایک نے حلقے کے درمیان گنجائش دیکھی تو وہاں بیٹھ گیا جبکہ دوسرا شخص لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا تیسرا شخص منہ پھیر کر چلا گیا۔ جب نبی اکرم ﷺ اپنی گفتگو سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: کیا میں ان تین لوگوں کے بارے میں تمہیں نہ بتاؤں جہاں تک اس پہلے شخص کا تعلق ہے تو وہ اللہ کی پناہ میں آیا ہے اور اللہ نے اسے پناہ دی، دوسرے نے حیاء کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے بارے میں حیاء کی اور تیسرا شخص اس نے اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے اعراض کیا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1455)** وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَلٰی حَلْقَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا اَجْلَسَکُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ ۔ قَالَ: آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذاك؟ قَالُوْا: مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ، قَالَ: اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَکُمْ، وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَسولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْہُ حَدِیْثًا مِّنِّیْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ: "مَا اَجْلَسَکُمْ؟" قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہ وَنَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ ؛ وَمَنَّ بِہٖ عَلَیْنَا ۔ قَالَ: "آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاكَ؟" قَالُوْا: وَاللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ ۔ قَالَ: "اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَکُمْ، وَلٰکِنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلَائِکَۃَ" ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں موجود ایک حلقے میں آئے اور دریافت کیا تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا! ہم لوگ یہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔

1454- اخرجہ مالک (1791) واحمد (8/21966) والبخاری (66) ومسلم (2176) والترمذی (2733) والنسائی (5/59015900) وابن حبان (86)

1455- اخرجہ مسلم (2701) والترمذی (3390) والنسائی (5441)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم اٹھا کر کہو کہ کیا تم لوگ یہاں اسی وجہ سے بیٹھے ہوئے ہو۔ انہوں نے کہا ہم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آپ کو قسم اس لئے نہیں دی کہ میں آپ پر الزام لگا رہا ہوں اور نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کم احادیث بیان کرنے میں کوئی بھی شخص میری مانند نہیں ہے۔

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ حلقے میں موجود اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کی حمد بیان کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس بات پر کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور اس کے ذریعے ہم پر احسان کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تم لوگ اللہ کی قسم اٹھا کر کہو کہ تم لوگ صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو۔ انہوں نے عرض کی! اللہ کی قسم ہم لوگ صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تم پر الزام لگانے کے لئے قسم نہیں لی بلکہ جبرائیل میرے پاس آئے انہوں نے مجھے بتایا: اللہ تعالیٰ تمہارے حوالے سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کر رہا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 248- بَابُ الذِّكْرِ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ

## باب: صبح اور شام کے وقت ذکر کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِينَ﴾ (الاعراف: 205)

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ: "الْاٰصَالُ": جَمْعُ اَصِيلٍ، وَهُوَ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ.

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور تم اپنے پروردگار کو دل میں، بلند آواز کے بغیر، صبح و شام گریہ وزاری اور خوف کے ہمراہ یاد کرو اور غافلوں میں سے نہ ہونا"۔

اہل لغت فرماتے ہیں لفظ "الاصال" یہ لفظ "اصیل" کی جمع ہے اور یہ عصر اور مغرب کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾ (طٰہٰ: 130).

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ، پاکی بیان کرو، سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ﴾ (المؤمن: 55)،

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ "الْعَشِيُّ": مَا بَيْنَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَغُرُوبِهَا.

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ، پاکی بیان کرو، شام کے وقت اور صبح کے وقت"۔
اہل لغت کہتے ہیں "عشی" سورج کے ڈھل جانے سے لے کر اس کے غروب ہونے کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں۔



وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فِي بُيُوتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ الْاٰيَة (النور: 36-37).

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "ان گھروں میں، جن میں اللہ تعالیٰ نے یہ اجازت دی ہے کہ اس کا نام بلند آواز میں لیا جائے اور اس کے نام کا تذکرہ کیا جائے۔ وہ ان میں صبح و شام اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ﴾ (ص: 18).

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک ہم نے پہاڑوں کو ان کے ہمراہ مسخر کیا ہے وہ شام کے وقت اور اشراق (صبح) کے وقت، اس کے ہمراہ تسبیح کیا کرتے تھے"۔

**(1456)** وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، مِئَةَ مَرَّةٍ، لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ، اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص صبح اور شام کے وقت سو مرتبہ یہ پڑھے "سبحان اللہ وبحمدہ" تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے زیادہ افضل عمل لے کر نہیں آئے گا۔ ماسوائے اس شخص کے جس نے یہی وظیفہ پڑھا ہو اور اس سے زیادہ مرتبہ اس کلمے کو پڑھا ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1457)** وَعَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ! قَالَ: "اَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ اَمْسَيْتَ: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ: لَمْ تَضُرَّكَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! مجھے بچھو کی طرف سے بڑی تکلیف ہوئی۔ اس نے گزشتہ رات مجھے کاٹ لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے شام کے وقت یہ پڑھا ہوتا تو وہ تمہیں نقصان نہ پہنچاتا۔

"میں اللہ تعالیٰ کے ان مکمل کلمات کے ذریعے، ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، جسے اس نے پیدا کیا ہے"۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1458)** وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُولُ اِذَا اَصْبَحَ: "اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا،

1456- اخرجہ مسلم (2692) وابوداؤد (1 والترمذی (3480) والنسائی (5673) واحمد (3/8844)

1457- اخرجہ احمد (3/8899) ومسلم (2709) وابوداؤد (389898) وابن ماجہ (3518)

وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ" . وَاِذَا اَمْسٰى قَالَ: "اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ . وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ" . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت یہ پڑھا کرتے تھے

"اے اللہ! تیری مدد کی وجہ سے ہم صبح کرتے ہیں شام کرتے ہیں زندہ رہتے ہیں اور مریں گے اور تیری ہی طرف اکٹھے ہونا ہے"۔

جب شام ہوتی تھی تو آپ یہ پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! تیری مدد سے ہم شام کرتے ہیں تیری ہی مدد سے زندہ ہوتے ہیں اور تیری ہی مدد سے مرتے ہیں (یعنی بیدار ہوتے ہیں اور سوتے ہیں) اور تیرے ہی طرف لوٹنا ہے"۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

(**1459**) وَعَنْهُ: اَنَّ اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِكَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ، قَالَ: "قُلْ: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؛ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ" قَالَ: "قُلْهَا اِذَا اَصْبَحْتَ، وَاِذَا اَمْسَيْتَ، وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ" .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے ایسے کلمات کے بارے میں بتائیں جو میں صبح وشام پڑھا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو:

"اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے غیب اور ظاہر چیزوں کا علم رکھنے والے ہر شے کے پروردگار اور مالک میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے، میں اپنی ذات کے شر سے شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم صبح وشام اور سوتے وقت ان کلمات کو پڑھا کرو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن

1458- اخرجہ احمد (3/10767) والبخاری (1199) وابوداؤد (5068) والترمذی (3402) والنسائی (564) وابن ماجہ (3868) وابن حبان (964) وابن ابی شیبۃ (244/10)

1459- اخرجہ احمد (1/51) والبخاری (1202) وابو داؤد (5067) والترمذی (3403) والنسائی (7691) والدارمی (2689) والحاکم (1/1892) وابن حبان (962) والطیالیس (1/251) وابن ابی شیبۃ (237/10)



صحیح" ہے۔

(**1460**) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ: "اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ" قَالَ الرَّاوِيْ: اَرَاهُ قَالَ فِيْهِنَّ: "لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَسُوْءِ الْكِبَرِ ، رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ"، وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا "اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ شام کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

"شام ہوگئی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں بھی شام ہوگئی ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں:

"اسی کی بادشاہی ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے، اے اللہ! میں تجھ سے اس رات میں موجود بھلائی اور اس کے بعد آنے والی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اس رات میں موجود شر اور اس کے بعد آنے والے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے پروردگار! میں کاہلی، بڑھاپے کی بری حالت سے تیری پناہ مانگتا ہو۔ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ صبح کے وقت بھی آپ یہی کلمات پڑھا کرتے تھے (تاہم شروع میں یہ پڑھتے تھے) "ہم نے صبح کر لی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں بھی صبح ہوگئی ہے"۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(**1461**) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ - بِضَمِّ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِقْرَاْ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ" .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم شام اور صبح کے وقت تین مرتبہ سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ الناس پڑھا کرو یہ تمہارے لئے اور ہر شے کے حوالے سے کافی ہوں گے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن

1460- اخرجہ احمد (2/4192) ومسلم (2723) وابوداؤد (5071) والترمذی (2401) والنسائی (23)

1461- اخرجہ ابوداؤد (5082) والترمذی (3586) والنسائی (3)

صحیح" ہے۔

(1462) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَّمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، اِلَّا لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ".

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی بندہ' صبح وشام تین مرتبہ یہ پڑھ لے۔

"اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جس کے اسم (کی برکت کی) موجودگی میں کوئی چیز زمین میں اور آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے"۔

تو ایسے شخص کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

## 249- بَابُ مَا يَقُوْلُهُ عِنْدَ النَّوْمِ

### باب: سوتے وقت کیا پڑھے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ (آل عمران: 190 - 191) الْاٰيَات.

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق' رات اور دن کے پیدائش' میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو قیام کی حالت میں' بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور وفکر کرتے ہیں"۔

(1463) وَعَنْ حُذَيْفَةَ، وَاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ، قَالَ: "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَحْيَا وَاَمُوْتُ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

1462- اخرجہ احمد (1/446) وابوداؤد (5088) والترمذی (3399) وابن ماجہ (3869) وابن حبان (852) والحاکم (1/1895) وابن ابی شیبۃ (238/10) والبزار (357/) وابن السنی (44)

1463- باب ذکر اللہ تعالیٰ قائما وقاعدا



✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے "اے اللہ! تیرے "اسم" (سے برکت حاصل کرتے ہوئے) میں زندہ ہوتا (بیدار ہوتا) اور مرتا (سوتا) ہوں۔

(1464) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ وَلِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: "اِذَا اَوَيْتُمَا اِلٰى فِرَاشِكُمَا - اَوْ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا - فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ" وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَلتَّسْبِيْحُ اَرْبَعًا وثلاثين، وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَلتَّكْبِيْرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ان سے اور بی بی فاطمہ سے یہ فرمایا تھا: "جب تم دونوں اپنے بستر پر جاؤ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب تم اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ اللہ اکبر اور 33 مرتبہ الحمد للہ پڑھو"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سبحان اللہ 34 مرتبہ پڑھو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1465) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهِ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، وَبِكَ اَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا، فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ"

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو اسے اپنے تہبند کے اندرونی حصے سے بستر کو جھاڑ لینا چاہئے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے اس بستر پر کیا آیا تھا۔ پھر وہ یہ پڑھے:

"اے میرے پروردگار! میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اپنا پہلو اس پر رکھتا ہوں اور تیری ہی مدد سے اس سے اٹھوں گا اگر تو میری جان کو روک لے تو اس پر رحم کرنا اور اگر تو اسے واپس بھیج دے (یعنی زندہ رہنے دے) تو اس کی حفاظت کرنا' اس چیز کے ہمراہ جس چیز کے ہمراہ تو اپنے نیک لوگوں کی حفاظت کرتا ہے"۔

1464- اخرجہ احمد (1/604) والبخاری (3113) ومسلم (2727) وابوداؤد (5062) والترمذی (3408) والنسائی (9172)

1465- اخرجہ احمد (3/7816) والبخاری (6320) ومسلم (2714) وابوداؤد (5050) والنسائی (791) والترمذی (2401) والدارمی (2684) وابن حبان (5534) وعبدالرزاق (19830) وابن ابی شیبۃ (73/9) والبیہقی (125/1)

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1466)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِيْ يَدَيْهِ، وَقَرَاَ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا: "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهِ وَوَجْهِهِ، وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ: "النَّفْثُ" نَفْخٌ لَطِيْفٌ بِلَا رِيْقٍ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تھے تو اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر دم کرتے تھے۔ اور وہ دونوں ہاتھ اپنے پورے جسم مبارک پر پھیر لیتے تھے۔

بخاری ؒ اور مسلم ؒ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت جب اپنے بستر پر جاتے تو آپ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے اور پھر دونوں پر دم کرتے سورہ اخلاص اور سورہ فلق سورہ الناس پڑھتے تھے۔ پھر اپنے جسم پر جہاں تک ہوسکتا اپنے ہاتھوں کو پھیر لیتے آپ اپنے سر اور چہرے سے آغاز کرتے تھے پھر جسم کے آگے والے حصے پر پہلے پھیرا کرتے تھے۔ آپ ایسا تین مرتبہ کیا کرتے تھے۔

امام نووی ؒ فرماتے ہیں: اہل لغت فرماتے ہیں نفث اس پھونک کو کہتے ہیں جو ہلکی ہو اور اس میں تھوک شامل نہ ہو۔

**(1467)** وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْئَكَ لِلصَّلٰوةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ، وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ، فَاِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُوْلُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت براء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ یا (اس سے پہلے) نماز کے وضو کی طرف وضو کرلو پھر تم اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹو اور یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں اپنی ذات کو تیرے سپرد کرتا ہوں میں نے اپنا رخ تیری طرف کرلیا ہے میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا ہے میں نے اپنی پشت تیری طرف لگالی ہے تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے تیرے علاوہ اور کوئی

1466- اخرجہ البخاری (5017) وابو داؤد (5056) والترمذی (3413) والنسائی (793) وابن ماجہ (3875) وابن حبان (5543) والبخاری (4439)



پناہ گاہ نہیں ہے تیرے علاوہ اور کہیں سے نجات نہیں مل سکتی صرف تیری طرف آیا جاسکتا ہے میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا ہے اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اگر تم (اس رات) فوت ہوگئے تو فطرت اسلام پر فوت ہوگے (سونے سے پہلے) تم ان کلمات کو اپنے آخری الفاظ بناؤ۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1468)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وكفانا وآوانا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب بستر پر جایا کرتے تھے یہ پڑھا کرتے تھے:

''ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا ہے اور جس نے ہمیں پلایا ہے اور وہی ہمارے لئے کافی ہے اور اسی نے ہمیں پناہ دی ہے کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کی کفایت کرنے والا کوئی نہیں ہے اور انہیں ٹھکانہ دینے والا کوئی نہیں ہے''۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

**(1469)** وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْقُدَ، وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ" .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ، مِنْ رِوَايَةِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَفِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

✧✧ حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب سونے لگتے تھے تو آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار مبارک کے نیچے رکھتے تھے اور پھر یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! جس دن تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ تین مرتبہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اسی روایت کو امام ابوداؤد نے' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نقل کیا ہے' اور اس روایت میں یہ بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی ؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

1468- اخرجہ احمد (12553) ومسلم (2715) وابوداؤد (5053) والترمذی (3407) والنسائی (803) وابن حبان (5540)

1469- اخرجہ الترمذی (3409) اخرجہ احمد (10/26524) وابو داؤد (5045) عند احمد (6/18694) والترمذی (3410) وابن حبان (5522)

# كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

## دعاؤں کا بیان

## 250-بَابُ الْاَمْرِ بِالدُّعَاءِ وَفَضْلِهِ وَبَيَانُ جُمَلٍ مِّنْ اَدْعِيَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### باب: دعا کی ہدایت کرنا' اس کی فضیلت' مسنون دعاؤں کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المؤمن: 60)،

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور تمہارا پروردگار فرماتا ہے: تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾ (الاعراف: 55) .

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم اپنے پروردگار سے گڑگڑاتے ہوئے اور آہستہ آواز میں مانگو بے شک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ الْاٰيَة (البقره: 186)،

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں دریافت کریں (تو انہیں جواب دو) میں قریب ہوں اور دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے مانگتا ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ﴾ (النمل: 62) .

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "کون ہے جو ضرورت مند کی دعا کو سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے"۔

**(1470)** وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ". رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں یہ دعا ہی عبادت ہے۔

1470-اخرجہ احمد (6/18380) وابوداؤد (1479) والبخاری (714) والترمذی (3258) وابن ماجہ (3828) وابن حبان (890) والطیالسی (801) وابن ابی شیبۃ (200/10) والحاکم (1/1802)



**(1471)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ، وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ جامعہ دعاؤں کو پسند کیا کرتے تھے اور ان کے علاوہ دعائیں ترک کر دیتے تھے۔

**(1472)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

زَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ: وَكَانَ اَنَسٌ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيْهِ.

✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

"اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچا لے"۔

مسلم نے اپنی یہ روایت میں اس بات کا اضافہ کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جب دعا مانگنی ہوتی تھی تو یہی دعا کیا کرتے تھے اور جب بطور خاص کوئی اور دعا مانگتے تھے تو اس کے ساتھ اسے بھی شامل کر لیتے تھے۔

**(1473)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى، وَالتُّقٰى، وَالْعَفَافَ، وَالْغِنٰى". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

"اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری پاک دامنی اور خوشحالی کا سوال کرتا ہوں"۔

**(1474)** وَعَنْ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ يَّدْعُوَ بِهٰٓؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنْ طَارِقٍ: اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْاَلُ رَبِّيْ؟ قَالَ: "قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ، فَاِنَّ هٰٓؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ".

1472-اخرجہ احمد (9/25205) وابوداؤد (1482) وابن حبان (867) والطیالسی (1491) وابن ابی شیبۃ (199/10) والحاکم (1/1978)

1472-اخرجہ البخاری (4522) ومسلم (2690) وابوداؤد (1519)

1473-اخرجہ مسلم (2721) واحمد (2/3904) والترمذی (3500) والبخاری (674) وابن ماجہ (3832) وابن حبان (900)

1474-اخرجہ مسلم (2697) وابن ماجہ (3845)

✧✧ حضرت طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اسے نماز پڑھنے (کا) طریقہ سکھایا کرتے تھے اور پھر اسے ہدایت کرتے تھے کہ وہ ان کلمات کے ذریعے دعا کرے۔

"اے اللہ! میری بخشش کر دے مجھ پر رحم کر مجھے ہدایت عطا کر مجھے عافیت عطا کر اور مجھے رزق عطا کر"۔

مسلم ہی کی روایت میں حضرت طارق کے حوالے سے یہ بات منقول ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بنا ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! جب میں اپنے رب سے مانگوں تو میں کیا پڑھوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

"اے اللہ میری مغفرت کر دے مجھ پر رحم کر دے مجھے عافیت عطا کر مجھے رزق عطا کر"۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات تمہارے لئے دنیا و آخرت (اس کی تمام نعمتیں اکٹھی کر دیں گے)۔

**(1475)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے دعا کی۔

"اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی فرمانبرداری کی طرف موڑ دے"۔

**(1476)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سُفْيَانُ: اَشُكُّ اَنِّيْ زِدْتُ وَاحِدَةً مِّنْهَا.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

"سخت مشقت، بدبختی اور بری تقدیر دشمن کے مذاق سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو"۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابوسفیان کہتے ہیں مجھے شک ہے اس میں ایک بات اضافہ کیا ہے۔

**(1477)** وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ، وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ، وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِي الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ، وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

1475- اخرجہ احمد (2/6580) ومسلم (2654) وابن حبان (902) وابن ابی عاصم (100/1) والبیہقی (ص/147)

1476- اخرجہ احمد (3/7359) والبخاری (6347) المفرد (669) ومسلم (2707) والنسائی (5507) والحمیدی (972) وابن ابی عاصم (382) وابن حبان (1016)

1477- اخرجہ مسلم (2720)



"اے اللہ! میرے دین کے معاملے میں میری اصلاح کر دے جو میرے معاملے کا بچاؤ ہے اور میری دنیا کے معاملے میں اصلاح کر دے جس میں زندگی گزارنے کا طریقہ اور میری آخرت کو بہتر کر دے جو میرا انجام ہے اور میری زندگی کو ہر بھلائی کے معاملے میں زیادہ کر دے اور موت کو میرے لئے ہر برائی سے بچنے کی صورت بنا دے۔

**(1478)** وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُلْ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ، وَسَدِّدْنِيْ".

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم یہ پڑھو۔

"اے اللہ! مجھ ہدایت نصیحت کر اور سیدھے راستے پر چلا"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور سیدھے راستے کا سوال کرتا ہوں۔

**(1479)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ، وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ، وَالْهَرَمِ، وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ".

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ "اے اللہ! میں عاجزی سے سستی سے بزدلی سے بڑھاپے سے اور کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور میں زندگی اور موت کے فتنے میں تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں قرض کی شدت اور لوگوں کے غلبے سے (تیری پناہ مانگتا ہوں)

**(1480)** وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ، قَالَ: "قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِيْ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "وَفِيْ بَيْتِيْ" وَرُوِيَ: "ظُلْمًا كَثِيْرًا" وَرُوِيَ: "كَبِيْرًا" بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَبِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ؛

1478- اخرجہ مسلم (2725) وابوداؤد (4225) النسائی (5227)

1479- اخرجہ احمد (4/12114) والبخاری (2823) ومسلم (2706) وابوداؤد (1540) والنسائی (5463) والبخاری (272) وابن ابی شیبۃ (190/10) وابن حبان (1009)

1480- اخرجہ احمد (1/8) والبخاری (834) ومسلم (2705) والترمذی (3531) والنسائی (1301) وابن ماجہ (3835) وابن حبان (1976) وابن خزیمۃ (745) والبزار (29) وابویعلی (29) وابن ابی شیبۃ (269/10) والبیہقی (153/2)

فَيَنْبَغِى اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَيُقَالُ: كَثِيْرًا كَبِيْرًا ۔

✧✧ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔

''اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے علاوہ کوئی نہیں بخش سکتا اور تو اپنی بارگاہ میں میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر دے بے شک تو مغفرت کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے''۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں جو دعا میں اپنے گھر میں مانگا کروں۔

اسی طرح روایت کے الفاظ میں ظلمًا کثیرًا کی بجائے کبیرًا نقل کیا گیا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان دونوں کو جمع کر دیا جائے یعنی کثیرًا کبیرًا پڑھا جائے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک روایت کے مطابق ''نماز میں'' کی جگہ ''اپنے گھر میں'' کے الفاظ مروی ہیں۔ ''ظلماً کثیراً'' کے الفاظ بھی روایت میں آتے ہیں اور ''ظلماً کبیراً'' کے بھی ہیں۔ البتہ مطابقت کے ساتھ ان دونوں کو کثیراً کبیراً پڑھنا چاہیے۔

**(1481)** وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ خَطِيْئَتِىْ وَجَهْلِىْ، وَاِسْرَافِىْ فِىْ اَمْرِىْ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّىْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ جِدِّىْ وَهَزْلِىْ ؛ وَخَطَئِىْ وَعَمْدِىْ ؛ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِىْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّىْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ"
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میری خطاء میری جہالت کو اپنے معاملے میں میری بے احتیاطی کو اور اس چیز کو جس کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بخش دے اے اللہ! میری سنجیدگی میری خطاء میرے مذاق میرے جان بوجھ کر جو کچھ مجھ سے ہوا ہے مجھے بخش دے، اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا ہے اور بعد میں جو میں نے خفیہ طور پر کیا جو اعلانیہ یا جس کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے اسے بخش دے تو آگے لانے والا ہے تو پیچھے کرنے والا ہے تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

**(1482)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِىْ دُعَائِهٖ:

1481- اخرجہ احمد (7/19759) والبخاری (6398) ومسلم (2719) وابن حبان (954)

1482- اخرجہ احمد (10/25842) ومسلم (2716) وابوداؤد (1550) والنسائی (1306) وابن ماجہ (3839) وابن حبان (1031) وابن ابی شیبہ (186/10)



"اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ اپنی دعا میں یہ مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں نے جو عمل کیا ہے اور میں نے جو عمل نہیں کیا اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

**(1483)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَائَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ" ۔
رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں تیری نعمت کے زائل ہو جانے اور تیری عافیت کے ختم ہو جانے اور تیرے اچانک انتقام اور تیری ہر طرح کی ناراضگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

**(1484)** وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِىْ تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ؛ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ؛ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ پر دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں عاجز ہو جانے' ستی' کنجوسی' سٹھیا جانے والے بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا کر' اسے پاک کر دے تو ہی اس کو سب سے بہتر پاک کر سکتا ہے تو اس کا نگران ہے اور اس کا آقا ہے۔ اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو ڈالے نہیں اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو مستجاب نہ ہو۔

**(1485)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ ۔ فَاغْفِرْ لِىْ مَا قَدَّمْتُ، وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ" ۔

1483- اخرجہ مسلم (2739) وابوداؤد (1545)

1484- اخرجہ احمد (10/19327) ومسلم (2722) والنسائی (5473)

1485- اخرجہ مالک (500) واحمد (2710) والبخاری (1120) ومسلم (769) وابوداؤد (771) والترمذی (3429) والنسائی (1618) وابن حبان (2597) وابن خزیمۃ (1152) وابن ابی شیبۃ (259/10) وعبد الرزاق (2565) والحمیدی (495) وابوعوانۃ (299/2) وابو یعلی (2404) والبیہقی (5/3)

زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: "وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا تجھ پر ایمان لایا میں نے تجھ پر توکل کیا تیری طرف رجوع کیا تیری مدد سے جھگڑا کیا تجھے ہی حاکم تسلیم کیا تو میری مغفرت کردے جو میں پہلے کیا ہے اور جو بعد میں کروں گا جو خفیہ طور پر کیا ہے جو اعلانیہ طور پر کیا ہے تو آگے لانے والا ہے تو پیچھے کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

بعض راویوں نے ان الفاظ کا تذکرہ کیا ہے۔ ''اے اللہ تعالیٰ کی مدد کے علاوہ کچھ نہیں ہوسکتا''۔

**(1486)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ" .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ"؛ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوُدَ .

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ان کلمات کے ذریعے دعا مانگا کرتے تھے۔ ''اے اللہ! میں جہنم کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور جہنم کے عذاب سے خوشحالی اور غربت کے شر سے (تیری پناہ مانگتا ہوں)

**(1487)** وَعَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ، وَهُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ، وَالْاَعْمَالِ، وَالْاَهْوَاءِ" .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت زیاد بن علاقہ ؓ اپنے چچا جن کا نام عتبہ بن مالک ہے کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں برے اعمال اور برے اخلاق اور نفسانی خواہشات سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

**(1488)** وَعَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِيْ دُعَاءً، قَالَ: "قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ" .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت شکل بن حمید ؓ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے کوئی دعا سکھائیں تو آپ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔

''اے اللہ! میں اپنی سماعت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اپنی زبان کے شر سے اپنے دل کے شر سے اور اپنی آرزو کی شر

1486- اخرجہ ابوداؤد (1543) البخاری (832) مسلم (589) والترمذی (3506) والنسائی (1308) وابن ماجہ (3838) واحمد (9/24632)

1487- اخرجہ الترمذی (3602)

1488- اخرجہ ابوداؤد (1551) والترمذی (3503) والنسائی (5459)



سے (تیری پناہ مانگتا ہوں)

**(1489)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُنُوْنِ، وَالْجُذَامِ، وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ" . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

✧✧ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں برص، جنون، جذام کو اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

**(1490)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ، فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ" .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بہت برا ساتھی ہے''۔

**(1491)** وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهٗ فَقَالَ: اِنِّيْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ، قَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ؟ قُلْ: "اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ" .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت علی ؓ کے بارے میں منقول ہے کہ ایک مکاتب غلام ان کے پاس آیا اور بولا میں اپنی کتابت کی وجہ سے عاجز آ گیا ہوں آپ میری مدد کیجئے۔ انہوں نے بتایا: میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے سکھائے تھے۔ اگر تمہارے اوپر پہاڑ جیسا قرض ہوگا تو وہ بھی اللہ تمہاری طرف سے ادا کردے گا تم یہ پڑھا کرو۔

''اے اللہ تو اپنے (حرام کردہ) کے مقابلے میں اپنے حلال کے ہمراہ میرے لئے کافی ہو جا اور مجھے اپنے فضل کے ہمراہ اپنے علاوہ ہر چیز سے بے نیاز کردے''۔

**(1492)** وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ اَبَاهُ حُصَيْنًا كَلِمَتَيْنِ يَدْعُوْ بِهِمَا: "اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ، وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ" .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

1489- اخرجہ ابوداؤد (1554) والنسائی (5508)

1490- اخرجہ ابوداؤد (1547) والنسائی (5483) وابن ماجہ (13354)

1491- اخرجہ احمد (1319) والترمذی (3574) والبزار (563) والحاکم (1/1973)

1492- اخرجہ احمد (7/20012) والترمذی (3494) والبخاری (1/3) وابن حبان (899) والحاکم (1/1880) والطبرانی (174/18)

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ان کے والد حصین کو دو کلمات سکھائے تھے وہ ان دونوں کے ذریعے دعا مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ میرے اندر الہام پیدا کردے اور مجھے میری ذات کے شر سے محفوظ کردے''۔

**(1493)** وَعَنْ اَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَيْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ تَعَالٰی، قَالَ: "سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ" فَمَكَثْتُ اَيَّامًا، ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَيْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ تَعَالٰی، قَالَ لِیْ: "يَا عَبَّاسُ، يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ، سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ" .

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آپ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگے کچھ دن گزرنے کے بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں جو میں اللہ سے مانگا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! اے اللہ کے نبی کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگے۔

**(1494)** وَعَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَا كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا كَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: كَانَ اَكْثَرُ دُعَائِهِ: "يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِيْنِكَ" .

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا اے ام المومنین! نبی اکرم ﷺ اکثر کیا دعا مانگا کرتے تھے جب وہ آپ کے پاس ہوتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا آپ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

''اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ''۔

**(1495)** وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ، وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ

1493- اخرجہ احمد (1/1766) والترمذی (3525) والبخاری (726) وابن ابی شیبۃ (206/10) وابو یعلی (6696) وابن حبان (951) والطیالسی (257/1)

1494- اخرجہ الترمذی (3533)

1495- اخرجہ احمد (3501)



اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ، وَاَهْلِیْ، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ" . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حضرت داؤد علیہ السلام یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے، اے اللہ! اپنی محبت کو میرے نزدیک میری جان اور میرے اہل خانہ اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے زیادہ محبوب بنادے۔

**(1496)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلِظُّوا بِيَا (يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)" . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ مِنْ رِّوَايَةِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَامِرٍ الصَّحَابِیِّ، قَالَ الْحَاكِمُ: "حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ" .

"اَلِظُّوا": بِكَسْرِ اللَّامِ وَتَشْدِيْدِ الظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ، مَعْنَاهُ: اَلْزَمُوْا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ وَاَكْثِرُوْا مِنْهَا .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یاذوالجلال والاکرام کثرت سے پڑھا کرو۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الظوا" میں لام کے نیچے زیر ہے اور ظاء پر شد ہے اس کا معنی ہے کہ اس دعا کو کثرت سے پڑھو بلکہ اپنے اوپر لازم کرلو۔

**(1497)** وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ، لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا ؛ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا، فَقَالَ: "اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ؟ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" .

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ بہت زیادہ دعائیں مانگا کرتے تھے ہمیں ان میں سے بہت سی یاد نہیں رہیں پھر انہوں نے بتایا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جو ان سب کو جمع کردے تم یہ پڑھا کرو۔

''اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے تیرے نبی حضرت محمد ﷺ نے مانگی اور ہر چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے نبی حضرت محمد ﷺ نے پناہ مانگی تجھ سے ہی مدد لی جاسکتی ہے اور تجھ تک ہی پہنچنا ہے اور تیری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''۔

1496- اخرجہ الترمذی (3536) والحاکم (1/1836)

1497- اخرجہ الترمذی (3532) احمد (9/25073) والبخاری (639) وابن ماجہ (3846) والحاکم (1/12914) وابن حبان (869)

**(1498)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ".

رَوَاهُ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ".

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں تیری مغفرت کے راستوں اور ہر گناہ سے سلامتی اور ہر بھلائی کے حوالے سے غنیمت اور جنت کی شکل میں کامیابی یا جہنم سے نجات ہو' تجھ سے سوال کرتا ہوں''۔

اس حدیث کو امام حاکم ابوعبداللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

## 251-بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

## باب: کسی کی غیر موجودگی میں دعا کرنے کی فضیلت

قَالَ تَعَالٰى:

﴿وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ﴾ (الحشر:10)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:''اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے وہ یہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت کردے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں''۔

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (محمد:19)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:''تم اپنے دم کی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے دعائے مغفرت کرو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِخْبَارًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ (ابراهيم: 41).

✧✧ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے (انہوں نے دعا کی)

''اے ہمارے پروردگار! تو میری مغفرت کردے اور میرے والدین کی بھی اور تمام عام اہل ایمان کی بھی اس دن جب حساب قائم ہوگا''۔

**(1499)** وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَدْعُوْ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلٍ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1498-اخرجہ الحاکم(1/1925)الترمذی(4791)وابن ماجہ(1384)

1499-اخرجہ مسلم(2732)وابوداؤد(1534)



✧✧ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو بھی مسلمان اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرے گا تو فرشتہ یہ کہتا ہے تمہیں بھی اس کی مانند (نعمت نصیب ہو)۔

**(1500)** وَعَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: "دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَاْسِهِ مَلَكٌ مُّوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: اٰمِيْنَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کی اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں کی گئی دعا ضرور قبول ہوتی ہے اس کے سرہانے ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب بھی آدمی اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو وہ مقرر فرشتہ کہتا ہے آمین تمہیں بھی اس مانند نعمت ملے۔

## 252-بَابٌ فِيْ مَسَائِلَ مِنَ الدُّعَاءِ

## باب: دعا کے متعلق مسائل کا بیان

**(1501)** وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ، فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا، فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے ساتھ کوئی اچھائی کی جائے اور وہ کرنے والے سے کہ'' جزاك الله خير '' (اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین جزاء عطا کرے) تو اس نے بہترین تعریف کی۔

**(1502)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ، لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُّسْاَلُ فِيْهَا عَطَاءً فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے لئے بددعا نہ کرو اور اپنے اموال کے لئے بددعا نہ کرو۔ کہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی اس گھڑی کے موافق نہ ہوجائے جس میں جو مانگا جائے (وہ مل جاتا ہے) تو تمہاری (وہ بددعا) قبول ہوجائے۔

1500-اخرجہ مسلم(2733)

1501-اخرجہ الترمذی(2042)والنسائی(6/1008)وابن حبان(3413)وابونعیم(345/2)

1502-اخرجہ مسلم(3009)وابوداؤد(1532)وابن حبان(57542)وانظر الحدیث(932)

(1503) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے: بندہ پروردگار سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب بندہ سجدے کی حالت میں ہو۔ (اس لئے جب تم سجدے کی حالت میں ہو) تو زیادہ دعا کرو۔

(1504) وَعَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ: يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ رَبِّىْ، فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِىْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: "لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ، اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ، مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ" قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: "يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ، وَقَدْ دَعَوْتُ، فَلَمْ اَرَ يَسْتَجِبُ لِىْ، فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ".

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے: آدمی کی دعا مستجاب ہوتی رہتی ہے۔ جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرتا اور یہ نہیں کہتا کہ میں نے اپنے پروردگار سے دعا مانگی لیکن اس نے قبول نہیں کی۔ (متفق علیہ)

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ بندے کی دعا مسلسل مستجاب ہوتی رہتی ہے جب تک وہ گناہ کے بارے میں یا رشتے داری کے حقوق کی پامالی کے بارے میں دعا نہ کرے اور جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے۔ عرض کی گئی یارسول اللہ! جلد بازی کا مظاہرہ کرنے کے بارے میں کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ یہ کہے کہ میں نے دعا مانگی' میں نے پھر دعا مانگی لیکن میرا خیال ہے کہ میری یہ دعا قبول نہیں ہوئی تو اس وقت وہ مایوس ہو کر دعا کرنا چھوڑ دے۔

(1505) وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَىُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ؟ قَالَ: "جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عرض کی گئی یارسول اللہ (ﷺ)! کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے آپ نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں کی جانے والی اور فرض نماز کے بعد کی جانے والی۔

(1506) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا عَلَى

1504- اخرجہ مالک (495) واحمد (3/10316) والبخاری (6340) ومسلم (2735) وابو داؤد (1484) والترمذی (3387) وابن ماجہ (3853) وابن حبان (881)

1505- اخرجہ الترمذی (3510) والنسائی (108)

1506- اخرجہ الترمذی (3584) احمد (4/11133) والحاکم (1/1816)



الْاَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللّٰهَ تَعَالٰى بِدَعْوَةٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا، اَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا، مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ، اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ"، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اِذًا نُكْثِرُ قَالَ: "اَللّٰهُ اَكْثَرُ". رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ رِّوَايَةِ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّزَادَ فِيْهِ: "اَوْ يَدَّخِرَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَهَا".

✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے: روح زمین پر موجود جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے یا پھر اس کی مانند کوء برائی اس سے دور کر دیتا ہے جب تک وہ کسی گناہ یا رشتے داری کے حقوق سے پامالی سے متعلق دعا نہیں کرتا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی!! پھر تو ہم بکثرت دعا کر سکتے ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا (فضل) زیادہ ہے۔

اس حدیث کو امام حاکم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ نقل کیا ہے یا پھر اس کی مانند اجر کو اس کیلئے محفوظ کر دیتا ہے۔

(1507) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ، وَرَبُّ الْاَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے جو عظیم اور بردبار ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو آسمانوں کا پروردگار ہے اور زمین کا پروردگار ہے اور ہر کریم عرش کا پروردگار ہے۔

## 253-بَابُ كَرَامَاتِ الْاَوْلِيَآءِ وَفَضْلِهِمْ

## باب: اولیاء کی کرامات اور ان کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (یونس: 62-64).

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "خبردار! اللہ تعالیٰ کے ولیوں کو کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے یہ وہ

1507- اخرجہ البخاری (6345) والترمذی (3446) والنسائی (685) وابن ماجہ (3883) وابن ابی شیبۃ (10/396) احمد (1/1701) والنسائی (629) والبزار (741) وابن حبان (865)

لوگ ہیں جو ایمان لائے اور انہوں نے پرہیز گاری اختیار کی دنیا کی زندگی میں ان کے لئے بشارت ہے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے کلمات تبدیل نہیں ہوتے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَهُزِّیْ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا فَكُلِیْ وَاشْرَبِیْ﴾ (مریم:25، 26)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور تم کھجور کی شاخ کو اپنی طرف ہلانا تو وہ تمہارے اوپر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گی تم اسے کھانا اور پینا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ یَا مَرْیَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ﴾ (آل عمران: 37)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جب بھی ذکریا (اس مریم) کے پاس مہراب میں آتے اس کے پاس بے موسم کا (رزق) پاتے تو بولتے اے مریم! یہ کہاں سے آیا ہے تو وہ جواب یہ اللہ تعالیٰ ی طرف سے ہے بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہے حساب کے بغیر رزق عطا فرماتا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوُوا اِلَى الْكَهْفِ یَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهٖ وَیُهَیِّیءْ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ مِرْفَقًا وَّتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ﴾ (الكهف: 17-16) .

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور جب تم ان لوگوں سے الگ ہو گئے اور ان سے بھی جن کی وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بجائے عبادت کرتے ہیں تو تم غار کی پناہ میں آجاؤ تمہارا پروردگار اپنی رحمت تم پر پھیلا دے گا اور وہ تمہارے معاملے کو تمہارے لئے آسانی کا باعث کر دے گا (اے پڑھنے والے) تم سورج کو دیکھو گے کہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو ان کی غار سے دائیں طرف سے بچ کر نکلتا ہے اور جب وہ غروب ہوتا ہے تو ان کی غار کے بائیں طرف سے ہٹ کر جاتا ہے''۔

**(1508)** وَعَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً: "مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ، فَلْیَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ، فَلْیَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ" اَوْ كَمَا قَالَ، وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، جَآءَ بِثَلَاثَةٍ، وَّانْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ، وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ رَجَعَ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّیْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ ـ قَالَتِ امْرَاَتُهٗ: مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْیَافِكَ؟ قَالَ: اَوَمَا عَشَّیْتِهِمْ؟ قَالَتْ: اَبَوْا حَتّٰى تَجِیْءَ وَقَدْ عَرَضُوْا عَلَیْهِمْ، قَالَ: فَذَهَبْتُ اَنَا

1508-اخرجہ احمد (1702) والبخاری (602) ومسلم (2057) وابو داؤد (3270) وابن حبان (4350) وابو نعیم (497) الحلیۃ (338/2) والبیہقی (34/1)



فَاخْتَبَاْتُ، فَقَالَ: یَا غُنْثَرُ، فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوْا لَا هَنِیْئًا وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا، قَالَ: وَایْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَاْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا حَتّٰى شَبِعُوْا، وَصَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَنَظَرَ اِلَیْهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ: یَا اُخْتَ بَنِیْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: لَا وَقُرَّةِ عَیْنِیْ لَهِیَ الْاٰنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ! فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّقَالَ: اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ، یَعْنِیْ: یَمِیْنَهٗ ـ ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ ـ وَكَانَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَمَضَى الْاَجَلُ، فَتَفَرَّقْنَا اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اُنَاسٌ، اَللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَاَكَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ ـ

وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَحَلَفَ اَبُوْ بَكْرٍ لَّا یَطْعَمُهٗ، فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ لَا تَطْعَمُهٗ، فَحَلَفَ الضَّیْفُ ـ اَوِ الْاَضْیَافُ ـ اَنْ لَا یَطْعَمُهٗ اَوْ یَطْعَمُوْهُ حَتّٰى یَطْعَمَهٗ ـ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهٖ مِنَ الشَّیْطٰنِ! فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا، فَجَعَلُوْا لَا یَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا، فَقَالَ: یَا اُخْتَ بَنِیْ فِرَاسٍ، مَا هٰذَا؟ فَقَالَتْ: وَقُرَّةِ عَیْنِیْ اِنَّهَا الْاٰنَ لَاَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ اَنْ نَاْكُلَ، فَاَكَلُوْا، وَبَعَثَ بِهَا اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ اَنَّهٗ اَكَلَ مِنْهَا ـ

وَفِیْ رِوَایَةٍ: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: دُوْنَكَ اَضْیَافَكَ، فَاِنِّیْ مُنْطَلِقٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ اَنْ اَجِیْءَ، فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَاَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهٗ، فَقَالَ: اطْعَمُوْا ؛ فَقَالُوْا: اَیْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا؟ قَالَ: اطْعَمُوا، قَالُوْا: مَا نَحْنُ بِاٰكِلِیْنَ حَتّٰى یَجِیْءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا، قَالَ: اقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ، فَاِنَّهٗ اِنْ جَآءَ وَلَمْ تَطْعَمُوا، لَنَلْقَیَنَّ مِنْهُ فَاَبَوْا، فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ یَجِدُ عَلَیَّ، فَلَمَّا جَآءَ تَنَحَّیْتُ عَنْهُ، فَقَالَ: مَا صَنَعْتُمْ؟ فَاَخْبَرُوْهُ، فَقَالَ: یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَسَكَتُّ: ثُمَّ قَالَ: یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَسَكَتُّ، فَقَالَ: یَا غُنْثَرُ اَقْسَمْتُ عَلَیْكَ اِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِیْ لَمَا جِئْتَ! فَخَرَجْتُ، فَقُلْتُ: سَلْ اَضْیَافَكَ، فَقَالُوْا: صَدَقَ، اَتَانَا بِهٖ، فَقَالَ: اِنَّمَا انْتَظَرْتُمُوْنِیْ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اللَّیْلَةَ ـ فَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ: وَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهٗ حَتّٰى تَطْعَمَهٗ فَقَالَ: وَیْلَكُمْ مَا لَكُمْ لَا تَقْبَلُوْنَ عَنَّا قِرَاكُمْ؟ هَاتِ طَعَامَكَ، فَجَآءَ بِهٖ، فَوَضَعَ یَدَهٗ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، الْاُوْلٰى مِنَ الشَّیْطٰنِ، فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا ـ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ـ

قَوْلُهٗ: "غُنْثَرُ" بِغَیْنٍ مُعْجَمَةٍ مَضْمُوْمَةٍ ثُمَّ نُوْنٍ سَاكِنَةٍ ثُمَّ ثَاءٍ مُّثَلَّثَةٍ وَّهُوَ: الْغَبِیُّ الْجَاهِلُ ـ وَقَوْلُهٗ: "فَجَدَّعَ" اَیْ شَتَمَهٗ، وَالْجَدْعُ الْقَطْعُ ـ قَوْلُهٗ "یَجِدُ عَلَیَّ" هُوَ بِكَسْرِ الْجِیْمِ: اَیْ یَغْضَبُ ـ

✧✧ حضرت ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' اصحاب صفہ غریب لوگ تھے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو ساتھ لے جائے۔ جس کو شخص کے پاس چار کا کھانا ہو۔ وہ پانچ یا چھ کو ساتھ لے جائے یا اس کی مانند کوئی اور الفاظ ارشاد فرمائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تین آدمیوں کو ساتھ لے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو ساتھ لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رات کا کھانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ کھایا اور وہاں ٹھہرا ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی اور پھر واپس آئے۔ وہ رات کا ایک حصہ جو اللہ کو منظور تھا' گزر جانے کے بعد آئے۔ ان کی اہلیہ نے کہا آپ اپنے مہمانوں کے پاس کیوں نہیں آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کیا تم نے ان لوگوں کو کھانا نہیں کھلایا۔ اہلیہ نے عرض کی' انہوں نے آپ کے آنے سے پہلے کھانا کھانے سے انکار کر دیا ہے۔ گھر والوں نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا۔ حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں جا کر چھپ گیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور بولے اب تم لوگ کیسی کھاؤ۔ اس میں برکت نہ ہو اور میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) ہم نے کھانا شروع کیا۔ اللہ کی قسم! ہم جو بھی لقمہ لیتے تھے اس کے نیچے کھانے میں اور اضافہ ہو جاتا تھا اور کھانا پہلے سے زیادہ ہو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ سب لوگ سیر ہو گئے تو جتنا کھانا پہلے تھا اس سے زیادہ ہو گیا تو تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھانے کی طرف دیکھا تو اپنی اہلیہ سے فرمایا: اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا معاملہ ہے؟ خاتون نے جواب دیا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ اس وقت پہلے سے زیادہ ہو چکا ہے۔ انہوں نے تین مرتبہ یہ فرمایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اس کھانے کو کھا لیا اور فرمایا: وہ شیطان کی طرف سے تھا یعنی ان کا قسم اٹھانا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے ایک لقمہ لیا اور اسی اٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تو وہ آپ کے پاس موجود رہا۔ ان دنوں ہمارے اور ایک موسم کے درمیان عہد چل رہا تھا (یعنی جنگ بندی کا معاہدہ) طے شدہ مدت ختم ہو چکی تھی تو ہم بارہ آدمی ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے۔ ہر آدمی کے ساتھ کچھ لوگ تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے' ہر آدمی کے ساتھ کتنے لوگ تھے تو ان سب لوگوں نے اس کھانے کو کھا لیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی کہ وہ اس کھانے کو نہیں کھائیں گے اور ان کی اہلیہ نے بھی قسم اٹھالی کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائیں گی۔ مہمانوں نے بھی قسم اٹھالی کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائیں گے جب تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نہیں کھاتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شیطان کی طرف سے' انہوں نے کھانا منگوایا' اسے کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا تو وہ لوگ جو بھی لقمہ اٹھاتے تھے' اس کے نیچے سے اضافہ ہو جاتا تھا اور کھانا پہلے سے زیادہ ہو جاتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا معاملہ ہے؟ تو اس خاتون نے جواب دیا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ اس وقت پہلے سے زیادہ ہو چکا ہے۔ جب ہم نے کھانا شروع کیا تھا تو ان حضرات نے اسے کھا لیا اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی بھیجا۔ انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کھانے کو کھایا تھا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہا تم نے مہمانوں کا خیال رکھنا ہے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا رہا ہوں تم میرے آنے سے انہیں کھانا کھلا دینا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ گئے اور جو کچھ موجود تھا' مہمانوں کے پاس لے کر آ گئے اور بولے آپ سے کھا لیں۔ مہمانوں نے کہا گھر کا مالک کہاں ہے۔ انہوں نے کہا آپ تو اس کو کھائیں۔ مہمانوں نے جواب دیا۔ ہم تب تک اس کو نہیں کھائیں گے جب تک گھر کا مالک نہیں آ جاتا تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ہماری طرف سے اس کھانے کو قبول کریں۔ اگر وہ آ گئے اور آپ لوگوں نے کھانا نہ کھایا ہوا تو ہمیں



ان سے ڈانٹ پڑے گی۔ مہمانوں نے اس بات سے انکار کر دیا (حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) مجھے اندازہ ہو گیا کہ اب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ پر ناراض ہوں گے۔ وہ آئے تو میں ایک طرف چھپ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تم لوگوں نے کیا معاملہ کیا ہے۔ گھر والوں نے حقیقت کے بارے میں بتایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آواز دی' اے عبدالرحمٰن! میں خاموش رہا۔ انہوں نے پھر آواز دی' اے عبدالرحمٰن! میں پھر خاموش رہا۔ انہوں نے فرمایا: اے نالائق! میں تمہیں قسم دیتا ہوں۔ اگر تم میری آواز سن رہے ہو تو آ جاؤ۔ میں نکل کر آیا۔ میں نے کہا آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں۔ مہمانوں نے بتایا کہ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے اور ہمارے پاس کھانا لے کر آیا تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ لوگ میرا انتظار کر رہے تھے۔ اللہ کی قسم! آج رات میں کھانا نہیں کھاؤں گا تو مہمانوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم بھی اس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے جب تک آپ نہیں کھائیں گے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں پر افسوس ہے۔ تم لوگ ہمارے کھانے کو قبول کیوں نہیں کرتے۔ لاؤ کھانا لاؤ۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ وہ کھانا لے کر آئے۔ ان کے آگے رکھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ پڑھی اور فرمایا: پہلی بار (یعنی قسم شیطان کی طرف سے تھی) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی کھانا کھا لیا اور مہمانوں نے بھی کھانا لیا۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "غنثر" میں غ پر پیش ہے۔ ن اس میں ساکن ہے اور ان کے ساتھ ثاء ہے۔ اس کا معنی ہے غبی اور جاہل۔

اور یہ قول "فجدع" کاٹنے کے معنی میں بھی آتا ہے یہاں اس کا مطلب ہوگا گالی دی اور اگر یہ جیم کے نیچے زیر کے ساتھ ہو "یجد علی" تو اس سے مراد ہوگا کہ مجھ پر غضبناک ہوں گے۔

**(1509)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ كَانَ فِیما قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ نَاسٌ مُّحَدَّثُوْنَ، فَاِنْ یَّكُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ" . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِّنْ رِوَایَةِ عَآئِشَةَ .

وَفِیْ رِوَایَتِهِمَا قَالَ ابْن وَهْبٍ: "مُحَدَّثُوْنَ" اَیْ مُلْهَمُوْنَ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم سے پہلے کی امتوں میں کچھ لوگ ہوتے تھے تو محدث ہوتے تھے اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہوا تو وہ عمر ہوگا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہی اور ان دونوں کی روایت میں یہ بات ہے کہ ابن وہب فرماتے ہیں: محدث اس شخص کو کہتے ہیں جیسے الہام کیا جاتا ہو۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "محدثون" سے مراد وہ افراد ہیں جنہیں الہام ہوتا ہے۔

1509- اخرجہ احمد (3/8476) والبخاری (3469) والنسائی (19) اخرجہ احمد (9/24339) ومسلم (2398) والترمذی (3693) والنسائی (18) والحاکم (3/4499) وابن حبان (6894)

**(1510)** وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سُمْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا، قَالَ: شَكَا اَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا يَعْنِی: ابْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ، اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ فَعَزَلَهٗ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا، فَشَكَوْا حَتّٰی ذَكَرُوْا اَنَّهٗ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّیْ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا اَبَا اِسْحَاقَ، اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ اَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّیْ، فَقَالَ: اَمَّا اَنَا وَاللّٰهِ فَاِنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا اَخْرِمُ عَنْهَا، اُصَلِّیْ صَلٰوتَیِ الْعِشَاءِ فَاَرْكُدُ فِی الْاُوْلَيَيْنِ، وَاُخِفُّ فِی الْاُخْرَيَيْنِ .

قَالَ: ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ، وَاَرْسَلَ مَعَهٗ رَجُلًا - اَوْ رِجَالًا - اِلَی الْكُوْفَةِ يَسْاَلُ عَنْهُ اَهْلَ الْكُوْفَةِ، فَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا اِلَّا سَاَلَ عَنْهُ، وَيُثْنُوْنَ مَعْرُوْفًا، حَتّٰی دَخَلَ مَسْجِدًا لِّبَنِیْ عَبْسٍ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ، يُقَالُ لَهٗ اُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ، يُكْنّٰی اَبَا سَعْدَةَ، فَقَالَ: اَمَا اِذْ نَشَدْتَنَا فَاِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ، وَلَا يَعْدِلُ فِی الْقَضِيَّةِ . قَالَ سَعْدٌ: اَمَا وَاللّٰهِ لَاَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا، قَامَ رِيَاءً، وَسُمْعَةً، فَاَطِلْ عُمُرَهٗ، وَاَطِلْ فَقْرَهٗ، وَعَرِّضْهُ لِلْفِتَنِ . وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ: شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَّفْتُوْنٌ، اَصَابَتْنِیْ دَعْوَةُ سَعْدٍ . قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ الرَّاوِیْ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: فَاَنَا رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰی عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ، وَاِنَّهٗ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِیْ فِی الطُّرُقِ فَيَغْمِزُهُنَّ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ ؓ بیان کرتے ہیں۔ اہل کوفہ کے حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کی حضرت عمر بن خطاب ؓ سے شکایت کی تو حضرت عمر ؓ نے حضرت عمار ؓ کو ان کا امیر مقرر کر دیا تو انہوں نے پھر شکایت کی اور یہ ذکر کیا کہ وہ نماز ٹھیک طرح نہیں پڑھاتے۔ حضرت عمر ؓ نے انہیں بلوایا اور فرمایا: اے ابواسحاق! لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نماز اچھی طرح نہیں پڑھاتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں انہیں نبی اکرم ﷺ کے طریقے جیسی نماز پڑھاتا ہوں اور اس میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ میں مغرب اور عشاء کی نماز میں پہلی دو رکعات طویل ادا کرتا ہوں۔ پھر دو رکعات مختصر ادا کرتا ہوں تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اے ابواسحاق! آپ کے بارے میں میرا یہی خیال تھا۔ پھر حضرت عمر ؓ نے ایک شخص کو بھیجا۔ اس آدمی کو کوفہ بھیجا تا کہ وہ ان کے حوالے سے اہل کوفہ سے باز پرس کریں تو اس نے مسجد میں موجود ہر شخص سے ان کے بارے میں دریافت کیا۔ لوگوں نے ان کی اچھائی سے تعریف کی۔ جب وہ شخص بنو عبس کی مسجد میں داخل ہوا تو ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا جس کا نام اسامہ بن قتادہ تھا اور اس کی کنیت ابوسعدہ تھی۔ وہ بولا: اب آپ نے ہمیں قسم دے ہی دی ہے تو اب حضرت سعد ؓ جنگ میں شریک نہیں ہوتے درست طریقے سے (مال غنیمت) تقسیم نہیں کرتے اور فیصلہ کرتے وقت عدل سے کام نہیں لیتے۔ حضرت سعد ؓ نے فرمایا: اگر یہ معاملہ ہے تو اللہ کی قسم! میں تین دعائیں کرتا ہوں' اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور دکھاوے اور ریاکاری کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر کو طویل کر دے' اس کی عزت کو طویل کر دے اور اس کو فتنوں میں

1510-اخرجہ احمد (1510-1518) والبخاری (755) ومسلم (453) وابو داؤد (803) والنسائی (1001) وابن حبان (1859) وابو عوانہ (149/2) والطبرانی (308) وابن خزیمہ (508) والطیالسی (216) وابو یعلی (692) والبیہقی (65/2)



مبتلا کر دے۔

راوی بیان کرتے ہیں' جب اس شخص سے پوچھا جاتا تو وہ کہتا بڑی عمر کا ایسا بوڑھا جسے فتنوں میں مبتلا کر دیا گیا۔ مجھے حضرت سعد ؓ کی بددعا لاحق ہوگئی ہے۔ عبدالملک بن عمیر نامی راوی حضرت جابر بن سمرہ ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے اس شخص کو اس کے بعد دیکھا' اس کی دونوں پلکیں' اس کی آنکھوں پر آ چکی تھیں اور یہ سب بڑھاپے کی وجہ سے ہوا تھا اور وہ راستے میں جانے والی لڑکیوں کو چھیڑا کرتا تھا۔

**(1511)** وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ، خَاصَمَتْهُ اَرْوٰی بِنْتُ اَوْسٍ اِلٰی مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، وَادَّعَتْ اَنَّهٗ اَخَذَ شَيْئًا مِّنْ اَرْضِهَا، فَقَالَ سَعِيْدٌ: اَنَا كُنْتُ اٰخُذُ شَيْئًا مِّنْ اَرْضِهَا بَعْدَ الَّذِیْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!؟ قَالَ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا، طُوِّقَهٗ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِيْنَ" فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ: لَا اَسْاَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا، فَقَالَ سَعِيْدٌ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً، فَاَعْمِ بَصَرَهَا، وَاقْتُلْهَا فِیْ اَرْضِهَا، قَالَ: فَمَا مَاتَتْ حَتّٰی ذَهَبَ بَصَرُهَا، وَبَيْنَمَا هِیَ تَمْشِیْ فِیْ اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِیْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ، وَاَنَّهٗ رَاٰهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ: اَصَابَتْنِیْ دَعْوَةُ سَعِيْدٍ، وَاَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰی بِئْرٍ فِی الدَّارِ الَّتِیْ خَاصَمَتْهُ فِيْهَا، فَوَقَعَتْ فِيْهَا، وَكَانَتْ قَبْرَهَا .

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر ؓ بیان کرتے ہیں' حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ؓ کے ساتھ اروی بنت اوس کا اختلاف ہوگیا۔ وہ اس مقدمے کو مروان بن حکم کے پاس لے گئی۔ اس عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ حضرت سعید بن زید ؓ نے اس کی زمین میں سے کچھ حصہ لے لیا ہے۔ حضرت سعید ؓ نے فرمایا: اگر میں نے اس کی زمین میں سے کچھ حصہ ہتھیایا ہے اس کے بعد کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہوا (تو یہ بڑی غلط بات ہوگی) مروان نے دریافت کیا کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی کیا ارشاد سنا ہے؟۔ انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو شخص ایک بالشت جتنی زمین ہتھیا لے گا تو قیامت کے دن اس کے گلے میں سات زمینوں جتنا طوق ڈالا جائیگا۔ مروان نے ان سے کہا' اب میں اس کے بعد آپ سے کوئی ثبوت نہیں مانگوں گا۔ حضرت سعید ؓ نے دعا کی۔

"اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر دے اور اسے اس کی زمین میں ہی موت دینا"۔

راوی بیان کرتے ہیں' اس عورت کے مرنے سے پہلے وہ اندھی ہوگئی اور ایک مرتبہ وہ اپنی زمین میں سے چل کر جا رہی تھی

1511-اخرجہ احمد (1728) والبخاری (2452) ومسلم (1610) وابو یعلی (959) وابن حبان (3195) والطبرانی (342) وابو یعلی (951) والترمذی (1418) وابو نعیم (96/1)

کہ وہاں موجود ایک گڑھے میں گر کر مرگئی۔ (متفق علیہ)

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں' حضرت زید بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے مفہوم سے متعلق حدیث نقل کی ہے اور یہ بات ذکر کی ہے کہ انہوں نے اس عورت کو دیکھا تھا کہ وہ اندھی تھی اور دیواروں کے ذریعے راستہ ٹٹولا کرتی تھی اور یہ کہا کرتی تھی: مجھے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی بددعا لاحق ہوگئی ہے۔ ایک مرتبہ وہ اپنے گھر میں موجود کنویں کے پاس سے گزر رہی تھی جس کے بارے میں اس نے اختلاف کیا تھا۔ وہ اس میں گر گئی اور وہی اس کی قبر بن گئی۔

**(1512)** وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ اُحُدٌ دَعَانِیْ اَبِیْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: مَا اُرَانِی اِلَّا مَقْتُوْلًا فِیْ اَوَّلِ مَنْ يُّقْتَلُ من اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنِّیْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِیْ اَعَزَّ عَلَیَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّ عَلَیَّ دَيْنًا فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا، فَاَصْبَحْنَا، فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ، وَدَفَنْتُ مَعَهٗ اٰخَرَ فِیْ قَبْرِهٖ، ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِیْ اَنْ اَتْرُكَهٗ مَعَ اٰخَرَ، فَاسْتَخْرَجْتُهٗ بَعْدَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ، فَاِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهٗ غَيْرَ اُذُنِهٖ، فَجَعَلْتُهٗ فِیْ قَبْرٍ عَلٰى حِدَةٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب میں غزوہ اُحد میں شریک ہوا تو میرے والد نے رات کے وقت مجھے بلایا اور بولے میرا یہ خیال ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ابتداء میں ہی شہید ہو جاؤں گا میں اپنے بعد جو چھوڑ کر جا رہا ہوں اس میں میرے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ محبوب تم ہو میرے ذمے کچھ قرض ہے تم وہ ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو (حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جب صبح ہوئی تو وہ سب سے پہلے شہید ہوگئے میں نے ان کی قبر میں ان کے ہمراہ ایک اور صاحب کو بھی دفن کیا پھر میرا دل اس سے راضی نہیں ہوا کہ میں انہیں کسی اور کے ساتھ رہنے دوں تو چھ ماہ گزرنے کے بعد میں نے انہیں وہاں سے نکالا تو وہ اسی طرح تھے جیسے اس دن تھے جب میں نے انہیں قبر میں رکھا تھا البتہ ان کے کان پر کچھ خراش تھی پھر میں نے انہیں الگ قبر میں دفن کر دیا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1513)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رجلين مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِیْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ وَّمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ بَيْنَ اَيْدِيهِمَا. فَلَمَّا افْتَرَقَا، صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى اَتٰى اَهْلَهٗ.

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ مِنْ طُرُقٍ؛ وَفِیْ بَعْضِهَا اَنَّ الرَّجُلَيْنِ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے

1512- اخرجہ البخاری (1351)

1513- اخرجہ البخاری (465)



رات کی تاریکی میں نکلے دونوں کے ہمراہ دو چراغوں جیسی روشنی تھی جو ان کے آگے تھی جب وہ دونوں جدا ہوئے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک روشنی ہوگئی یہاں تک کہ وہ صاحب اپنے گھر پہنچ گئے۔

**(1514)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ رَهْطٍ عَيْنًا سَرِيَّةً، وَاَمَّرَ عَلَيْهَا عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْهَدْاَةِ؛ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ؛ ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِّنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُوْ لِحْيَانَ، فَنَفَرُوْا لَهُمْ بِقَرِيْبٍ مِّنْ مِئَةِ رَجُلٍ رَامٍ، فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ. فَلَمَّا اَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَّاَصْحَابُهٗ، لَجَاُوْا اِلٰى مَوْضِعٍ، فَاَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ، فَقَالُوْا: انْزِلُوْا فَاَعْطُوْا بِاَيْدِيْكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ اَنْ لَّا نَقْتُلَ مِنْكُمْ اَحَدًا. فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ: اَيُّهَا الْقَوْمُ، اَمَّا اَنَا، فَلَا اَنْزِلُ عَلٰى ذِمَّةِ كَافِرٍ: اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوْا عَاصِمًا، وَنَزَلَ اِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقِ، مِنْهُمْ خُبَيْبٌ، وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ. فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ اَطْلَقُوْا اَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ، فَرَبَطُوْهُمْ بِهَا. قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰهِ لَا اَصْحَبُكُمْ اِنَّ لِیْ بِهٰؤُلَاءِ اُسْوَةً، يُرِيْدُ الْقَتْلٰى، فَجَرَّرُوْهُ وَعَالَجُوْهُ، فَاَبٰى اَنْ يَّصْحَبَهُمْ، فَقَتَلُوْهُ، وَانْطَلَقُوْا بِخُبَيْبٍ، وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ، حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ؛ فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ خُبَيْبًا، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ. فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ اَسِيْرًا حَتّٰى اَجْمَعُوْا عَلٰى قَتْلِهٖ، فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوْسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَاَعَارَتْهُ، فَدَرَجَ بُنَیٌّ لَّهَا وَهِیَ غَافِلَةٌ حَتّٰى اَتَاهُ، فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ وَالْمُوْسٰى بِيَدِهٖ، فَفَزِعَتْ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ. فَقَالَ: اَتَخْشَيْنَ اَنْ اَقْتُلَهٗ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ! قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ اَسِيْرًا خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُهٗ يَوْمًا يَاْكُلُ قِطْفًا مِّنْ عِنَبٍ فِیْ يَدِهٖ وَاِنَّهٗ لَمُوْثَقٌ بِالْحَدِيْدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ، وَكَانَتْ تَقُوْلُ: اِنَّهٗ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ خُبَيْبًا. فَلَمَّا خَرَجُوْا بِهٖ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فِی الْحِلِّ، قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ رَكْعَتَيْنِ، فَتَرَكُوْهُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنْ تَحْسَبُوْا اَنَّ مَا بِیْ جَزَعٌ لَزِدْتُ: اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا، وَاقْتُلْهُمْ بِدَدًا، وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا. وَقَالَ:

فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا — عَلٰى اَیِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِیْ

وَذٰلِكَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَاْ — يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ

وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلٰوةَ. وَاَخْبَرَ - يعنى: النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَصْحَابَهٗ يَوْمَ اُصِيْبُوْا خَبَرَهُمْ، وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِيْنَ حُدِّثُوْا اَنَّهٗ قُتِلَ اَنْ يُّؤْتَوْا بِشَیْءٍ مِّنْهُ يُعْرَفُ، وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا مِّنْ عُظَمَائِهِمْ، فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوا اَنْ يَّقْطَعُوْا مِنْهُ شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

1514- اخرجہ البخاری (3045)

قَوْلُهُ: "الْهَدَاةُ": مَوْضِعٌ، "وَالظُّلَّةُ": السَّحَابُ ۔ "وَالدَّبْرُ": النَّحلُ ۔ وَقَوْلُهُ: "اقْتُلْهُمْ بِدَدًا" بِكَسْرِ الْبَاءِ وَفَتحِهَا، فَمَنْ كَسَرَ قَالَ هُوَ جَمْعُ بِدَّةٍ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَهِيَ النَّصِيبُ وَمَعْنَاهُ: اقْتُلْهُمْ حِصَصًا مُّنْقَسِمَةً لِكُلِّ واحِدٍ مِّنْهُمْ نَصِيبٌ، وَمَنْ فَتَحَ قَالَ مَعْنَاهُ: مُتَفَرِّقِينَ فِي الْقَتْلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ مِّنَ التَّبْدِيْد ۔

وَفِي الْبَابِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ صَحِيْحَةٌ سَبَقَتْ فِيْ مَوَاضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ، مِنْهَا حَدِيْثُ الْغُلَامِ الَّذِىْ كَانَ يَاتِى الرَّاهِبَ وَالسَّاحِرَ، وَمِنْهَا حَدِيْثُ جُرَيْج، وَحَدِيْثُ اَصْحَابِ الْغَارِ الَّذِيْن اَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ الصَّخْرَةُ، وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ الَّذِىْ سَمِعَ صَوْتًا فِى السَّحَابِ يَقُوْلُ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ، وَغَيْرُ ذٰلِكَ ۔ وَالدَّلَائِلِ فِى الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّشْهُوْرَةٌ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْق ۔

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے دس آدمیوں کو ایک مہم پر روانہ کیا۔ حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا۔ یہ لوگ روانہ ہوئے۔ جب یہ لوگ عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان ھداۃ کے مقام پر پہنچے تو کسی قبیلے کے سو آدمیوں کو جو تیرانداز تھے ان کے بارے میں بتایا گیا۔ وہ لوگ ان کے پیچھے لگ گئے۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو ان کا پتہ چل گیا تو یہ لوگ ایک جگہ پر آ گئے۔ ان لوگوں نے انہیں گھیر لیا اور بولے: آپ لوگ نیچے اتر آئیں اور ہتھیار ڈال دیں۔ آپ کے ساتھ ہمارا عہد ہے اور پختہ وعدہ ہے کہ ہم آپ میں سے کسی ایک کو قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لوگو! میں تو کسی کافر کی پناہ میں نہیں جاؤں گا۔ اے اللہ! ہمارے بارے میں اپنے نبی کو اطلاع دیدے۔ ان لوگوں نے ان حضرات پر تیراندازی کی اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ ان آدمیوں میں سے تین آدمی اپنے عہد اور وعدے سے نیچے اتر گئے۔ ان میں سے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ایک اور شخص تھا۔ جب ان لوگوں نے ان حضرات پر قابو پالیا تو اپنی کمانوں کی تانت کھول کر انہیں باندھ دیا۔ تیرے صاحب بولے یہ سب سے پہلی غداری ہے۔ اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ میرے لیے ان لوگوں کا طریقہ نمونہ ہے ان سے مراد مقتولین تھے۔ ان لوگوں نے انہیں کھینچنے کی کوشش کی اور دوسرے تیرے آزمائے لیکن تیسرے صاحب نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تو ان کفار نے ان کو بھی شہید کر دیا۔ یہ لوگ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے گئے اور ان دونوں حضرات کو مکہ میں فروخت کر دیا۔ یہ واقع بدر کے بعد کی بات ہے۔ بنو حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا کیونکہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کو غزوہ بدر کے دن قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ ان کے ہاں قیدی کے طور پر رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حضرت حارث رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی سے استرا مانگا تا کہ وہ اس کے ذریعے بال صاف کر لیں۔ اس عورت نے انہیں استرا دیدیا۔ اس عورت کا بیٹا اوپر چڑھ آیا۔ اس عورت کو پتہ نہیں چلا کہ وہ بچہ حضرت حارث رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا۔ پھر اس عورت نے اس بچے کو پایا کہ وہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی گود میں بیٹھا ہوا تھا اور استرا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔ وہ عورت گھبرا گئی۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اس بات کو جان لیا اور فرمایا کیا تم ڈر رہی ہو کہ میں اسے قتل کر دوں گا میں ایسا نہیں کروں گا۔ وہ عورت بیان کرتی ہے اللہ کی قسم! میں نے خبیب سے



زیادہ بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! میں نے انہیں ایک دن پایا کہ وہ انگور کھا رہے تھے جس کا ایک گچھا ان کے ہاتھ میں تھا حالانکہ وہ لوہے سے باندھے ہوئے تھے اور مکہ میں ہر پھل موجود نہیں تھا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں یہ وہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو عطا کیا تھا۔ جب وہ لوگ انہیں لے کر حرم کی حدود سے باہر آئے تا کہ حرم کی حدود کے باہر انہیں قتل کریں تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ تم لوگ مجھے دو رکعات ادا کرنے کا موقع دو۔ انہوں نے انہیں موقع دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے دو رکعات ادا کی اور بولے اللہ کی قسم! اگر تم لوگوں کا یہ گمان نہ ہوتا کہ میں ڈر کی وجہ سے ایسا کر رہا ہوں تو میں زیادہ رکعات ادا کرتا۔

''اے اللہ! ان کو گن گن کر مارنا اور ان میں سے کسی ایک کو باقی نہ رہنے دینا''۔

پھر انہوں نے فرمایا: ''مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاتا ہوں کہ میں کون سے پہلو کے بل گرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں مجھے شہادت نصیب ہو رہی ہے۔ وہ ایسی ذات ہے کہ اگر وہ چاہے تو میرے کٹے ہوئے اعضاء کے جوڑوں کے اندر بھی برکت پیدا کر دے''۔

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے بعد میں شہید ہونیوالے ہر مسلمان کے لئے یہ رواج ڈالا کہ وہ نماز ادا کیا کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو اسی دن اطلاع دے دی تھی جب ان حضرات کو شہید کر دیا گیا تھا۔ قریش نے کچھ لوگوں کو حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ جب انہیں یہ پتہ چلا کہ وہ قتل ہو چکے ہیں کہ ان کے جسم کا کچھ حصہ لایا جائے کیونکہ انہوں نے قریش کے ایک بڑے فرد کو قتل کیا ہوا تھا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش پر بادل کی طرح شہد کی مکھیاں بھیج دیں۔ انہوں نے انہیں ڈھانپ لیا تو وہ لوگ ان کے جسم کا کوئی حصہ نہیں کاٹ سکے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ قول "الھداۃ" دراصل ایک جگہ کا نام ہے اور "الظلۃ" سے مراد ہے سحاب یعنی بادل اور "الدبر" یعنی شہد کی مکھیاں۔ "اقتلم بددا" میں باء پر زیر اور زبر دونوں طرح سے ہے۔ البتہ کچھ علماء کے ہاں یہ زیر کے ساتھ جمع شمار ہوتا ہے اور اس کے معنی ہیں ''حصہ'' اور یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ انہیں ایک ایک حصہ کر کے قتل کرو کہ ہر ایک کے لیے ایک حصہ ضرور ہو اور جس نے بدداً کو باء پر زبر کے ساتھ پڑھا ہے اس کے مطابق اس کا مطلب ہے ایک کے بعد دوسرے کو قتل کرنا اور اس معنی کے لحاظ سے یہ لفظ ''تبدید'' سے مشتق ہوگا۔

**(1515)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لِشَيْءٍ قَطُّ: اِنِّيْ لَاَظُنُّهُ كَذَا، اِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جب بھی کسی چیز کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سنا کہ میرا یہ خیال ہے کہ یہ ایسے ہونا چاہئے تو وہ ویسا ہی ہوا جیسا ان کا خیال ہوتا تھا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1515- اخرجہ البخاری (3866)

# كِتَابُ الْاُمُوْرِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا

# ان امور کا بیان جن سے منع کیا گیا ہے

## 254-بَابُ تَحْرِيْمِ الْغِيْبَةِ وَالْاَمْرِ بِحِفْظِ اللِّسَانِ

## باب: غیبت کا حرام ہونا اور زبان کی حفاظت کی ہدایت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحجرات: 12)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور کوئی شخص دوسرے کی غیبت نہ کرے کیا کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کے گوشت کو کھائے؟ تم اسے ناپسند کرو گے اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا﴾ (بنی اسرائیل: 36)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور اس بات کے پیچھے نہ جاؤ جس کا تمہیں علم نہ ہو بے شک سماعت، بصارت اور دل، ہر ایک کے بارے میں حساب ہوگا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (ق: 18).

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو بھی وہ بات نکالتا ہے تو اس کے لئے محافظ تیار ہوتا ہے''۔

اِعْلَمْ اَنَّهٗ يَنْبَغِىْ لِكُلِّ مُكَلَّفٍ اَنْ يَّحْفَظَ لِسَانَهٗ عَنْ جَمِيْعِ الْكَلَامِ اِلَّا كَلَامًا ظَهَرَتْ فِيْهِ الْمَصْلَحَةُ، وَمَتٰى اسْتَوَى الْكَلَامُ وَتَرْكُهٗ فِى الْمَصْلَحَةِ، فَالسُّنَّةُ الْاِمْسَاكُ عَنْهُ، لِاَنَّهٗ قَدْ يَنْجَرُّ الْكَلَامُ الْمُبَاحُ اِلٰى حَرَامٍ اَوْ مَكْرُوْهٍ، وَذٰلِكَ كَثِيْرٌ فِى الْعَادَةِ، وَالسَّلَامَةُ لَا يَعْدِلُهَا شَيْءٌ.

✧✧ یہ بات جان لیں کہ ہر مکلف شخص کے لیے یہ بات مناسب ہے کہ وہ ہر طرح کی کلام کے حوالے سے زبان کی حفاظت کرے اور صرف وہی کلام کرے جس سے مصلحت ظاہر ہوتی ہو۔ جب کلام کرنا یا اسے ترک کرنا مصلحت کے حوالے



سے برابر ہوں تو مصلحت یہ ہے کہ خاموش رہا جائے کیونکہ بعض اوقات کوئی مباح کلام انسان کو حرام یا مکروہ تک لے جاتا ہے۔ عام طور پر اکثر ایسا ہوتا ہے اور سلامتی کے برابر کوئی چیز نہیں۔

**(1516)** وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَهٰذَا صَرِيْحٌ فِىْ اَنَّهٗ يَنْبَغِىْ اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ اِلَّا اِذَا كَانَ الْكَلَامُ خَيْرًا، وَهُوَ الَّذِىْ ظَهَرَتْ مَصْلَحَتُهٗ، وَمَتٰى شَكَّ فِىْ ظُهُوْرِ الْمَصْلَحَةِ، فَلَا يَتَكَلَّمُ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے وہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

اس میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ آدمی صرف وہی کلام کرے جو بھلائی پر مشتمل ہو اور اس کی مصلحت ظاہر ہو۔ جب مصلحت کے ظہور کے بارے میں آدمی کو شک ہو تو وہ کلام نہ کرے۔

**(1517)** وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ''مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کون سا مسلمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے آپ نے فرمایا: وہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1518)** وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ يَّضْمَنْ لِىْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی شخص مجھے اس کی ضمانت دے جو دو جبڑوں کے درمیان (یعنی زبان) ہے اور دو ٹانگوں کے درمیان (یعنی شرمگاہ) ہے تو میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1519)** وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ''اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا يَزِلُّ بِهَا اِلَى النَّارِ اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنٰى: ''يَتَبَيَّنُ'' يُفَكِّرُ اَنَّهَا خَيْرٌ اَمْ لَا.

---

1517- اخرجہ البخاری (11) ومسلم (42) والترمذی (2512) والنسائی (5014) والدارمی (2712)

1518- اخرجہ احمد (8/22886) والبخاری (6474) والترمذی (2416) وابن حبان (5701) والطبرانی (5960) والحاکم (4/8065) والبیہقی (166/8)

1519- اخرجہ احمد (3/8419) والبخاری (6477) ومسلم (2988) وابن حبان (5707) ومالک (1849)

◇◇ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آدمی کوئی بات کہتا ہے جس کے بارے میں وہ زیادہ سوچ بچار نہیں کرتا اور اس کے ذریعے وہ جہنم میں اس سے زیادہ گہرائی میں گر جاتا ہے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لفظ ''یتبین'' کا مطلب ہے وہ غور نہیں کرتا کہ یہ بات ٹھیک ہے یا نہیں؟

**(1520)** وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

◇◇ انہی سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا سے متعلق کوئی بات کہتا ہے حالانکہ وہ اس کی کوئی خاص پرواہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس کے درجات بلند کر دیتا ہے اور آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے حالانکہ وہ اس کی کوئی خاص پرواہ نہیں کرتا لیکن وہ اس بات کی وجہ سے جہنم میں گر جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1521)** وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ".

رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّاِ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

◇◇ حضرت ابوعبدالرحمٰن بلال بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے اور اسے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی؟ اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس دن تک کے لئے' اپنی رضامندی اس کے لئے لکھ دیتا ہے' جب وہ شخص اس کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور کوئی دوسرا آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے اسے یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ کس حد تک جائے گی اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس شخص کے لئے اس دن تک کی' اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے' جب وہ شخص اس کی بارگاہ میں حاضر ہوگا''۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

**(1522)** وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِي بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهِ

1520 - اخرجہ احمد (3/8419)

1521 - اخرجہ مالک (1838) واحمد (5/15852) والترمذی (2326) وابن ماجہ (3969) وابن ماجہ (280) والحمیدی (911) والحاکم (136) والطبرانی (1129) الصغیر (235/1) وابن المبارک (1394) والبیہقی (168/8)



قَالَ: "قُلْ: رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ" قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: "هٰذَا". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

◇◇ حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے کسی ایسے معاملے کے بارے میں بتائیں جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آپ نے فرمایا: تم یہ کہو! میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر استقامت اختیار کرو۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے بارے میں آپ کو سب سے زیادہ اندیشہ کسی بات کا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا: اس کا۔

**(1523)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ؛ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ! وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

◇◇ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ' بکثرت کلام نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ' بجائے جو بھی کلام ہے اسے کثرت سے کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور وہ ہوگا جس کا دل سخت ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور ''یتبین'' سے مراد یہ ہے کہ وہ غور کرتا ہے اس میں بہتری ہے کہ نہیں۔

**(1524)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

◇◇ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو اللہ تعالیٰ دونوں جبڑوں کے درمیان موجود چیز (زبان) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان موجود چیز (شرمگاہ) کے شر سے محفوظ رکھے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

**(1525)** وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ؟

1522 - اخرجہ احمد (6/15418) ومسلم (38) والترمذی (2418) والنسائی (11489) وابن ماجہ (3972) والدارمی (2710) وابن حبان (5698) والطیالسی (1231) والطبرانی (6396) والحاکم (4/7874) والبیہقی (394)

1523 - اخرجہ الترمذی (2419) التہذیب (116/1)

1524 - اخرجہ الترمذی (2317) وابن حبان (5703) والحاکم (3/8059)

1525 - اخرجہ احمد (6/17336) والترمذی (2414)

قَالَ: "اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

❖ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! نجات کیا ہے آپ نے فرمایا تم اپنی زبان قابو میں رکھو اپنے گھر میں رہو اور اپنے گناہوں پر روتے رہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

**(1526)** وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ ن الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ، فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ، تَقُوْلُ: اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا، فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ ؛ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا، وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

معنى: "تُكَفِّرُ اللِّسَانَ": اَيْ تَذِلُّ وَتَخْضَعُ لَهُ.

❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: صبح کے وقت ابن آدم کے تمام اعضاء زبان کے سامنے التجاء کرتے ہوئے کہتے ہیں تم ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا کیونکہ ہم تمہارے مرہونِ منت ہیں اگر تم ٹھیک رہو گی تو ہم ٹھیک رہیں گے اور اگر تم ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں "تکفر اللسان" سے مراد ہے انکساری کرنا اور عجز اختیار کرنا۔

**(1527)** وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: "لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ، وَاِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ، وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ" ثُمَّ قَالَ: "اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ" ثُمَّ تَلَا: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿يَعْمَلُوْنَ﴾ (النور: 16) ثُمَّ قَالَ: "اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ، وَعَمُوْدِهٖ، وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ" قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ، وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ" ثُمَّ قَالَ: "اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ!" قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ: "كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا" قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ؟ فَقَالَ: "ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ؟".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

1526- اخرجہ ترمذی (2415) وابونعیم (309/4)

1527- اخرجہ احمد (8/22077) والترمذی (2625) وابن ماجہ (3973)



وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهٗ فِيْ بَابٍ قَبْلَ هٰذَا.

❖ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کردے اور جہنم سے دور کردے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک اہم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے لیکن یہ اس شخص کے لیے آسان ہوگی جس کے لیے اللہ تعالیٰ اس کو آسان کردے۔ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو! کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، تم نماز قائم کرو۔ تم زکوٰۃ ادا کرو، تم رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو اگر تم اس کی استطاعت رکھتے ہو۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں بھلائی کے دروازوں کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی، آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا نصف رات کے وقت، نوافل ادا کرنا' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

"ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں"۔

آپ نے یہ آیت لفظ "يَعْمَلُوْنَ" تک تلاوت کی۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں دین کی بنیاد اس کے ستون اور اس کی کوہان کے سرے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: دین کی بنیاد اسلام (ظاہری طور پر اس کا اعتراف) ہے اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی کوہان کی چوٹی، جہاد ہے۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سب کی بنیاد کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا اور فرمایا: اس کو تھام کر رکھو۔

میں نے عرض کی یارسول اللہ! کیا ہم جو گفتگو کرتے ہیں اس پر بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں تمہیں روئے! لوگوں کو ان کی زبان کی کاشت کی وجہ سے منہ کے بل جہنم میں پھینکا جائے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں، یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(امام نووی فرماتے ہیں) اس سے پہلے ایک باب میں اس کی شرح گزر چکی ہے۔

**(1528)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟" قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: "ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ" قِيْلَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: "اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ، فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تم جانتے ہو؟ غیبت کیا ہے؟ لوگوں

1528- اخرجہ احمد (3/9019) ومسلم (2589) وابو داؤد (4874) والترمذی (193) وابن حبان (5758) والداری (2714) والبیہقی (247/10)

نے عرض کی! اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا' اس چیز کے ہمراہ ذکر کرنا' جس کو وہ ناپسند کرتا ہو عرض کی گئی اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر وہ چیز باقی میرے بھائی میں موجود ہو جو میں نے بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر وہ اس میں موجود ہو' جو تم نے بیان کی ہے' تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ اس میں موجود نہ ہو' جو تم نے بیان کی ہے' تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1529)** وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: "اِنَّ دِمَائَكُمْ، وَاَمْوَالَكُمْ، وَاَعْرَاضَكُمْ، حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "حجۃ الوداع" کے موقع پر "منیٰ" میں قربانی کے دن اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون، تمہارے اموال، تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں جیسے یہ دن: اس مہینے میں اور اس شہر میں قابل احترام ہے' خبردار! کیا میں نے تبلیغ کردی ہے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1530)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا ۔ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: تَعْنِیْ قَصِيْرَةً، فَقَالَ: "لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ" قَالَتْ: وَحَكَيْتُ لَهٗ اِنْسَانًا فَقَالَ: "مَا اُحِبُّ اَنِّیْ حَكَيْتُ اِنْسَانًا وَّاَنَّ لِیْ كَذَا وَكَذَا" ۔

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" ۔

وَمَعْنٰى: "مَزَجَتْهُ" خَالَطَتْهُ مُخَالَطَةً يَتَغَيَّرُ بِهَا طَعْمُهٗ اَوْ رِيْحُهٗ لِشِدَّةِ نَتْنِهَا وَقُبْحِهَا ۔ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ اَبْلَغِ الزَّوَاجِرِ عَنِ الْغِيْبَةِ،

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم)

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی! "صفیہ" ایسی اور ایسی ہے (راوی کہتے ہیں) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی: ان کا قد چھوٹا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ایک ایسی بات کہہ دی ہے کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو اسے بھی کھارا کردے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے آپ کے سامنے ایک شخص کا نقشہ کھینچا تھا آپ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں

1529-اخرجہ احمد (7/20408) والبخاری (67) ومسلم (1679) وابوداؤد (1948) والترمذی (1520) والنسائی (4401) وابن ماجہ (223) وابن حبان (3848) وابن خزیمۃ 2952) والبیہقی (298/3)

1530-اخرجہ احمد (9/25617) وابوداؤد (4875) والترمذی (2510)



ہے: میں کسی شخص کا نقشہ کھینچوں اگرچہ مجھے اس کے عوض میں یہ، یہ مل رہا ہو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "مزجتہ" کا مطلب ہے: وہ اس میں اس طرح گھل گئی کہ اس کی وجہ سے اس کا ذائقہ اور بو بھی بدل گئے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غیبت سے ممانعت کے بارے میں موثر ترین حدیث ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے البتہ جو ان کی طرف وحی کیا جائے"۔

**(1531)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَمَّا عُرِجَ بِیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَّهُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ، وَيَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ!" ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب مجھے معراج کے لئے لایا گیا تو میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے تانبے کے ناخن تھے اور وہ اس کے ذریعے اپنے سینوں اور چہروں کو کھرچ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ جبرائیل! انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزتوں پر حملے کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1532)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہے اس کا خون بھی اس کی عزت بھی اور اس کا مال بھی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 255- بَابُ تَحْرِيْمِ سَمَاعِ الْغِيْبَةِ وَاَمْرِ مَنْ سَمِعَ غِيْبَةً مُّحَرَّمَةً بِرَدِّهَا وَالْاِنْكَارِ عَلٰى قَائِلِهَا فَاِنْ عَجَزَ اَوْ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ فَارَقَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسَ اِنْ اَمْكَنَهٗ

### باب: غیبت سننا حرام ہے

جو شخص حرام غیبت کو سنے اسے اس بات کی ہدایت کرنا کہ وہ اس کا جواب دے اور اسکے کہنے والے کا انکار کرے اور اگر وہ

1531-اخرجہ احمد (4/13339) وابوداؤد (4878)

ایسا نہ کرسکتا ہو یا اس کی بات نہ مانی جاتی ہو تو وہ اس محفل سے اٹھ کر چلا جائے اگر یہ اس کے لئے ممکن ہو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ﴾ (القصص: 55)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور جب وہ بے ہودہ بات کو سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿والَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ (المؤمنون: 3)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور وہ جو کسی بے ہودہ بات کی طرف دھیان نہیں کرتے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولًا﴾ (بنی اسرائیل: 36)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بے شک سماعت، بصارت اور دل ان میں سے ہر ایک کے بارے میں حساب ہوگا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوضُوْنَ فِيْ اٰيَاتِنا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ﴾ (الانعام: 68) ۔

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات کے بارے میں (منفی نوعیت کا) غور و خوض کرتے ہیں۔ تو تم ان سے اعراض کرو یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات سے مشغول ہو جائیں اور اگر شیطان تمہیں اس بارے میں بھلا دے تو یاد آنے کے بعد تم ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھنا''۔

**(1533)** وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ، رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ القِيَامَةِ'' ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ''حَدِيْثٌ حَسَنٌ'' ۔

✧✧ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے بھائی کی عزت کے حوالے سے جواب دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے جہنم کو دور کر دے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

**(1534)** وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ الْمَشْهُوْرِ الَّذِيْ تقدَّمَ فِيْ بابِ الرَّجاء قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَقَالَ: ''اَيْنَ مالِكُ بنُ الدُّخْشُمِ؟'' فَقَالَ رَجُلٌ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لاَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَلاَ رَسُوْلَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''لَا تَقُلْ ذٰلِكَ اَلَا تَراهُ قَدْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ! وَاِنَّ اللّٰه قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ'' ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

''وَعِتْبَان'' بِكَسْرِ الْعَيْنِ عَلَى الْمَشْهُوْرِ وَحُكِيَ ضَمُّها وبعدها تاءٌ مثناة مِن فوق ثُمَّ باءٌ مُوَحَّدَةٌ. وَ''الدُّخْشُم'' بِضَمِّ الدَّالِ وَاِسْكَانِ الْخَاءِ وَضَمِّ الشِّيْنِ الْمُعْجَمَتَيْنِ ۔

1533- اخرجہ احمد 10/27606) والترمذی (1938)



✧✧ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی مشہور طویل حدیث میں جو اس سے پہلے امید کے باب میں گزر چکی ہے۔ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے دریافت کیا: مالک بن دخشم کہاں ہے؟ ایک صاحب بولے: وہ منافق ہو گیا ہے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ نہ کہو۔ کیا تم نے اسے ''لا الہ الا اللہ'' پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ اس کے ذریعے اللہ کی رضا چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر اس شخص پر جہنم کو حرام قرار دے دیتا ہے جو اللہ کی رضا کے لیے ''لا الہ الا اللہ'' پڑھتا ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''عتبان'' ع کے نیچے زیر کے ساتھ معروف ہے اور بعض اوقات پیش کے ساتھ بھی پڑھا جاتا ہے اور ع کے بعد تا اور باء ہے۔

اور لفظ ''الدخشم'' میں ''د'' اور ''ش'' دونوں پر پیش ہے جبکہ خاء اس میں ساکن ہے۔

**(1535)** وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِيْ قِصَّةِ تَوْبَتِهٖ وَقَدْ سَبَقَ فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ . قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ: ''مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنِ مالِكٍ؟'' فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَبَسَهُ بُرْدَاهُ والنَّظَرُ فِيْ عِطْفَيْهِ . فَقَالَ لَهُ مُعاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِئْسَ مَا قُلْتَ، وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰه مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

''عِطْفَاهُ'': جَانِبَاهُ، وَهُوَ اِشَارَةٌ اِلٰى اِعْجَابِهٖ بِنَفْسِهٖ ۔

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی طویل حدیث میں جو ان کی توبہ سے متعلق ہے بیان کرتے ہیں یہ حدیث اس سے پہلے توبہ کے باب میں بیان کی جا چکی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپ اس وقت تبوک میں لوگوں کے درمیان موجود تھے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو کیا ہوا۔ بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ (ﷺ)! اس کی دو چادروں نے اس کے دائیں بائیں (نعمتوں کی طرف) نظر کرنے نے اسے نہیں آنے دیا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: تم نے بہت بری بات کہی ہے اللہ کی قسم! یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم اس کے بارے میں صرف بھلائی سے واقف ہیں تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''عطفاہ'' سے مراد ہے: دونوں جانب اور یہاں یہ خود پسندی کی علامت کے طور پر کہا گیا ہے۔

1535- کتاب المأمورات

## 256-بَابُ مَا يُبَاحُ مِنَ الْغِيْبَةِ

### باب: جو غیبت مباح ہے

اِعْلَمْ اَنَّ الْغِيبَةَ تُبَاحُ لِغَرَضٍ صَحِيْحٍ شَرْعِيٍّ لاَ يُمْكِنُ الْوُصُوْلُ اِلَيْهِ اِلَّا بِهَا، وَهُوَ سِتَّةُ اَسْبَابٍ:

اَلْاَوَّلُ: التَّظَلُّمُ، فَيَجُوْزُ لِلْمَظْلُوْمِ اَنْ يَّتَظَلَّمَ اِلَى السُّلْطَانِ وَالْقَاضِيْ وَغَيْرِهِمَا مِمَّنْ لَهُ وِلاَيَةٌ، اَوْ قُدْرَةٌ عَلٰى اِنْصَافِهِ مِنْ ظَالِمِهٖ، فَيَقُوْلُ: ظَلَمَنِيْ فُلاَنٌ بِكَذَا .

اَلثَّانِيْ: اَلْاِسْتِعَانَةُ عَلٰى تَغْيِيْرِ الْمُنْكَرِ، وَرَدِّ الْعَاصِيْ اِلَى الصَّوَابِ، فَيَقُوْلُ لِمَنْ يَّرْجُوْ قُدْرَتَهُ عَلٰى اِزَالَةِ الْمُنْكَرِ: فُلاَنٌ يَّعْمَلُ كَذَا، فَازْجُرْهُ عَنْهُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ وَيَكُوْنُ مَقْصُوْدُهُ التَّوَصُّلَ اِلٰى اِزَالَةِ الْمُنْكَرِ، فَاِنْ لَّمْ يَقْصِدْ ذٰلِكَ كَانَ حَرَامًا .

الثَّالِثُ: اَلْاِسْتِفْتَاءُ، فَيَقُوْلُ لِلْمُفْتِيْ: ظَلَمَنِيْ اَبِيْ اَوْ اَخِيْ، اَوْ زَوْجِيْ، اَوْ فُلاَنٌ بِكَذَا فَهَلْ لَهُ ذٰلِكَ؟ وَمَا طَرِيْقِيْ فِي الْخَلاَصِ مِنْهُ، وَتَحْصِيْلِ حَقِّيْ، وَدَفْعِ الظُّلْمِ؟ وَنَحْوَ ذٰلِكَ، فَهٰذَا جَائِزٌ لِّلْحَاجَةِ، وَلٰكِنَّ الْاَحْوَطَ وَالْاَفْضَلَ اَنْ يَّقُوْلَ: مَا تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَوْ شَخْصٍ، اَوْ زَوْجٍ، كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ كَذَا؟ فَاِنَّهٗ يَحْصُلُ بِهِ الْغَرَضُ مِنْ غَيْرِ تَعْيِيْنٍ، وَمَعَ ذٰلِكَ، فَالتَّعْيِيْنُ جَائِزٌ كَمَا سَنَذْكُرُهٗ فِيْ حَدِيْثِ هِنْدٍ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

الرَّابِعُ: تَحْذِيْرُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الشَّرِّ وَنَصِيْحَتُهُمْ، وَذٰلِكَ مِنْ وُجُوْهٍ:

مِنْهَا جَرْحُ الْمَجْرُوْحِيْنَ مِنَ الرُّوَاةِ وَالشُّهُوْدِ وَذٰلِكَ جَائِزٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ، بَلْ وَاجِبٌ لِّلْحَاجَةِ .

وَمِنْهَا: الْمُشَاوَرَةُ فِيْ مُصَاهَرَةِ اِنْسَانٍ اَوْ مُشَارَكَتِهٖ، اَوْ اِيْدَاعِهٖ، اَوْ مُعَامَلَتِهٖ، اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ، اَوْ مُجَاوَرَتِهٖ، وَيَجِبُ عَلَى الْمُشَاوَرِ اَنْ لاَ يُخْفِيَ حَالَهٗ، بَلْ يَذْكُرُ الْمَسَاوِئَ الَّتِيْ فِيْهِ بِنِيَّةِ النَّصِيْحَةِ .

وَمِنْهَا: اِذَا رَاٰى مُتَفَقِّهًا يَتَرَدَّدُ اِلٰى مُبْتَدِعٍ، اَوْ فَاسِقٍ يَّاْخُذُ عَنْهُ الْعِلْمَ، وَخَافَ اَنْ يَّتَضَرَّرَ الْمُتَفَقِّهُ بِذٰلِكَ، فَعَلَيْهِ نَصِيْحَتُهٗ بِبَيَانِ حَالِهٖ، بِشَرْطِ اَنْ يَّقْصِدَ النَّصِيْحَةَ، وَهٰذَا مِمَّا يُغْلَطُ فِيْهِ . وَقَدْ يَحْمِلُ الْمُتَكَلِّمَ بِذٰلِكَ الْحَسَدُ، وَيُلَبِّسُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ، وَيُخَيِّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ نَصِيْحَةٌ فَلْيُتَفَطَّنْ لِذٰلِكَ .

وَمِنْهَا: اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وِلاَيَةٌ لَّا يَقُوْمُ بِهَا عَلٰى وَجْهِهَا: اِمَّا بِاَنْ لَّا يَكُوْنَ صَالِحًا لَّهَا، وَاِمَّا بِاَنْ يَّكُوْنَ فَاسِقًا، اَوْ مُغَفَّلًا، وَنَحْوَ ذٰلِكَ فَيَجِبُ ذِكْرُ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّهٗ عَلَيْهِ وِلاَيَةٌ عَامَّةٌ لِّيُزِيْلَهٗ، وَيُوَلِّيَ مَنْ يَّصْلُحُ، اَوْ يَعْلَمَ ذٰلِكَ مِنْهُ لِيُعَامِلَهٗ بِمُقْتَضٰى حَالِهٖ، وَلَا يَغْتَرَّ بِهٖ، وَاَنْ يَّسْعٰى فِيْ اَنْ يَّحُثَّهٗ عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ اَوْ يَسْتَبْدِلَ بِهٖ .

اَلْخَامِسُ: اَنْ يَّكُوْنَ مُجَاهِرًا بِفِسْقِهٖ اَوْ بِدْعَتِهٖ كَالْمُجَاهِرِ بِشُرْبِ الْخَمْرِ، وَمُصَادَرَةِ النَّاسِ، وَاَخْذِ الْمَكْسِ، وَجِبَايَةِ الْاَمْوَالِ ظُلْمًا، وَتَوَلِّي الْاُمُوْرِ الْبَاطِلَةِ، فَيَجُوْزُ ذِكْرُهٗ بِمَا يُجَاهِرُ بِهٖ، وَيَحْرُمُ ذِكْرُهٗ بِغَيْرِهٖ مِنَ الْعُيُوْبِ، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لِجَوَازِهٖ سَبَبٌ اٰخَرُ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ .

اَلسَّادِسُ: التَّعْرِيْفُ، فَاِذَا كَانَ الْاِنْسَانُ مَعْرُوْفًا بِلَقَبٍ، كَالْاَعْمَشِ، وَالْاَعْرَجِ، وَالْاَصَمِّ، وَالْاَعْمٰى وَالْاَحْوَلِ، وَغَيْرِهِمْ جَازَ تَعْرِيْفُهُمْ بِذٰلِكَ، وَيَحْرُمُ اِطْلاَقُهٗ عَلٰى جِهَةِ التَّنْقِيْصِ، وَلَوْ اَمْكَنَ تَعْرِيْفُهٗ بِغَيْرِ ذٰلِكَ



كَانَ اَوْلٰى، فَهٰذِهٖ سِتَّةُ اَسْبَابٍ ذَكَرَهَا الْعُلَمَاءُ وَاَكْثَرُهَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ، وَدَلاَئِلُهَا مِنَ الْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ مَشْهُوْرَةٌ . فَمِنْ ذٰلِكَ :

✧✧ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کسی بھی صحیح شرعی غرض کی بنیاد پر غیبت کرنا جائز ہے جبکہ مقصد تک غیبت کے بغیر نہ پہنچا جائے۔ اس کے چھ اسباب ہیں۔ ظلم یعنی مظلوم کیلئے یہ بات جائز ہے کہ وہ بادشاہ یا قاضی کے سامنے کسی کے ظلم کی شکایت کرے یا اس کی حکایت بیان کرے یا ایسے مجاز حکمران کے سامنے بیان کرے جو ظالم سے بدلہ لے سکتا ہو اور یہ وضاحت کرے کہ اس نے مجھ پر اس طرح سے ظلم کیا ہے۔

(دوسری صورت) برائی کو روکنے میں مدد دینے کیلئے اور گناہ گار شخص کو سیدھے راستے پر لانے کیلئے' یہ غیبت کرنا بھی جائز ہے۔ لہٰذا آدمی اس شخص سے بات کرے گا جو اس منکر کو زائل کر سکتا ہو کہ فلاں شخص اس طرح کرتا ہے تم اسے ڈانٹو یا اس طرح کی کوئی اور بات ہو اور اس شخص کا اصل مقصد یہ ہو کہ اس منکر کو ختم کیا جا سکے۔ اگر یہ مقصد نہیں ہوتا تو ایسا کرنا حرام ہے اور اس کی تیسری صورت یہ ہے کہ آدمی فتویٰ طلب کرے اور مختصر یہ ہے میرے باپ نے' میرے بھائی نے' میرے شوہر نے یا فلاں نے میرے ساتھ اس طرح کی زیادتی کی ہے تو کیا اس کا حق ہے اور میں اس سے کیسے نجات حاصل کر سکتا ہوں اور میرا حق کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ ظلم کیسے ختم ہو سکتا ہے یا اس طرح کا کوئی اور سوال تو ضرورت کیلئے ایسا کرنا جائز ہے۔ لیکن زیادہ احتیاط اور زیادہ فضیلت اسی میں ہے کہ وہ یہ کہے کہ ایسے شخص یا ایسے آدمی کے شوہر یا ایسے معاملے کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں کیونکہ اس صورت میں کسی تعین کے بغیر مقصد حاصل ہو جائیگا لیکن اس کے باوجود متعین کرنا بھی جائز ہے جیسا کہ سیدہ ہند رضی اللہ عنہا سے منقول روایت میں ہم عنقریب اس بات کا تذکرہ کریں گے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو شر سے بچانے اور ان کی بھلائی اور خیر خواہی کیلئے ایسا کرنا اس کی مختلف صورتیں ہیں۔

ان میں سے ایک یہ ہے کہ مجروح راویوں یا گواہوں پر جرح کرنا اور تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے بلکہ ضرورت کے وقت ایسا کرنا واجب ہے۔

ان میں سے ایک رشتے داری قائم کرتے ہوئے یا شراکت قائم کرتے ہوئے یا وصیت کرتے ہوئے یا کوئی معاملہ کرتے ہوئے یا اس طرح کی کوئی اور صورتحال میں یا پڑوس اختیار کرتے ہوئے کسی سے مشورہ لینا۔ اس صورت میں جس شخص سے مشورہ لیا جاتا ہے تو اس پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ صورتحال چھپائے نہیں بلکہ خیر خواہی کی نیت سے اس کے عیب کو بیان کر دے۔

ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ آدمی کسی عالم کو دیکھے کہ وہ کسی بدعتی کے پاس جاتا ہے یا فاسق کے پاس جاتا ہے اور اس سے علم حاصل کرتا ہے اور پھر آدمی کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ اس شخص سے کچھ سیکھ لے گا تو اب اس پر یہ لازم ہوگا کہ اس کی بھلائی کیلئے صورتحال کو بیان کر دے۔ اس پر یہ بات شرط ہے کہ نیت خیر خواہی ہو۔ یہ وہ صورتحال ہے جس میں غلط ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات کلام کرنے والا شخص حسد کی بنیاد پر ایسا کرتا ہے اور شیطان اسے فریب دے دیتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ وہ خیر خواہی کی بنیاد پر ایسا کر رہا ہے۔ لہٰذا اس میں احتیاط کرنی چاہئے۔

ایک صورتحال یہ ہے کہ کسی شخص کو حکومت حاصل ہو۔ جیسے وہ صحیح طریقے سے انجام نہ دیتا ہو یا پھر یہ صورتحال ہوگی وہ اس کام کی صلاحیت بھی نہ رکھتا ہو یا یہ صورتحال ہوگی کہ وہ فاسق ہو یا غافل ہو یا اس طرح کا کوئی اور شخص ہو تو اس صورت میں جس شخص کو اس پر عام تسلط حاصل ہو (یعنی جو اس کا افسر ہو) اُس کے سامنے اس بات کا تذکرہ کرنا ضروری ہے تاکہ وہ اسے زائل کرے اور اس شخص کو نگران مقرر کرے جو اس کی صلاحیت رکھتا ہے جسے اس چیز کا علم ہے تاکہ جو صورتحال اس کے پیش نظر ہو وہ شخص معاملہ طے کر سکے۔ تاہم کسی شخص کو اس حوالے سے دھوکے سے کام نہیں لینا چاہئے اور کوشش یہ کرنی چاہئے کہ استقامت کے ساتھ اسے ترغیب دے اور تبدیل کروالے۔

پانچویں صورت یہ ہے کہ کوئی شخص کھلے عام گناہوں کا یا بدعت کا ارتکاب کرتا ہے یا پھر کھلے عام شراب پیتا ہو۔ لوگوں کا مال لوٹ لیتا ہے۔ ٹیکس لیتا ہے۔ اموال ہتھیا لیتا ہے۔ باطل امور کا نگران بن جاتا ہے تو جو شخص اعلانیہ طور پر ایسا کرتا ہو لیکن جو اعمال وہ اعلانیہ نہیں کرتا۔ ان کا تذکرہ کرنا درست نہیں ہوگا۔ تاہم ان کے تذکرے کیلئے کوئی دوسرا جواز ہو تو ایسا کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ پہچان کروانے کیلئے کسی شخص کے (نام کے طور پر کوئی ایسا لفظ استعمال کرنا جو بظاہر اہانت کا مفہوم رکھتا ہو) بشرطیکہ وہ شخص اس نام سے معروف ہو جائے جیسے اعمش' اعرج' اعمٰی' احول وغیرہ تو اس طرح کے نام کے ذریعے ان کا تعارف کروانا جائز ہے لیکن تنقیص کے نقطۂ نظر سے اس کا اطلاق بالکل حرام ہے۔ اگر اس کے بغیر ان کی پہچان کروائی جاسکتی ہو تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

یہ وہ چھ صورتیں ہیں جن کا ذکر علماء نے کیا ہے۔ ان میں سے اکثر کے جواز پر اتفاق ہے اور ان کے دلائل صحیح اور مشہور احادیث سے ثابت ہیں۔

**(1536)** عَنْ عَـآئِشَةَ رَضِـیَ الـلّٰـهُ عَنْهَا: اَنَّ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "ائْذَنُوْا لَهٗ، بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ؟" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

احتَجَّ بِهِ الْبُخَارِیُّ فِیْ جَوَازِ غِيْبَةِ اَهْلِ الْفَسَادِ وَاَهْلِ الرِّيَبِ .

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت دو۔ یہ اپنے خاندان کا سب سے برا آدمی ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں: امام بخاری نے شکوک اور فسادیوں کی غیبت کے جواز کو اس حدیث سے ثابت کیا ہے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1537)** وَعَنْهَا، قَـالَـتْ: قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا اَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ

1536- اخرجہ مالک (1673) واحمد (9/24161) والبخاری (6032) ومسلم (2591) وابو داؤد (4791) والترمذی (2003) وابن حبان (4538) وعبدالرزاق (20144) والحمیدی (249) والبخاری (338) والبیہقی (245/10)

1537- اخرجہ البخاری (6067)



دِيْنِنَا شَيْئًا" .

رَوَاهُ الْبُـخَـارِیُّ . قَـالَ: قَـالَ الـلَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ اَحَدُ رُوَاةِ هٰـذَا الْـحَـدِيْثِ: هٰـذَانِ الرَّجُلَانِ كَانَا مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ .

✧✧ انہی سے یہ روایت منقول ہے' وہ بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا فلاں اور فلاں شخص کے بارے میں یہ خیال ہے کہ وہ ہمارے دین کے بارے میں کوئی چیز نہیں جانتے (یعنی اس پر یقین نہیں رکھتے)۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام لیث بن سعد جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں وہ بیان کرتے ہیں' یہ دو وہ آدمی تھے جو منافقین سے تعلق رکھتے تھے۔

**(1538)** وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اِنَّ اَبَا الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةَ خَطَبَانِیْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَمَّا مُعَاوِيَةُ، فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ، وَاَمَّا اَبُو الْجَهْمِ، فَلَا يَضَعُ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: "وَاَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَضَرَّابٌ لِّلنِّسَاءِ" وَهُوَ تَفْسِيْرٌ لِرِوَايَةِ: "لَا يَضَعُ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهٖ" وَقِيْلَ: مَعْنَاهُ: كَثِيْرُ الْاَسْفَارِ .

✧✧ حضرت فاطمہ بنت قیس بیان کرتی ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خاطر ہوئی اور میں نے عرض کی کہ ابوجہم اور معاویہ نے مجھے شادی کا پیغام بھیجا ہے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے تو وہ غریب آدمی ہے اور اس کے پاس مال نہیں ہے اور جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے تو وہ اپنے کندھے سے عصا رکھتا نہیں ہے۔ یہ متفق علیہ ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے تو وہ عورتوں کو مارتا بہت ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں یہ اس روایت کی تفسیر ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: "وہ اپنی گردن سے لاٹھی نہیں اتارتا"۔

ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے: وہ سفر کثرت سے کرتا ہے۔

**(1539)** وَعَنْ زَيْـدِ بْـنِ اَرْقَـمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ اَصَـابَ الـنَّـاسَ فِيْهِ شِدَّةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ اُبَیّ: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی يَنْفَضُّوْا، وَقَالَ: لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ، فَاَرْسَلَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیّ، فَاجْتَهَدَ يَمِيْنَهٗ: مَا فَعَلَ، فَقَالُوْا: كَذَبَ زَيْدٌ رَسُوْلَ الـلّٰـهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِمَّا قَالُوْهُ شِدَّةٌ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی تَصْدِيْقِیْ: ﴿اِذَا

1538- اخرجہ مالک (1234) واحمد (10/37396) ومسلم (1480) وابو داؤد (2284) والنسائی (3244) والترمذی (1135) وابن ماجہ (2035) وابن حبان (4254) والطبرانی (929/24) والبیہقی (181/7)

1539- اخرجہ احمد (7/19305) والبخاری (4900) ومسلم (2772) والترمذی (3323) والنسائی (6/11597)

جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا رُؤُوْسَهُمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے۔ لوگوں کو اس میں فاقے کا سامنا کرنا پڑا۔ عبداللہ بن ابی نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا جو لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود ہیں ان پر خرچ نہ کرو یہ لوگ خود ہی واپس چلے جائیں گے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ جب ہم لوگ مدینہ منورہ واپس جائیں گے تو ہم میں سے عزت دار لوگ ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال دیں گے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو اس بارے میں بتایا۔ نبی اکرم ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو بلوایا تو اس نے تاکید سے قسم اٹھا کر کہا کہ اس نے ایسا نہیں کہا۔ لوگوں نے کہا: زید نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جھوٹ بولا ہے۔ اس بات سے مجھے بڑی الجھن ہوئی جو لوگوں نے کہی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق میں یہ آیت نازل کی:

''اور جب منافقین تمہارے پاس آئیں''۔

نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو بلایا تا کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کریں تو انہوں نے اپنے سروں کو موڑ لیا۔

**(1540)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَتْ هِنْدُ امْرَاَةُ اَبِيْ سُفْيَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَّلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ، وَهُوَ لَا يَعْلَمُ؟ قَالَ: "خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ابوسفیان کی اہلیہ ''ہند'' نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہے۔ وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے جس سے میرا اور میرے بچوں کو خرچ پورا ہو تو مجھے ان کے مال میں سے خود لینا پڑتا ہے۔ ان کی لاعلمی میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اتنا لے لیا کرو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

## 257-بَابُ تَحْرِيْمِ النَّمِيْمَةِ وَهِيَ نَقْلُ الْكَلَامِ بَيْنَ النَّاسِ عَلٰى جِهَةِ الْاِفْسَادِ

## باب: چغل چوری کا حرام ہونا

لوگوں کے درمیان فساد پھیلانے کے لئے کلام کو منتقل کرنا (یعنی ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيْمٍ﴾ (ن: 11)

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بہت زیادہ طعنے دینے والا، چغل چوری کرنے والا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (ق: 18) .

1540-اخرجہ احمد (9/24172) والبخاری (2211) ومسلم (1714) وابوداؤد (3532) والنسائی (5435) والحمیدی (242) والبیہقی (141/10)



✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور وہ جو بھی بات نکالتے ہیں اس کے لئے محافظ تیار ہوتا ہے''۔

**(1541)** وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چغل خوری کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

**(1542)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: "اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ! بَلٰى اِنَّهُ كَبِيْرٌ: اَمَّا اَحَدُهُمَا، فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَهٰذَا لَفْظُ اِحْدٰى رِوَايَاتِ الْبُخَارِيِّ .

قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنٰى: "وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ" اَيْ: كَبِيْرٍ فِيْ زَعْمِهِمَا . وَقِيْلَ: كَبِيْرٌ تَرْكُهُ عَلَيْهِمَا .

✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور انہیں کسی (ظاہری) بڑی غلطی کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' ان میں سے ایک چغلی کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔ یہ الفاظ بخاری کی ایک روایت کے ہیں۔

علماء فرماتے ہیں: "وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ" کا مطلب ان دونوں کے گمان میں یہ بڑا گناہ نہیں تھا۔

**(1543)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ؟ هِيَ النَّمِيْمَةُ؛ اَلْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"اَلْعَضْهُ": بِفَتْحِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ، وَاِسْكَانِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ، وَبِالْهَاءِ عَلٰى وَزْنِ الْوَجْهِ، وَرُوِيَ "الْعِضَةُ" بِكَسْرِ الْعَيْنِ وَفَتْحِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ عَلٰى وَزْنِ الْعِدَةِ، وَهِيَ: الْكَذِبُ وَالْبُهْتَانُ، وَعَلَى الرِّوَايَةِ الْاُوْلٰى: الْعَضْهُ مَصْدَرٌ يُقَالُ: عَضَهَهُ عَضْهًا، اَيْ: رَمَاهُ بِالْعَضْهِ .

✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہیں بہتان کے بارے میں

1541-اخرجہ احمد (8/23307) والبخاری (6057) ومسلم (105) وابوداؤد (4871) والترمذی (2033) والنسائی (6/11614) والطیالسی (421) وابن حبان (5765) والطبرانی (3021) والحمیدی (443) والبیہقی (166/8)

1542-اخرجہ احمد (1/1980) والبخاری (216) ومسلم (292) وابوداؤد (20) والترمذی (70) والنسائی (31) وابن خزیمۃ (56) وابن الجارود (130) وعبد بن حمید (620) والطیالسی (2646) والبیہقی (412/2)

1543-اخرجہ مسلم (2606)

بتاؤں، یہ چغل چوری ہے جو لوگوں کے درمیان بات (اِدھر اُدھر) کی جاتی ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "العصه" میں ع مہملہ ہے اور اس پر زبر ہے۔ "ضاد" معجمۃ اور ساکن ہے اور یہ ھاء کے ساتھ ہے "الوجه" کے وزن پر "العدة" کے وزن پر بھی آتا ہے کہ جب یہ عین کی زیر اور ضاد کی زبر کے ساتھ ہے۔ یہ لفظ جھوٹ اور بہتان کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پہلی روایت کے مطابق "العضه" مصدر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ "عضهه عضهًا" سے مراد ہے: اس پر تہمت لگائی گئی۔

## 258-بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَقْلِ الْحَدِيْثِ وَكَلَامِ النَّاسِ اِلٰى وُلَاةِ الْاُمُوْرِ اِذَا لَمْ تَدْعُ اِلَيْهِ حَاجَةٌ كَخَوْفِ مَفْسَدَةٍ وَّنَحْوِهٖ

### باب: حکام تک کوئی بات اور لوگوں کے کلام کو منتقل کرنے کی ممانعت جبکہ اس کی کوئی ضرورت نہ ہو (ضرورت سے مراد) کسی فساد وغیرہ کا خوف ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدة: 2).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "نیکی اور پرہیزگاری کے کام میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور سرکشی کے کام میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو"۔

وَفِي الْبَابِ الْاَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهٗ.

اس بارے میں وہ احادیث بھی ہیں جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہیں۔

**(1544)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُبَلِّغْنِيْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا، فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ". رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے ساتھیوں میں سے، کوئی شخص کسی دوسرے کے بارے میں مجھ تک بات نہ پہنچائے کیونکہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو میرا سینہ صاف ہو (یعنی کسی کے بارے میں بدگمانی نہ ہو)

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

---

1544- اخرجہ احمد (2/3759) وابوداؤد (4860) والترمذی (3922)



## 259-بَابُ ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ

### باب: دوغلے شخص کی مذمت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا﴾ (النساء: 108).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "وہ لوگوں سے چھپ جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپتے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ دل میں کوئی بات سوچتے ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ ان کے عمل کو گھیرے ہوئے ہے (یعنی ان سے واقف ہے)

**(1545)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ: خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا، وَتَجِدُوْنَ خِيَارَ النَّاسِ فِيْ هٰذَا الشَّاْنِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لَهٗ، وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگوں کو "کانوں" کی طرح پاؤ گے زمانہ جاہلیت میں جو لوگ بہتر شمار ہوتے تھے۔ وہ لوگ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے جبکہ وہ دینی تعلیمات کی سمجھ بوجھ حاصل کرلیں اور تم اس معاملے (یعنی حکومت میں) سب سے بہتر اس شخص کو پاؤ گے جو اسے سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہو اور تم لوگوں میں سے سب سے بُرا اس شخص کو پاؤ گے جو دوغلہ ہو، اس شخص کے پاس اس روپ میں آئے اور اس شخص کے پاس اس روپ میں آجائے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1546)** وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ: اَنَّ نَاسًا قَالُوْا لِجَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سَلَاطِيْنِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ. قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت محمد بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کچھ لوگوں نے ان کے جد امجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کی! ہم اپنے حاکموں کے پاس جاتے ہیں تو اس کے سامنے ان کے برعکس باتیں کرتے ہیں جو ان کے پاس سے اٹھ کر آنے کے بعد کرتے ہیں، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم اس چیز کو نفاق شمار کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

---

1545- اخرجہ مالک (1864) واحمد (3/10795) والبخاری (3493) ومسلم (2026) وابن حبان (4754) والترمذی (2025) وابوداؤد (4872) وابن حبان (5754) والبیہقی (246/10)

1546- اخرجہ البخاری (7178)

# 260- بَابُ تَحْرِيمِ الْكَذِبِ

## باب: جھوٹ بولنا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ (بنی اسرائیل: 36) .

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ بات نہ کرو جس کا تمہیں علم نہ ہو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (ق: 18) .

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ جو بات بھی منہ سے نکالتا ہے اس کے لئے محافظ تیار ہوتا ہے"۔

**(1547)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا. وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی کی طرف لے جاتی ہے آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے سچا لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ کی طرف لے کر جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1548)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ، كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ، كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْ نِّفَاقٍ حَتّٰى يَدَعَهَا: اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهُ مَعَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِنَحْوِهِ فِيْ "بَابِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ" .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ چار خامیاں جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خامی ہوگی اس میں نفاق کی خامی پائی جاتی ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ اسے ترک کردے۔ جب اسے امین مقرر کیا جائے تو خیانت سے کام لے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب عہد کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب لڑے تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

یہ حدیث اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے وفا بالعہد میں گزر چکی ہے۔

**(1549)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ، كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ، صُبَّ فِيْ



اُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ" . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

"تَحَلَّمَ": اَيْ قَالَ اَنَّهُ حَلَمَ فِيْ نَوْمِهِ وَرَاٰى كَذَا وَكَذَا، وَهُوَ كَاذِبٌ .

وَ"الْآنُكَ" بِالْمَدِّ وَضَمِّ النُّوْنِ وَتَخْفِيْفِ الْكَافِ: وَهُوَ الرَّصَاصُ الْمُذَابُ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص کوئی ایسا جھوٹا خواب بیان کرے جو اس نے نہ دیکھا ہو تو اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ (قیامت کے دن) وہ "جو" کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ ایسا نہیں کر سکے گا اور جو شخص کچھ لوگوں کی باتیں چھپ کر سن لے' جو انہیں پسند نہ ہو' تو اس شخص کے کانوں میں قیامت کے دن پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا اور جو شخص کوئی تصویر بنائے گا اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے' حالانکہ وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "تحلم" سے مراد یہ ہے کہ میں نے خواب میں سوتے ہوئے فلاں فلاں بات دیکھی جبکہ وہ جھوٹا ہو۔ "الآنک" میں مد اور ن پر پیش ہے جبکہ "ک" شد کے بغیر ہے اور اس کا معنی ہے "پگھلا ہوا سیسہ"۔

**(1550)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَفْرَى الْفِرٰى اَنْ يُّرِيَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا" . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

وَمَعْنَاهُ: يَقُوْلُ: رَاَيْتُ، فِيْمَا لَمْ يَرَهُ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انہوں نے نہیں دیکھی (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے) اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ جو (خواب اس نے نہیں دیکھا اس کے بارے میں یہ کہے کہ میں نے دیکھا ہے۔

**(1551)** وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ لِاَصْحَابِهِ: "هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْ رُّؤْيَا؟" فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُصَّ،

1549- اخرجہ احمد (1/1866) والبخاری (2225) المفرد (1149) وابوداؤد (5024) وعبدالرزاق (19491) وابن حبان (5685) والترمذی (2283) والدارمی (2708) والطبرانی (11831) والبیہقی (269/7) شعب ایمان (3772)

1550- اخرجہ البخاری (7043) واحمد (16008) وابن حبان (72) والحاکم (8204)

1551- اخرجہ احمد (7/20115) والبخاری (845) والترمذی (2295) وابن حبان (655) والطبرانی (6984) والبیہقی (187/2) واخرجہ مسلم (2275)

وَاِنَّهٗ قَالَ لنا ذَات غَدَاةٍ: "اِنَّهٗ اَتَانِیَ اللَّیْلَةَ اٰتِیَانِ، وَاِنَّهُمَا قَالا لِیْ: اِنْطَلِقْ، وَاِنِّیْ انْطَلَقتُ مَعَهُمَا، وَاِنَّا اَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ مُّضْطَجِعٍ، وَاِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَیْهِ بِصَخْرَةٍ، وَاِذَا هُوَ یَهْوِی بِالصَّخْرَةِ لِرَاْسِهٖ، فَیَثْلَغُ رَاْسَهٗ، فَیَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَا هُنَا، فَیَتْبَعُ الْحَجَرَ فَیَاْخُذُهٗ فَلَا یَرْجِعُ اِلَیْهِ حَتّٰی یَصِحَّ رَاْسُهٗ كما كَانَ، ثُمَّ یَعُوْدُ عَلَیْهِ، فَیَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰی!" قَالَ: "قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا هٰذَانِ؟ قَالَا لِیْ: اِنْطَلِقِ اِنْطَلِقْ،

فَانْطَلَقْنَا، فَاَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ مُّسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ، وَاِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَیْهِ بِكَلُّوْبٍ مِنْ حَدِیْدٍ، وَاِذَا هُوَ یَاْتِیْ اَحَدَ شِقَّیْ وَجْهِهٖ فَیُشَرْشِرُ شِدْقَهٗ اِلٰی قَفَاهُ، وَمِنْخَرَهٗ اِلٰی

قَفَاهُ، وعَیْنَهٗ اِلٰی قَفَاهُ، ثُمَّ یَتَحَوَّلُ اِلَی الْجَانِبِ الْاٰخَرِ، فَیَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ بالجَانِبِ الْاَوَّلِ، فَمَا یَفْرَغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰی یَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ یَعُوْدُ عَلَیْهِ فَیَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِی الْمَرَّةِ الْاُوْلٰی" قَالَ: "قُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا هٰذَانِ؟ قَالَا لِیْ: اِنْطَلِقِ اِنْطَلِقْ،

فَانْطَلَقْنَا، فَاَتَیْنَا عَلٰی مِثْلِ التَّنُّوْرِ" فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ قَالَ: "فَاِذَا فِیْهِ لَغَطٌ، وَاَصْوَاتٌ، فَاطَّلَعْنَا فِیْهِ فَاِذَا فِیْهِ رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ، وَاِذَا هُمْ یَاْتِیْهِمْ لَهَبٌ مِّنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَاِذَا اَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا. قُلْتُ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَا لِیْ: اِنْطَلِقِ اِنْطَلِقْ،

فَانْطَلَقْنَا، فَاَتَیْنَا عَلٰی نَهْرٍ" حَسِبْتُ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ: "اَحْمَرُ مِثْلُ الدَّمِ، وَاِذَا فِی النَّهْرِ رَجُلٌ سَابِحٌ یَّسْبَحُ، وَاِذَا عَلٰی شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهٗ حِجَارَةً كَثِیْرَةً، وَاِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ یَسْبَحُ، مَا یَسْبَحُ، ثُمَّ یَاْتِیْ ذٰلِكَ الَّذِیْ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ، فَیَفْغَرُ لَهٗ فَاهُ، فَیُلْقِمُهٗ حَجَرًا، فَیَنْطَلِقُ فَیَسْبَحُ، ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَیْهِ، كُلَّمَا رَجَعَ اِلَیْهِ، فَغَرَ لَهٗ فَاهُ، فَاَلْقَمَهٗ حَجَرًا، قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَانِ؟ قَالَا لِیْ: اِنْطَلِقِ اِنْطَلِقْ،

فَانْطَلَقْنَا، فَاَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ كَرِیْهِ الْمَرْاٰةِ، اَوْ كَاَكْرَهِ مَا اَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَّرْاٰیً، فَاِذَا هُوَ عِنْدَهٗ نَارٌ یَّحُشُّهَا وَیَسْعٰی حَوْلَهَا. قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَا؟ قَالَا لِیْ: اِنْطَلِقِ اِنْطَلِقْ،

فَانْطَلَقْنَا، فَاَتَیْنَا عَلٰی رَوْضَةٍ مُّعْتَمَّةٍ فِیْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِیْعِ، وَاِذَا بَیْنَ ظَهْرَیِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِیْلٌ لَا اَكَادُ اَرٰی رَاْسَهٗ طُوْلًا فِی السَّمَاءِ، وَاِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَاَیْتُهُمْ قَطُّ، قُلْتُ: مَا هٰذَا؟ وَمَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَا لِیْ: اِنْطَلِقِ اِنْطَلِقْ،

فَانْطَلَقْنَا، فَاَتَیْنَا اِلٰی دَوْحَةٍ عَظِیْمَةٍ لَمْ اَرَ دَوْحَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا، وَلَا اَحْسَنَ! قَالَا لِیْ: اِرْقَ فِیْهَا، فَارْتَقَیْنَا فِیْهَا اِلٰی مَدِیْنَةٍ مَبْنِیَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَّلَبِنِ فِضَّةٍ، فَاَتَیْنَا بَابَ الْمَدِیْنَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا، فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا، فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ! وَشَطْرٌ مِّنْهُمْ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ! قَالَا لَهُمْ: اِذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِیْ ذٰلِكَ النَّهْرِ، وَاِذَا هُوَ نَهْرٌ مُّعْتَرِضٌ یَّجْرِیْ كَاَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِی الْبَیَاضِ، فَذَهَبُوْا فَوَقَعُوْا فِیْهِ. ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَیْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ، فَصَارُوْا فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ"



قَالَ: "قَالَا لِیْ: هٰذِهٖ جَنَّةُ عَدْنٍ، وَهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ، فَسَمَا بَصَرِیْ صُعُدًا، فَاِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَیْضَاءِ، قَالَا لِیْ: هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ؟ قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكُمَا، فَذَرَانِیْ فَاَدْخُلَهٗ. قَالَا لِیْ: اَمَّا الْاٰنَ فَلَا، وَاَنْتَ دَاخِلُهٗ،

قُلْتُ لَهُمَا: فَاِنِّیْ رَاَیْتُ مُنْذُ اللَّیْلَةِ عَجَبًا؟ فَمَا هٰذَا الَّذِیْ رَاَیْتُ؟ قَالَا لِیْ: اَمَا اِنَّا سَنُخْبِرُكَ:

اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِیْ اَتَیْتَ عَلَیْهِ یُثْلَغُ رَاْسُهٗ بِالْحَجَرِ، فَاِنَّهُ الرَّجُلُ یَاْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَیَرْفُضُهٗ، وَیَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ.

وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِیْ اَتَیْتَ عَلَیْهِ یُشَرْشَرُ شِدْقُهٗ اِلٰی قَفَاهُ، وَمِنْخَرُهٗ اِلٰی قَفَاهُ، وَعَیْنُهٗ اِلٰی قَفَاهُ، فَاِنَّهُ الرَّجُلُ یَغْدُوْا مِنْ بَیْتِهٖ فَیَكْذِبُ الْكِذْبَةَ تَبْلُغُ الْاٰفَاقَ.

وَاَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ مِثْلِ بَنَاءِ التَّنُّوْرِ، فَاِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِیْ، وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِیْ اَتَیْتَ عَلَیْهِ یَسْبَحُ فِی النَّهْرِ، وَیُلْقَمُ الْحِجَارَةَ، فَاِنَّهٗ اٰكِلُ الرِّبَا،

وَاَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِیْهُ الْمَرْاٰةِ الَّذِیْ عِنْدَ النَّارِ یَحُشُّهَا وَیَسْعٰی حَوْلَهَا، فَاِنَّهٗ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ،

وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِیْلُ الَّذِیْ فِی الرَّوْضَةِ، فَاِنَّهٗ اِبْرَاهِیْمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ،

وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِیْنَ حَوْلَهٗ، فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَّاتَ عَلَی الْفِطْرَةِ" وَفِیْ رِوَایَةِ الْبَرْقَانِیِّ: "وُلِدَ عَلَی الْفِطْرَةِ" فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِیْنَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِیْنَ،

وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِیْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِّنْهُمْ حَسَنٌ، وَشَطْرٌ مِّنْهُمْ قَبِیْحٌ، فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَیِّئًا، تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ". رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ: "رَاَیْتُ اللَّیْلَةَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ فَاَخْرَجَانِیْ اِلٰی اَرْضٍ مُّقَدَّسَةٍ" ثُمَّ ذَكَرَهٗ وَقَالَ: "فَانْطَلَقْنَا اِلٰی نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ، اَعْلَاهُ ضَیِّقٌ وَّاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ؛ یَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارًا، فَاِذَا ارْتَفَعَتِ ارْتَفَعُوْا حَتّٰی كَادُوْا اَنْ یَّخْرُجُوْا، وَاِذَا خَمَدَتْ! رَجَعُوْا فِیْهَا، وَفِیْهَا رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ".

وَفِیْهَا: "حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی نَهْرٍ مِّنْ دَمٍ" وَلَمْ یَشُكَّ "فِیْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰی وَسَطِ النَّهْرِ وَعَلٰی شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ، وَبَیْنَ یَدَیْهِ حِجَارَةٌ، فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ فِی النَّهْرِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ رَمَی الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِیْ فِیْهِ، فَرَدَّهٗ حَیْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِیَخْرُجَ جَعَلَ یَرْمِیْ فِیْ فِیْهِ بِحَجَرٍ، فَیَرْجِعُ كَمَا كَانَ".

وَفِیْهَا: "فَصَعِدَا بِی الشَّجَرَةَ، فَاَدْخَلَانِیْ دَارًا لَّمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا، فِیْهَا رِجَالٌ شُیُوْخٌ وَّشَبَابٌ".

وَفِیْهَا: "اَلَّذِیْ رَاَیْتَهٗ یُشَقُّ شِدْقُهٗ فَكَذَّابٌ، یُحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰی تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ، فَیُصْنَعُ بِهٖ مَا رَاَیْتَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ"،

وَفِيْهَا: "الَّذِىْ رَاَيْتَهُ يُشْدَخُ رَاْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ، فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ، وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ، فَيُفْعَلُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ،

وَالدَّارُ الْاُوْلَى الَّتِىْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ، وَاَنَا جِبْرِيْلُ، وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ، فَارْفَعْ رَاْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَاْسِىْ، فَاِذَا فَوْقِىْ مِثْلُ السَّحَابِ، قَالَا: ذَاكَ مَنْزِلُكَ، قُلْتُ: دَعَانِىْ اَدْخُلْ مَنْزِلِىْ، قَالَا: اِنَّهُ بَقِىَ لَكَ عُمُرٌ لَّمْ تَسْتَكْمِلْهُ، فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهُ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ". رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

قَوْلُهُ: "يَثْلَغُ رَاْسَهُ" هُوَ بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ، اَىْ: يَشْدَخُهُ وَيَشُقُّهُ. قَوْلُهُ: "يَتَدَهْدَهُ" اَىْ: يَتَدَحْرَجُ. وَ"الْكَلُّوْبُ" بِفَتْحِ الْكَافِ وَضَمِّ اللَّامِ الْمُشَدَّدَةِ، وَهُوَ مَعْرُوْفٌ. قَوْلُهُ: "فَيُشَرْشِرُ": اَىْ: يُقَطِّعُ. قَوْلُهُ: "ضَوْضَوْا" وَهُوَ بِضَادَيْنِ مُعْجَمَتَيْنِ: اَىْ صَاحُوْا. قَوْلُهُ: "فَيَفْغَرُ" هُوَ بِالْفَاءِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ، اَىْ: يَفْتَحُ. قَوْلُهُ "الْمَرْآةِ" هُوَ بِفَتْحِ الْمِيْمِ، اَىِ: الْمَنْظَرِ. قَوْلُهُ: "يَحُشُّهَا" هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ، اَىْ: يُوْقِدُهَا. قَوْلُهُ: "رَوْضَةٍ مُّعْتَمَّةٍ" هُوَ بِضَمِّ الْمِيْمِ وَاِسْكَانِ الْعَيْنِ وَفَتْحِ التَّاءِ وَتَشْدِيْدِ الْمِيْمِ، اَىْ: وَافِيَةِ النَّبَاتِ طَوِيْلَتِهٖ. قَوْلُهُ: "دَوْحَةٌ" هِىَ بِفَتْحِ الدَّالِ وَاِسْكَانِ الْوَاوِ وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ: وَهِىَ الشَّجَرَةُ الْكَبِيْرَةُ. قَوْلُهُ: "الْمَحْضُ" هُوَ بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَاِسْكَانِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَبِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ، وَهُوَ: اللَّبَنُ. قَوْلُهُ "فَسَمَا بَصَرِىْ" اَىِ: ارْتَفَعَ. وَ"صُعُدًا" بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ، اَىْ: مُرْتَفِعًا. وَ"الرَّبَابَةُ" بِفَتْحِ الرَّاءِ وَبِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ مُكَرَّرَةً، وَهِىَ: السَّحَابَةُ.

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب سے اکثر یہ فرمایا کرتے تھے۔ تم میں سے کسی ایک نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ تو جس نے جو دیکھا ہوتا جو اللہ کو منظور ہوتا' وہ اپنا خواب بیان کر دیتا تھا۔

ایک مرتبہ آپ نے ہمیں بتایا: گزشتہ رات میرے پاس دو آدمی آئے۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا: چلیے! میں ان دونوں کے ساتھ چل پڑا۔ ہم ایک شخص کے پاس آئے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص پتھر تھام کر اس کے سرہانے کھڑا ہوا تھا۔ وہ اس کے سر پر پتھر مار کر اس کا سر کچل رہا تھا اور پتھر لڑھک کر دو چلا جاتا۔ کھڑا ہوا شخص اس پتھر کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھا کر واپس لاتا۔ اتنی دیر میں لیٹے ہوئے شخص کا سر دوبارہ سے ٹھیک ہو جاتا اور وہ شخص دوبارہ وہی عمل کرتا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' میں نے ان دونوں کے بارے میں دریافت کیا اور کہا' سبحان اللہ! یہ کیا معاملہ ہے؟ تو ان (فرشتوں نے) کہا آپ چلتے رہیے۔

ہم چلتے رہے پھر ایک ایسے شخص کے پاس آئے جو گدی کے بل پر لیٹا ہوا تھا اور ایک شخص لوہے کی سلاخ لے کر اس کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ وہ شخص اس لیٹے ہوئے شخص کے چہرے کی طرف آتا اور اس کے جبڑے کو پیچھے گردن تک اور گردن کے آگے والے حصے کو اس کی آنکھوں کو پیچھے گدی تک چیر دیتا۔ پھر وہ اس طرح دوسری طرف آتا اور وہی عمل کرتا جو پہلی مرتبہ کیا تھا جیسے ہی وہ دوسری طرف سے فارغ ہوتا تو پہلے والا حصہ بالکل ٹھیک ہو چکا ہوتا تو وہ شخص دوبارہ یہی عمل کرتا جو اس نے پہلی مرتبہ کیا



تھا۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں' میں نے کہا سبحان اللہ! ان دونوں کا کیا معاملہ ہے؟ ان دونوں (فرشتوں) نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہیے' چلتے رہیے' ہم چلتے رہے۔

پھر ہم ایک تنور کے پاس آئے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) میرا خیال ہے' انہوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ اس میں سے شور کی آوازیں آ رہی تھیں' ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو وہاں پر کچھ برہنہ مرد اور خواتین تھیں۔ ان کے نیچے کی جانب سے آگ کا ایک شعلہ آتا تھا۔ جب وہ شعلہ ان تک پہنچتا تھا تو وہ چیخیں مارنے لگتے تھے۔ میں نے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں۔ ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہیے' چلتے رہیے۔ ہم چلتے رہے۔

یہاں تک کہ ایک نہر کے پاس آئے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) میرا خیال ہے انہوں نے یہ بات بیان کی تھی' جو خون کی طرح کے سرخ رنگ کی تھی۔ اس نہر کے اندر ایک شخص تیر رہا تھا۔ نہر کے کنارے پر ایک اور شخص موجود تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کیے ہوئے تھے۔ وہ تیرنے والا شخص تیرتا ہوا اس شخص کے پاس آتا جس نے اپنے پاس پتھر جمع کیے ہوئے تھے۔ پھر وہ اپنا منہ اس کے سامنے کھول دیتا تو وہ شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ وہ پہلا شخص دوبارہ واپس چلا جاتا اور تیرتا رہتا پھر دوبارہ اس شخص کے پاس آتا جب بھی وہ اس کے پاس آتا وہ اپنا منہ کھول دیتا اور کنارے بیٹھا ہوا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ میں نے ان دونوں فرشتوں سے کہا ان دونوں کا کیا معاملہ ہے؟ ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہیے' آپ چلتے رہے۔ ہم چلتے رہے۔

پھر ہم ایک شخص کے پاس آئے جو انتہائی مکروہ شکل وصورت کا مالک تھا۔ اتنی مکروہ ترین شکل جو کسی بھی شخص نے دیکھی ہو' اس شخص کے پاس آگ موجود تھی۔ وہ آگ جلاتا تھا پھر اس کے گرد چکر لگاتا۔ میں نے ان دونوں سے دریافت کیا اس کا کیا معاملہ ہے؟ ان دونوں نے مجھ سے کہا: آپ چلتے رہیے' آپ چلتے رہیے۔ ہم چلتے رہے۔

پھر ہم ایک باغ میں آئے جہاں بہار کے موسم کی طرح ہر قسم کے پھول کھلے ہوئے تھے۔ باغ کے درمیان میں ایک طویل قامت شخص تھا۔ وہ اتنا لمبا تھا کہ مجھے اس کا سر نظر نہیں آیا۔ اس کے اردگرد بہت سے بچوں کا ہجوم تھا۔ میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون شخص ہے' اور یہ بچے کون ہیں؟ فرشتے نے مجھ سے کہا: آپ چلتے رہیے' آپ چلتے رہیے۔ ہم چلتے رہے۔

پھر ہم ایک بڑے درخت کے پاس پہنچ گئے۔ وہ اتنا بڑا تھا اور اتنا خوبصورت تھا کہ میں نے اس جیسا خوبصورت اور اتنا لمبا درخت کبھی نہیں دیکھا۔ ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: آپ اس پر چڑھ جائیں۔

ہم اس پر چڑھ کر ایک شہر میں پہنچے جس کی اینٹیں سونے کی بنی ہوئی تھیں اور کچھ اینٹیں چاندی کی بنی ہوئی تھیں۔ ہم اس شہر کے دروازے پر آئے۔ ہم نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا۔ ہم اس کے اندر داخل ہوئے تو ہمارا سامنا کچھ ایسے لوگوں سے ہوا جن کے جسم کا کچھ حصہ اتنا خوبصورت تھا جتنا کسی بھی شخص نے کوئی بھی خوبصورت شخص دیکھا

ہواور نصف حصہ اتنا بدصورت تھا جتنا کسی بھی شخص نے کوئی بھی بدصورت چیز دیکھی ہو۔

ان دونوں فرشتوں نے ان افراد سے کہا تم لوگ جاؤ اور اس نہر کے اندر غوطہ لگاؤ۔ وہاں ایک نہر بہہ رہی تھی جس کا پانی دودھ کی طرح سفید تھا۔ وہ لوگ گئے۔ انہوں نے اس میں غوطہ لگایا۔ پھر جب وہ ہمارے پاس واپس آئے تو ان کی خرابی دور ہو چکی تھی اور وہ خوبصورت ترین شکل کے مالک بن چکے تھے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: یہ ''جنت عدن'' ہے اور یہ آپ کا ٹھکانہ ہے۔

پھر میری نظر اوپر کی طرف اٹھی اور میں نے وہاں سفید بادل کی مانند ایک محل دیکھا۔ ان دونوں فرشتوں نے یہ بتایا: یہ آپ کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے، تم مجھے چھوڑ دو تا کہ میں اس کے اندر چلا جاؤں۔

ان دونوں نے عرض کی، آپ ابھی نہیں! البتہ عنقریب اس میں داخل ہوں گے۔

میں نے ان سے کہا، میں نے رات بھر جو عجائبات دیکھی ہیں، ان کی حقیقت کیا ہے؟۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا ہم اس بارے میں اب آپ کو بتاتے ہیں۔

جہاں تک پہلے شخص کا تعلق ہے جس کے سر کو پتھر کے ذریعے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن پڑھتا تھا پھر اسے چھوڑ دیتا تھا۔ وہ فرض نماز کو چھوڑ کر سویا رہتا تھا۔

دوسرا وہ شخص جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے جس کے جبڑے، ناک اور آنکھوں کو چیرا جا رہا تھا۔ یہ وہ شخص تھا جو صبح اپنے گھر سے نکلتا تھا، جھوٹ بولتا تھا اور اس کا جھوٹ ساری دنیا میں پھیل جاتا تھا۔

برہنہ مرد اور عورتیں جو تنور جیسی جگہ پر تھے، وہ زنا کرنے والے مرد اور عورتیں تھے۔

وہ آدمی جس کے پاس آپ تشریف لائے جو ''نہر'' میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالا جاتا تھا، وہ سود خور شخص تھا۔

آگ کے پاس آپ نے جس بدصورت شخص کو دیکھا تھا جو آگ جلا رہا تھا اور اسکے گرد چکر لگا رہا تھا۔ وہ جہنم کا داروغہ تھا جس کا نام ''مالک'' ہے۔

باغ میں آپ نے جس طویل القامت شخص کو دیکھا جو ''حضرت ابراہیم علیہ السلام'' تھے اور ان کے گرد جو بچے جمع تھے یہ وہ بچے ہیں جو فطرت اسلام پر فوت ہوئے۔

برقانی نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ فطرت پر پیدا ہوئے تھے۔ بعض صحابہ اکرام نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: یارسول اللہ! مشرکین کی اولاد (دین میں شامل ہوگی) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: مشرکین کی اولاد بھی اس میں شامل ہوگی۔ (اب اصل متن کے الفاظ ہیں)

جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن کے جسم کا کچھ حصہ انتہائی خوبصورت تھا اور نصف حصہ بدصورت تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نیک اعمال کے ساتھ برے کام (یعنی گناہ) بھی کیے ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر کیا۔



اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بخاری کی ہی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

میں نے گزشتہ رات دو آدمیوں کو دیکھا۔ وہ میرے پاس آئے، مجھے لے کر ایک مقدس سرزمین کی طرف لے گئے۔

اس کے بعد آپ نے اس کا ذکر کیا۔ تنور کی مانند ایک گڑھے کے پاس گئے جس کا اوپر والا حصہ تنگ تھا اور نیچے والا حصہ کشادہ تھا جس میں آگ جل رہی تھی جس میں سے شعلے بلند ہو رہے تھے تو وہ لوگ اوپر کی طرف آتے تھے یہاں تک کہ وہ نکلنے کے قریب ہوتے تھے تو آگ کے شعلے نیچے آجاتے تھے اور وہ بھی نیچے چلے جاتے تھے۔ اس میں کچھ برہنہ مرد اور خواتین تھیں۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں، ہم خون کی ایک نہر کے پاس آئے اور اس میں کوئی شک نہیں۔ (راوی کو کوئی شک نہیں ہے) اس میں ایک شخص تھا جس کے سامنے پتھر پڑے ہوئے تھے۔ نہر میں موجود شخص اس کے پاس آتا تھا۔ جب وہ اس میں سے نکلنے کا ارادہ کرتا تھا تو کنارے بیٹھا ہوا شخص ایک پتھر اس کے منہ میں ڈال دیتا تھا تو پہلا شخص وہیں واپس چلا جاتا جہاں پہلے تھا۔ وہ جب کبھی نکلنے کا ارادہ کرتا تھا وہ پہلا اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا تھا تو وہ وہیں چلا جاتا تھا جہاں وہ پہلے تھا۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

وہ دونوں مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے۔ ان دونوں نے مجھے ایک بستی میں داخل کیا۔ میں نے اس سے بہترین جگہ نہیں دیکھی۔ اس میں کچھ افراد تھے، کچھ بوڑھے تھے، کچھ جوان تھے۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

(فرشتے نے بتایا) جس شخص کے گال کو چیرا جا رہا تھا، وہ جھوٹا شخص تھا، وہ جھوٹی بات کیا کرتا تھا اور لوگ اس سے جھوٹی بات کو حاصل کر کے ہر جگہ پھیلا دیا کرتے تھے۔ اس کے ساتھ قیامت تک اسی طرح ہوتا رہے گا۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ آپ نے جس شخص کو دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا تھا۔ یہ وہ شخص تھا جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا تھا تو وہ رات کے وقت سو جاتا تھا اور دن کے وقت اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ اس کے ساتھ قیامت تک اسی طرح ہوتا رہے گا۔

جہاں تک پہلی بستی کا تعلق ہے جس میں آپ داخل ہوئے تو وہ عام اہل ایمان کی رہائشگاہ ہے اور جہاں تک اس بستی کا تعلق ہے، یہ شہداء کی رہائشگاہ ہے۔ میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہے۔

آپ اپنا سر اٹھائیے، میں نے اپنا سر اٹھایا: تو میرے سر کے اوپر ایک بادل تھا۔ ان دونوں نے بتایا یہ آپ کے رہنے کی جگہ ہے۔ میں نے کہا، آپ دونوں مجھے چھوڑ دیں تا کہ میں اپنے رہنے کی جگہ میں داخل ہو جاؤں تو ان دونوں نے کہا ابھی آپ کی عمر باقی ہے۔ ابھی آپ نے اسے مکمل نہیں کیا جب آپ اسے مکمل کر لیں گے تو آپ اپنی منزل پر تشریف لے آئیں گے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یثلغ راسه'' سے مراد ہے: وہ اس کے سر کو پھاڑتا ہے اور اس میں ثاء مثلثہ ہے اور غ معجمة

ہے اور "یتدھدہ" یعنی وہ لڑھکتا ہے اور "الکلوب" میں ک پر زبر اور لام پر شد معروف ہے اور اس سے مراد معروف ہے اور یہ لفظ "ضو ضوا" اس میں دونوں ضاد معجمۃ ہیں۔ اس کا مطلب ہے "شور مچایا"۔ "فیفغر" میں فاء اور غین ہے۔ اس کا معنی ہے "کھولتا ہے"۔ "المرأۃ" میں م پر زبر ہے اور اس سے مراد ہے "منظر" اور یہ لفظ "یحشھا" میں یاء پر زبر اور حاء پر پیش ہے اور حاء کے ساتھ ش ہے۔ اس کا مطلب ہے "وہ آگ جلا رہا ہے" اور "روضۃ معتمۃ" میں م پر پیش اور ع ساکن ہے جبکہ تاء پر زبر ہے اور اس کی م پر شد ہے۔ اس کا مطلب ہے لمبے اور زیادہ نباتات والی جگہ۔ "دوحۃ" میں د پر زبر، واؤ ساکن اور حاء کے ساتھ ہے۔ اس کا معنی ہے بہت بڑا درخت۔

"المحض" میں میم پر زبر، حاء ساکن اور اس کے ساتھ ضاد ہے اور یہ لفظ "دودھ" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ "فسما بصری" سے یہاں مراد ہے کہ آنکھیں اوپر اٹھ گئیں۔ "صعدا" میں صاد ہے اور عین پر پیش ہے اس کا مطلب ہے بلندی۔ "الربابۃ" میں راء پر زبر ہے اور باء موحدہ اور مکرر ہے۔ یہاں یہ لفظ بادل کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

## 261–بَابُ بَيَانُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْكِذْبِ

### باب: اس چیز کا بیان: کون سا جھوٹ جائز ہے

اِعْلَمْ اَنَّ الْكَذِبَ، وَاِنْ كَانَ اَصْلُهُ مُحَرَّمًا، فَيَجُوْزُ فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ بِشُرُوْطٍ قَدْ اَوْضَحْتُهَا فِیْ كِتَابِ: 'الْاَذْكَارِ'، وَمُخْتَصَرُ ذٰلِكَ: اَنَّ الْكَلَامَ وَسِيْلَةٌ اِلَی الْمَقَاصِدِ، فَكُلُّ مَقْصُوْدٍ مَحْمُوْدٍ يُّمْكِنُ تَحْصِيْلُهُ بِغَيْرِ الْكَذِبِ يَحْرُمُ الْكَذِبُ فِيْهِ، وَاِنْ لَّمْ يُمْكِنْ تَحْصِيْلُهُ اِلَّا بِالْكَذِبِ، جَازَ الْكَذِبُ . ثُمَّ اِنْ كَانَ تَحْصِيْلُ ذٰلِكَ الْمَقْصُوْدِ مُبَاحًا كَانَ الْكَذِبُ مُبَاحًا، وَاِنْ كَانَ وَاجِبًا، كَانَ الْكَذِبُ وَاجِبًا . فَاِذَا اخْتَفٰی مُسْلِمٌ مِّنْ ظَالِمٍ يُرِيْدُ قَتْلَهُ، اَوْ اَخْذَ مَالِهِ وَاَخْفٰی مَالَهُ وَسُئِلَ اِنْسَانٌ عَنْهُ، وَجَبَ الْكَذِبُ بِاِخْفَائِهِ . وَكَذَا لَوْ كَانَ عِنْدَهُ وَدِيْعَةٌ، وَاَرَادَ ظَالِمٌ اَخْذَهَا، وَجَبَ الْكَذِبُ بِاِخْفَائِهَا . وَالْاَحْوَطُ فِیْ هٰذَا كُلِّهِ اَنْ يُّوَرِّیَ . وَمَعْنَی التَّوْرِيَةِ: اَنْ يَّقْصِدَ بِعِبَارَتِهِ مَقْصُوْدًا صَحِيْحًا لَّيْسَ هُوَ كَاذِبًا بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِ، وَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فِیْ ظَاهِرِ اللَّفْظِ، وَبِالنِّسْبَةِ اِلٰی مَا يَفْهَمُهُ الْمُخَاطَبُ، وَلَوْ تَرَكَ التَّوْرِيَةَ وَاَطْلَقَ عِبَارَةَ الْكَذِبِ، فَلَيْسَ بِحَرَامٍ فِیْ هٰذَا الْحَالِ .

وَاسْتَدَلَّ الْعُلَمَاءُ بِجَوَازِ الْكَذِبِ فِیْ هٰذَا الْحَالِ بِحَدِيْثِ اُمِّ كُلْثُوْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، انها سمعتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِیْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، فَيَنْمِیْ خَيْرًا اَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

زَادَ مُسْلِمٌ فِیْ رِوَايَةٍ: قَالَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ: وَلَمْ اَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِیْ شَیْءٍ مِّمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ، تَعْنِیْ: الْحَرْبَ، وَالْاِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيْثَ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ، وَحَدِيْثَ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا .

یہ بات جان لیں! جھوٹ اپنی اصل کے اعتبار سے حرام ہے لیکن بعض صورتحال میں یہ بات شرائط کے ہمراہ جائز ہے، جس



کی وضاحت میں نے کتاب الاذکار میں کر دی ہے۔ اس کا احتساب یہ ہے کہ کلام مقاصد کا وسیلہ ہوتا ہے اور ہر وہ مقصد جو معبود ہو اور جھوٹ کے بغیر حاصل ہو سکتا ہو تو جھوٹ بولنا حرام ہوگا لیکن اگر اس کا حصول صرف جھوٹ کے ذریعے ہو تو جھوٹ بولنا جائز ہوگا۔ پھر اگر اس مقصد کا حصول مباح ہو تو جھوٹ بولنا مباح ہوگا اور اگر واجب ہو تو جھوٹ بولنا واجب ہوگا۔

اگر کوئی مسلمان کسی ظالم سے بچنے کیلئے جو اسے قتل کرنا چاہتا ہو یا اس کا مال ہتھیانا چاہتا ہو، خود چھپ جاتا ہے یا اپنے مال کو چھپا لیتا ہے اور کسی دوسرے شخص سے اس کے بارے میں دریافت کیا جاتا ہے تو اب اس کو چھپانے کیلئے جھوٹ بولنا اس پر واجب ہوگا۔ اسی طرح کسی شخص کے پاس کوئی چیز رکھی ہوئی ہے تو ظالم اسے ہتھیانا چاہتا ہے تو اس صورت میں بھی اس کو چھپانا واجب ہوگا۔ تاہم ان تمام صورتحال میں زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ آپ توریہ سے کام لیں۔

توریہ کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنی عبارت کے ذریعے صحیح معنیٰ کا قصد کرے اور اس حوالے سے وہ ان میں جھوٹا نہ ہو۔ اگرچہ ظاہری لفظوں کے اعتبار سے اس میں جھوٹ کی آمیزش ہو یا اس اعتبار سے ہو جو ان کو مخاطب کرتا ہے۔

جو شخص توریہ کو ترک کر دیتا ہے اور وہ جھوٹی عبارت بیان کر دیتا ہے تو بھی ایسی صورت میں یہ حرام نہیں ہوگا۔ مخصوص صورتحال میں جھوٹ کے جواز کی دلیل کے طور پر علماء نے سیّدہ اُمّ کلثوم کی نقل کردہ روایت پیش کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے اور بھلائی پھیلانا چاہتا ہے۔ (راوی کو شک ہے شائد یہ الفاظ ہیں) بھلائی کی بات کہتا ہے یہ متفق علیہ ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: سیّدہ اُمّ کلثوم بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو لوگوں کے کلام میں کسی بھی حوالے (جھوٹ) بولنے کی رخصت دیتے ہوئے نہیں سنا۔ صرف تین صورتحال میں ایسا کرنے کی اجازت ہے۔ سیّدہ اُمّ کلثوم کی یہ مراد ہے: جنگ، لوگوں کے درمیان صلح کروانا اور آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ یا بیوی کا اپنے شوہر کے ساتھ (بے ضرر) جھوٹ بولنا۔

## 262–بَابُ الْحَثِّ عَلَی التَّثَبُّتِ فِيْمَا يَقُوْلُهُ وَيَحْكِيْهِ

### باب: آدمی جو بات کرے، جو کسی کے حوالے سے نقل کرے، اس میں تحقیق کی تاکید

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾ (بنی اسرائیل: 36)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم وہ بات نہ کہو جس کے بارے میں تمہیں علم نہ ہو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (ق: 18) .

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "وہ جو بھی بات منہ سے نکالتا ہے اس کے لئے محافظ تیار ہوتا ہے"۔

**(1552)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كَفٰی بِالْمَرْءِ كَذِبًا

1552- اخرجہ مسلم (5) وابوداؤد (4992) وابن حبان (30) وابن ابی شیبۃ (595/8) والحاکم (1/381)

اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو آگے بیان کردے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1553)** وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يَّرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص میرے حوالے سے کوئی ایسی بات کرے جس کے بارے میں اسے پتہ ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک ہوگا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1554)** وَعَنْ اَسْمَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِيْ ضَرَّةً فهل عَلَيَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِيْ غَيْرَ الَّذِيْ يُعْطِيْنِيْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"وَالْمُتَشَبِّعُ": هُوَ الَّذِيْ يُظْهِرُ الشَّبَعَ وَلَيْسَ بِشَبْعَان . وَمَعْنَاهُ هُنَا: اَنْ يُّظْهِرَ اَنَّهٗ حَصَلَ لَهٗ فَضِيْلَةٌ وَّلَيْسَتْ حَاصِلَةً . "وَلَابِسُ ثَوْبَيْ زُوْرٍ" اَيْ: ذِيْ زُوْرٍ، وَهُوَ الَّذِيْ يُزَوِّرُ عَلَى النَّاسِ، بِاَنْ يَّتَزَيّٰى بِزِيِّ اَهْلِ الزُّهْدِ اَوِ الْعِلْمِ اَوِ الثَّرْوَةِ، لِيَغْتَرَّ بِهِ النَّاسُ وَلَيْسَ هُوَ بِتِلْكَ الصِّفَةِ . وَقِيْلَ غَيْرُ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

✧✧ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک خاتون نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! میری ایک سوکن ہے اگر میں اپنے شوہر کے حوالے سے اس کے سامنے کوئی ایسی چیزیں بیان کروں جو میرے شوہر نے مجھے نہیں دی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بناوٹی طور پر (کسی چیز کے ملنے کو ظاہر کرے) جو اسے نہیں دی گئی تو وہ جھوٹ کا لباس پہننے والے کی طرح ہے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "المتشبع" سے مراد ہے وہ شخص جو یہ ظاہر کرے کہ وہ سیر ہو چکا ہے حالانکہ وہ سیر نہ ہوا ہو۔
یہاں اس کا مطلب یہ ہوگا: وہ شخص فضیلت کا اظہار کرے جبکہ فضیلت اسے نہ ملی ہو۔
"لابس ثوبی زور" سے مراد ہے: جھوٹ بولنے والا' یعنی وہ شخص جو لوگوں کو دھوکہ دے۔ اس طرح کہ اس کا لباس تو

---

1553-اخرجہ احمد (7/20183) ومسلم (1) وابن ماجہ (39) وابن حبان (29) والطیالسی (38/1) الآثار (175/1)

1554-اخرجہ احمد (10/26987) والبخاری (5219) ومسلم (2130) وابو داؤد (4997) والنسائی (5/8920) وابن حبان (5738) والحمیدی (1319) والطبرانی (322/24) والبیہقی (307/7)



متقی اور صاحب علم اور صاحب مال لوگوں جیسا ہو لیکن وہ ان صفات سے خالی ہو اور ظاہراً اس حلیے کے ساتھ لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہو اور اس کے علاوہ بھی اس سے دیگر معانی مراد لئے گئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## 263-بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيْمِ شَهَادَةِ الزُّوْرِ

## باب: جھوٹی گواہی کا شدید حرام ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ (الحج: 30)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "جھوٹی بات سے بچو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾ (بنی اسرائیل: 36)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ بات نہ کہو جس کا تمہیں علم نہیں ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (ق: 18)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ جو بھی بات منہ سے نکالے گا اس کے لئے محافظ تیار ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ (الفجر: 16)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک تمہارا پروردگار نگران ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ (الفرقان: 72)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے"۔

**(1555)** وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟" قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: "الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ" وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: "اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ" فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهٗ سَكَتَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر تھے' آپ نے فرمایا: میں تمہیں بتا رہا ہوں: تین گناہ سب سے بڑے گناہ ہیں' کسی کو اللہ کا شریک سمجھنا' والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ (حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) نبی اکرم ﷺ اس وقت ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور پھر اسی بات کو اتنی مرتبہ دہرایا' ہم نے یہ آرزو کی کہ آپ (کی طبیعت کا جلال اس وقت کم ہو جائے اور آپ یہ بات ختم کر دیں۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

## 264-بَابُ تَحْرِيْمِ لَعْنِ اِنْسَانٍ بِعَيْنِهٖ اَوْ دَابَّةٍ

## باب: کسی معین شخص یا جانور پر لعنت کرنا حرام ہے

**(1556)** عَنْ اَبِيْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ مِنْ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا مُّتَعَمِّدًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ، عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَلَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُهٗ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہیں درخت کے نیچے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: ''جو شخص کسی غیر اسلامی مذہب کو اختیار کرنے کی جھوٹی قسم اُٹھائے تو وہ اسی کے مطابق ہو جاتا ہے اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا' اسے قیامت کے دن اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا اور جو شخص کسی ایسی چیز کی نذر مان لے جو اس کی ملکیت نہیں ہے' تو اس پر کچھ واجب نہیں ہوگا' مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے''۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1557)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَنْبَغِيْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سچا آدمی بکثرت لعنت نہیں کرتا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1558)** وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ، وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بکثرت لعنت کرنے والے لوگ قیامت کے دن نہ تو سفارشی ہوں گے اور نہ ہی گواہ ہوں گے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1559)** وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلَا بِغَضَبِهٖ، وَلَا بِالنَّارِ"
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت نہ

1556-اخرجہ احمد (5/16385) ومسلم (110) وابوداؤد (3257) والترمذی (1527) والنسائی (3779) وابن ماجہ (2018) وعبدالرزاق (5972) والطیالسی (1197) وابن الجارود (924) والبیہقی (23/8)

1557-انفرد مسلم (2597) الاشراف (14023)

1558-اخرجہ احمد (1/12599) والبخاری (316) ومسلم (2598) وابوداؤد (4907) وابن حبان (5746) والحاکم (1/149) وعبدالرزاق (19530) والبیہقی (193/10)

1559-اخرجہ احمد (7/20195) وابوداؤد (4906) والترمذی (1982) والحاکم (1/150)



کرو اور اللہ تعالیٰ کے غضب' جہنم میں (مبتلا ہونے کے لئے کسی کے بارے میں بددعا نہ کرو)

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

**(1560)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيِّ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مومن بکثرت طعنے نہیں دیتا۔ بکثرت لعنت نہیں کرتا' فحش گفتگو نہیں کرتا اور بیہودہ گفتگو نہیں کرتا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

**(1561)** وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا، صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَاءِ، فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ، فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا، ثُمَّ تَاْخُذُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا، فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَّجَعَتْ اِلَى الَّذِيْ لُعِنَ، فَاِنْ كَانَ اَهْلًا لِّذٰلِكَ، وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَائِلِهَا". رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

✧✧ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے بند ہوتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف آتی ہے تو اس کے دروازے بھی بند ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ دائیں طرف جاتی ہے اور بائیں طرف جاتی ہے جب اسے کوئی راستہ نہیں ملتا تو وہ اس شخص کی طرف جاتی ہے جس کے اوپر لعنت کی گئی ہو۔ اگر وہ اس کا اہل ہو تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کہنے والے کی طرف واپس آ جاتی ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1562)** وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ، وَامْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ، فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا، فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا ؛ فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ". قَالَ عِمْرَانُ: فَكَاَنِّيْ اَرَاهَا الْاٰنَ تَمْشِيْ فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1560-اخرجہ احمد (2/3839) والبخاری (332) والترمذی (1984) وابن حبان (192) والحاکم (1/30) وابن ابی شیبۃ (18/11) وابونعیم (235/4) والبیہقی (243/10) والبزار (101)

1561-اخرجہ ابوداؤد (4905) احمد (2/3876)

1562-اخرجہ احمد (7/137914) ومسلم (2595) وابوداؤد (2561)

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سفر میں جارہے تھے ایک انصاری خاتون ایک اونٹنی پرسوار تھی۔ اس نے اونٹنی کو ڈانٹتے ہوئے اس پرلعنت کی۔ اس بات کو نبی اکرم ﷺ نے سن لیا۔ آپ نے فرمایا: اس پر موجود سامان اتارلو! اس اونٹنی کو چھوڑ دو! کیونکہ اس پرلعنت کردی گئی ہے۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے: وہ اونٹنی لوگوں کے درمیان چل رہی ہے اور کوئی اس کی پرواہ نہیں کررہا تھا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1563)** وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ نَضْلَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلٰى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ . اِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ: حَلْ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهَا . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَوْلُهُ: "حَلْ" بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَاِسْكَانِ اللَّامِ: وَهِيَ كَلِمَةٌ لِزَجْرِ الْاِبِلِ .

وَاعْلَمْ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ يُسْتَشْكَلُ مَعْنَاهُ، وَلَا اِشْكَالَ فِيْهِ، بَلِ الْمُرَادُ النَّهْيُ اَنْ تُصَاحِبَهُمْ تِلْكَ النَّاقَةُ، وَلَيْسَ فِيْهِ نَهْيٌ عَنْ بَيْعِهَا وَذَبْحِهَا وَرُكُوْبِهَا فِيْ غَيْرِ صُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَلْ كُلُّ ذٰلِكَ وَمَا سِوَاهُ مِنَ التَّصَرُّفَاتِ جَائِزٌ لَا مَنْعَ مِنْهُ، اِلَّا مِنْ مُصَاحَبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا ؛ لِاَنَّ هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتِ كُلَّهَا كَانَتْ جَائِزَةً فَمُنِعَ بَعْضٌ مِنْهَا، فَبَقِيَ الْبَاقِيْ عَلٰى مَا كَانَ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

✧✧ حضرت ابوبرزہ نضلہ بن عبید اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ایک لڑکی ایک اونٹنی پرسوار تھی جس پر لوگوں کا کچھ سامان بھی رکھا ہوا تھا اس نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا لوگوں کے لئے پہاڑ پر چڑھنا مشکل ہو رہا تھا۔ اس لڑکی نے کہا: چڑھو۔ اے اللہ! اس اونٹنی پرلعنت کر۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسی اونٹنی ہمارے ساتھ نہیں رہے گی جس پرلعنت کی گئی ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ قول "حل" میں حاء پرزبر ہے جبکہ لام ساکن ہے اور یہ لفظ اونٹوں کو ڈانٹنے کے لیے کہا جاتا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے مفہوم کو مشکل سمجھا جاتا ہے حالانکہ اس میں کوئی اشکال نہیں پایا جاتا۔ البتہ یہاں اس سے مراد ہے: آپ ﷺ نے انہیں اونٹنی ساتھ لے جانے سے منع فرمادیا۔ اس کو فروخت کرنے' ذبح کردینے اور نبی اکرم ﷺ کی معیت کے علاوہ سواری سے منع نہیں کیا گیا بلکہ ان تمام کاموں کے سوا' دیگر تصرفات کی اجازت ہے۔ نیز اس اونٹنی کا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جانا منع ہے۔ یہ تمام کام جائز تھے البتہ کچھ کاموں کو جائز قرار دے دیا گیا اور کچھ کاموں سے منع

1563- اخرجہ احمد (7/19787) ومسلم (2596) وابن حبان (5743)



کردیا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## 265- بَابُ جَوَازِ لَعْنِ اَصْحَابِ الْمَعَاصِيْ غَيْرِ الْمُعَيَّنِيْنَ

### باب: غیرمتعین گنہگارلوگوں پرلعنت بھیجنا جائز ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾ (هود: 18)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "خبردار! ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی"۔

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ اَنْ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾ (الاعراف: 44) .

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "ان کے درمیان ایک منادی نے یہ اعلان کیا: ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو"۔

وَثَبَتَ فِي الصَّحِيْحِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ"

وَاَنَّهُ قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ اٰكِلَ الرِّبَا"

وَاَنَّهُ لَعَنَ الْمُصَوِّرِيْنَ،

وَاَنَّهُ قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ" اَيْ حُدُوْدَهَا،

وَاَنَّهُ قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ"

وَاَنَّهُ قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ"

وَ"لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ"

وَاَنَّهُ قَالَ: "مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ"

وَاَنَّهُ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ: عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ"

وَهٰذِهِ ثَلَاثُ قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ .

وَاَنَّهُ قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ"

وَاَنَّهُ "لَعَنَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ" .

وَجَمِيْعُ هٰذِهِ الْاَلْفَاظِ فِي الصَّحِيْحِ ؛ بَعْضُهَا فِيْ صَحِيْحَيِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ، وَبَعْضُهَا فِيْ اَحَدِهِمَا، وَاِنَّمَا قَصَدْتُ الْاِخْتِصَارَ بِالْاِشَارَةِ اِلَيْهَا، وَسَاَذْكُرُ مُعْظَمَهَا فِيْ اَبْوَابِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

✧✧ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحیح حدیث میں یہ بات موجود ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "اللہ تعالیٰ مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی عورتوں پرلعنت کرے"۔

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: "اللہ تعالیٰ سود کھانے والوں پرلعنت کرے"۔

''اللہ تعالیٰ تصویر بنانے والے پر لعنت کرے''۔

آپ نے یہ بھی ارشادفرمایا ہے: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو زمین کی حدود کو تبدیل کردے''۔

امام نووی فرماتے ہیں: اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''منار'' سے مراد اس زمین کی حدود ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشادفرمایا ہے: ''اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے خواہ وہ انڈہ چوری کرنے والا ہو''۔

آپ نے یہ بھی ارشادفرمایا ہے: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے والدین پر لعنت کرے''۔

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو ''غیر اللہ'' کے نام پر جانور قربان کرے''۔

آپ نے یہ بھی ارشادفرمایا ہے: ''جو شخص اس (مدینہ منورہ) میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہو''۔

آپ نے یہ بھی دعا کی: ''اے اللہ! رعل، ذکوان، عصیہ پر لعنت کر! جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشادفرمایا ہے: ''اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا''۔

امام نووی فرماتے ہیں۔ مذکورہ بالا احادیث میں استعمال ہونے والے تین (نام) عربوں کے قبائل ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے ساتھ مشابہت رکھنے والے مردوں اور مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی خواتین پر لعنت کی ہے۔

یہ تمام الفاظ صحیح احادیث کے ہیں جن میں سے بعض احادیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں ہیں جبکہ بعض ان دونوں میں سے کسی ایک میں ہیں۔

میں نے مختصر طور پر ان کی طرف اشارہ کر دیا ہے ان میں سے اکثر احادیث کو میں اس کتاب میں مخصوص ابواب میں ذکر کروں گا' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

## 266-بَابُ تَحْرِيمِ سَبِّ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ

## باب: ناحق طور پر مسلمان کو برا کہنا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا، فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب: 58)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا ہے: ''اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کسی وجہ کے بغیر اذیت دیتے ہیں یہ لوگ اپنے اوپر بہتان اور بڑا گناہ لیتے ہیں''۔

**(1564)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''سِبَابُ



الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ''۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1565)** وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ''لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفِسْقِ اَوِ الْكُفْرِ، اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ، اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ''۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی بھی شخص کسی دوسرے شخص کو فاسق یا کافر نہ کہے اگر وہ دوسرا شخص ویسا نہیں ہوگا تو وہ (کفر یا فسق) اس کی طرف لوٹ آئے گا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1566)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''اَلْمُتَسَابَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مِنْهُمَا حَتّٰى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُوْمُ''۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے: ایک دوسرے کو برا کہنے والے جو کچھ بھی کہیں' اس کا گناہ دونوں میں سے اس کے سر ہوگا' جو آغاز کرے۔ یہاں تک کہ مظلوم حد سے تجاوز کر جائے۔ (تو اسے زیادہ گناہ ہوگا)

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1567)** وَعَنْهُ، قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ: ''اضْرِبُوْهُ'' قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ۔ فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: اَخْزَاكَ اللّٰهُ! قَالَ: ''لَا تَقُوْلُوْا هٰذَا، لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطٰنَ''۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے فرمایا: اس کی پٹائی کرو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم میں سے کسی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے مارا کسی نے اپنے جوتے کے ذریعے مارا کسی نے اپنے کپڑے کے ذریعے مارا جب وہ (سزا بھگتنے کے بعد) مڑ گیا تو حاضرین میں سے کسی نے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں رسوا کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ نہ کہو اور اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

---

1564-اخرجہ احمد (2/3647) والبخاری (48) المفرد (431) مسلم (63) والترمذی (1990) والنسائی (4121) وابن ماجہ (69) وابن حبان (5939) والطیالسی (248) وابن منذۃ (654) والطبرانی (10105) وابویعلی (4988) والحمیدی (104) والبیہقی (20/8)

1565-اخرجہ البخاری (3508)

1566-اخرجہ البخاری (423) ومسلم (2587) وابن حبان (5729) والبیہقی (235/10)

1567-اخرجہ احمد (3/7991) والبخاری (6777) وابوداؤد (4477) وابن حبان (5730) والبیہقی (312/7)

اس حدیث کوامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1568)** وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ بِالزِّنٰى يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنے غلام (یا کنیز) پر زنا کا جھوٹا الزام لگائے تو قیامت کے دن اس شخص پر حد قائم کی جائے گی البتہ اگر وہ غلام ویسا ہی ہو جیسا اس نے بیان کیا ہے (تو یہ سزا نہیں ہوگی) یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

## 267- بَابُ تَحْرِيْمِ سَبِّ الْاَمْوَاتِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّمُصْلِحَةٍ شَرْعِيَّةٍ

### باب: ناحق طور پر اور کسی شرعی مصلحت کے بغیر مُردوں کو برا کہنا حرام ہے

وَهِيَ التَّحْذِيْرُ مِنَ الْاِقْتِدَاءِ بِهٖ فِيْ بِدْعَتِهٖ، وَفِسْقِهٖ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ، وَفِيْهِ الْاٰيَةُ وَالْاَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهٗ.

شرعی مصلحت سے مراد ان مردوں یا ان کی بدعت یا ان کے گناہ وغیرہ کی پیروی کرنے سے بچنے کی تلقین ہے۔

اس بارے میں قرآن پاک کی ایک آیت اور کچھ احادیث ہیں جو سابقہ باب میں گزر چکی ہیں۔

**(1569)** وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ، فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مُردوں کو برا نہ کہو کیونکہ انہوں نے جو عمل کئے تھے وہ ان (کے انجام) کی طرف چلے گئے ہیں۔

اس حدیث کوامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 268- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِيْذَاءِ

### باب: اذیت پہنچانے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب: 58)

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت پہنچاتے ہیں' کسی وجہ کے بغیر' تو وہ اپنے اوپر بہتان اور واضح گناہ لیتے ہیں"۔

1568- اخرجہ احمد (3/9572) والبخاری (6858) ومسلم (1660) وابوداؤد (565) والترمذی (1947)

1569- اخرجہ احمد (95525) والبخاری (1393) والنسائی (1935) والدارمی (2511) والقضاعی (923) والبیہقی (75/4)



**(1570)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت عبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1571)** وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ، وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ، فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَهُوَ بَعْضُ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ سَبَقَ فِيْ بَابِ طَاعَةِ وُلَاةِ الْاُمُوْرِ.

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اسے جہنم سے دور کر دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو جب اسے موت آئے تو اس وقت وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہ سلوک کرتا ہو جس کے بارے میں اسے پسند ہو کہ اس کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کیا جائے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ایک طویل حدیث کا بعض حصہ ہے جو اس سے پہلے "باب طاعۃ ولاۃ الامور" میں گزر چکی ہے۔

## 269- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّبَاغُضِ وَالتَّقَاطُعِ وَالتَّدَابُرِ

### باب: ایک' دوسرے سے دشمنی رکھنے، ایک دوسرے سے لاتعلقی اختیار کرنے' ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرنے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: 10)،

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک مومن بھائی بھائی ہیں"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾ (المائدة: 54)،

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "وہ مسلمانوں کے لئے نرم ہوں گے اور کافروں کے لئے سخت ہوں گے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ (الفتح: 29).

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے لئے سخت ہیں اور آپس میں نرم ہیں"۔

**(1572)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَقَاطَعُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو ایک دوسرے سے لاتعلقی اختیار نہ کرو اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو اور کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلق رہے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1573)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰی يَصْطَلِحَا! اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰی يَصْطَلِحَا!". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهُ: "تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِیْ كُلِّ يَوْمِ خَمِيْسٍ وَّاثْنَيْنِ" وَذَكَرَ نَحْوَهُ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' ماسوائے اس شخص کے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ کوئی ناراضگی ہو' تو حکم ہوتا ہے' ان دونوں کا معاملہ موخر رہنے دو جب تک کہ یہ دونوں صلح نہیں کر لیتے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم ہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "ہر جمعرات اور پیر کے دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں" اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

## 270- بَابُ تَحْرِيْمِ الْحَسَدِ

### باب: "حسد" کا حرام ہونا

### وَهُوَ تَمَنِّیْ زَوَالُ النِّعْمَةِ عَنْ صَاحِبِهَا، سَوَاءً كَانَتْ نِعْمَةَ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا

1572- اخرجہ مالک (1683) واحمد (4/12074) والبخاری (6065) ومسلم (2559) وابو داؤد (4910) والترمذی (1942) وابن حبان (5660) والطیالسی (2091) والحمیدی (1183) وعبدالرزاق (20222) وابویعلی (3549) والبیہقی (303/7)

1573- اخرجہ مالک (1686) واحمد (3/8369) ومسلم (6565) وابن مجاہ (1740) والدارمی (1751) وابن حبان (3644) والطیالسی (2403) وعبدالرزاق (7915) وابن خزیمۃ (2120)



امام نووی فرماتے ہیں اس سے مراد: کسی شخص کے پاس موجود نعمت کے زائل ہونے کی آرزو کرنا ہے خواہ وہ دینی نعمت ہو یا دنیاوی نعمت ہو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ (النساء: 54)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "کیا وہ لوگوں سے اس بات پر حسد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل انہیں عطا کیا ہے"۔

وَفِيْهِ حَدِيْثُ اَنَسٍ السَّابِقُ فِی الْبَابِ قَبْلَهُ.

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہے۔

**(1574)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ؛ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ" اَوْ قَالَ: "الْعُشْبَ". رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حسد کرنے سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح سے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) گھاس کو کھا جاتی ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 271- بَابُ النَّهْیِ عَنِ التَّجَسُّسِ وَالتَّسَمُّعِ لِكَلَامِ مَنْ يَّكْرَهُ اسْتِمَاعَهٗ

### باب: جاسوسی کرنے' ایسی بات کو چھپ کر سننے کی ممانعت' جس کا سننا مکروہ ہو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا﴾ (الحجرات: 12)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور جاسوسی نہ کرو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب: 58).

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ناحق طور پر تکلیف دیتے ہیں وہ اپنے سر بہتان اور واضح گناہ لیتے ہیں"۔

**(1575)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، ولا تحسّسوا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا

1574- اخرجہ ابوداؤد (4903) ابن ماجہ (4210)

1575- اخرجہ البخاری (5143) ومسلم (2563) وابو داؤد (4917) اخرجہ مسلم (2564) وابو داؤد (4882) وابن ماجہ (4213) واحمد (3/8730) اخرجہ مسلم (30/2563)

تَدَابَرُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَكُمْ ۔ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهٗ، وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ، التَّقْوٰى هَاهُنَا التَّقْوٰى هَاهُنَا" وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ "بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهٗ، وَعِرْضُهٗ، وَمَالُهٗ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَادِكُمْ، وَلَا اِلٰى صُوَرِكُمْ، وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ" ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "لَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَجَسَّسُوْا، وَلَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَنَاجَشُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا" ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "لَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا"

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "وَلَا تَهَاجَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ" ۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِكُلِّ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ اَكْثَرَهَا ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور عیب تلاش نہ کرو' جاسوسی نہ کرو' لالچ نہ کرو' ایک دوسرے سے حسد نہ کرو' ایک دوسرے کے ساتھ بغض نہ رکھو' ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی نہ رکھو' اللہ کے بندے اور بھائی' بھائی بن کر رہو جیسا کہ اس نے تمہیں حکم دیا ہے۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا' وہ اسے رسوا نہیں کرتا' وہ اسے حقیر نہیں سمجھتا۔ تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے۔ (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ (پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) آدمی کے بُرا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان کا خون' عزت اور مال دوسرے مسلمان کے لیے قابل احترام ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی طرف نہیں دیکھتا۔ تمہاری صورتوں اور اعمال کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو' ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو' ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو' ایک دوسرے کے عیب تلاش نہ کرو' ایک دوسرے کے مقابلے میں بولی نہ لگاؤ' اللہ کے بندے اور بھائی' بھائی بن کر رہو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' ایک دوسرے سے قطع تعلقی نہ کرو' ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو' ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو' ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو' اللہ کے بندے اور بھائی' بھائی بن کر رہو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ایک دوسرے سے لاتعلقی اختیار نہ کرو' کوئی شخص کسی دوسرے کے مقابلے میں سودا نہ کرے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام روایات کو نقل کیا ہے جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں سے اکثر روایات کو نقل کیا ہے۔



(1576) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّكَ اِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْسَدْتَهُمْ، اَوْ كِدْتَ اَنْ تُفْسِدَهُمْ" ۔

حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ ۔

✧✧ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تم مسلمانوں کے پوشیدہ معاملات (یعنی ان کی خامیوں) کی تلاش کرو گے تو تم انہیں فساد میں مبتلا کر دو گے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) عنقریب تم انہیں فساد میں مبتلا کر دو گے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے "صحیح سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1577) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ اُتِيَ بِرَجُلٍ فَقِيْلَ لَهٗ: هٰذَا فُلَانٌ تَقْطُرُ لِحْيَتُهٗ خَمْرًا، فَقَالَ: اِنَّا قَدْ نُهِيْنَا عَنِ التَّجَسُّسِ، وَلٰكِنْ اِنْ يَّظْهَرْ لَنَا شَيْءٌ، نَاْخُذْ بِهٖ ۔

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ ۔

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ان کے پاس ایک شخص کو لایا گیا اور انہیں بتایا گیا یہ وہ شخص ہے جس کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپک رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: ہمیں تجسس سے منع کیا گیا ہے البتہ اگر کوئی واضح طور پر ہمارے سامنے (کوئی جرم کرے گا) تو ہم اس پر گرفت کریں گے۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اسے امام ابوداؤد نے امام بخاری و امام مسلم کی شرط کے مطابق "صحیح" سند کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

## 272-بَابُ النَّهْيِ عَنْ سُوْءِ الظَّنِّ بِالْمُسْلِمِيْنَ مِنْ غَيْرِ ضُرُوْرَةٍ

## باب: مسلمانوں کے بارے میں غیر ضروری طور پر برے گمان کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ﴾ (الحجرات: 12) ۔

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اے لوگو! بکثرت گمان کرنے سے بچو بعض گمان گناہ ہوتے ہیں"۔

(1578) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ" ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

---

1576-اخرجہ ابوداؤد (4888)

1577-اخرجہ ابوداؤد (4890)

## 273-بَابُ تَحْرِيمِ احْتِقَارِ الْمُسْلِمِينَ

### باب: مسلمانوں کو حقیر سمجھنا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (الحجرات: 11)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اے ایمان والو! تم میں سے کوئی ایک گروہ دوسرے گروہ کا مذاق نہ اڑائے ہوسکتا ہے کہ وہ دوسرے ان سے زیادہ بہتر ہوں اور خواتین دوسری خواتین کا مذاق نہ اڑائیں ہوسکتا ہے کہ وہ دوسری خواتین ان سے زیادہ بہتر ہوں اور تم ایک دوسرے کو طعنہ نہ دو اور ایک دوسرے کو برے ناموں سے یاد نہ کرو بے شک ایمان لانے کے بعد سب سے برا نام ''گنہگار'' ہونا ہے اور جو شخص توبہ نہ کرے تو یہی لوگ ظالم ہیں''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ (الهمزة: 1).

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بربادی ہے اس شخص کے لئے جو منہ پر اور غیر موجودگی میں برائیاں کرتا ہے''۔

**(1579)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بِحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَقَدْ سَبَقَ قَرِيْبًا بِطُوْلِهٖ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے برا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں: یہ حدیث مکمل طور پر پہلے گزر چکی ہے۔

**(1580)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ!" فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا، وَنَعْلُهٗ حَسَنَةً، فَقَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ: بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَمَعْنٰى "بَطَرُ الْحَقِّ" دَفْعُهٗ، "وَغَمْطُهُمْ": اِحْتِقَارُهُمْ، وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهٗ اَوْضَحَ مِنْ هٰذَا فِيْ بَابِ الْكِبْرِ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کے دل میں ایک ذرے کے وزن کے برابر بھی تکبر ہوگا' وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک شخص نے سوال کیا' انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا لباس عمدہ ہو؟ اس کے جوتے بہترین ہوں' تو آپ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کیا جائے اور دوسروں کو حقیر سمجھا جائے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔



امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بطر الحق" سے مراد ہے حق کو دور کر دینا یا نہ ماننا۔ "وغمطهم" کا مطلب ہے انہیں ذلیل سمجھنا اور اس کا بیان سابقہ باب (تکبر کے باب) میں گزر چکا ہے۔

**(1581)** وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ رَجُلٌ: وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ، فَقَالَ اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ -: مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَاَلّٰى عَلَيَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ! فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ، وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص میرے حوالے سے قسم اٹھاتا ہے کہ میں فلاں کی مغفرت نہیں کروں گا تو میں نے اس فلاں کی مغفرت کر دی ہے اور تمہارے عمل کو میں نے ضائع کر دیا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 274-بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِظْهَارِ الشَّمَاتَةِ بِالْمُسْلِمِ

### باب: کسی مسلمان کی تکلیف پر خوشی ظاہر کرنا منع ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: 10)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بے شک اہل ایمان بھائی بھائی ہیں''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ﴾ (النور: 19).

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بے شک وہ لوگ جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ایمان والوں کے درمیان فحاشی عام ہو ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے''۔

**(1582)** وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

وَفِي الْبَابِ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ السَّابِقُ فِيْ بَابِ التَّجَسُّسِ: "كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ ..." (الحديث).

✧✧ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے بھائی کی تکلیف میں خوشی کا اظہار نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کر دے گا اور تمہیں اس میں مبتلا کر دے گا۔

1581- اخرجہ مسلم (2621)

1582- اخرجہ الترمذی (2514)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اس موضوع پر حضرت ابوہریرہ سے منقول حدیث ''كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ'' بھی ہے۔ جو ''تجسس'' کے باب میں گزر چکی ہے۔

## 275-بَابُ تَحْرِيْمِ الطَّعْنِ فِي الْاَنْسَابِ الثَّابِتَةِ فِيْ ظَاهِرِ الشَّرْعِ

### باب: ظاہر شریعت میں ثابت شدہ نسب میں طعن کرنا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب: 58).

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کسی وجہ کے بغیر اذیت دیتے ہیں یہ لوگ اپنے اوپر بہتان اور بڑا گناہ لازم کرتے ہیں''۔

**(1583)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (بعض) لوگوں میں ''دو کفریہ'' چیزیں پائی جاتی ہیں (دوسرے کے) نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 276-بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ وَالْخِدَاعِ

### باب: ملاوٹ کرنے اور دھوکہ دینے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب: 58).

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کسی وجہ کے بغیر اذیت دیتے ہیں وہ اپنے سر واضح گناہ اور بہتان لیتے ہیں''۔

**(1584)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے، وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص ہمیں دھوکہ دے، وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے۔

1583-اخرجہ احمد (2/7563) والبخاری (395) ومسلم (67) وابن الجارود (515) والبیہقی (63/4)



وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهُ بَلَلًا، فَقَالَ: "مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟" قَالَ: اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: "اَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ! مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا".

انہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے، آپ نے اپنا دست مبارک اس میں داخل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کو نمی کا احساس ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اناج والے! یہ کیا معاملہ ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بارش کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اس (گیلے اناج) کو (خشک) اناج کے اوپر کیوں نہیں رکھا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیتے۔ جو شخص ہمیں دھوکہ دے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

**(1585)** وَعَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَنَاجَشُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مصنوعی بولی نہ لگاؤ۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1586)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَنِ النَّجْشِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بولی لگانے سے منع کیا ہے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1587)** وَعَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ رَجُلٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ بَايَعْتَ، فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْخِلَابَةُ" بِخَاءٍ مُعْجَمَةٍ مَكْسُوْرَةٍ وَبَاءٍ مُوَحَّدَةٍ، وَهِيَ: اَلْخَدِيْعَةُ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ اس کے ساتھ سودے میں دھوکہ ہو جاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کوئی سودا کرو تو یہ کہہ دو! کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''خلابۃ'' سے مراد ہے دھوکہ دینا۔ اس میں خاء معجمۃ ہے اور اس کے نیچے زیر ہے اور باء

1584-اخرجہ مسلم (101) وابن ماجہ (2575)

1585-اخرجہ مسلم (2/101) والترمذی (1319) وابن ماجہ (2224)

1586-اخرجہ البخاری (2142) ومسلم (1516) والنسائی (4517) وابن ماجہ (1273) ومالک (1392)

1587-اخرجہ مالک (1393) واحمد (2/5271) والبخاری (2117) ومسلم (1533) وابوداؤد (3500) والنسائی (4496) وابن حبان (5051)

موحدہ ہے۔

(1588) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِءٍ، اَوْ مَمْلُوْكَهٗ، فَلَيْسَ مِنَّا" . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ .

"خَبَّبَ" بِخَاءٍ مُعْجَمَةٍ، ثُمَّ بَاءٍ مُوَحَّدَةٍ مُكَرَّرَةٍ: اَیْ اَفْسَدَهٗ وَخَدَعَهٗ .

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی شخص کی بیوی یا غلام کو دھوکہ دے اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "خبب" میں خاء معجمہ ہے پھر باء موحدہ اور مکرر ہے یعنی دو مرتبہ ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اس کو خراب کیا اور دھوکہ دیا۔

## 277-بَابُ تَحْرِيْمِ الْغَدْرِ

## باب: وعدہ خلافی کا حرام ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾ (المائدة: 1)

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اے ایمان والو! عہد کو پورا کرو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا﴾ (بنی اسرائیل: 34) .

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں حساب ہوگا"۔

(1589) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَّمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چار خصلتیں ایسی ہیں وہ جس شخص میں پائی جائیں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی خصلت موجود ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے ترک کر دے' جب اسے امین مقرر کیا جائے تو وہ خیانت کرے' جب وہ بات کرے تو وہ جھوٹ بولے اور جب معاہدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب لڑائی کرے تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے۔

(1590) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَابْنِ عُمَرَ، وَاَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالُوْا: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ، يُقَالُ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

1588-اخرجہ احمد (3/9168) وابوداؤد (5170) وابن حبان (568) والبیہقی (13/8)



✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے مخصوص جھنڈا ہوگا اور یہ کہا جائے گا: یہ فلاں شخص کی عہد شکنی ہے۔

(1591) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدَرِ غَدْرِهٖ، اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن ہر عہد شکن کی سرین کے پاس جھنڈا ہوگا جو اس کی عہد شکنی کے حساب سے بلند کیا جائے گا۔ خبردار! عہد شکنی کے حوالے سے سب سے بڑا عہد شکن وہ شخص ہے جو عام امیر (مسلمانوں کا حکمران) ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(1592) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: رَجُلٌ اَعْطٰى بِیْ ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ، وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا، فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ، وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ" . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: تین لوگوں کے بارے میں قیامت کے دن میں مخالف فریق ہوں گا ایک وہ شخص جو میرے نام پر کوئی عہد کرے اور پھر اس کی خلاف ورزی کرے ایک وہ شخص جو کسی آزاد شخص کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھالے اور ایک وہ شخص جو کسی کو مزدور رکھے اس سے کام پورا لے لیکن اسے معاوضہ ادا نہ کرے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 278-بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْمَنِّ بِالْعَطِيَّةِ وَنَحْوِهَا

## باب: کوئی عطیہ وغیرہ دے کر احسان جتانے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى﴾ (البقرة: 264)،

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اے ایمان والو! تم اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور اذیت پہنچا کر ضائع نہ کرو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

1591-اخرجہ احمد (4/11303) ومسلم (1738)

1592-اخرجہ احمد (3/8700) والبخاری (2227) وابن ماجہ (2442) وابن حبان (7339) وابن الجارود (578) وابویعلیٰ (6571) والبیہقی (14/6)

﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا اَذًى﴾ (البقرة: 262)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''وہ لوگ جو اپنے اموال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد اپنے خرچ کئے ہوئے پر احسان نہیں جتاتے اور اذیت نہیں پہنچاتے''۔

**(1593)** وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ" قَالَ: فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارٍ: قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَلْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَفِىْ رِوَايَةٍ لَّهٗ: "اَلْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ" يَعْنِىْ: اَلْمُسْبِلَ اِزَارَهٗ وَثَوْبَهٗ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ لِلْخُيَلَاءِ .

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں کے ساتھ کلام نہیں کرے گا۔ ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔ ان کا تزکیہ نہیں کرے گا ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ الفاظ بیان کیے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ لوگ جو خسارے کا شکار ہوگئے اور برباد ہوگئے وہ کون ہیں؟ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہبند کو لٹکانے والا احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم کے ذریعے سامان فروخت کرنے والا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ اپنے تہبند کو لٹکانے والا یعنی تکبر کے طور پر اپنے تہبند اور کپڑے کو ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا۔

## 279- بَابُ النَّهْىِ عَنِ الْاِفْتِخَارِ وَالْبَغْىِ

## باب: فخر ظاہر کرنے اور سرکشی کرنے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى﴾ (النجم: 32)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اپنے آپ کو پاکیزہ قرار نہ دو وہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون پرہیزگار ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (الشورى: 42) .

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بے شک راستہ (یعنی پکڑ) ان لوگوں پر ہوگی جو لوگوں پر ظلم کریں گے اور زمین میں ناحق طور پر سرکشی کریں گے یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہوگا''۔

**(1594)** وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ

1594- اخرجہ مسلم (64/2865)



اللّٰهَ تَعَالٰى اَوْحٰى اِلَىَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَبْغِىَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ، وَلَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ: اَلْبَغْىُ: اَلتَّعَدِّىْ وَالْاِسْتِطَالَةُ .

✧✧ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی کی ہے: تم لوگ عاجزی اختیار کرو! کوئی شخص کسی دوسرے فرد کے ساتھ زیادتی نہ کرے اور کوئی شخص کسی دوسرے کے سامنے فخر کا اظہار نہ کرے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہل لغت فرماتے ہیں: ''البغی'' کا مطلب ظلم وزیادتی ہے۔

**(1595)** وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَالرِّوَايَةُ الْمَشْهُوْرَةُ: "اَهْلَكُهُمْ" بِرَفْعِ الْكَافِ وَرُوِىَ بِنَصْبِهَا: وَذٰلِكَ النَّهْىُ لِمَنْ قَالَ ذٰلِكَ عُجْبًا بِنَفْسِهٖ، وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ، وَارْتِفَاعًا عَلَيْهِمْ، فَهٰذَا هُوَ الْحَرَامُ، وَاَمَّا مَنْ قَالَهٗ لِمَا يَرٰى فِى النَّاسِ مِنْ نَقْصٍ فِىْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ، وَقَالَهٗ تَحَزُّنًا عَلَيْهِمْ، وَعَلَى الدِّيْنِ، فَلَا بَاْسَ بِهٖ . هٰكَذَا فَسَّرَهُ الْعُلَمَاءُ وَفَصَّلُوْهُ، وَمِمَّنْ قَالَهٗ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ: مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَالْخَطَّابِىُّ ، وَالْحُمَيْدِىُّ وَاٰخَرُوْنَ، وَقَدْ اَوْضَحْتُهٗ فِىْ كِتَابِ: 'اَلْاَذْكَارِ '

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص یہ کہے لوگ ہلاکت کا شکار ہوگئے ہیں تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاکت کا شکار ہوگا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مشہور روایت کے مطابق لفظ ''اهلكهم'' میں ''ک'' پیش کے ساتھ بھی ہے اور زبر کے ساتھ بھی۔ یہاں اس شخص کو ممانعت کی گئی ہے جو اپنے آپ کو برتر اور دوسروں کو حقیر سمجھتے ہوئے اس قسم کی بات کرے۔ ایسی صورت میں یہ کلمہ جائز نہیں ہے البتہ جو شخص لوگوں میں کسی دینی نقصان کو دیکھ کر افسوس کرے اور دین کا غم کھاتے ہوئے یہ بات کہے تو اس پر حرج نہیں ہے۔ علماء نے اس کی وضاحت اسی طرح سے کی ہے اور ان آئمہ میں امام مالک بن انس' حمیدی' خطابی اور دیگر آئمہ حضرات شامل ہیں۔

میں نے اپنی تصنیف ''کتاب الاذکار'' میں اس کی وضاحت کردی ہے۔

## 280- بَابُ تَحْرِيْمِ الْهِجْرَانِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا لِبِدْعَةٍ فِى الْمَهْجُوْرِ، اَوْ تَظَاهُرٍ بِفِسْقٍ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ

1595- اخرجہ مالک (1845) واحمد (3/10012) ومسلم (2623) وابوداؤد (4983) وابن حبان (7562)

## باب: مسلمانوں کے درمیان، تین دن سے زیادہ لاتعلقی حرام ہے

البتہ اگر اس شخص میں، جس سے لاتعلقی اختیار کی گئی ہے، کوئی بدعت یا ظاہری فسق یا اس طرح کی کوئی اور خامی پائی جاتی ہو، تو یہ درست ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ﴾ (الحجرات: 10)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بے شک اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تم اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کروادو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدة: 2) .

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور تم گناہ کے اور سرکشی کے کام میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو''۔

**(1596)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''لَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ'' . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک دوسرے سے لاتعلقی اختیار نہ کرو ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو! ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی، بھائی بن کر رہو کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1597)** وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ: يَلْتَقِيَانِ، فَيُعْرِضُ هٰذَا، وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ'' . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلق رہے جب ان دونوں کا سامنا ہو تو یہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر منہ کر لے ان دونوں میں زیادہ بہتر وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1598)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِيْ كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ امْرِءٍ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا امْرَئًا كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ

1597- اخرجہ مالک (1682) واحمد (9/23636) والبخاری (6077) ومسلم (2560) وابوداؤد (4911) والترمذی (1932) وابن حبان (5669) والطیالسی (592) والبیہقی (63/10)



شَحْنَاءُ، فَيَقُوْلُ: اتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا'' . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''اعمال ہر پیر اور جمعرات کے دن پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو ماسوائے اس شخص کے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ کوئی ناراضگی ہو، وہ حکم دیتا ہے تم ان دونوں کو اس وقت تک رہنے دو جب تک یہ دونوں صلح نہ کر لیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1599)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ''اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ'' . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

''التَّحْرِيْشُ'': الْاِفْسَادُ وَتَغْيِيْرُ قُلُوْبِهِمْ وَتَقَاطُعُهُمْ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ نماز پڑھنے والے لوگ جزیرہ عرب میں اس کی عبادت کریں البتہ وہ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''التحریش'' سے یہاں مراد ہے: فساد پیدا کرنا اور تعلقات ختم کر دینا اور دلوں میں تبدیلی کرنا۔

**(1600)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ، دَخَلَ النَّارَ'' .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے جو شخص تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کئے رکھے اور مر جائے تو وہ جہنم میں جائے گا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام ابوداؤد نے اس روایت کو امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق (مستند) سند کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1601)** وَعَنْ اَبِيْ خِرَاشٍ حَدْرَدِ بْنِ اَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ . وَيُقَالُ: السُّلَمِيّ الصَّحَابِيّ رَضِيَ اللّٰهُ

1599- اخرجہ احمد (5/14373) ومسلم (2812) والترمذی (1944) وابن حبان (5941) وابویعلی (2095) وابن ابی عاصم (8)

1600- اخرجہ ابوداؤد (4914)

1601- اخرجہ احمد (6/17957) والبخاری (404) وابوداؤد (4915) والحاکم (3/7292)

عَنْهُ: اَنَّهُ سمع النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ".

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

✧✧ حضرت ابوخراش حدرد بن ابوحدرد اسلمی رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق "سلمی"، جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں، بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص ایک سال تک اپنے بھائی سے لاتعلق رہے تو گویا اس نے اس کو قتل کیا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے "صحیح سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1602)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَاِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ، فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَاِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْاَجْرِ، وَاِنْ لَّمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ، وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ".

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ. قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: "اِذَا كَانَتِ الْهِجْرَةُ لِلّٰهِ تَعَالٰى فَلَيْسَ مِنْ هٰذَا فِيْ شَيْءٍ".

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے اگر ان پر تین دن گزر جائیں تو پھر وہ اس سے ملاقات کرے اور اسے سلام کرے تو اگر وہ دوسرا اسے سلام کا جواب دیدے تو یہ دونوں اجر میں شریک ہو جائیں گے اور اگر وہ اسے سلام کا جواب نہ دے تو سارا گناہ اس دوسرے کے سر ہو جائے گا اور سلام کرنے والا لاتعلقی کے حکم سے خارج ہو جائے گا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے "حسن سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر یہ لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہو تو پھر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

## 281- بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَنَاجِي اثْنَيْنِ دُوْنَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ اِذْنِهِ اِلَّا لِحَاجَةٍ وَّهُوَ اَنْ يَّتَحَدَّثَا سِرًّا بِحَيْثُ لَا يَسْمَعُهُمَا وَفِيْ مَعْنَاهُ مَا اِذَا تَحَدَّثَا بِلِسَانٍ لَا يَفْهَمُهُ

## باب: دو آدمیوں کا' تیسرے آدمی کو چھوڑ کر' اس کی اجازت کے بغیر' آپس میں سرگوشی کرنا منع ہے البتہ اگر کوئی ضرورت ہو (تو ایسا کیا جا سکتا ہے)

اس سے مراد یہ ہے: وہ دونوں آدمی پست آواز میں اس طرح بات کریں کہ وہ تیسرا شخص اسے نہ سن سکے اور اگر وہ کسی ایسی زبان میں بات کریں جسے وہ تیسرا شخص نہ سمجھ سکے تو وہ بھی اسی حکم میں ہوگا۔

1602- اخرجہ ابوداؤد (4912) ابی داؤد (4913)



قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ﴾ (المجادلة: 10)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک (کفار کی) سرگوشیاں شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں۔

**(1603)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً، فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وزاد: قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: فَاَرْبَعَةً؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ.

رَوَاهُ مَالِكٌ فِي 'الْمُوَطَّا': عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عُقْبَةَ الَّتِيْ فِي السُّوْقِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يُّنَاجِيَهُ، وَلَيْسَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ اَحَدٌ غَيْرِيْ، فَدَعَا ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا اٰخَرَ حَتّٰى كُنَّا اَرْبَعَةً، فَقَالَ لِيْ وَلِلرَّجُلِ الثَّالِثِ الَّذِيْ دَعَا: اسْتَاْخِرَا شَيْئًا، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ".

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تین آدمی موجود ہوں تو ان میں سے دو' تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی میں بات نہ کریں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے: انہوں نے اس میں یہ اضافی بات نقل کی ہے: ابوصالح بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا' اگر چار آدمی ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا پھر کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

اس حدیث کو امام مالک نے "موطا" میں' عبداللہ بن دینار کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خالد بن عقبہ کے گھر کے پاس موجود تھے جو بازار میں تھا' ایک شخص آیا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات کرنا چاہتا تھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ میرے علاوہ اور کوئی شخص نہیں تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک اور شخص کو بلایا جب ہم چار ہو گئے تو انہوں نے مجھ سے اور تیسرے شخص سے جسے انہوں نے بلایا تھا' فرمایا: تم دونوں ذرا پرے ہٹ جاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: دو آدمی' ایک کو چھوڑ کر سرگوشی میں بات نہ کریں۔

**(1604)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً، فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ، مِنْ اَجْلِ اَنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم تین آدمی موجود ہو تو دو آدمی

1603- اخرجہ مالک (1857) واحمد (2/4564) والبخاری (6288) ومسلم (2183) وابوداؤد (4852) والحمیدی (646) وابن حبان (580) وابن ابی شیبۃ (581/8) والبخاری المفرد (1168) وابن ماجہ (3776)

1604- اخرجہ احمد (2/3560) والبخاری (6290) المفرد (1169) ومسلم (2184) وابو داؤد (4851) والترمذی (2843) وابن ماجہ (3775) والدارمی (2657) وابن حبان (583) وابن ابی شیبۃ (581/8) والحمیدی (109)

تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی میں بات نہ کریں یہاں تک کہ لوگ گھل مل جائیں کیونکہ ایسا کرنے سے اس کو غم ہوگا۔

## 282-بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَعْذِيْبِ الْعَبْدِ وَالدَّابَّةِ وَالْمَرْاَةِ وَالْوَلَدِ بِغَيْرِ سَبَبٍ شَرْعِيٍّ اَوْ زَائِدٍ عَلٰى قَدْرِ الْاَدَبِ

### باب: کسی غلام، جانور، عورت، بچے کو کسی شرعی سبب کے بغیر یا ادب سکھانے کی مخصوص حد سے زیادہ عذاب دینا (یعنی اذیت پہنچانا) منع ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾ (النساء الآية: 36).

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، رشتے داروں کے ساتھ بھی یتیموں کے ساتھ بھی، مسکینوں کے ساتھ بھی، قریبی رشتے دار پڑوسی کے ساتھ بھی اس کے ساتھ والے پڑوسی کے ساتھ بھی، اس کے ساتھ والے کے ساتھ بھی، مسافر کے ساتھ بھی اور جو تمہارے زیر ملکیت ہوں (ان کے ساتھ بھی) بے شک اللہ تعالیٰ اترانے والے اور بڑائی ظاہر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا''۔

**(1604)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ، فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ، لَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا، اِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"خَشَاشُ الْاَرْضِ" بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ الْمُكَرَّرَةِ، وَهِيَ: هَوَامُّهَا وَحَشَرَاتُهَا .

✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا اس بلی کو اس نے قید کر دیا تھا یہاں تک کہ وہ بلی مرگئی تو وہ عورت جہنم میں داخل ہوگئی اس کی وجہ یہ ہے کہ اس عورت نے اس بلی کو کچھ کھانے کے لئے نہیں دیا تھا اور کچھ پینے کے لئے نہیں دیا تھا اس نے اسے باندھا ہوا تھا پھر چھوڑا بھی نہیں تھا کہ وہ خود ہی کچھ کھا پی لیتی۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''خشاش الارض'' میں خاء پر زبر اور یہ خاء معجمہ ہے اور اس میں شین بھی معجمہ اور مکررہ ہے۔ اس کا مطلب ہے: زمین پر رینگنے والے کیڑے مکوڑے۔

**(1606)** وَعَنْهُ: اَنَّهُ مَرَّ بِفِتْيَانٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوْا طَيْرًا وَّهُمْ يَرْمُوْنَهُ، وَقَدْ جَعَلُوْا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ

1604-اخرجہ احمد (3/10506) والبخاری (2365) المفرد (379) ومسلم (2242) والدارمی (2814) وابن حبان (546) وابن ماجہ (2456) والبیہقی (214/5)



كُلَّ خَاطِئَةٍ مِّنْ نَبْلِهِمْ، فَلَمَّا رَاَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوْا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"اَلْغَرَضُ" بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَالرَّاءِ وَهُوَ الْهَدَفُ وَالشَّيْءُ الَّذِيْ يُرْمٰى اِلَيْهِ .

✧ انہی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ کچھ قریشی نوجوانوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک پرندے کو باندھا ہوا تھا اور وہ اس پر تیر مار رہے تھے۔ انہوں نے یہ طے کیا ہوا تھا کہ جو تیر نہیں لگے گا وہ اس پرندے کے مالک کو مل جائے گا۔ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو اِدھر اُدھر ہوگئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: یہ کس نے کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے! جس نے ایسا کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو کوئی کسی ایسی چیز کو ہدف مقرر کرے جس میں روح موجود ہوتی ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''الغرض'' میں غ پر زبر ہے اور یہ معجمہ ہے اور اس کے بعد راء ہے اور اس پر بھی زبر ہے۔ اس سے مراد ہے ہدف یا نشانہ یا وہ شے جس کی طرف نشانہ کر کے تیر پھینکا جائے۔

**(1607)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَمَعْنَاهُ: تُحْبَسُ لِلْقَتْلِ .

✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: جانوروں کو باندھ کر (ان پر نشانہ بازی کی جائے) یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب ہے۔ انہیں قتل کرنے کے لیے باندھا جائے۔

**(1608)** وَعَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مِّنْ بَنِيْ مُقَرِّنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ اِلَّا وَاحِدَةٌ لَّطَمَهَا اَصْغَرُنَا فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّعْتِقَهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "سَابِعَ اِخْوَةٍ لِّيْ" .

✧ حضرت ابوعلی سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے اچھی طرح یاد ہے میں حضرت مقرن رضی اللہ عنہ کے سات بیٹوں میں سے ایک تھا۔ ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا ہم میں سے سب سے کمسن (بھائی) نے اسے طمانچہ مارا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم اسے آزاد کر دیں۔

1606-اخرجہ احمد (2/4622) والبخاری (5515) ومسلم (1958) والنسائی (4453) والطیالسی (1872) والطبرانی (413) وعبدالرزاق (8428) وابن حبان (5617) والدارمی (83/2) والحاکم (4/7575) والبیہقی (87/9)

1607-اخرجہ البخاری (5513) ومسلم (1956) وابوداؤد (2816) والنسائی (4451) وابن ماجہ (3186)

1608-اخرجہ مسلم (1685) وابوداؤد (5166) والترمذی (1542)

اس حدیث کوامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں اپنے سات بھائیوں میں ساتواں تھا۔

**(1609)** وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِّيْ بِالسَّوْطِ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِّنْ خَلْفِيْ: "اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ" فَلَمْ اَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ، فَلَمَّا دَنَا مِنِّيْ اِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ: "اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اَنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ" . فَقُلْتُ: لَا اَضْرِبُ مَمْلُوْكًا بَعْدَهٗ اَبَدًا .

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَسَقَطَ السَّوْطُ مِنْ يَّدِيْ مِنْ هَيْبَتِهٖ . وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَقَالَ: "اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ، لَلَفَحَتْكَ النَّارُ، اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ" .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ .

✧✧ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں اپنے غلام کو کوڑے کے ساتھ مار رہا تھا میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی، اے ابومسعود (رضی اللہ عنہ)! یہ بات جان لو! غصے کی شدت کی وجہ سے میں آواز کو پہچان نہیں سکا۔ جب وہ میرے قریب ہوئے تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابومسعود (رضی اللہ عنہ)! تم یہ بات جان لو کہ تم اس غلام پر جتنی قدرت رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ تم پر قدرت رکھتا ہے۔

میں نے عرض کی: اس کے بعد میں کبھی بھی کسی غلام کو ماروں گا نہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ کی ہیبت کی وجہ سے میرے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ اللہ کے نام پر آزاد ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے تو آگ تم تک پہنچ جاتی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آگ تمہیں چھو لیتی۔

ان تمام روایات کوامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1610)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَّهٗ حَدًّا لَّمْ يَاْتِهٖ، اَوْ لَطَمَهٗ، فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُّعْتِقَهٗ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے غلام پر ایسی حد جاری کرے جس کا اس نے ارتکاب نہیں کیا یا اسے طمانچہ مارے تو اس کا کفارہ یہ ہے: وہ اس غلام کو آزاد کر دے۔

اس حدیث کوامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1611)** وَعَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّهٗ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْبَاطِ،

1609-اخرجہ مسلم(1659) والترمذی(1948)

1610-اخرجہ مسلم(1657) وابوداؤد(5168)



وَقَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ، وَصُبَّ عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الزَّيْتُ! فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قيل: يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخَرَاجِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: حُبِسُوْا فِي الْجِزْيَةِ - فَقَالَ هِشَامٌ: اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا" . فَدَخَلَ عَلَى الْاَمِيْرِ، فَحَدَّثَهٗ، فَاَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوْا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"اَلْاَنْبَاطُ" اَلْفَلَاحُوْنَ مِنَ الْعَجَمِ .

✧✧ ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ شام میں کچھ کسانوں کے پاس سے گزرے جنہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سر پر زیتون کا تیل لگایا گیا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: یہ کس وجہ سے ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا! انہیں خراج کی وجہ سے سزا دی جا رہی ہے۔

✧✧ انہیں جزیہ کی وجہ سے روکا گیا ہے

تو حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ گواہی دیتا ہوں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیں گے۔

پھر حضرت ہشام رضی اللہ عنہ وہاں کے امیر کے پاس گئے اور اسے اس بارے میں بتایا تو امیر کے حکم کے تحت ان لوگوں کو چھوڑ دیا گیا۔

اس حدیث کوامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الانباط" سے مراد ہے وہ کسان جو عجمی ہوں۔

**(1612)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا مَوْسُوْمَ الْوَجْهِ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: "وَاللّٰهِ لَا اَسِمُهٗ اِلَّا اَقْصٰى شَيْءٍ مِّنَ الْوَجْهِ" وَاَمَرَ بِحِمَارِهٖ فَكُوِيَ فِيْ جَاعِرَتَيْهِ، فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"اَلْجَاعِرَتَانِ": نَاحِيَةُ الْوَرِكَيْنِ حَوْلَ الدُّبُرِ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھے کو دیکھا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا۔ آپ کو یہ بات ناپسند ہوئی۔ آپ نے فرمایا: میں اس کے چہرے کے سب سے دور کے حصے پر داغ لگاتا پھر آپ نے اپنے گدھے کے بارے میں یہ ہدایت کی' اس کے پچھلی رانوں پر داغ لگایا گیا' یہ وہ پہلا گدھا تھا جس کی پچھلی رانوں پر داغ لگایا گیا۔

اس حدیث کوامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الجائر تان" سے مراد ہے: جانور کی دبر کے اردگرد جوڑوں کے کنارے۔

1608-اخرجہ احمد(5/15846) ومسلم(117/2613) وابوداؤد(3045) وابن حبان(5612) والبیہقی(205/5)

1612-اخرجہ مسلم(2118) وعبدالرزاق(8449) وابن حبان(5623) والبیہقی(35/7)

**(1613)** وَعَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَیْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِیْ وَجْهِهٖ، فَقَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِیْ وَسَمَهٗ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَیْضًا: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِی الْوَجْهِ، وَعَنِ الْوَسْمِ فِی الْوَجْهِ.

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ایک گدھے کے پاس سے گزرے جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے اس کو داغ لگایا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے چہرے پر مارنے اور چہرے پر داغ لگانے سے منع کیا ہے۔

## 283-بَابُ تَحْرِیْمِ التَّعْذِیْبِ بِالنَّارِ فِیْ كُلِّ حَیْوَانٍ حَتّٰی النَّمْلَةَ وَنَحْوِهَا

### باب: ہر جانور' یہاں تک کہ چیونٹی وغیرہ کو بھی آگ کا عذاب دینا حرام ہے

**(1614)** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْثٍ، فَقَالَ: "اِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَّفُلَانًا" لِرَجُلَیْنِ مِنْ قُرَیْشٍ سَمَّاهُمَا "فَاَحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ: "اِنِّیْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَفُلَانًا، وَاِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ، فَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا". رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا آپ نے فرمایا: اگر تم فلاں اور فلاں کو پاؤں، آپ نے قریش کے دو آدمیوں کے بارے میں یہ ہدایت کی' ان دونوں کا نام لیا' تو ان دونوں کو آگ کے ذریعے جلا دینا' پھر جب ہم لوگ نکلنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں یہ ہدایت کی تھی کہ تم فلاں اور فلاں کو جلا دینا آگ کا عذاب صرف اللہ تعالیٰ دے سکتا ہے تم اگر ان دونوں کو پاؤ تو انہیں قتل کر دینا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1615)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ، فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ، فَرَاَیْنَا حُمَّرَةً مَّعَهَا فَرْخَانِ، فَاَخَذْنَا فَرْخَیْهَا، فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَعْرِشُ فَجَاءَ النَّبِیُّ

1613-اخرجہ احمد (14466) ومسلم (2/116) وابوداؤد (2564) والترمذی (1716) وعبدالرزاق (8450) وابن حبان (2526) وابویعلی (2148) وابن خزیمۃ (2551) والبیہقی (255/5)

1614-اخرجہ احمد (3/8074) والبخاری (2954) وابوداؤد (2673) والترمذی (1577) والنسائی (5/8804) والدارمی (2461) وابن حبان (5611) وابن الجارود (1057) السیرۃ (312/2)

1615-اخرجہ ابوداؤد (2675) والحاکم (4/7599) المفرد (382) اخرجہ احمد (2/3835) احمد (2/3763)



صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا؟، رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَیْهَا". وَرَاٰی قَرْیَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا، فَقَالَ: "مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ؟" قُلْنَا: نَحْنُ قَالَ: "اِنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ".

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ.

قَوْلُهٗ: "قَرْیَةَ نَمْلٍ" مَعْنَاهُ: مَوْضِعُ النَّمْلِ مَعَ النَّمْلِ.

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ ہم نے ایک پرندے کو دیکھا اس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے۔ ہم نے اس کے بچوں کو پکڑ لیا تو وہ پرندہ پر مارتا ہوا آیا۔ اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے آپ نے فرمایا: اس کو اس کے بچوں کے حوالے سے کس نے تکلیف میں مبتلا کیا ہے؟ اس کے بچے اسے واپس کر دو۔ پھر آپ نے چیونٹیوں کی ایک بستی کو دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ نے دریافت کیا اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کی ہم نے! آپ نے فرمایا: کسی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ آگ کے ذریعے عذاب دے۔ صرف آگ کا پروردگار اس طرح عذاب دے سکتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے "صحیح سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں "قریة النمل" سے مراد ہے چیونٹیوں کی بستی یا ان کے گھر جن میں چیونٹیاں موجود بھی ہوں۔

## 284-بَابُ تَحْرِیْمِ مَطْلِ الْغَنِیِّ بِحَقٍّ طَلَبَهٗ صَاحِبُهٗ

### باب: خوشحال شخص کا اپنے ذمے ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا حرام ہے جب اس ادائیگی کا حقدار اسے طلب کرے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰۤی اَهْلِهَا﴾ (النساء: 58)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں یہ ہدایت کرتا ہے کہ تم امانتیں ان کے اہل لوگوں کے سپرد کرو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ﴾ (البقرة: 283).

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اگر تم ایک دوسرے سے امن میں آ جاؤ تو جس شخص کو امین مقرر کیا گیا ہے وہ اس امانت کو ادا کر دے"۔

**(1616)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَطْلُ الْغَنِیِّ

1616-اخرجہ مالک (1379) والبخاری (2287) ومسلم (1564) وابو داؤد (3345) والنسائی (4705) وابن حبان (5053) والبیہقی (70/6)

ظُلْمٌ، وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

مَعْنٰى "اُتْبِعَ": اُحِيْلَ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خوشحال شخص کا اپنے ذمے لازم ادائیگی کوادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب شخص کو کسی ادائیگی کا ذمہ لینے کے لئے کہا جائے تو وہ اسے قبول کرلے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اتبع" کے معنی ہیں: حوالے کردیا گیا۔

## 285-بَابُ كَرَاهَةِ عَوْدِ الْاِنْسَانِ فِيْ هِبَةٍ لَّمْ يُسَلِّمْهَا اِلَى الْمَوْهُوْبِ لَهٗ وَفِيْ هِبَةٍ وَّهَبَهَا لِوَلَدِهٖ وَسَلَّمَهَا اَوْ لَمْ يُسَلِّمْهَا وَكَرَاهَةِ شِرَآئِهٖ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهٖ مِنَ الَّذِيْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ اَوْ اَخْرَجَهٗ عَنْ زَكٰوةٍ اَوْ كَفَّارَةٍ وَّنَحْوِهَا وَلَا بَاْسَ بِشَرَآئِهٖ مِنْ شَخْصٍ اٰخَرَ قَدِ انْتَقَلَ اِلَيْهِ

## باب: آدمی کا ایسے ہبہ کو واپس لینا

جو اس نے اس شخص کے سپرد نہ کیا ہو' جسے ہبہ کہا گیا ہے اور ایسے ہبہ کو' جو اس نے اپنے بیٹے کو کیا ہو اور اس کے سپرد کردیا ہو یا سپرد نہ کیا ہو' واپس لینا مکروہ ہے، جو چیز آدمی نے صدقہ کی ہو اسے اس شخص سے خریدنا جس کو صدقہ کی تھی: مکروہ ہے یا جو چیز آدمی نے اپنے زکوۃ میں سے یا کفارے وغیرہ میں سے نکالی ہو (اس سے بھی خریدنا مکروہ ہے) اگر وہ چیز کسی دوسرے شخص کی طرف منتقل ہوگئی ہو تو اس دوسرے شخص سے خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے

**(1617)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِيْ قَيْئِهٖ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَة: "مَثَلُ الَّذِيْ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهٖ، كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيْءُ، ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ فَيَاْكُلُهٗ" .

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ" .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے ہبہ کو واپس لے وہ اس کتے کی مانند ہے جو اپنی قے چاٹ لیتا ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص اپنے صدقے کو واپس لے وہ اس کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے پھر اس قے کو واپس کھالیتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اپنی قے کو چاٹنے والے کی طرح ہے۔

1617-اخرجہ احمد (1/2529) والبخاری (2589) والترمذی (1302) والنسائی (2385) وابن ماجہ (2385) والطیالسی (2649) وعبدالرزاق (16536) والحمیدی (530) وابن الجارود (993) والطبرانی (10693) وابویعلی (2405) وابن حبان (5121) والبیہقی (180/6)



**(1618)** وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهٗ، فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَهٗ، وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَبِيْعُهٗ بِرُخْصٍ، فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ ؛ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

قَوْلُهٗ: "حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه" مَعنَاهُ: تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَلٰى بَعْضِ الْمُجَاهِدِيْنَ .

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا کسی کو دیا جس شخص کے پاس وہ گھوڑا تھا اس شخص نے اسے ضائع کردیا۔ میں نے یہ سوچا کہ میں اس سے خریدلوں۔ میرا یہ خیال تھا کہ وہ اسے کم قیمت میں فروخت کر دے گا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا: اسے نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم کے عوض میں وہ گھوڑا دے رہا ہو کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لینے والا اپنی قے کو چاٹنے والے کی طرح ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حملت علی فرس فی سبیل اللّٰه" سے مراد ہے کہ میں نے اسے مجاہدین میں سے بعض کے لیے صدقہ کردیا۔

## 286-بَابُ تَاْكِيْدِ تَحْرِيْمِ مَالِ الْيَتِيْمِ

## باب: یتیم کے مال کی حرمت کے بارے میں تاکید

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَّسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا﴾ (النساء: 10)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بے شک وہ لوگ جو ظلم کے طور پر یتیموں کا مال کھاتے ہیں بے شک وہ اپنے پیٹ میں آگ کھاتے ہیں اور وہ جہنم میں پہنچ جائیں گے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ (الانعام: 152)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ' البتہ اچھے طریقے سے اسے استعمال کرسکتے ہو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَّاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ﴾ (البقرة: 220) .

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور لوگ تم سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تم فرمادو! ان کے

1618-اخرجہ مالک (624) واحمد (1/166) والبخاری (1490) ومسلم (1620) والنسائی (1614) وابن ماجہ (2390) وابن حبان (5125) والطیالسی (ص/10) والحمیدی (16) والبیہقی (151/4)

ساتھ بھلائی بہتر ہے اور اگر تم ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ بھلائی کرنے والے اور فساد کرنے والے سے بخوبی واقف ہے"۔

**(1619)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ!" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: "الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْمُوْبِقَاتُ": اَلْمُهْلِكَاتُ.

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہلاک کر دینے والی سات چیزوں سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' جس جان کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو اس کو قتل کرنا (البتہ حق کے طور پر قتل کیا جائے تو حکم مختلف ہوگا) سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنا' پاک دامن غافل عورتوں پر زنا کا الزام لگانا۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الموبقات" سے مراد ہے: ہلاکت میں ڈالنے والی اشیاء۔

## 287- بَابُ تَغْلِيْظِ تَحْرِيْمِ الرِّبَا

## باب: سود کے حرام ہونے کی شدید تاکید

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ﴾ -

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوں گے جیسا وہ شخص کھڑا ہو جائے جسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس کر دیا ہو یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ خرید و فروخت بھی سود کی طرح ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آجائے اور وہ باز آجائے تو جو گزر گیا ہے وہ اسکا ہوگا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہوگا اور جو شخص دوبارہ ایسا کرے وہ جہنمی ہوگا، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے"۔

اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا﴾ (البقرة: 275- 278).

✧ یہ آیت یہاں تک ہے "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہو اسے چھوڑ دو"۔

1619- اخرجہ البخاری (2766) ومسلم (89) وابوداؤد (2874) والنسائی (3673) وابن حبان (5561) وابوعوانۃ (1/54) والبیہقی (8/249)



وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ مَشْهُوْرَةٌ، مِنْهَا حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ السَّابِقُ فِي الْبَابِ قَبْلَهٗ.

✧ اس بارے میں احادیث بہت زیادہ ہیں جو صحیح ہیں ان میں سے مشہور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو اس سے پہلے کے باب میں گزر چکی ہے۔

**(1620)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، زَادَ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهٗ: وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهٗ.

✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے سود کھانے والے' اسے کھلانے والے پر لعنت کی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ ترمذی اور دیگر محدثین نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: اس کے گواہوں اور اسے لکھنے والوں پر بھی لعنت کی ہے۔

## 288- بَابُ تَحْرِيْمِ الرِّيَاءِ

## باب: ریا کاری کا حرام ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾ (البينة: 5)،

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور انہیں صرف اس بات کی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ پورے خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ صحیح دین پر کاربند رہتے ہوئے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ﴾ (البقرة: 264)،

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "احسان جتا کر اور اذیت دے کر اپنے صدقوں کو ضائع مت کرو اس شخص کی مانند جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتا ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ (النساء: 142).

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "وہ لوگوں کو دکھاتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں"۔

**(1621)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَآءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيْ غَيْرِيْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ".

1620- اخرجہ احمد (2/3725) ومسلم (1597) وابوداؤد (3333) والترمذی (1210) وابن ماجہ (2277) والدارمی (2535) وابن حبان (5025) والطیالسی (343) والبیہقی (275/5)

1621- اخرجہ احمد (3/8005) ومسلم (2985) وابن ماجہ (4202) وابن حبان (395) والطیالسی (2559)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''میں شرک کرنے والوں کی شرک سے بے نیاز ہو جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس میں وہ میرے ساتھ کسی کو شریک کرے تو میں اس شخص کو اور اسکے شرک کو چھوڑ دوں گا''۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1622)** وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ اَولَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَاُتِىَ بِهٖ، فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ، فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ . قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لاَنْ يُّقَالَ: جَرِىْءٌ! فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ . وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ، وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ، فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا . قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ، وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ لِيُقَالَ: عَالِمٌ! وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ: هُوَ قَارِءٌ ؛ فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ . وَرَجُلٌ وَّسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ، فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ، فَعَرَفَهَا . قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ . قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ: جَوَادٌ! فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"جَرِىْءٌ" بِفَتْحِ الْجِيْمِ وَكَسْرِ الرَّاءِ وَالْمَدِّ: اَىْ شُجَاعٌ حَاذِقٌ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' قیامت کے دن سب سے پہلا فیصلہ اس شخص کے بارے میں ہوگا جس نے جام شہادت نوش کیا' اسے لایا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کروائے گا اور وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان کے بدلے میں تم نے کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں نے تیری بارگاہ میں جنگ کی یہاں تک کہ میں شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے جھوٹ کہا ہے۔ تم نے جنگ اس لیے کی تاکہ کہا جائے کہ تم بہادر ہو' وہ کہہ دیا گیا ہے۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائیگا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائیگا۔

پھر وہ شخص ہوگا جس نے علم حاصل کیا پھر اس کی تعلیم دی۔ قرآن کو پڑھا' اسے لایا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کروائے گا۔ وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان کے بدلے میں تم نے کیا کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم حاصل کیا' اس کی تعلیم دی' میں نے تیرے لیے قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم جھوٹ بولتے ہو۔ تم نے اس لیے علم حاصل کیا تھا کہ تمہیں عالم کہا جائے اور اس لیے قرآن پڑھا تھا کہ تمہیں قاری کہا جائے تو وہ کہہ دیا گیا ہے تو اس کے بارے میں حکم دیا جائیگا'

1622- اخرجہ مسلم (1905) والنسائی (3137) والترمذی (2389) وابن حبان (408) والبیھقی (168/9)



اسے چہرے کے بل گھسیٹا جائے گا۔ یہاں تک کہ جہنم میں ڈال دیا جائیگا۔

پھر وہ شخص ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کے اعتبار سے وسعت عطا فرمائی تھی۔ اسے مال کی مختلف اقسام عطا کی تھیں' اسے لایا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کروائے گا اور وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ان کے بدلے میں تم نے کیا کیا؟ وہ کہے گا جس راستے کو تو پسند کرتا تھا کہ اس میں خرچ کیا جائے۔ میں نے اس میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑا۔ ان میں سے ہر ایک میں تیرے لیے خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے جھوٹ کہا ہے تو نے اس لیے خرچ کیا کہ تمہیں سخی کہا جائے تو وہ کہہ دیا گیا ہے پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر لایا جائیگا یہاں تک کہ جہنم میں ڈال دیا جائیگا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جری" میں ج پر زبر اور راء کے نیچے زیر ہے اور یہ مد کے ساتھ ہے۔ اس کا مطلب ہے بہت بڑا بہادر شخص۔

**(1623)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ نَاسًا قَالُوْا لَهٗ: اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سَلَاطِيْنِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کچھ لوگوں نے ان سے کہا ہم جب اپنے سلطان کے پاس جاتے ہیں تو اس کے سامنے وہ باتیں کرتے ہیں جو ان باتوں سے مختلف ہوتی ہیں جو ہم اس کے پاس سے اٹھنے کے آنے کے بعد کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم اس بات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں منافقت شمار کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1624)** وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ، وَمَنْ يُّرَائِىْ يُرَائِى اللّٰهُ بِهٖ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ اَيْضًا مِّنْ رِّوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

"سَمَّعَ" بِتَشْدِيْدِ الْمِيْمِ، وَمَعْنَاهُ: اَظْهَرَ عَمَلَهٗ لِلنَّاسِ رِيَاءً . "سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ" اَىْ: فَضَحَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ . وَمَعْنٰى: "مَنْ رَاءَى" اَىْ: مَنْ اَظْهَرَ لِلنَّاسِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ لِيَعْظُمَ عِنْدَهُمْ . "رَاءَى اللّٰهُ بِهٖ" اَىْ: اَظْهَرَ سَرِيْرَتَهٗ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ .

✧✧ حضرت جندب بن عبداللہ بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سنانے کے

1624- اخرجہ احمد (6/18831) والبخاری (6499) ومسلم (2987) وابن ماجہ (4207) والحمیدی (778) وابن حبان (406) وابونعیم (401/4)

لئے ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے سنوا دے گا اور جو دکھانے کے لئے ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے دکھا دے گا"۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی روایت کو امام مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی روایت کیا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "سمع" میں م پر شد ہے اور اس کا مطلب ہے کہ وہ فرد جو ریا کاری کے طور پر اپنے اعمال دوسروں پر ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح "رائی اللہ بہ" سے مراد یہ ہوگی کہ جو شخص اپنے پوشیدہ اعمال اس لئے دوسروں پر ظاہر کرے تا کہ دوسروں پر اس کی بڑائی ظاہر ہو سکے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس طرح کے راز کو لوگوں پر ظاہر کر دے گا۔

**(1625)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ - عَزَّوَجَلَّ - لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" يَعْنِیْ: رِيْحَهَا ۔

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَّالْاَحَادِيْثُ فِی الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّشْهُوْرَةٌ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی ایسا علم حاصل کرے جسے اللہ کی رضا کے لئے حاصل کیا جاتا ہو لیکن وہ شخص اس علم کو دنیاوی فائدے کے لئے حاصل کرے تو ایسا شخص قیامت کے دن جنت کی خوشبو کو نہیں پا سکے گا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو امام ابوداؤد نے "صحیح سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔ اس موضوع پر احادیث کافی زیادہ اور مشہور ہیں۔

## 289-بَابُ مَا يُتَوَهَّمُ اَنَّهٗ رِيَآءٌ وَّلَيْسَ هُوَ رِيَآءً

### باب: جس چیز کے بارے میں یہ وہم ہوتا ہے کہ وہ ریا کاری ہے حالانکہ وہ ریا کاری نہیں ہوتی

**(1626)** وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِیْ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ، وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: "تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ" ۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی، ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ جو نیکی کا کام کرتا ہے اور لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ مومن کو جلدی ملنے والی خوشخبری ہے۔

1626-اخرجہ احمد (8/21457) ومسلم (2642) وابن ماجہ (4225) وابن حبان (5768)



## 290-بَابُ تَحْرِيْمِ النَّظْرِ اِلَى الْمَرْاَةِ الْاَجْنَبِيَّةِ وَالْاَمْرَدِ الْحَسَنِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ شَرْعِيَّةٍ

### باب: کسی شرعی ضرورت کے بغیر اجنبی عورت کی طرف دیکھنا اور بے ریش لڑکے کی طرف دیکھنا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ﴾ (النور: 30)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم مومنوں سے فرما دو کہ وہ اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھیں"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا﴾ (بنی اسرائیل: 36)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک سماعت، بصارت اور دل ان میں سے ہر ایک کے بارے میں حساب ہوگا"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ﴾ (المؤمن: 19)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ آنکھوں کی خیانت اور دلوں میں موجود خیالات کو جانتا ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ (الفجر: 14)۔

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک تمہارا پروردگار نگران ہے"۔

**(1627)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كُتِبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ: الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ اَوْ يُكَذِّبُهٗ" ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

هٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ، وَرِوَايَةُ الْبُخَارِیِّ مُخْتَصَرَةٌ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابن آدم کے لئے زنا میں سے اس کا مخصوص حصہ لکھ دیا گیا ہے جس کا وہ لازمی طور پر ارتکاب کرے گا۔ دونوں آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے۔ دونوں کانوں کا زنا سننا ہے۔ زبان کا زنا کلام کرنا ہے، ہاتھ کا زنا تھامنا ہے، ٹانگ کا زنا چلنا ہے، دل آرزو اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔ یہ الفاظ "مسلم" کے ہیں۔ بخاری کی نقل کردہ روایت مختصر ہے۔

**(1628)** وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ!" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ، نَتَحَدَّثُ فِيْهَا ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ، فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ" قَالُوْا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ

1627-اخرجہ احمد (3/8222) والبخاری (6243) ومسلم (2657) وابن حبان (4420) والبیہقی (7/809)

اللّٰهِ؟ قَالَ: ”غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْاَذٰى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! ہمارا یہاں بیٹھے بغیر کوئی چارا نہیں ہے ہم یہاں بات چیت کر لیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم بیٹھنے پر اصرار کرتے ہو تو راستے کو اس کا حق دو۔ ہم لوگوں نے دریافت کیا راستے کا حق کیا ہے؟ یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فرمایا: نگاہ کو جھکا کر رکھنا، تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

**(1629)** وَعَنْ اَبِىْ طَلْحَةَ زَيْدِ بْنِ سَهْلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا بِالْاَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: ”مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ؟ اجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ“ فَقُلْنَا: اِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَاْسٍ، قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ، وَنَتَحَدَّثُ . قَالَ: ”اِمَّا لَا فَاَدُّوْا حَقَّهَا: غَضُّ الْبَصَرِ، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَحُسْنُ الْكَلَامِ“ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

”الصُّعُدات“ بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ: اَىِ الطُّرُقَاتِ .

✧✧ حضرت ابوطلحہ زید بن سہل ؓ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ چبوتروں پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپس میں بات چیت کر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ ہمارے پاس کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا: تم راستے میں کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔ ہم نے عرض کی ہم کسی تکلیف کے بغیر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ہم یہاں بیٹھ کر آپس میں بات چیت کر لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم نے یہاں بیٹھنا ہے تو اس کو اس کا حق دو۔ نگاہ کو جھکا کر رکھو، سلام کا جواب دو اور اچھی بات کرو۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی ؒ فرماتے ہیں: ”الصعدات“ سے مراد ہے راستے اور اس میں صاد اور عین دونوں پر پیش ہے۔

**(1630)** وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفَجْاَةِ فَقَالَ: ”اصْرِفْ بَصَرَكَ“ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت جریر ؓ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ سے اچانک پڑنے والی نظر کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی نگاہ کو پھیر لو۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

**(1631)** وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كنتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ

1629-اخرجه مسلم (2161)

1630-اخرجه احمد (7/19181) ومسلم (2159) وابوداؤد (2184) والترمذی (2785) والنسائی (5/9233) والدارمی (2643) وابن حبان (5571) والطبرانی (2404) والحاکم (34908) والطیالسی (672) والبیہقی (89/7)



عِنْدَهُ مَيْمُوْنَةُ، فَاَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”احْتَجِبَا مِنْهُ“ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى! لَا يُبْصِرُنَا، وَلَا يَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”اَفَعَمْيَاوَانِ انتما اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ!؟“ .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِىُّ، وَقَالَ: ”حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ“ .

✧✧ سیّدہ ام سلمہ ؓ بیان کرتی ہیں، میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھی آپ کے پاس سیّدہ میمونہ ؓ بھی تھیں۔ ابن ام مکتوم آئے یہ اس وقت کی بات ہے جب ہمیں پردہ کرنے کا حکم دیا جا چکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس سے پردہ کرو ہم نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! کیا وہ نابینا نہیں ہے اور وہ ہمیں نہیں دیکھ سکتے اور نہ ہی وہ ہمیں پہچانیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں نابینا ہو کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھ سکتی ہو؟

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ اور امام ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی ؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**(1632)** وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْاَةُ اِلَى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ، وَلَا يُفْضِى الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِىْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، وَلَا تُفْضِى الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ فِى الثَّوْبِ الواحِدِ“ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی دوسرے شخص کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے۔ کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے۔ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں نہ سوئے (برہنہ ہو کر) نہ لیٹے اور کوئی بھی عورت (برہنہ ہو کر) کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں نہ لیٹے۔ اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

## 291-بَابُ تَحْرِيْمِ الْخَلْوَةِ بِالْاَجْنَبِيَّةِ

## باب: اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ (الاحزاب: 53) .

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور جب تم ان سے کسی چیز کے بارے میں پوچھو تو پردے کے پیچھے سے ان سے پوچھو“۔

1631-اخرجه احمد (10/27599) وابوداؤد (4112) والترمذی (2787) والنسائی (5/9231) وابن حبان (5575) والبیہقی (91/7)

1632-اخرجه احمد (4/11601) ومسلم (338) وابوداؤد (4018) والترمذی (2802) والنسائی (5/9229) وابن ماجہ (661) وابن حبان (5574) وابوعوانہ (283/1) والطبرانی (5438) وابویعلی (1136) وابن ابی شیبہ (106/1) وابن خزیمہ (72) والبیہقی (98/7)

**(1633)** وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ!" فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: "اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ!" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"اَلْحَمْوُ": قَرِيْبُ الزَّوْجِ كَاَخِيْهِ، وابْنِ اَخِيْهِ، وَابْنِ عَمِّهٖ .

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (اجنبی) خواتین کے پاس جانے سے بچو۔ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی شوہر کے رشتے دار کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا: شوہر کا رشتے دار موت ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی ؒ فرماتے ہیں: ''الحمد'' کا مطلب شوہر کا رشتہ دار ہے جیسے اس کا بھائی' بھتیجا یا بھانجا وغیرہ۔

**(1634)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَخْلُوَنَّ اَحَدُكُمْ بِامْرَاَةٍ اِلَّا مَعَ ذِىْ مَحْرَمٍ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کوئی بھی شخص (کسی اجنبی) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے (اس عورت کا) محرم ساتھ ہونا چاہئے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1635)** وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حُرْمَةُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ، مَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِىْ اَهْلِهٖ، فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ اِلَّا وَقَفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فَيَاْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَا شَآءَ حَتّٰى يَرْضٰى" ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَا ظَنُّكُمْ؟" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت بریدہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجاہدین کی خواتین' پیچھے رہ جانے والوں کیلئے اس طرح قابل احترام ہیں جیسے ان کی مائیں قابل احترام ہیں۔ پیچھے رہ جانے والوں میں سے جو بھی شخص مجاہدین کے گھر والوں کا خیال نہ رکھے اور ان کے بارے میں مجاہد کے ساتھ کسی خیانت کا ارتکاب کرے تو قیامت کے دن وہ اس کے سامنے کھڑا ہوگا اور وہ مجاہد اس کی جتنی چاہے گا نیکیاں لے لے گا یہاں تک کہ وہ مجاہد راضی ہو جائیگا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ہماری طرف توجہ کر کے ارشاد فرمایا: اب تمہارا کیا خیال ہے؟

## 292- بَابُ تَحْرِيْمِ تَشَبُّهِ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَتَشَبُّهِ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ فِىْ لِبَاسٍ وَّحَرَكَةٍ وَّغَيْرِ ذٰلِكَ

1633- اخرجہ احمد (6/5588) والبخاری (5232) ومسلم (2172) والترمذی (1174) والنسائی (5/9216) والدارمی (2642) وابن حبان (5588) والطبرانی (762) والبیہقی (90/7)

1635- اخرجہ احمد (9/23066) ومسلم (1897) وابوداؤد (2496) والنسائی (3189) وابن حبان (4634) والحمیدی (907) سعید بن منصور (2331) والبیہقی (173/9)



## باب: مردوں کا عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ لباس اور حرکت وغیرہ میں مشابہت اختیار کرنا حرام ہے

**(1636)** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ .

وَفِىْ رِوَايَةٍ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے نسوانی حرکتیں کرنے والے مردوں اور مردانہ حرکتیں کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے ساتھ مشابہت رکھنے والے مردوں اور مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی خواتین پر لعنت کی ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

**(1637)** وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ، وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایسے مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں جیسا لباس پہنتے ہوں اور ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں جیسا لباس پہنتی ہوں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ نے ''صحیح سند'' کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1638)** وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا: قَوْمٌ مَّعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُّمِيْلَاتٌ مَّائِلَاتٌ، رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا، وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

مَعْنٰى "كَاسِيَاتٌ" اَىْ: مِنْ نِّعْمَةِ اللّٰهِ "عَارِيَاتٌ" مِنْ شُكْرِهَا . وَقِيْلَ مَعْنَاهُ: تَسْتُرُ بَعْضَ بَدَنِهَا،

1636- اخرجہ احمد (1/2291) والبخاری (5885) وابوداؤد (4097) والترمذی (2794) والنسائی (5/9251) وابن ماجہ (1904) والدارمی (2649) وابن حبان (5750) والطیالسی (2679) وابویعلی (2433) والطبرانی (11647) وعبدالرزاق (20433) والبیہقی (224/8)

1637- اخرجہ احمد (3/8316) وابوداؤد (4089) وابن حبان (5751) والحاکم (4/7415)

1638- اخرجہ احمد (3/8673) ومسلم (2128) وابن حبان (7461) والبیہقی (234/2)

وَتَكْشِفُ بَعْضَهُ اِظْهَارًا لِّجَمَالِهَا وَنَحْوِهٖ ۔ وَقِيْلَ: تَلْبَسُ ثَوْبًا رَّقِيْقًا يَصِفُ لَوْنَ بَدَنِهَا ۔ وَمَعْنٰى "مَائِلَاتٌ"، قِيْلَ: عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَا يَلْزَمُهُنَّ حِفْظُهٗ "مُمِيْلَاتٌ" اَیْ: يُعَلِّمْنَ غَيْرَهُنَّ فِعْلَهُنَّ الْمَذْمُوْمَ ۔ وَقِيْلَ: مَائِلَاتٌ يَّمْشِيْنَ مُتَبَخْتِرَاتٍ، مُمِيْلَاتٌ لِّاَكْتَافِهِنَّ، وَقِيْلَ: مَائِلَاتٌ يَّمْتَشِطْنَ الْمِشْطَةَ الْمَيْلَاءَ: وَهِیَ مِشْطَةُ الْبَغَايَا، وَ"مُمِيْلَاتٌ" يُمَشِّطْنَ غَيْرَهُنَّ تِلْكَ الْمِشْطَةَ ۔

"رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ" اَیْ: يُكَبِّرْنَهَا وَيُعَظِّمْنَهَا بِلَفِّ عِمَامَةٍ اَوْ عِصَابَةٍ اَوْ نَحْوِهَا ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم کے دو طرح کے گروہوں کو میں نے نہیں دیکھا ایک وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دم جیسے کوڑے تھے جن کے ذریعے وہ لوگوں کی پٹائی کرتے تھے اور ایک وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود برہنہ تھیں جو مٹک کر تکبر کے ساتھ چل رہی تھیں۔ ان کے سر بختی اونٹ کے کوہانوں کی مانند تھے۔ یہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی اگرچہ اس کی خوشبو اتنے اتنے فاصلے سے آجاتی ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "کاسیات" سے مراد ہیں وہ لوگ جو نعمت الٰہی کا لباس پہنے ہوئے ہوں گے۔ "عاریات" سے مراد ہیں وہ لوگ جو جذبۂ شکر سے خالی ہوں۔ البتہ اس سے وہ خواتین بھی مراد ہیں جو خوبصورتی اور حسن کے اظہار کے لیے اپنے جسم کا کچھ حصہ چھپالیتی ہیں اور کچھ حصہ کھلا چھوڑ دیتی ہیں۔

ایک قول کے مطابق عاریات سے یہ بھی مراد لیا گیا ہے کہ ان کا لباس اتنا باریک ہوگا کہ اس سے جسم کی رنگت صاف نمایاں ہوگی۔

"مائلات" کا مطلب ہے کہ اطاعت نہ کرنے والیاں اور جس چیز کی حفاظت کا انہیں حکم دیا گیا ہے اس سے منہ موڑنے والی ہوں گی۔

"ممیلات" سے مراد ہیں: مٹک مٹک کر چلنے والی عورتیں اور دوسروں کو اپنے اعمال بتانے والی عورتیں اور ایک معنی یہ بھی ہے کہ کندھوں کو ہلانے والیاں۔

"مائلات" کے بارے میں ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو بالوں کو نہایت پرکشش انداز سے سنوارتی ہیں اور یہ زانی عورت کا انداز ہے اور "ممیلات" سے وہ عورتیں بھی مراد لی گئی ہیں جو دوسری عورتوں کے بال اپنے بالوں کی طرح سنوارتی ہیں "رء و سهن كاسنمة البخت" سے یہ مراد ہے کہ انہوں نے خوبصورتی کی غرض سے دوپٹہ وغیرہ لپیٹ کر اپنے سروں کو بڑا ظاہر کیا ہوگا۔

## 293–بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّشَبُّهِ بِالشَّيْطَانِ وَالْكُفَّارِ

## باب: شیطان اور کفار کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی ممانعت

**(1639)** عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَاْكُلُوْا بِالشِّمَالِ،



فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَاْكُلُ وَيَشْرِبُ بِالشِّمَالِ" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1640)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ، وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا، فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِهَا" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور اس ہاتھ کے ذریعے نہ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور اس ہاتھ کے ذریعے پیتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1641)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ، فَخَالِفُوْهُمْ" ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

الْمُرَادُ: خِضَابُ شَعْرِ اللِّحْيَةِ وَالرَّاْسِ الْاَبْيَضِ بِصُفْرَةٍ اَوْ حُمْرَةٍ ؛ وَاَمَّا السَّوَادُ، فَمَنْهِیٌّ عَنْهُ كَمَا سَنَذْكُرُهٗ فِی الْبَابِ بَعْدَهٗ، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہودی اور عیسائی خضاب استعمال نہیں کرتے تم ان کی مخالفت کرو۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خضاب سے مراد ہے کہ سر کے اور داڑھی کے سفید بالوں کو زرد یا سرخ رنگ کے ساتھ رنگا جائے۔ البتہ سیاہ خضاب استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے اس کا ذکر آگے والے باب میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

## 294–بَابُ نَهْىِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ عَنْ خِضَابِ شَعْرِهِمَا بِسَوَادٍ

## باب: مردوں اور عورتوں کو اپنے بالوں پر سیاہ خضاب لگانے سے منع کرنا

**(1642)** عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُتِیَ بِاَبِیْ قُحَافَةَ وَالِدِ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1639- اخرجہ احمد (5/14593) ومسلم (2019) وابن ماجہ (3268)

1640- اخرجہ احمد (2/5515) ومسلم (2020) وابو داؤد (3776) والترمذی (1807) وابن حبان (5227) والدارمی (2030) وعبدالرزاق (9541) والبیہقی (277/7)

1641- اخرجہ احمد (3/9220) والبخاری (3462) ومسلم (2103) وابو داؤد (4203) والترمذی (1758) والنسائی (5087) وابن ماجہ (3621) وعبدالرزاق (20175) وابن حبان (5470) ابن ابی شیبۃ (471/8) والبیہقی (309/7)

"غَيِّرُوْا هٰذَا وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے دن لایا گیا۔ان کے سر کے بال اور داڑھی کے بال "ثغامہ" نامی پھولوں کی طرح سفید تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: انہیں تبدیل کرلو البتہ سیاہ رنگ استعمال نہ کرنا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 295-بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَزَعِ وَهُوَ حَلْقُ بَعْضِ الرَّأْسِ دُوْنَ بَعْضٍ، وَّاِبَاحَةِ حَلْقِهٖ كُلِّهٖ لِلرَّجُلِ دُوْنَ الْمَرْاَةِ

## باب: "قزع" کی ممانعت

اس سے مراد سر کے کچھ حصے کو مونڈ دینا ہے اور کچھ حصے کو چھوڑ دینا ہے۔

پورے سر کو مونڈنا مردوں کے لئے جائز ہے خواتین کے لئے نہیں ہے۔

**(1643)** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے "قزع" سے منع کیا ہے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1644)** وَعَنْهُ، قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِ رَاْسِهٖ وَتُرِكَ بَعْضُهٗ، فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: "احْلِقُوْهُ كُلَّهٗ، اَوِ اتْرُكُوْهُ كُلَّهٗ".

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کے کچھ حصے کو مونڈ اگیا تھا اور کچھ حصے کو چھوڑ دیا گیا تھا۔آپ نے لوگوں کو اس سے منع کیا آپ نے فرمایا: یا تو پورے سر کو مونڈ دو یا پھر پورے کو ایسے ہی رہنے دو۔

---

1642-اخرجہ احمد (5/14409) ومسلم (2102) وابوداؤد (4204) وابن ماجہ (3624) وابن حبان (5471) والحاکم (3/5078) وابویعلی (1819) والبیہقی (310/7)

1643-اخرجہ احمد (2/4973) والبخاری (5920) ومسلم (2120) وابو داؤد (4193) والنسائی (5065) ابن ماجہ (3637) وابن حبان (5506) والبیہقی (305/9)

1644-اخرجہ احمد (2/5619) وابوداؤد (3195) والنسائی (5063) وابن حبان (5508) وعبدالرزاق (19564)



امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام ابوداؤد نے اس روایت کو امام بخاری وامام مسلم کی شرط کے مطابق "صحیح سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1645)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمْهَلَ اٰلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ: "لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ" ثُمَّ قَالَ: "اُدْعُوْا لِيْ بَنِيْ اَخِيْ" فَجِيْءَ بِنَا كَاَنَّنَا اَفْرُخٌ فَقَالَ: "اُدْعُوْا لِيَ الْحَلَّاقَ" فَاَمَرَهٗ، فَحَلَقَ رُؤُوْسَنَا.

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

✧ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کو تین دن تک موقع دیا پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے۔آپ نے فرمایا: آج کے بعد میرے بھائی پر نہ رونا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میرے بھائی کے بچوں کو میرے پاس لاؤ! ہمیں آپ کے پاس لایا گیا: ہم یوں تھے جیسے پرندوں کے بچے ہوتے ہیں۔آپ نے فرمایا: حجام کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔آپ نے اسے ہدایت کی اس نے ہمارے سروں کو مونڈ دیا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام ابوداؤد نے اس روایت کو امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق "صحیح سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1646)** وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت اپنے سر کو مونڈ لے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

## 296-بَابُ تَحْرِيْمِ وَصْلِ الشَّعْرِ وَالْوَشْمِ وَالْوَشْرِ وَهُوَ تَحْدِيْدُ الْاَسْنَانِ

## باب: مصنوعی بال لگانا،جسم گودوانا اور دانتوں کو باریک کرنا

امام نووی فرماتے ہیں "وشر" کا مطلب دانتوں کو باریک کرنا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا وَّاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ (النساء: 119-117).

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "وہ اللہ تعالیٰ کی بجائے صرف مونث چیزوں کی عبادت کرتے ہیں وہ صرف سرکش

---

1645-اخرجہ ابوداؤد (4192) والنسائی (5242) وابن سعد (36/4) واخرجہ احمد (5250)

1646-اخرجہ الترمذی (915) والنسائی (5053)

شیطان کی عبادت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے خود ان پر لعنت کی ہے۔

شیطان نے کہا: میں تیرے بندوں میں اپنا طے شدہ حصہ ضرور لوں گا۔ میں انہیں ضرور گمراہ کروں گا میں انہیں ضرور آرزوؤں میں مبتلا کروں گا اور میں انہیں ضرور ہدایت کروں گا تو وہ جانوروں کے کان چیر دیں گے اور میں انہیں ضرور ہدایت کروں گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کر دیں گے''۔

**(1647)** وَعَنْ اَسْمَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ اَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ، فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا، وَاِنِّيْ زَوَّجْتُهَا، اَفَاَصِلُ فِيْهِ؟ فَقَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "اَلْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ".

قَوْلُهَا: "فَتَمَرَّقَ" هُوَ بِالرَّاءِ وَمَعْنَاهُ: اِنْتَثَرَ وَسَقَطَ. "وَالْوَاصِلَةُ": اَلَّتِيْ تَصِلُ شَعْرَهَا، اَوْ شَعْرَ غَيْرِهَا بِشَعْرٍ اٰخَرَ. "وَالْمَوْصُوْلَةُ": اَلَّتِيْ يُوْصَلُ شَعْرُهَا.

"وَالْمُسْتَوْصِلَةُ": اَلَّتِيْ تَسْاَلُ مَنْ يَّفْعَلُ لَهَا ذٰلِكَ.

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! میری بیٹی کو خسرہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اسکے بال جھڑ گئے ہیں میں نے اس کی شادی کرنی ہے کیا میں اس کے مصنوعی بال لگوا دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک دوسری روایت میں "واصلة" اور "المستوصلة" کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں۔ فتمرق" میں راء تشدد ہے اور اس کا مطلب یہ ہے: اس کے بال گر گئے ہیں۔

"الواصلہ" وہ عورت جو اپنے بالوں میں کسی اور عورت کے بال ملا لیتی ہے اور "الموصولة" سے وہ عورت مراد ہے جس کے بالوں کو کسی دوسری عورت کے بالوں میں ملایا جائے اور "المستوصلة" وہ عورت جو اپنے بالوں میں دوسرے بال ملانے کا مطالبہ کرتی ہے۔

**(1648)** وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَحْوَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

**(1649)** وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ

1647-اخرجہ البخاری (5935) ومسلم (2122) والنسائی (5109) وابن ماجہ (1988) اخرجہ احمد (24857) والبخاری (5205) ومسلم (2123) وابن حبان (5514) والبخاری (5205) ومسلم (2123) وابن حبان (5514) وابن ابی شیبۃ (489/8) والنسائی (5112) والطیالسی (1564)، والبیہقی (426/2)

1649 اخرجہ مالک (1765) واحمد (6/16891) والبخاری (3468) ومسلم (2127) وابو داؤد (4167) والترمذی (1790) والنسائی (5260) والحمیدی (600) وابن حبان (5512) والطبرانی (740/19) والبیہقی (426/2)



وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِيْ يَدِ حَرَسِيٍّ فَقَالَ: يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟! سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْهٰى عَنْ مِّثْلِ هٰذِهٖ، وَيَقُوْلُ: "اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حج کے موقع پر منبر پر سنا انہوں نے مصنوعی بالوں کا گچھا' جو ایک سپاہی کے ہاتھ میں تھا' اسے آگے بڑھایا اور بولے: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس کی مانند سے' منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے جب ان کی عورتوں نے اسے اختیار کیا تھا۔

**(1650)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مصنوعی بال لگانے والی اور مصنوعی بال لگوانے والی، جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1651)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَاَةٌ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ: وَمَا لِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَّعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ؟ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (سورة الحشر: 7). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْمُتَفَلِّجَةُ" هِيَ: اَلَّتِيْ تَبْرُدُ مِنْ اَسْنَانِهَا لِيَتَبَاعَدَ بَعْضُهَا عَنْ بَعْضٍ قَلِيْلًا، وَتُحَسِّنُهَا وَهُوَ الْوَشْرُ. "وَالنَّامِصَةُ": اَلَّتِيْ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِ حَاجِبِ غَيْرِهَا، وَتُرَقِّقُهُ لِيَصِيْرَ حَسَنًا. "وَالْمُتَنَمِّصَةُ": اَلَّتِيْ تَاْمُرُ مَنْ يَّفْعَلُ بِهَا ذٰلِكَ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے جسم گودنے والی اور گدوانے والی، بال اکھیڑنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کو باریک کرنے والی' جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کرتی ہیں' عورتوں پر لعنت کی ہے۔

ایک عورت نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کچھ کہا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسی عورت پر کیوں نہ لعنت کروں؟ جس پر نبی اکرم ﷺ نے لعنت کی ہے' یہ حکم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "رسول تمہیں جو دے اسے حاصل کر لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ"۔

1650-اخرجہ احمد (2/2724) والبخاری (5937) ومسلم (2124) وابو داؤد (4168) والترمذی (2729) والنسائی (5111) وابن ماجہ (1987) وابن حبان (5513) وابن ابی شیبۃ (487/8)

1651-اخرجہ احمد (2/4129) والبخاری (4886) ومسلم (2125) وابو داؤد (4169) والترمذی (2791) والنسائی (5114) وابن ماجہ (1989) والدارمی (2647) والحمیدی (97) وابن حبان (5504) والبیہقی (207/8)

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: "المتفلجة" کا مطلب ہے وہ عورت جو خوبصورت نظر آنے کی غرض سے دانتوں کو رگڑواتی ہے۔ نیز "وشر" بھی اسی کو کہتے ہیں اور "النامصة" ابرو کے بال اکھیڑ کا انہیں باریک اور خوبصورت کرنے والی عورت ہے۔

اور "المتنمصة" اس عورت کو کہیں گے جو ابرو کے بال باریک یا کم کرنے کا مطالبہ کرے۔

## 297-بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ مِنَ اللِّحْيَةِ وَالرَّأْسِ وَغَيْرِهِمَا، وَعَنْ نَتْفِ الْاَمْرَدِ شَعْرَ لِحْيَتِهٖ عِنْدَ اَوَّلِ طُلُوْعِهٖ

## باب: داڑھی، سر اور اس کے علاوہ سفید بال اکھاڑنے کی ممانعت، جس بچے کے داڑھی کے بال نکلنے شروع ہو جائیں تو اس کے لئے آغاز میں انہیں اکھاڑنا منع ہے

**(1652)** عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ ؛ فَاِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ"

حَدِيْثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَآئِيُّ بِاَسَانِيْدَ حَسَنَةٍ، قَالَ التِّرْمِذِيُّ: "هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سفید بالوں کو نہ اکھیڑو! کیونکہ یہ قیامت کے دن مسلمانوں کا نور ہوں گے۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے اسے امام ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

**(1653)** وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس پر ہمارا حکم موجود نہ ہو وہ ''مردود'' ہوگا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1652-اخرجہ احمد (2/6684) وابوداؤد (4202) والترمذی (2830) والنسائی (5083) وابن ماجہ (3721) والبیہقی (311/7) ابن حبان (2985)



## 298-بَابُ كَرَاهَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ وَمَسِّ الْفَرْجِ بِالْيَمِيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

## باب: دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا اور دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو کسی عذر کے بغیر چھونا مکروہ ہے

**(1654)** وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ، فَلَا يَاْخُذَنَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ، وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِيْنِهٖ، وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي الْبَابِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ صَحِيْحَةٌ.

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ ہی دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرے اور کوئی شخص برتن میں سانس نہ لے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔ اس موضوع پر کئی مستند احادیث (منقول) ہیں۔

## 299-بَابُ كَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ اَوْ خُفٍّ وَّاحِدٍ لِّغَيْرِ عُذْرٍ وَّكَرَاهَةِ لُبْسِ النَّعْلِ وَالْخُفِّ قَآئِمًا لِّغَيْرِ عُذْرٍ

## باب: ایک جوتا پہن کر چلنا، صرف ایک موزہ پہن کر چلنا، جبکہ کسی عذر کے بغیر ہو، مکروہ ہے اور کسی عذر کے بغیر کھڑے ہو کر جوتا یا موزہ پہننا مکروہ ہے

**(1655)** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَمْشِ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ، لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيْعًا، اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا".

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "اَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے یا دونوں کو پہن لے یا دونوں کو اتار لے۔

ایک روایت میں کچھ الفاظ مختلف ہیں۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1656)** وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ، فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1654-اخرجہ احمد (8/22710) والبخاری (153) ومسلم (267) وابوداؤد (31) والترمذی (15) والنسائی (24) وابن ماجہ (310)

1655-اخرجہ مالک (1701) والبخاری (5855) ومسلم (2097) وابو داؤد (4136) والترمذی (1781) وابن حبان (5460) والبیہقی (432/2)

1656-اخرجہ احمد (3/9488) ومسلم (2098) والنسائی (5384) وابن ماجہ (3617) وابن حبان (5459) وابن ابی شیبۃ (415/8) وعبدالرزاق (20216)

❖ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کسی شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو پھر وہ صرف دوسرے جوتے کو پہن کر نہ چلے۔ اسے درست کروالے (پھر دونوں کو پہن کر چلے)۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1657)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا ۔رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ ۔

❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کوئی شخص کھڑا ہو کر جوتا پہنے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ''حسن سند'' کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

## 300-بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَرْكِ النَّارِ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ وَنَحْوِهٖ سَوَآءٌ كَانَتْ فِيْ سِرَاجٍ اَوْ غَيْرِهٖ

## باب: سوتے وقت یا کسی اور وقت میں گھر میں جلتی ہوئی آگ چھوڑ نا منع ہے خواہ وہ چراغ میں ہو یا کسی اور چیز میں ہو۔

**(1658)** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ'' ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سوتے وقت گھروں میں آگ (جلتی ہوئی) نہ چھوڑو۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1659)** وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاْنِهِمْ، قَالَ: ''اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَّكُمْ، فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

❖ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مدینہ منورہ میں ایک گھر، گھر والوں سمیت رات کے وقت جل گیا جب نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دو۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1660)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''غَطُّوا الْاِنَاءَ،

1657-اخرجہ ابوداؤد (4135)

1658-اخرجہ احمد (2/4515) والبخاری (6293) ومسلم (2015) وابوداؤد (5246) والترمذی (1810) وابن ماجہ (3769)

1659-اخرجہ احمد (7/19588) والبخاری (6294) ومسلم (2016) وابن ماجہ (3770) وابن حبان (5520)



وَاَوْكِئُوا السِّقَاءَ، وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ ۔ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ، فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا، وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً ۔ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَّعْرُضَ عَلٰى اِنَائِهٖ عُوْدًا، وَيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ، فَلْيَفْعَلْ، فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ'' ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

''اَلْفُوَيْسِقَةُ'': اَلْفَارَةُ،

''وَتُضْرِمُ'': تُحْرِقُ ۔

❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: برتن کو ڈھانپ دو مشکیزے کا منہ بند کر دو دروازے بند کر دو چراغ بجھا دو کیونکہ شیطان کسی بند مشکیزے کا منہ نہیں کھول سکتا کسی بند دروازے کو نہیں کھول سکتا اور برتن کے (منہ پر پڑی ہوئی چیز) نہیں ہٹا سکتا اگر کسی شخص کو اپنے برتن پر رکھنے کے لئے کوئی چیز نہ ملے صرف لکڑی ملے (تو وہی رکھ دے) اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ایسا کرے' چوہا گھر والوں سمیت گھر کو جلا دیتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''الفویسقة'' سے مراد ہے چوہا اور ''تضرم'' یہاں ''تحرق'' یعنی جلانے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

## 301-بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكَلُّفِ وَهُوَ فِعْلٌ وَّقَوْلٌ مَّالَا مَصْلِحَةَ فِيْهِ بِمَشَقَّةٍ

## باب: تکلف کی ممانعت

اس سے مراد کوئی ایسا عمل یا ایسی بات ہے جو مشقت کے ہمراہ ہو اور اس میں کوئی مصلحت نہ ہو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ﴾ (ص: 86) ۔

❖ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''میں تم سے اس بارے میں کوئی اجر نہیں مانگتا اور میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں''۔

**(1661)** وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نُهِيْنَا عَنِ التَّكَلُّفِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1662)** وَعَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ، وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ، فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ ۔

1660-اخرجہ البخاری (3280) ومسلم (2012) وابوداؤد (3721)

1661-اخرجہ البخاری (7293)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ﴾ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ مسروق بیان کرتے ہیں' ہم عبداللہ بن مسعود ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا: اے لوگو! تم میں سے جو شخص کسی چیز کے بارے میں جانتا ہو وہ اس کے مطابق بتا دے اور جو نہ جانتا ہو وہ یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے! کیونکہ یہ بات بھی علم سے تعلق رکھتی ہے کہ آدمی کو جس چیز کا علم نہ ہو اس کے بارے میں وہ یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ہے۔

''تم یہ فرما دو! میں تم سے اس بارے میں کوئی اجر نہیں مانگتا اور میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں''۔

اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

## 302- بَابُ تَحْرِيْمِ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَلَطْمِ الْخَدِّ وَشَقِّ الْجَيْبِ وَنَتْفِ الشَّعْرِ وَحَلْقِهٖ وَالدُّعَاءِ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ

## باب: میت پر نوحہ کرنا، گال پیٹنا، گریبان پھاڑنا، بال نوچنا، انہیں منڈوالینا حرام ہے اسی طرح بربادی اور تباہی کی دعا کرنا (بھی حرام ہے)

**(1663)** عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ" .

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "مَا نِيْحَ عَلَيْهِ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت عمر ؓ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میت پر نوحہ کئے جانے کی وجہ سے میت کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جس پر نوحہ کیا جائے''۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1664)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ، وَشَقَّ الْجُيُوْبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

1662- اخرجہ احمد (2/1613) والبخاری (1007) ومسلم (2798) والترمذی (3265) والنسائی (6/11481) وابن حبان (4764) والبیہقی (352/3)

1663- اخرجہ احمد (1/180) ومسلم (927) والنسائی (1857) وابن ماجہ (1593) والطیالسی (ص/10) وابن حبان (3132) والترمذی (1002) وابن ابی شیبۃ (931/2) وعبدالرزاق (6680) والبیہقی (72/4)

1664- اخرجہ احمد (2/3658) والبخاری (1294) ومسلم (103) والترمذی (1001) والنسائی (1859) وابن ماجہ (1584) وابن حبان (3149) وابن الجارود (516) والبیہقی (63/4)



✧✧ حضرت عبداللہ ؓ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص گال پیٹے' گریبان پھاڑے یا زمانہ جاہلیت کی طرح بین کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1665)** وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، قَالَ: وَجِعَ اَبُوْ مُوْسٰى، فَغُشِيَ عَلَيْهِ، وَرَاْسُهٗ فِيْ حِجْرِ امْرَاَةٍ مِّنْ اَهْلِهٖ، فَاَقْبَلَتْ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: اَنَا بَرِيْءٌ مِّمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْءٌ مِّنَ الصَّالِقَةِ، وَالْحَالِقَةِ، وَالشَّاقَّةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"الصَّالِقَةُ": الَّتِيْ تَرْفَعُ صَوْتَهَا بِالنِّيَاحَةِ وَالنَّدْبِ . "وَالْحَالِقَةُ": الَّتِيْ تَحْلِقُ رَاْسَهَا عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ . "وَالشَّاقَّةُ": الَّتِيْ تَشُقُّ ثَوْبَهَا .

✧✧ حضرت ابو بردہ ؓ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ بیمار ہو گئے ان پر بے ہوشی طاری ہوئی اس وقت ان کا سر ان کی ایک اہلیہ کی گود میں تھا اس خاتون نے چلا کر رونا شروع کر دیا۔ حضرت ابوموسیٰ ؓ اس وقت تو اسے کچھ نہیں کہہ سکے' جب ان کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے فرمایا: میں اس سے لاتعلق ہوں جس سے اللہ تعالیٰ کے رسول لاتعلق ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نوحہ کرنے والی عورت، سر منڈوانے والی اور گریبان چاک کرنے والی عورت سے لاتعلق ہیں۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی ؒ فرماتے ہیں: "الصالقة" نوحہ کرتے وقت اپنی آواز کو بلند کرنے والی عورت کو کہتے ہیں۔ "الحالقه" ایسی عورت جو مصیبت کے وقت اپنا سر منڈوالیتی ہے اور "الشاقة" وہ عورت جو مصیبت' پریشانی یا نوحہ کے وقت اپنے کپڑے پھاڑ ڈالتی ہے۔

**(1666)** وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ، فَاِنَّهٗ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص پر نوحہ کیا جائے' اسے قیامت کے دن اس نوحہ کیے جانے کی وجہ سے عذاب دیا جائیگا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1667)** وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ نُسَيْبَةَ - بِضَمِّ النُّوْنِ وَفَتْحِهَا - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اَنْ لَّا نَنُوْحَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

1665- اخرجہ البخاری (1296) ومسلم (104) والنسائی (1862) وابن ماجہ (1586) وابن حبان (3152) وابو عوانۃ (56/1) والبیہقی (64/4) اخرجہ احمد (7/19645)

1666- اخرجہ احمد (6/18265) والبخاری (1291) ومسلم (933) والترمذی (1002)

1667- اخرجہ البخاری (1306) ومسلم (936) وابوداود (3137) والنسائی (4191)

✧✧ سیّدہ ام عطیہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بیعت (اسلام) کے وقت یہ عہد لیا کہ ہم خواتین نوحہ نہیں کریں گی۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1668)** وَعَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اُغْمِىَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَجَعَلَتْ اُخْتُهُ تَبْكِىْ، وَتَقُوْلُ: وَاجَبَلَاهُ، وَاكَذَا، وَاكَذَا: تُعَدِّدُ عَلَيْهِ ۔ فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ: مَا قُلْتِ شَيْئًا اِلَّا قِيْلَ لِىْ اَنْتَ كَذٰلِكَ؟! ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ ۔

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر ؓ بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ پر بے ہوشی طاری ہوئی ان کی بہن نے رونا شروع کر دیا اور بولی ہائے پہاڑ! ہائے یہ! اور ہائے وہ! اس نے انہیں مختلف القابات دیئے' جب انہیں ہوش آیا تو انہوں نے فرمایا: تم نے جو بھی کچھ کہا مجھ سے یہ پوچھا گیا: کیا تم ایسے ہی ہو؟

اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

**(1669)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ شَكْوٰى، فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۔ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، وَجَدَهُ فِىْ غَشْيَةٍ فَقَالَ: ''اَقَضٰى؟'' قَالُوْا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا، قَالَ: ''اَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا'' - وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ - اَوْ يَرْحَمُ'' ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ ؓ بیمار ہوئے تو نبی اکرم ﷺ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ، حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے ہمراہ ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ وہاں پہنچے تو ان پر بیہوشی طاری تھی۔ آپ نے دریافت کیا: کیا ان کا انتقال ہو چکا ہے؟ لوگوں نے عرض کی جی نہیں، یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ رو پڑے۔، آپ ﷺ کو روتا ہوا دیکھ کر لوگ بھی رونے لگے۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے یہ بات نہیں سنی ہے؟ کہ بے شک اللہ تعالیٰ آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں اور دل میں موجود غم کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا۔ بلکہ وہ اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے یا رحم کرتا ہے۔ (آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا)

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1670)** وَعَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1668- اخرجہ البخاری (4268)

1669- اخرجہ البخاری (1304) ومسلم (924) وابن حبان (3159) والبیہقی (69/4)

1670- اخرجہ احمد (8/22966) ومسلم (934) وابن ماجہ (1581) والحاکم (1/1413) وابن حبان (3143) والطبرانی (4325) وعبدالرزاق (6686) وابن ابی شیبۃ (390/3) والبیہقی (63/4)



''اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ، وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ'' ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابو مالک اشعری ؓ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نوحہ کرنے والی عورت اگر مرنے سے پہلے توبہ نہیں کرے گی تو جب وہ قیامت کے دن اٹھے گی تو اس کے جسم پر تارکول کی شلوار ہوگی اور خارش والی قمیض ہوگی۔

امام نووی ؒ فرماتے ہیں اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

**(1671)** وَعَنْ اُسَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُسَيْدٍ التَّابِعِىِّ، عَنِ امْرَاَةٍ مِّنَ الْمُبَايِعَاتِ، قَالَتْ: كَانَ فِيْمَا اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِى الْمَعْرُوْفِ الَّذِىْ اَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ لَّا نَعْصِيَهُ فِيْهِ: اَنْ لَّا نَخْمِشَ وَجْهًا، وَلَا نَدْعُوَ وَيْلًا، وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا، وَاَنْ لَّا نَنْشُرَ شَعْرًا ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ ۔

✧✧ اسید بن ابو اسید تابعی ایک خاتون کے حوالے سے' جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا' نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جن نیک کاموں کے بارے میں ہم سے بیعت لی تھی ان میں یہ بھی تھا: ہم ان کی نافرمانی نہیں کریں گی اور ہم چہرہ نہیں نوچیں گی، واویلا نہیں کریں گی، گریبان چاک نہیں کریں گی، بال نہیں بکھیریں گی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ نے ''حسن سند'' کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1672)** وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''مَا مِنْ مَّيِّتٍ يَّمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ: وَاجَبَلَاهُ، وَاسَيِّدَاهُ، اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ بِهٖ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهٖ: اَهٰكَذَا كُنْتَ؟'' ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَقَالَ: ''حَدِيْثٌ حَسَنٌ'' ۔

''اَللَّهْزُ'': الدَّفْعُ بِجُمْعِ الْيَدِ فِى الصَّدْرِ ۔

✧✧ حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کے پاس رونے والا کھڑا ہو کر یہ کہے: ہائے پہاڑ! ہائے سردار! یا اس طرح کے الفاظ کہے' تو اس میت پر دو فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اسے ٹھوکا دے کر کہتے ہیں: کیا تم ایسے ہی ہو؟

اس حدیث کو امام ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی ؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

امام نووی ؒ فرماتے ہیں: ''اللھز'' سے مراد ہے کسی کے سینے میں زور سے مکہ مارنا۔

**(1673)** وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اِثْنَتَانِ فِى النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: اَلطَّعْنُ فِى النَّسَبِ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ'' ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

1671- اخرجہ ابوداؤد (3131)

1672- اخرجہ الترمذی (1005) وابن ماجہ (1594)

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں میں دو چیزیں ایسی ہیں جو ان میں زمانہ کفر میں تھیں: ایک نسب میں طعن کرنا اور دوسرا میت پر نوحہ کرنا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 303-بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ الْكُهَّانِ وَالْمُنَجِّمِيْنَ وَالْعُرَّافِ وَاَصْحَابِ الرَّمْلِ وَالطَّوَارِقِ بِالْحَصٰى وَبِالشَّعِيْرِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ

## باب: کاہنوں، نجومیوں، پیش گوئی کرنے والوں، رمل کرنے والوں، کنکریاں اور ''جو'' وغیرہ پھینک کر (قسمت کا حال بتانے والوں) کے پاس جانے کی ممانعت

**(1674)** عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ: "لَيْسُوْا بِشَيْءٍ" فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَا اَحْيَانًا بِشَيْءٍ، فَيَكُوْنُ حَقًّا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهٖ، فَيَخْلِطُوْنَ مَعَهَا مِئَةَ كَذْبَةٍ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ - وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَآءِ، فَيَسْتَرِقُ الشَّيْطَانُ السَّمْعَ، فَيَسْمَعُهُ، فَيُوْحِيْهِ اِلَى الْكُهَّانِ، فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِئَةَ كَذْبَةٍ مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ" .

قَوْلُهُ: "فَيَقُرُّهَا" هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّ الْقَافِ وَالرَّاءِ، اَيْ: يُلْقِيْهَا،
"وَالْعَنَانِ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ .

❖❖ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کچھ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں دریافت کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! بعض اوقات وہ کوئی ایسی بات بتا دیتے ہیں جو درست ثابت ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ سچی بات ہوتی ہے جسے کوئی ''جن'' اچک لیتا ہے اور اسے اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے وہ اس کے ہمراہ سو جھوٹ ملا دیتے ہیں۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: فرشتے بادل میں نازل ہوتے ہیں (راوی کہتے ہیں حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''عنان'' سے مراد بادل ہے) تو وہ کسی ایسے حکم کا تذکرہ کرتے ہیں جس کا آسمان میں فیصلہ ہو چکا ہو تو کوئی شیطان اسے چوری چھپے سن لیتا ہے اور اسے کاہنوں کے طرف وحی کر دیتا ہے وہ اس کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

1674-اخرجہ احمد (9/24624) والبخاری (3210) ومسلم (2228) وعبدالرزاق (20347) وابن حبان (6136) والبیہقی (138/8)



امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور یہ قول "فیقرها" میں ''ی'' پر زبر ہے اور ''ق'' اور ''راء'' پر پیش ہے۔ اس کے معنی ہیں: وہ ڈالتا ہے۔ "العنان" میں ع پر زبر ہے۔

**(1675)** وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَصَدَّقَهُ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

❖❖ سیّدہ صفیہ بنت ابوعبید رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو شخص کسی نجومی کے پاس آئے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرے اور اس کی تصدیق کرے تو اس شخص کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1676)** وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "الْعِيَافَةُ، وَالطِّيَرَةُ، وَالطَّرْقُ، مِنَ الْجِبْتِ" .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ .

وَقَالَ: "الطَّرْقُ" هُوَ الزَّجْرُ: اَيْ زَجْرُ الطَّيْرِ وَهُوَ اَنْ يَّتَيَمَّنَ اَوْ يَتَشَائَمَ بِطَيَرَانِهٖ، فَاِنْ طَارَ اِلٰى جِهَةِ الْيَمِيْنِ، تَيَمَّنَ، وَاِنْ طَارَ اِلٰى جِهَةِ الْيَسَارِ، تَشَائَمَ . قَالَ اَبُوْدَاوُدَ: "وَالْعِيَافَةُ": اَلْخَطُّ . قَالَ الْجَوْهَرِيُّ فِي الصِّحَاحِ: الْجِبْتُ كَلِمَةٌ تَقَعُ عَلَى الصَّنَمِ وَالْكَاهِنِ وَالسَّاحِرِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ .

❖❖ حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پرندے اڑا کر، بدفالی اور مختلف طریقے سے' فال لینا شیطانی عمل ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ''حسن سند'' کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: لفظ ''طرق'' کا مطلب ''زجر'' ہے۔ یعنی ''زجر الطیر'' اس سے مراد پرندے کے اُڑنے کے ذریعے برکت یا بے برکتی (کی فال) لینا ہے۔ یعنی اگر وہ دائیں طرف اُڑ جائے تو یہ برکت (کی علامت) ہوگا۔ اور اگر بائیں طرف اُڑے تو یہ نحوست کی علامت ہوگا۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: (اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ) ''العیافہ'' سے مراد لکیر کھینچنا (یعنی علم رمل) ہے۔ (علم لغت کے مشہور ماہر) ''جوہری'' (لغت کی مشہور کتاب) ''الصحاح'' میں تحریر کرتے ہیں: لفظ ''جبت'' کا اطلاق بت'

1675-اخرجہ احمد (5/16638) ومسلم (2230) والبیہقی (132/8) ابوداؤد (3907) واحمد (3/9301) والحاکم (1/15) وابن ماجہ (639)

1676-اخرجہ احمد (18/15915) وابو داؤد (3907) وابن حبان (6131) والطبرانی (18/941) وعبدالرزاق (19502) وابن سعد (35/7)

کاہن' جادوگراوراس طرح کے دیگرافراد پرہوتا ہے۔

(**1677**) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ، اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ" ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ ۔

✧✧ حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے: جوشخص نجوم کا کچھ علم سیکھے گا وہ جادو کا کچھ حصہ سیکھے گا۔ پھر وہ جتنا سیکھے گا وہ اتنا ہی (جادو کا حصہ) شمار ہوگا۔

اس حدیث کوامام ابوداؤد ؒ نے ''صحیح سند'' کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(**1678**) وَعَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ، وَقَدْ جَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْاِسْلَامِ، وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَّأْتُوْنَ الْكُهَّانَ؟ قَالَ: "فَلَا تَأْتِهِمْ" قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَّتَطَيَّرُوْنَ؟ قَالَ: "ذٰلِكَ شَيْءٌ يَّجِدُوْنَهٗ فِيْ صُدُوْرِهِمْ، فَلَا يَصُدُّهُمْ" قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَّخُطُّوْنَ؟ قَالَ: "كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهٗ، فَذَاكَ" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت معاویہ بن حکم ؓ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! میں زمانہ جاہلیت کے قریب ہوں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت عطا کی' ہم میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں آپ نے فرمایا: تم ان کے پاس نہ جاؤ! میں نے عرض کی ہم میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو پرندوں کے ذریعے فال لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ وہ چیز ہے جوصرف ان کا خیال ہے وہ ایسا نہ کریں۔ میں نے عرض کی! ہم میں سے کچھ لوگ ہیں جو لکیریں کھینچتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ایک نبی لکیریں کھینچ کر اس طرح بتایا کرتے تھے تو جس شخص کی لکیر ان کے مطابق ہو وہ (پیش گوئی درست ہوتی ہے)

اس حدیث کوامام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

(**1679**) وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابومسعود بدری ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت' فاحشہ عورت کی کمائی اور کاہن شخص کو دی جانے والی مٹھائی (استعمال کرنے سے) منع کیا ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

1677- اخرجہ احمد (1/2000) وابوداؤد (3905) وابن ماجہ (3726) وابن ابی شیبۃ (602/8) والطبرانی (112878) والبیہقی (138/8) شعب الایمان (5197)

1679- اخرجہ احمد (6/17069) والبخاری (2237) ومسلم (1567) وابو داؤد (3427) والترمذی (1136) والنسائی (4303) وابن ماجہ (2159) وابن حبان (5157) والدارمی (2568) وابن الجارود (581) وابن ابی شیبۃ (243) والحمیدی (450) والطبرانی (17/2727) والبیہقی (5/6)



## 304- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّطَيُّرِ فِيْهِ الْاَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهٗ

## باب: فال لینا منع ہے' اس بارے میں کچھ احادیث وہ ہیں جو سابقہ باب میں گزر چکی ہیں

(**1680**) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ" قَالُوْا: وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ: "كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ" ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے: بیماری کے متعدی ہونے اور بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں ہے' البتہ مجھے فال پسند ہے لوگوں نے دریافت کیا: ''فال'' سے مراد کیا ہے آپ نے فرمایا: اچھی بات۔

(**1681**) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ ۔ وَاِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ، وَالْمَرْاَةِ، وَالْفَرَسِ" ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابن عمر ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے: بیماری کے متعدی ہونے اور بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ نحوست یا گھر میں ہوتی ہے یا عورت میں ہوتی ہے یا گھوڑے میں ہوتی ہے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

(**1682**) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ ۔

✧✧ حضرت بریدہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ بدفالی نہیں لیا کرتے تھے۔

اس حدیث کوامام ابوداؤد ؒ نے ''صحیح سند'' کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(**1683**) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "اَحْسَنُهَا الْفَالُ ۔ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ"

حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ ۔

✧✧ حضرت عروہ بن عامر ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے سامنے بدفالی کا تذکرہ کیا گیا آپ نے فرمایا: اس میں سب سے اچھی چیز فال ہے وہ کسی مسلمان کو (کوئی کام کرنے سے) نہ روکے جب کوئی شخص کوئی ایسے چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو وہ یہ دعا پڑھے۔

1680- اخرجہ احمد (4/12325) والبخاری (5756) ومسلم (2224) وابن ماجہ (3538)

1681- اخرجہ البخاری (2099) ومسلم (2225) وابوداؤد (3921) والترمذی (2833) والنسائی (3571) ومالک (1817)

1682- اخرجہ احمد (9/23007) وابوداؤد (3920) وابن حبان (5827) والبیہقی (140/8)

1683- اخرجہ ابوداؤد (3919)

''اے اللہ! تو ہی بڑائی عطا فرما سکتا ہے اور تو ہی برائی کو دور فرما سکتا ہے تیری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''۔
امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔ امام ابوداؤد نے اسے ''صحیح'' سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

## 305- بَابُ تَحْرِيْمِ تَصْوِيْرِ الْحَيَوَانِ فِيْ بِسَاطٍ أَوْ حَجَرٍ أَوْ ثَوْبٍ أَوْ دِرْهَمٍ أَوْ مَخَدَّةٍ أَوْ دِيْنَارٍ أَوْ وِسَادَةٍ وَّغَيْرِ ذٰلِكَ وَتَحْرِيْمِ اِتِّخَاذِ الصُّوْرَةِ فِيْ حَائِطٍ وَّسَقْفٍ وَّسِتْرٍ وَّعِمَامَةٍ وَّثَوْبٍ وَّنَحْوِهَا وَالْاَمْرِ بِاِتْلَافِ الصُّوْرَةِ

### باب: بستر، پتھر، کپڑے، درہم، دینار، پردے، تکیے وغیرہ پر کسی جانور کی تصویر بنانا حرام ہے

دیوار، چھت، پردہ، عمامہ، کپڑے وغیرہ پر کوئی تصویر بنانا حرام ہے' ایسی تصویر کو ضائع کرنے کا حکم ہے۔

**(1684)** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: جنہیں تم نے پیدا کیا تھا انہیں زندہ کرو۔
یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1685)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِّيْ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَوَّنَ وَجْهُهُ، وَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ، اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ!" قَالَتْ: فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْقِرَامُ" بِكَسْرِ الْقَافِ هُوَ: السِّتْرُ. "وَالسَّهْوَةُ" بِفَتْحِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ
وَهِيَ: الصُّفَّةُ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ الْبَيْتِ، وَقِيْلَ: هِيَ الطَّاقُ النَّافِذُ فِي الْحَائِطِ.

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے میں نے ایک روشن دان میں پردہ لٹکا دیا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں جب نبی اکرم ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہوگیا۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ شدید عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو تخلیق کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے اسے کاٹ دیا اور میں نے اس کا ایک تکیہ بنا دیا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) دو تکیے بنا لئے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔
امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "القرام" میں ق کسرہ کے ساتھ ہے اور اس کا معنی پردہ ہے اور "السهوة" میں سین مہملہ

1684- اخرجه البخاری (59521) ومسلم (2108) والنسائی (5376)



ہے اور اس کا مطلب ہے گھر کے سامنے چبوترے جیسی جگہ۔
اور اس کے معنی کے بارے میں ایک قول یہ بھی ہے: یہ دیوار میں روشن دان یا کھڑکی یا طاق کو بھی کہتے ہیں۔

**(1686)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسٌ فَيُعَذِّبُهُ فِيْ جَهَنَّمَ". قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا، فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہوگا اس کے لئے اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر کے عوض میں' ایک چیز بنا دی جائے گی جو اسے جہنم میں عذاب دے گی۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' اگر تم نے کچھ بنانا ہی ہے تو درخت کی یا ایسی چیز کی تصویر بناؤ جس میں روح موجود نہ ہو۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1687)** وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا، كُلِّفَ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ انہی سے یہ روایت منقول ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بنائے گا قیامت کے دن اس کو اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس تصویر میں روح پھونکے اور وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1688)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن سب سے شدید عذاب' تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1689)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ؟ فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً، اَوْ لِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہو سکتا ہے؟ جو میری تخلیق کی طرح تخلیق کرنے کی کوشش کرے (اگر وہ کر سکتے ہوں) تو

1686- اخرجه مسلم (2110) واحمد (1/2162)
1688- اخرجه احمد (1/4050) والبخاری (5950) ومسلم (2109) والنسائی (5379) والطبرانی (10/194)
1689- اخرجه احمد (3/7525) والبخاری (5953) ومسلم (2111) وابن حبان (5859) وابن ابی شیبة (8/484) والبیهقی (7/268)

انہیں کوئی ذرہ (چیونٹی) بنا دینا چاہیے یا کوئی ''دانہ'' بنا دینا چاہیے یا ''جو'' بنانا چاہیے۔

**(1690)** وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

✧✧ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر موجود ہو۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1691)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ اَنْ يَّأْتِيَهُ، فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتّٰى اشْتَدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ فَلَقِيَهُ جِبْرِيْلُ فَشَكَا اِلَيْهِ، فَقَالَ: اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

"رَاثَ": اَبْطَاَ، وَهُوَ بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے یہ وعدہ کیا' وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے پھر ان کے آنے میں تاخیر ہوگئی یہ بات نبی اکرم ﷺ کے لئے بڑی گراں ہوئی آپ باہر تشریف لائے آپ کی ملاقات حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ہوئی آپ نے ان سے شکایت کی تو انہوں نے جواب دیا: ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر موجود ہو۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''راث'' میں ثاء ہے اور اس کا مطلب ہے: اس نے دیر کردی۔

**(1692)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: وَاعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فِيْ سَاعَةٍ اَنْ يَّأْتِيَهُ، فَجَآءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ! قَالَتْ: وَكَانَ بِيَدِهٖ عَصًا، فَطَرَحَهَا مِنْ يَّدِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ: "مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلَا رُسُلُهٗ" ثُمَّ الْتَفَتَ، فَاِذَا جَرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ. فَقَالَ: "مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ؟" فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا دَرَيْتُ بِهٖ، فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ، فَجَائَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَعَدْتَّنِیْ، فَجَلَسْتُ لَكَ وَلَمْ تَاْتِنِیْ" فَقَالَ: مَنَعَنِی الْكَلْبُ الَّذِیْ كَانَ فِیْ بَيْتِكَ، اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے وعدہ کیا کہ وہ مخصوص وقت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے جب وہ مخصوص وقت آیا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس نہیں آئے تو سیّدہ

1690- اخرجہ مالک (18011) واحمد (4/11858) والبخاری (3225) ومسلم (1206) وابو داود (4155) والترمذی (2813) والنسائی (3293) وابن ماجہ (4649) وابن حبان (5849) والطیالسی (1228) والحمیدی (431) وابن ابی شیبۃ (478/8) والبیہقی (271/7)

1691- اخرجہ البخاری (3227)

1692- اخرجہ مسلم (2104)



عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ میں چھڑی موجود تھی۔ آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے ایک طرف رکھ دیا۔ آپ یہ فرما رہے تھے: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے' پھر آپ نے توجہ کی تو آپ کے پلنگ کے نیچے کتے کا بچہ موجود تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا' یہ کتا کب اندر آیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! مجھے اس کے بارے میں پتہ نہیں چلا' آپ کے حکم کے تحت اسے باہر نکال دیا گیا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا میں تمہارے لئے بیٹھا ہوا تھا لیکن تم نہیں آئے۔ انہوں نے جواب دیا: آپ کے گھر میں موجود کتے کی وجہ سے میں نہیں آسکا ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر موجود ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1693)** وَعَنْ اَبِی الْهَيَّاجِ حَيَّانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ لِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِیْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ اَنْ لَا تَدَعَ صُوْرَةً اِلَّا طَمَسْتَهَا، وَلَا قَبْرًا مُّشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

✧✧ حضرت ابوالھیاج حیان بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں اس کام سے نہ بھیجوں؟ جس کام کے لیے نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھیجا تھا۔ وہ یہ ہے: جو بھی تصویر ملے اسے مٹا دو اور جو بھی قبر بلند ملے اسے برابر کردو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 306- بَابُ تَحْرِيْمِ اِتِّخَاذِ الْكَلْبِ اِلَّا لِصَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ اَوْ زَرْعٍ

## باب: شکار کرنے، جانوروں یا کھیت کی حفاظت کے علاوہ' کوئی اور کتا پالنا حرام ہے

**(1694)** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَفِیْ رِوَايَةٍ: "قِيْرَاطٌ"۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص شکار کرنے یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ' کسی اور مقصد کے لئے کتا پالے تو اس کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوں گے ایک روایت میں ایک قیراط کا لفظ مذکور ہے۔

1693- اخرجہ احمد (1/741) ومسلم (969) وابو داود (3218) والترمذی (1051) والنسائی (2020) وعبدالرزاق (6487) والطیالسی (155) وابو یعلی (614)

1694- اخرجہ مالک (1808) واحمد (2/4479) والبخاری (5480) ومسلم (1574) والترمذی (1492) والنسائی (4295) وابن حبان (5653) وابن ابی شیبۃ (408/5) والبیہقی (9/6)

(1695) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا، فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: "مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَّيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ، وَلَا مَاشِيَةٍ وَّلَا اَرْضٍ، فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ قِيْرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ".

⟡ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی کتے کو پالے گا اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوگا البتہ کھیت یا جانوروں کی حفاظت کے لئے پالے جانے والے کتے کا حکم مختلف ہے (اس کے اجر میں کمی نہیں ہوگی) یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص کوئی ایسا کتا پالے جو شکار کے لئے نہ ہو یا جانوروں اور زمین کی حفاظت کے لئے نہ ہو' تو اس شخص کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوں گے۔

## 307-بَابُ كَرَاهِيَةِ تَعْلِيْقِ الْجَرَسِ فِي الْبَعِيْرِ وَغَيْرِهٖ مِنَ الدَّوَابِّ وَكَرَاهِيَةِ اسْتِصْحَابِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ

### باب: اونٹ' اس کے علاوہ دیگر جانوروں کی گردن میں' گھنٹی لٹکانا مکروہ ہے

سفر کے دوران کتے اور گھنٹی کو ساتھ رکھنا مکروہ ہے۔

(1696) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ اَوْ جَرَسٌ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

⟡ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: فرشتے ایسے قافلے کے ساتھ نہیں جاتے' جس میں کتا یا گھنٹی موجود ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(1697) وَعَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

⟡ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: گھنٹی شیطانی آلہ ہے۔

1695-اخرجہ احمد (3/7625) والبخاری (2322) ومسلم (1575) وابو داؤد (2844) والترمذی (1494) والنسائی (4300) وابن ماجہ (3204) وابن حبان (5652) وابن ابی شیبۃ (409/5) والبیھقی (251/1)

1696-اخرجہ احمد (3/8345) ومسلم (2113) وابو داؤد (2555) والترمذی (1709) والدارمی (2676) وابن حبان (4703) والبیھقی (253/5)

1697-اخرجہ احمد (3/8860) ومسلم (2114) وابو داؤد (2556) وابن حبان (4704) والبیھقی (253/5)



اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 308-بَابُ كَرَاهَةِ رُكُوْبِ الْجَلَّالَةِ وَهِيَ الْبَعِيْرُ اَوِ النَّاقَةُ الَّتِيْ تَأْكُلُ الْعُذْرَةَ فَاِنْ اَكَلَتْ عَلَفًا طَاهِرًا فَطَابَ لَحْمُهَا، زَالَتِ الْكَرَاهَةُ

### باب: "جلالہ" پر سوار ہونا مکروہ ہے اس سے مراد وہ اونٹ یا اونٹنی ہے جو گندگی کھاتے ہوں اگر اس کے بعد وہ پاک چارہ کھالیں اور ان کا گوشت صاف ہو جائے تو وہ کراہت زائل ہو جائے گی

(1698) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْاِبِلِ اَنْ يُّرْكَبَ عَلَيْهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

⟡ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اونٹوں میں سے "جلالہ" کے بارے میں منع کیا ہے کہ اس پر سواری کی جائے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے "صحیح سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

## 309-بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْاَمْرِ بِاِزَالَتِهٖ مِنْهُ اِذَا وُجِدَ فِيْهِ وَالْاَمْرِ بِتَنْزِيْهِ الْمَسْجِدِ عَنِ الْاَقْذَارِ

### باب: مسجد میں تھوک پھینکنا منع ہے' اسے صاف کرنے کا حکم ہے' اگر یہ مسجد میں پایا جائے' نیز مسجد کو گندگی سے پاک رہنے کا حکم ہے

(1699) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالْمُرَادُ بِدَفْنِهَا اِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ تُرَابًا اَوْ رَمْلًا وَنَحْوَهٗ، فَيُوَارِيْهَا تَحْتَ تُرَابِهٖ. قَالَ اَبُو الْمَحَاسِنِ الرُّوْيَانِيُّ مِنْ اَصْحَابِنَا فِيْ كِتَابِهِ 'الْبَحْرِ' وَقِيْلَ: الْمُرَادُ بِدَفْنِهَا اِخْرَاجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ، اَمَّا اِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ مُبَلَّطًا اَوْ مُجَصَّصًا، فَدَلَكَهَا عَلَيْهِ بِمَدَاسِهٖ اَوْ بِغَيْرِهٖ كَمَا يَفْعَلُهٗ كَثِيْرٌ مِّنَ الْجُهَّالِ، فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِدَفْنٍ، بَلْ زِيَادَةٌ فِي الْخَطِيْئَةِ وَتَكْثِيْرٌ لِّلْقَذَرِ فِي الْمَسْجِدِ، وَعَلٰى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اَنْ يَّمْسَحَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَوْبِهٖ اَوْ بِيَدِهٖ اَوْ غَيْرِهٖ اَوْ يَغْسِلَهٗ.

⟡ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور

1698-اخرجہ ابو داؤد (2558) والحاکم (2/2248)

1699-اخرجہ البخاری (415) ومسلم (552) وابو داؤد (474) والترمذی (572) والنسائی (722)

اس کا کفارہ یہی ہے کہ اسے دفن کر دیا جائے۔

اسے دفن کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب مسجد مٹی یا ریت وغیرہ سے بنی ہوئی ہو اور اس کو مٹی کے نیچے دفن کیا جا سکتا ہو۔

ہمارے مشائخ میں سے ابوالمحاسن رویانی نے اپنی کتاب البحر میں یہ بات بیان کی ہے' ایک قول کے مطابق اس کے دفن کرنے سے مراد مسجد سے نکالنا ہے۔

اگر مسجد اینٹوں یا چونے سے بنی ہوئی ہے تو اسے کسی چیز کے ذریعے کھرچنے سے' جیسے اکثر جاہل لوگ کرتے ہیں' دفن کا حکم ثابت نہیں ہوگا بلکہ زیادہ گناہ ہوگا اور مسجد میں زیادہ گندگی پھیلے گی۔

جو شخص ایسا کرتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے کپڑے یا ہاتھ کے ذریعے اس جگہ کو صاف کرے یا اسے دھودے۔

**(1700)** وَعَنْ عَـائِشَةَ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا، اَوْ بُزَاقًا، اَوْ نُخَامَةً، فَحَكَّهُ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسجد کی) قبلہ کی سمت والی دیوار پر تھوک لگا ہوا دیکھا تو اسے کھرچ دیا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1701)** وَعَنْ اَنَـسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَـصْـلُـحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ، اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَقِرَائَةِ الْقُرْآنِ" اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ مساجد پیشاب کرنے یا گندگی پھیلانے کیلئے نہیں ہیں۔ یہ اللہ کے ذکر اور قرآن کی تلاوت کیلئے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں یا جیسا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

## 310- بَابُ كَرَاهَةِ الْخُصُوْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِيْهِ وَنَشْدِ الضَّالَّةِ وَالْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْاِجَارَةِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْمُعَامَلَاتِ

### باب: مسجد میں جھگڑا کرنا' آواز بلند کرنا' گمشدہ چیز کا اعلان کرنا خرید و فروخت کرنا' اجارہ یا اس طرح کا کوئی اور معاملہ کرنا مکروہ ہے

**(1702)** وَعَنْ اَبِـيْ هُـرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَّنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ، فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا" ۔

1700- اخرجہ مالک (457) والبخاری (407) ومسلم (549)

1701- اخرجہ مسلم (285)



رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو اسے کہے' اللہ تعالیٰ وہ گمشدہ چیز تمہیں نہ لوٹائے! کیونکہ مسجد اس مقصد کیلئے نہیں بنائی جاتی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1703)** وَعَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُوْلُوْا: لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ، وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّنْشُدُ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا: لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ" ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں کوئی چیز فروخت کر رہا ہو یا خرید رہا ہو تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہارے سودے میں نفع نہ دے! جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو اپنی گمشدہ چیز کا (مسجد میں) اعلان کرے تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہیں یہ واپس نہ دلائے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

**(1704)** وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْـهُ: اَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا وَجَدْتَّ ؛ اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے مسجد میں اعلان کیا اور بولا: کون شخص مجھے میرے سرخ اونٹ کے بارے میں بتائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وہ تمہیں نہ ملے۔ مساجد مخصوص مقصد کے لیے بنائی گئی ہیں (اور وہ عبادت ہے)۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1705)** وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1702- اخرجہ احمد (3/9448) ومسلم (568) وابو داؤد (473) وابن ماجہ (767) وابن حبان (1651) وابن خزیمۃ (1302) وابو عوانۃ (406/1) والبیہقی (447/2)

1703- اخرجہ الترمذی (1325) والنسائی (176) والدارمی (1401) والحاکم (2/2339) وابن حبان (1650) وابن خزیمۃ (1305) وابن الجارود (562) وابن السنی (153) والبیہقی (447/2)

1704- اخرجہ مسلم (569) وعبدالرزاق (1721) وابن ابی شیبۃ (419/2) والنسائی (174) والطیالسی (804) وابو عوانۃ (407/1) والبیہقی (447/2)

1705- اخرجہ ابوداؤد (1079) والترمذی (322) والنسائی (713) وابن ماجہ (749)

نَهٰى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ، وَاَنْ تُنْشَدَ فِيْهِ ضَالَّةٌ ؛ اَوْ يُنْشَدَ فِيْهِ شِعْرٌ .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں خرید وفروخت کرنے سے منع کیا ہے اور مسجد میں کسی گمشدہ چیز کا اعلان کرنے سے بھی منع کیا ہے۔ نیز اس میں شعر سنانے سے بھی منع کیا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

**(1706)** وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهٰذَيْنِ، فَجِئْتُهُ بِهِمَا، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا؟ فَقَالَا: مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ، لَاَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ' جو صحابی رسول ہیں' بیان کرتے ہیں' میں مسجد میں موجود تھا ایک شخص نے مجھے کنکری ماری میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے فرمایا: تم جاؤ اور ان دو آدمیوں کو لے کر آؤ! میں ان دونوں کو لے کر آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم دونوں کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں تم دونوں کی پٹائی کرتا تم اللہ تعالیٰ کے رسول کی مسجد میں آواز بلند کر رہے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 311- بَابُ نَهْيِ مَنْ اَكَلَ ثَوْمًا اَوْ بَصَلًا اَوْ كُرَّاثًا اَوْ غَيْرَهٗ مِمَّا لَهٗ رَائِحَةٌ كَرِيْهَةٌ عَنْ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ زَوَالِ رَائِحَتِهٖ اِلَّا لِضَرُوْرَةٍ

## باب: لہسن، پیاز، گندھنا وغیرہ، ایسی چیز جس کی بدبو ہو، اسے کھانے کے بعد اس کی بو ختم ہونے سے پہلے، مسجد میں آنا منع ہے، البتہ کسی ضرورت کے تحت آیا جا سکتا ہے

**(1707)** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ - يَعْنِي: الثُّوْمَ - فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

1706- اخرجہ البخاری (470)



وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "مَسَاجِدَنَا" .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص یہ سبزی کھا لے' وہ اس وقت تک ہماری مسجد میں نہ آئے جب تک اس کی بو ختم نہ ہو جائے' (راوی کہتے ہیں) سبزی سے مراد ''لہسن'' ہے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1708)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا، وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے لہسن کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس درخت (کا پھل یعنی لہسن) کھا لے وہ ہمارے قریب نہ آئے اور نہ ہی ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1709)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا، اَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "مَنْ اَكَلَ الْبَصَلَ، وَالثُّوْمَ، وَالْكُرَّاثَ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ اٰدَمَ" .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص پیاز یا لہسن کھا لے وہ ہم سے الگ رہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) ہماری مسجد سے الگ رہے۔ (متفق علیہ)

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں' جو شخص پیاز یا لہسن کھا لے یا ''گندنا'' کھا لے تو وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو اس سے اذیت ہوتی ہے جس سے انسانوں کو اذیت ہوتی ہے۔

**(1710)** وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهٖ: ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ تَاْكُلُوْنَ شَجَرَتَيْنِ مَا اَرَاهُمَا اِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ: الْبَصَلَ، وَالثُّوْمَ . لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا وَجَدَ رِيْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ اَمَرَ بِهٖ، فَاُخْرِجَ اِلَى الْبَقِيْعِ، فَمَنْ

1707- اخرجہ احمد (2/4619) والبخاری (853) ومسلم (561) وابوداؤد (3825) وابن ماجہ (1016) وابن حبان (2088) وابن ابی شیبۃ (510/2)

1708- اخرجہ احمد (4/12936) والبخاری (856) ومسلم (562)

1709- اخرجہ احمد (5/15053) والبخاری (854) ومسلم (564) وابوداؤد (3822) والترمذی (1806) والنسائی (706) وابن ماجہ (3365) وابن حبان (1644) وابن خزیمۃ (1664) وعبدالرزاق (1736) وابن ابی شیبۃ (510/2) وابوعوانۃ (411/1) والبیہقی (76/3)

1710- اخرجہ احمد (1/89) ومسلم (567) والنسائی (707) وابن ماجہ (1014) وابن حبان (2091) والحمیدی (10) والبزار (315) وابویعلی (256) وابوعوانۃ (408/1) والبیہقی (224/6)

اَكَلَهُمَا، فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخاً ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک دن جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ انہوں نے اپنے خطبے میں فرمایا: پھر اے لوگو! تم لوگوں نے دو پھل کھانے شروع کر دیئے ہیں۔ میرے خیال میں یہ دونوں خبیث ہیں' پیاز اور لہسن۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے یا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے (کہ جب آپ مسجد میں) کسی شخص سے اس کی بو پاتے تھے تو اسے ہدایت کرتے تھے تو اس شخص کو البقیع کی طرف نکال دیا جاتا تھا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا): تو جس شخص نے ان دونوں کو کھانا ہو وہ پکا کر ان کی بو کو ختم کر دے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 312-بَابُ كَرَاهَةِ الْاِحْتِبَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ لِاَنَّهُ يَجْلِبُ النَّوْمَ فَيَفُوْتُ اسْتِمَاعُ الْخُطْبَةِ وَيُخَافُ انْتِقَاضُ الْوُضُوْءِ

باب: جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت ''احتباء'' کے طور پر بیٹھنا مکروہ ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں نیند آ جاتی ہے اور خطبہ نہیں سنا جا سکتا اور وضو بھی ٹوٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے

**(1711)** عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ ۔

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَا: ''حَدِيْثٌ حَسَنٌ'' ۔

✧✧ حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن ''احتباء'' کے طور پر بیٹھنے سے منع کیا ہے جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ یہ دونوں فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

## 313-بَابُ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحَجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ عَنْ اَخْذِ شَيْءٍ مِّنْ شَعْرِهٖ اَوْ اَظْفَارِهٖ حَتّٰى يُضَحِّيَ

باب: جب ذوالحج کا ''عشرہ'' شروع ہو جائے تو جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لئے بال کٹوانا یا ناخن کٹوانا اس وقت تک منع ہے جب تک وہ قربانی نہ کر لے

**(1712)** عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ كَانَ لَهُ

1711-اخرجہ احمد (5/15630) وابوداؤد (1110) والترمذی (514) والبیہقی (235/3)



ذِبْحٌ يَّذْبَحُهُ، فَاِذَا اَهَلَّ هِلَالُ ذِي الْحَجَّةِ، فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ'' ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے قربانی کرنی ہو' جب ذوالحج کا چاند نظر آ جائے وہ اپنے بال یا ناخنوں میں سے کوئی چیز نہ کٹوائے' یہاں تک کہ قربانی کر لے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 314-بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ بِمَخْلُوْقٍ كَالنَّبِيِّ وَالْكَعْبَةِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالسَّمَآءِ وَالْاٰبَاءِ وَالْحَيَاةِ وَالرُّوْحِ وَالرَّاْسِ وَحَيَاةِ السُّلْطَانِ وَنِعْمَةِ السُّلْطَانِ وَتُرْبَةِ فُلَانٍ وَالْاَمَانَةِ، وَهِيَ مِنْ اَشَدِّهَا نَهْيًا

باب: مخلوق' جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، خانہ کعبہ، فرشتوں، آسمان، اپنے آباؤ اجداد، زندگی، روح، سر، بادشاہ کی عنایت، فلاں شخص کی قبر، امانت، اور یہ ان میں سب سے زیادہ شدید ہے، کی قسم، اٹھانا منع ہے

**(1713)** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا، فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ، اَوْ لِيَصْمُتْ'' ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحِ: ''فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَوْ لِيَسْكُتْ'' ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات سے منع کیا ہے کہ تم اپنے باپ دادا کے نام کی قسم اٹھاؤ جس نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھائے ورنہ خاموش رہے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

''صحیح'' کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جس شخص نے قسم اٹھانی ہو صرف اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے۔

**(1714)** وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1712-اخرجہ احمد (26633) ومسلم (1977) وابوداؤد (2791) والترمذی (1528) والنسائی (4374) وابن ماجہ (3149) وابن حبان (5897) والحاکم (4/7518) والحمیدی (293) والطبرانی (557/23) والبیہقی (266/9)

1713-اخرجہ مالک (1037) واحمد (2/4667) والبخاری (2679) ومسلم (1646) وابوداؤد (3249) والترمذی (1540) والنسائی (3776) وابن ماجہ (2094) والدارمی (2341) والطیالسی (ص/5) وعبدالرزاق (15933) والحمیدی (624) وابن الجارود (922) والبیہقی (28/10)

"لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِيْ، وَلَا بِآبَائِكُمْ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"الطَّوَاغِيْ": جَمْعُ طَاغِيَةٍ، وَهِيَ الْاَصْنَامُ . وَمِنْهُ الْحَدِيْثُ: "هٰذِهٖ طَاغِيَةُ دَوْسٍ" اَیْ: صَنَمُهُمْ وَمَعْبُوْدُهُمْ . وَرُوِیَ فِیْ غَیْرِ مُسْلِمٍ: "بِالطَّوَاغِیْتِ" جَمْعُ طَاغُوْتٍ، وَهُوَ الشَّيْطَانُ وَالصَّنَمُ .

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بتوں کے نام کی اور اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسم نہ اٹھاؤ۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الطواغی" جمع ہے اور اس کا واحد "طاغیۃ" ہے اور یہ اصنام یعنی بتوں کو کہتے ہیں اور اسی سے متعلق یہ حدیث بھی ہے کہ "یہ دوس قبیلے کا طاغیہ (یعنی مخصوص بت) ہے"۔

جبکہ مسلم کے علاوہ دیگر کتب کی روایات میں لفظ "بالطواغیت" بھی وارد ہے جس کا واحد طاغوت ہے اور یہ شیطان یا "بت" دونوں کے معنوں میں بولا جاتا ہے۔

**(1715)** وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا"، حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے امانت کی قسم اٹھائی اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

یہ حدیث "صحیح" ہے۔ امام ابوداؤد نے اس کو "صحیح سند" کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

**(1716)** وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ، فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَاِنْ كَانَ صَادِقًا، فَلَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ .

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور یہ کہے: اگر (میں نے ایسا کیا) تو میں اسلام سے باہر نکل جاؤں' اگر وہ قسم میں جھوٹا ہوگا تو وہ ایسا ہی ہوجائے گا جیسے اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہوگا تو بھی وہ سالم طور پر اسلام میں واپس نہیں آسکے گا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1717)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: لَا وَالْكَعْبَةِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا

1714- اخرجہ احمد (7/20648) ومسلم (1648) ومسلم والنسائی (3783) وابن ماجہ (2095)

1715- اخرجہ احمد (9/32041) وابوداؤد (3253) والحاکم (4/7816) وابن حبان (4363)

1716- اخرجہ ابوداؤد (2358) والنسائی (3781) وابن ماجہ (2100) والحاکم (4/8718)



تَحْلِفْ بِغَيْرِ اللّٰهِ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ، فقد كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ" . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

وَفَسَّرَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ قَوْلَهٗ: "كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ" عَلَى التَّغْلِيْظِ، كَمَا رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلرِّيَاءُ شِرْكٌ" .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے انہوں نے ایک شخص کو یہ قسم اٹھاتے ہوئے سنا: خانہ کعبہ کی قسم! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، تم غیر اللہ کے نام کی قسم نہ اٹھاؤ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو اللہ تعالیٰ کی بجائے کسی اور کے نام کی قسم اٹھائے اس نے کفر کیا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے شرک کیا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث "حسن" ہے۔

امام ترمذی کے فرمان کے مطابق یہاں "کفر و شرک" کو کچھ علماء نے تنبیہ اور تشدید کے معنی میں لیا ہے کیونکہ اس سے مراد یہ نہیں؟ وہ حقیقتاً کافر اور مشرک ہی ہیں جیسا کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ریاکاری بھی شرک کی ایک قسم ہے۔

## 315- بَابُ تَغْلِيْظِ الْيَمِيْنِ الْكَاذِبَةِ عَمْدًا

## باب: جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھانے کا شدید (حرام ہونا)

**(1718)** عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهٖ، لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ" قَالَ: ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝﴾ (ال عمران: 77) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی مسلمان کا مال ناحق طور پر ہڑپ کرنے کے لیے (جھوٹی) قسم اُٹھائے گا' وہ اس حال میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے شدید ناراض ہوگا۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تائید میں قرآن کی یہ آیت پڑھی:

"بے شک جو لوگ اللہ (کے نام) کے عہد اور قسم کو معمولی قیمت کے عوض میں (توڑ دیتے ہیں)" الی آخر الآیہ

1717- اخرجہ احمد (2/4904) والترمذی (1540) وابوداؤد (3251) والحاکم (4/7813) والطیالسی (189696) وابن حبان (4358) وعبدالرزاق (15926) والبیہقی (29/10)

1718- اخرجہ احمد (1/3576) والبخاری (356) ومسلم (138) وابوداؤد (3243) والترمذی (1273) وابن ماجہ (2323) والحمیدی (95) وابن حبان (5084) وابویعلی (5197) والطیالسی (262) وابن ابی شیبۃ (3/7) والبیہقی (178/10)

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1719)** وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اِیاس بْنِ ثعلبة الْحَارِثِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ، فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ . وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ" فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِّنْ اَرَاكٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرلے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کو واجب کردیتا ہے اور اس پر جنت حرام کردیتا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا' اگرچہ وہ کوئی معمولی چیز ہو؟ تو آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ پیلو کے درخت کی شاخ ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1720)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلْكَبَائِرُ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ" . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: "الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ" قَالَ: ثُمَّ مَاذا؟ قَالَ: "اَلْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ" قُلْتُ: وَمَا الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ؟ قَالَ: "اَلَّذِیْ يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ!" يَعْنِیْ بِيَمِيْنٍ هُوَ فِيْهَا كَاذِبٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کبیرہ گناہ یہ ہیں کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ)! کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا۔ اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: جھوٹی قسم اٹھانا۔

اس نے دریافت کیا: جھوٹی قسم سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ جس کے ذریعے تم کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرلو۔

راوی کہتے ہیں: یعنی وہ قسم جو آدمی نے جھوٹی اٹھائی ہو۔

## 316- بَابُ نَدْبِ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ الْمَحْلُوْفَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُكَفِّرَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

### باب: جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر اس کے برعکس کام کو بہتر سمجھے اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ قسم کو توڑ دے اور وہ کام کرے جو زیادہ بہتر ہے اور پھر اپنی قسم کا کفارہ دے



**(1721)** عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ، فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، فَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ وَّكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِكَ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب تم کوئی قسم اٹھاؤ اور پھر اس کے برعکس کام کو اس سے زیادہ بہتر دیکھو' تو وہ کام کرو! جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دو۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1722)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ، فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلْيَفْعَلِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر اس کے برعکس کام کو اس سے زیادہ بہتر سمجھے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ کام کرے جو زیادہ بہتر ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1723)** وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنِّیْ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ، ثُمَّ اَرٰى خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَّمِيْنِیْ، وَاَتَيْتُ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا! تو میں جب بھی کوئی قسم اٹھاؤں' اور پھر کسی دوسرے کام کو اس سے زیادہ بہتر سمجھوں گا تو میں اپنی قسم کا کفارہ دوں گا اور وہ کام کروں گا جو زیادہ بہتر ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1724)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَاَنْ يَّلَجَّ اَحَدُكُمْ فِیْ يَمِيْنِهٖ فِیْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ اَنْ يُّعْطِیَ كَفَّارَتَهُ الَّتِیْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

قَوْلُهٗ: "يَلَجّ" بِفَتْحِ اللَّامِ وَتَشْدِيْدِ الْجِيْمِ اَیْ: يَتَمَادٰى فِيْهَا، وَلَا يُكَفِّرُ، وَقَوْلُهٗ: "اٰثَمُ" هُوَ بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ، اَیْ: اَكْثَرُ اِثْمًا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص اپنی بیوی کے بارے میں اپنی

1722- اخرجہ مالک (1034) واحمد (3/8742) ومسلم (1650) والترمذی (1535) والنسائی (3/4722) وابن حبان (4349) والبیہقی (232/9)

1723- اخرجہ احمد (7/19608) والبخاری (3133) ومسلم (1649) وابوداؤد (3276) والنسائی (3789) وابن ماجہ (2107) وابن حبان (4351) والبیہقی (51/10)

1724- اخرجہ احمد (3/8215) والبخاری (6625) ومسلم (1655)

قسم پر ڈٹا رہے' یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ کا کام ہے کہ وہ اپنی قسم کا وہ کفارہ ادا کر دے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے لازم کیا ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یلج" میں لام زبر اور جیم شد کے ساتھ ہے اور اس کا مطلب ہے: وہ اس پر ڈٹا رہے اور کفارہ ادا نہ کرے۔ "اثم" ثاء کے ساتھ ہے اس سے مراد ہے: بہت زیادہ گناہ کرنے والا شخص۔

## 317-بَابُ الْعَفْوِ عَنْ لَغْوِ الْيَمِينِ وَأَنَّهُ لَا كَفَّارَةَ فِيهِ، وَهُوَ مَا يَجْرِيْ عَلَى اللِّسَانِ بِغَيْرِ قَصْدِ الْيَمِينِ كَقَوْلِهِ عَلَى الْعَادَةِ: لَا وَاللّٰهِ، وَبَلٰى وَاللّٰهِ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ

### باب: ''لغو'' قسم معاف ہے یعنی اس میں کوئی کفارہ نہیں ہو گا

اس سے مراد وہ قسم ہے' جو قسم کے ارادے کے بغیر آدمی کے منہ سے نکل جائے' جیسا کہ آدمی کا عادت کے طور پر یہ کہنا ہے، نہیں! اللہ کی قسم! یا اللہ کی قسم وغیرہ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ أَهْلِيْكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْا أَيْمَانَكُمْ﴾ (المائدة: 89).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ تمہاری قسموں میں سے لغو قسم پر مواخذہ نہیں کرے گا، وہ تمہارا ان قسموں کے حوالے سے مواخذہ کرے گا جنہیں تم نے پختہ کیا ہو اور اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ اس اوسط کے حساب سے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا انہیں کپڑے پہنانا ہے یا غلام آزاد کرنا ہے اور جس شخص کو یہ نہ میسر آئے وہ تین دن روزے رکھ لے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم اٹھا لو ویسے تم اپنی قسموں کی حفاظت کرو''۔

(1725) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ أَيْمَانِكُمْ﴾ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا وَاللّٰهِ، وَبَلٰى وَاللّٰهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ آیت ''اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کے بارے میں مواخذہ نہیں کرے گا'' آدمی کے اس طرح کی بات کے بارے میں نازل ہوئی ہے: نہیں! اللہ کی قسم، یا ہاں! اللہ کی قسم۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1725-اخرجہ البخاری (4613)



## 318-بَابُ كَرَاهَةِ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا

### باب: سودا کرتے ہوئے قسم اٹھانا مکروہ ہے اگرچہ آدمی سچا ہو

(1726) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَلْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قسم اٹھانے سے سودا ہو جاتا ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

(1727) وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ، فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سودا کرتے ہوئے بکثرت قسم اٹھانے سے بچو! کیونکہ یہ سودے کو بڑھا دیتی ہے لیکن برکت کو مٹا دیتی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 319-بَابُ كَرَاهَةِ أَنْ يَّسْأَلَ الْإِنْسَانُ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ الْجَنَّةِ، وَكَرَاهَةِ مَنْعِ مَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَتَشَفَّعَ بِهِ

### باب: آدمی کا جنت کے علاوہ' اللہ کے نام پر کوئی اور چیز مانگنا مکروہ ہے اور جو شخص اللہ کے نام پر مانگے' اس کے نام کی سفارش پیش کرے تو اسے نہ دینا بھی منع ہے

(1728) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ إِلَّا الْجَنَّةُ". رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی ذات (کے وسیلے) سے صرف جنت کا سوال کیا جائے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ سے اس کی ذات کے وسیلے سے صرف جنت مانگی جائے۔ کوئی دنیاوی چیز نہیں)۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1726-اخرجہ احمد (3/7211) والبخاری (6087) ومسلم (1606) وابو داؤد (3335) والنسائی (4473) وابن حبان (4906) والبیہقی (265/5)

1727-اخرجہ احمد (8/22607) ومسلم (1607) والنسائی (4472) وابن ماجہ (2209)

1728-اخرجہ ابوداؤد (1671)

(1729) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ، فَاَعِيذُوْهُ، وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ، فَاَعْطُوهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ، فَاَجِيْبُوْهُ، وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ، فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْنَهُ بِهِ فَادْعُوْا لَهُ حَتّٰى تَرَوْا اَنَّكُمْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ". حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِاَسَانِيْدِ الصَّحِيْحَيْنِ.

✧✧ حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں' نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگے اسے پناہ دو۔ جو شخص اللہ کے نام پر کچھ مانگے اسے وہ دو' جو شخص تمہاری دعوت کرے اسے قبول کرو' جو شخص تمہارے ساتھ اچھائی کرے اسے اس کا بدلہ دو' اگر بدلے کے طور پر دینے کے لیے کچھ نہ ہو تو اس کے لیے اتنی دعائے خیر کرو کہ تمہیں محسوس ہو کہ تم نے اسے بدلہ دے دیا ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابوداؤد اور امام نسائی نے صحیحین کی سند کے ہمراہ اسے روایت کیا ہے۔

## 320- بَابُ تَحْرِيْمِ قَوْلِهِ: شَاهَنْشَاهُ لِلسُّلْطَانِ وَغَيْرِهِ لِاَنَّ مَعْنَاهُ مَلِكُ الْمُلُوْكِ، وَلَا يُوْصَفُ بِذٰلِكَ غَيْرُ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى

### باب: حاکم وقت کو شہنشاہ "وغیرہ" کہنا حرام ہے کیونکہ اس کا مطلب (بادشاہوں کا بادشاہ) ہے' اس صفت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو موصوف نہیں کیا جاسکتا۔

(1730) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: "مَلِكُ الْاَمْلَاكِ" مِثْلُ: شَاهَنْشَاهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بُرا نام یہ ہے کہ کسی آدمی کو "ملک الاملاک" (بادشاہوں کا بادشاہ یا شہنشاہ کہا جائے)۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: "ملک الاملاک" "شہنشاہ" کی مانند ہے۔

## 321- بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُخَاطَبَةِ الْفَاسِقِ وَالْمُبْتَدِعِ وَنَحْوِهِمَا بِسَيِّدٍ وَّنَحْوِهِ

### باب: فاسق یا بدعتی وغیرہ شخص کو مخاطب کرتے ہوئے "سیّد" وغیرہ کہنا

1729- اخرجہ احمد (2/5365) والبخاری (216) وابو داؤد (1672) والنسائی (2566) وابن حبان (3408) والحاکم (1502) والطیالسی (1595) والقضاعی (421) وابونعیم (56/9) وابن ابی شیبۃ (228/3) والبیہقی (199/4)

1730- اخرجہ احمد (3/7333) والبخاری (6206) وابوداؤد (4961) والترمذی (2837) وابن حبان (5835) والبیہقی (307/9)



(1731) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قال: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ، فَاِنَّهُ اِنْ يَّكُ سَيِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ". رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

✧✧ حضرت بریدہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: منافق کو "سیّد" سردار نہ کہو کیونکہ اگر وہ "سیّد" ہوگا تو تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کردیا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے "صحیح سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

## 322- بَابُ كَرَاهَةِ سَبِّ الْحُمّٰى

### باب: "بخار" کو برا کہنا مکروہ ہے

(1732) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخلَ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ، اَوْ اُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: "مَا لَكِ يَا اُمَّ السَّائِبِ - اَوْ يَا اُمَّ الْمُسَيَّبِ - تُزَفْزِفِيْنَ؟" قَالَتْ: الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا! فَقَالَ: "لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"تُزَفْزِفِيْنَ" اَيْ تَتَحَرَّكِيْنَ حَرَكَةً سَرِيْعَةً، وَمَعْنَاهُ: تَرْتَعِدُ. وَهُوَ بِضَمِّ التَّاءِ وَبِالزَّايِ الْمُكَرَّرَةِ وَالْفَاءِ الْمُكَرَّرَةِ، وَرُوِيَ اَيْضًا بِالرَّاءِ الْمُكَرَّرَةِ وَالْقَافَيْنِ.

✧✧ حضرت جابر بیان کرتے ہیں' نبی اکرم سیدہ ام سائب (راوی کو شک ہے شاید یہ نام ہے) ام مسیّب کے ہاں آئے۔ آپ نے دریافت کیا کہ ام سائب (راوی کو شک ہے شاید یہ نام ہے) ام مسیّب تمہیں کیا ہوا ہے؟ تم کیوں کانپ رہی ہو۔ انہوں نے جواب دیا! بخار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ کرے نبی اکرم نے فرمایا: تم بخار کو برا نہ کہو کیونکہ یہ اولاد آدم کی خطاؤں کو اس طرح ختم کردیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کردیتی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں: "ترفزفین" سے مراد ہے: کانپ رہی تھی پوری تیزی کے ساتھ۔ اور اس لفظ میں تاء پر پیش ہے اور "زاء" مکرر ہے اور فاء بھی مکرر ہے اور یہ لفظ "راء" مکرر کے ساتھ دو قافوں سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

## 323- بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيْحِ، وَبَيَانِ مَا يُقَالُ عِنْدَ هُبُوْبِهَا

### باب: "ہوا" کو برا کہنے کی ممانعت' جب ہوا چلے تو کیا پڑھا جائے؟ اس کا بیان

(1733) عَنْ اَبِي الْمُنْذِرِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1731- اخرجہ احمد (9/23000) والبخاری (760) وابوداؤد (4977) والحاکم (4/7865)

1732- اخرجہ مسلم (2575) وابن حبان (2938) وابویعلی (2173)

"لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ ۔ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ" .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت ابومنذر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''ہوا'' کو برا نہ کہو جب تم ایسی صورتحال دیکھو جو تمہیں نہ پسند ہو تو یہ دعا کرو

''اے اللہ! میں تجھ سے اس ''ہوا'' کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس میں موجود جو بھلائی ہے اسکا اور جس حوالے سے اسے حکم دیا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس ''ہوا'' کے شر اور اس میں موجود شر جس کے لئے اسے حکم دیا گیا ہے اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

**(1734)** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ، وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَلَا تَسُبُّوْهَا، وَسَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا، وَاسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا" . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ" هُوَ بِفَتْحِ الرَّاءِ: أَيْ رَحْمَتِهِ بِعِبَادِهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ہوا'' اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ یہ کبھی رحمت لے کر آتی ہے اور کبھی عذاب لاتی ہے جب تم اسے دیکھو تو اسے برا نہ کہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح سند'' کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمانا ''من روح اللہ'' وہ راء پر زبر کے ساتھ ہے اور اس کا مطلب ہے اپنے بندوں پر اس کا رحمت کرنا۔

**(1735)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

---

1733- اخرجہ احمد (8/21196) والبخاری (719) والترمذی (2259) والنسائی (942) وابن سنی (298) والحاکم (2/3075)

1734- اخرجہ احمد (3/7317) والبخاری (720) وابو داؤد (5097) وابن ماجہ (3727) والنسائی (929) وابن حبان (5732) والحاکم (4/7769) وعبدالرزاق (2004) والبیہقی (361/3)

1735- اخرجہ مسلم (10/899) والترمذی (3460) وابن ماجہ (3891) والنسائی (947)



✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب تیز ہوا چلتی تو نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگتے۔

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی' اس میں موجود بھلائی اور جس کے ہمراہ اسے بھیجا گیا ہے اس بھلائی' کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر' اس میں موجود شر' اور اس کے ہمراہ بھیجے گئے شر' سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 324- بَابُ كَرَاهَةِ سَبِّ الدِّيكِ

## باب: ''مرغ'' کو برا کہنا مکروہ ہے

**(1736)** عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ فَإِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلَاةِ" . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

✧✧ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''مرغ'' کو برا نہ کہو کیونکہ وہ نماز کے لئے بیدار کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح سند'' کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

## 325- بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ الْإِنْسَانِ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا

## باب: آدمی کا یہ کہنا منع ہے: ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی

**(1737)** عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: "هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟" قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ ۔ قَالَ: "قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي، وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَالسَّمَاءُ هُنَا: الْمَطَرُ .

✧✧ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر ہمیں فجر کی نماز پڑھائی' جبکہ رات کی بارش کا اثر ابھی باقی تھا' نماز سے فراغت کے بعد آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو' تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے عرض کی' اللہ اور اس کا رسول' زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ

---

1736- اخرجہ احمد (8/21737) وابو داؤد (5101) والنسائی (945) والحمیدی (814) وابن حبان (5731) والطیالسی (957) والطبرانی (5208) وعبدالرزاق (20498)

1737- اخرجہ مالک (451) واحمد (6/17060) والبخاری (846) ومسلم (71) وابو داؤد (3906) والنسائی (1523) وابن حبان (188) والحمیدی (13) وعبدالرزاق (21003) وابن مندہ (503) وابوعوانۃ (26/1) والطبرانی (5213)

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: آج صبح میرے بعض بندے مجھ پر ایمان رکھتے تھے اور بعض کافر ہی تھے؛ جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے نتیجے میں ہم پر بارش نازل ہوئی' تو ایسا شخص مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں (کے مؤثر ہونے) کا انکار کرتا ہے' اور جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نازل ہوئی ہے' تو وہ مجھ پر ایمان نہیں رکھتا بلکہ ستاروں پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں ''السماء'' سے مراد ہے بارش۔

## 326- بَابُ تَحْرِيْمِ قَوْلِهِ لِمُسْلِمٍ: يَا كَافِرُ

### باب: کسی مسلمان کو ''اے کافر'' کہنا حرام ہے

**(1738)** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا، فَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ"، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو یہ کہے' اے کافر! تو ان دونوں میں سے کوئی ایک ضرور کافر ہوگا۔ اگر وہ دوسرا شخص واقعی کافر ہو چکا ہے' تو ٹھیک ہے' ورنہ یہ کفر پہلے شخص کی طرف لوٹ آئے گا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1739)** وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللّٰهِ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"حَارَ": رَجَعَ.

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی دوسرے آدمی کو کفر کے ساتھ بلائے یا اسے اللہ کا دشمن کہے اگر وہ شخص ایسا نہ ہو تو وہ چیز کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گی۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حار'' کا مطلب ہے رجع یعنی وہ واپس آ گیا۔

## 327- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْفُحْشِ وَبَذَاءِ اللِّسَانِ

### باب: فحش گفتگو کرنے' بدزبانی کا مظاہرہ کرنے کی ممانعت

**(1740)** عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ الْمُؤْمِنُ

1738- اخرجه مالک (1844) واحمد (2/4745) والبخاری (6104) ومسلم (60) وابوداؤد (4687) والترمذی (2646) وابن منده (521) وابن حبان (249) وابوعوانة (22/1) والبیہقی (208/10)

1739- اخرجه احمد (8/21521) والبخاری (2508) ومسلم (61) وسیاق (1569)



بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيِّ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

☆☆ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مومن' طعنے نہیں دیتا' لعنت نہیں کرتا فحش گفتگو نہیں کرتا اور بدزبانی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

**(1741)** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: فحاشی جس چیز میں بھی ہوگی اسے خراب کر دے گی اور حیاء جس چیز میں بھی ہوگی اسے آراستہ کر دے گی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

## 328- بَابُ كَرَاهَةِ التَّقْعِيْرِ فِي الْكَلَامِ وَالتَّشَدُّقِ فِيْهِ وَتَكَلُّفِ الْفَصَاحَةِ وَاسْتِعْمَالِ وَحْشِيِّ اللُّغَةِ وَدَقَائِقِ الْإِعْرَابِ فِي مُخَاطَبَةِ الْعَوَامِّ وَنَحْوِهِمْ

### باب: گفتگو میں بناوٹ کرنا' منہ پھیلا کر بات کرنا' کلام کی قدرت ظاہر کرنے کیلئے پرتکلف گفتگو کرنا' نامانوس الفاظ کے ہمراہ' نامانوس اعراب کے ہمراہ عوام وغیرہ کو مخاطب کرنا' مکروہ ہے

**(1742)** عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ" قَالَهَا ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْمُتَنَطِّعُوْنَ": الْمُبَالِغُوْنَ فِي الْأُمُوْرِ.

☆☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مبالغہ کرنے والے ہلاکت کا شکار ہوئے۔ (اس کو دیکھنا ہے)۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''المتنطعون'' سے مراد وہ لوگ ہیں جو کاموں میں مبالغہ کرتے ہیں۔

**(1743)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1741- اخرجه احمد (3/12689) والبخاری (466) والترمذی (1981) وابن ماجه (4158) وعبدالرزاق (20145) والبزار (1963)

وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِیْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ" .
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ (غیر ضروری طور پر) بلاغت ظاہر کرنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے جو اپنی زبان کو یوں موڑتا ہے جیسے گائے موڑتی ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ اور امام ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی ؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

**(1744)** وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَیَّ، وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اَحَاسِنَكُمْ اَخْلَاقًا، وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَیَّ، وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ" .
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" . وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهٗ فِیْ بَابِ حُسْنِ الْخُلُقِ .

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو زیادہ اچھے اخلاق کا مالک ہو اور تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو فخر کا اظہار کرنے والے ہوں گے اور تکبر کے طور پر منہ بھر کر بات کرنے والے ہوں گے۔

امام نووی فرماتے ہیں: "حسن خلق" سے متعلق باب میں اس کی شرح گزر چکی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی ؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

## 329- بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِهٖ: خَبُثَتْ نَفْسِیْ

### باب: یہ کہنا مکروہ ہے: میرا نفس خبیث ہوگیا

**(1745)** عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِیْ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِیْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنٰى "خَبُثَتْ": غَثَتْ، وَهُوَ مَعْنٰى: "لَقِسَتْ" وَلٰكِنْ كَرِهَ لَفْظَ الْخُبْثِ .

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: کوئی شخص یہ ہرگز نہ کہے: میرا نفس خبیث ہوگیا ہے' بلکہ اسے یہ کہنا چاہئے: میرا نفس کاہل ہوگیا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

1743- اخرجہ احمد (2/6554) وابوداؤد (5005) والترمذی (2862)

1745- اخرجہ احمد (9/24298) والبخاری (6179) ومسلم (2250) وابوداؤد (4979) والنسائی (1049) وابن حبان (7524) والطبرانی (2633)



امام نووی ؒ فرماتے ہیں: "خبثت اور غثت" کے بارے میں علماء کا قول ہے: ان دونوں سے مراد ہے "جی کا متلانا" لیکن اس مفہوم کی ادائیگی کے لیے لفظ خبثت کا استعمال درست نہیں ہے۔

## 330- بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا

### باب: انگور کو "کرم" کا نام دینا مکروہ ہے

**(1746)** عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ، فَاِنَّ الْكَرْمَ الْمُسْلِمُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ .
وَفِیْ رِوَايَةٍ: "فَاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ" . وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ: "يَقُوْلُوْنَ الْكَرْمُ، اِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ" .

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: انگور کو "کرم" نہ کہو کیونکہ "کرم" مسلمان ہوتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "کرم" مومن کا دل ہے۔

بخاری ؒ اور مسلم ؒ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگ اسے "کرم" کہتے ہیں جبکہ "کرم" مومن کا دل ہے۔

**(1747)** وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُوْلُوْا: الْكَرْمُ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: الْعِنَبُ، وَالْحَبَلَةُ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .
"اَلْحَبَلَةُ": بِفَتْحِ الْحَاءِ وَالْبَاءِ، وَيُقَالُ اَيْضًا بِاِسْكَانِ الْبَاءِ .

✧✧ حضرت وائل بن حجر ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (انگور کو) "کرم" نہ کہو بلکہ "عنب یا حبلہ" کہو۔ اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی ؒ فرماتے ہیں: "الحبلة" میں حاء پر زبر اور با ساکن ہے البتہ باء پر زبر بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

## 331- بَابُ النَّهْیِ عَنْ وَصْفِ مُحَاسِنِ الْمَرْاَةِ لِرَجُلٍ اِلَّا اَنْ يَّحْتَاجَ اِلٰى ذٰلِكَ لِغَرَضٍ شَرْعِیٍّ كَنِكَاحِهَا وَنَحْوِهٖ

### باب: کسی عورت کی خوبصورتی' کسی مرد کے سامنے بیان کرنا منع ہے' ماسوائے اس صورت کے کہ نکاح وغیرہ جیسی کسی شرعی غرض کے لیے اس کی ضرورت ہو

1746- اخرجہ احمد (3/9984) والبخاری (6182) ومسلم (2247) وابوداؤد (4974) وعبدالرزاق (20937) وابن حبان (5832)

1747- اخرجہ مسلم (2238) والبخاری (795) والدارمی (2114) وابن حبان (5831) والطبرانی (14/22)

**(1748)** عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُبَاشِرِ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ، فَتَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی عورت کسی عورت کے پاس ہو تو پھر وہ اس عورت کا تذکرہ اپنے شوہر کے سامنے یوں نہ کرے جیسے وہ مرد اسے دیکھ رہا ہو۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

## 332- بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْاِنْسَانِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ بَلْ يَجْزِمُ بِالطَّلَبِ

### باب: آدمی کا یہ کہنا: ''اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت کردے'' مکروہ ہے بلکہ آدمی کو پورے یقین کے ساتھ مانگنا چاہئے

**(1749)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ، لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ، فَاِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: "وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ اَعْطَاهُ".

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت کردے اے اللہ! اگر تو چاہے تو میرے اوپر رحم کر! آدمی کو مانگتے ہوئے پرعزم رہنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کرسکتا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں آدمی کو پورے عزم کے ساتھ اور مکمل رغبت کے ساتھ مانگنا چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی چیز دینا مشکل نہیں ہے۔

**(1750)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ، وَلَا يَقُوْلَنَّ: اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ، فَاَعْطِنِيْ، فَاِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص دعا مانگے تو وہ پورے یقین کے ساتھ مانگے اور یہ ہرگز نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا کردے! کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔

---

1748- اخرجہ احمد (1/3609) والبخاری (5240) وابوداؤد (2150) والترمذی (2801) والنسائی (9231) وابن حبان (4160) وابن ابی شیبۃ (397/4) والطیالسی (368) والطبرانی (10419) وابویعلی (5083) والبیہقی (23/6)

1749- اخرجہ مالک (494) واحمد (3/7318) والبخاری (6339) ومسلم (2679) والترمذی (3508) والنسائی (582) وابن حبان (896) وابن ماجہ (3854) وابن ابی شیبۃ (199/10)

1750- اخرجہ احمد (4/11980) والبخاری (6338) ومسلم (2678) والنسائی (584) وابن ابی شیبۃ (198/10)



یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

## 333- بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ: مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشَآءَ فُلَانٌ

### باب: یہ کہنا مکروہ ہے: ''جو اللہ چاہے اور جو فلاں چاہے''

**(1751)** عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ ؛ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ". رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں یہ نہ کہو: جو اللہ چاہے اور جو فلاں شخص چاہے بلکہ یہ کہو: جو اللہ چاہے پھر جو فلاں چاہے۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے صحیح اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

## 334- بَابُ كَرَاهَةِ الْحَدِيْثِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ

### باب: عشاء کی نماز کے بعد گفتگو کرنا مکروہ ہے

وَالْمُرَادُ بِهِ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ يَكُوْنُ مُبَاحًا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْوَقْتِ، وَفِعْلُهُ وَتَرْكُهُ سَوَاءٌ. فَاَمَّا الْحَدِيْثُ الْمُحَرَّمُ اَوِ الْمَكْرُوْهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْوَقْتِ، فَهُوَ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ اَشَدُّ تَحْرِيْمًا وَّكَرَاهَةً. وَاَمَّا الْحَدِيْثُ فِي الْخَيْرِ كَمُذَاكَرَةِ الْعِلْمِ وَحِكَايَاتِ الصَّالِحِيْنَ، وَمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ، وَالْحَدِيْثِ مَعَ الضَّيْفِ، وَمَعَ طَالِبِ حَاجَةٍ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ، فَلَا كَرَاهَةَ فِيْهِ، بَلْ هُوَ مُسْتَحَبٌّ، وَكَذَا الْحَدِيْثُ لِعُذْرٍ وَّعَارِضٍ لَا كَرَاهَةَ فِيْهِ. وَقَدْ تَظَاهَرَتِ الْاَحَادِيْثُ الصَّحِيْحَةُ عَلٰى كُلِّ مَا ذَكَرْتُهُ.

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث سے مراد وہ کلام ہے جو ان اوقات میں کرنا یا دیگر اوقات میں کرنا مباح ہو اور اسے کرنا یا نہ کرنا برابر ہو۔ جہاں تک حرام گفتگو کا تعلق ہے تو جو دیگر اوقات میں حرام ہوتی ہے تو اس وقت اس کی حرمت زیادہ شدید ہوگی۔ جہاں تک بھلائی سے متعلق گفتگو کا تعلق ہے جیسے علمی مذاکرات یا صالحین کی حکایت بیان کرنا یا اچھے اخلاق کے بارے میں گفتگو کرنا یا مہمان کے ساتھ گفتگو کرنا یا ضرورت مند کے ساتھ گفتگو کرنا یا اس طرح کے دیگر معاملات تو اس میں کوئی کراہت نہیں ہے بلکہ ایسا کرنا مستحب ہے۔ اسی طرح کسی عذر یا عارض کے بارے میں گفتگو کرنے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

ہم نے جس چیز کا بھی تذکرہ کیا اس کے بارے میں مختلف مستند احادیث موجود ہیں۔

**(1752)** عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

1751- اخرجہ احمد (9/23325) وابوداؤد (4980) والنسائی (985) والبیہقی (216/3)

1752- اخرجہ احمد (7/19814) والبخاری (541) ومسلم (647) وابوداؤد (398) والترمذی (168) والنسائی (494)

﴿﴾ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے پہلے سونے اور گفتگو کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**(1753)** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: "اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ؟ فَاِنَّ عَلٰى رَاْسِ مِئَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ الْيَوْمَ اَحَدٌ" ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری زندگی کے آخری دنوں میں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیر لیا تو ارشاد فرمایا: تم لوگ آج کی اس رات کے بارے میں یہ بات جان لو۔ آج سے ٹھیک ایک سو سال کے بعد کوئی بھی ایسا شخص زندہ نہیں رہے گا جو اس وقت روئے زمین پر موجود ہے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1754)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُمُ انْتَظَرُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَهُمْ قَرِيْبًا مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى بِهِمْ - يَعْنِيْ: الْعِشَاءَ - ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ: "اَلَا اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا، ثُمَّ رَقَدُوْا، وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ" ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ وہ لوگ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے۔ آپ نصف رات کے قریب تشریف لائے انہیں نماز پڑھائی (انہیں عشاء کی نماز پڑھائی) پھر آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: خبردار! لوگ نماز ادا کر چکے ہیں اور سو چکے ہیں اور تم لوگ جب سے نماز کا انتظار کر رہے ہو نماز کی حالت میں شمار ہوئے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 335-بَابُ تَحْرِيْمِ امْتِنَاعِ الْمَرْاَةِ مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا اِذَا دَعَاهَا وَلَمْ يَكُنْ لَّهَا عُذْرٌ شَرْعِيٌّ

### باب: جب کسی عورت کا شوہر اسے بلائے اور اس عورت کے پاس کوئی شرعی عذر نہ ہو تو اس کا اپنے شوہر کے بستر پر جانے سے انکار کرنا حرام ہے

**(1755)** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ، فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

1753- اخرجہ احمد (2/5621) والبخاری (116) وابوداؤد (4348) والترمذی (2258) والنسائی (5871) وابن حبان (2989) وعبدالرزاق (20534) والطبرانی (13110)



وَفِيْ رِوَايَةٍ: "حَتّٰى تَرْجِعَ" ۔

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کرے اور وہ شوہر اس پر ناراض ہو تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس وقت تک کرتے رہتے ہیں، جب تک وہ عورت واپس نہ آ جائے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

## 336-بَابُ تَحْرِيْمِ صَوْمِ الْمَرْاَةِ تَطَوُّعًا وَّزَوْجُهَا حَاضِرٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

### باب: شوہر کی موجودگی میں، عورت کا نفلی روزہ رکھنا حرام ہے البتہ اگر وہ اجازت دے (تو روزہ رکھ سکتی ہے)

**(1756)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، وَلَا تَاْذَنَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے شوہر کی موجودگی میں، اس کی اجازت کے بغیر، کوئی عورت روزہ نہ رکھے۔ اور اس کے حکم کے بغیر، اس کی کمائی میں سے کچھ خرچ نہ کرے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

## 337-بَابُ تَحْرِيْمِ رَفْعِ الْمَاْمُوْمِ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ اَوِ السُّجُوْدِ قَبْلَ الْاِمَامِ

### باب: امام سے پہلے، مقتدی کا رکوع یا سجدے سے سر اٹھانا حرام ہے

**(1757)** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ! اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص امام سے پہلے (رکوع یا سجدے سے) سر اٹھا لیتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا؟ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی شکل میں تبدیل کر دے۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

## 338-بَابُ كَرَاهَةِ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْخَاصِرَةِ فِي الصَّلٰوةِ

### باب: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا مکروہ ہے

1757- اخرجہ احمد (2/7537) والبخاری (691) ومسلم (327) وابوداؤد (623) والترمذی (582) والنسائی (827) وابن ماجہ (961) والدارمی (1316) ابن خزیمہ (1600) والبیہقی (93/2) واخرجہ ابن حبان (2283)

(1754) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَصْرِ فِی الصَّلٰوةِ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھ کر (کھڑے ہونے) سے منع کیا ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

## 339- بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَنَفْسِهٖ تَتُوْقُ اِلَيْهِ اَوْ مَعَ مُدَافَعَةِ الْاَخْبَثَيْنِ: وَهُمَا الْبَوْلُ وَالْغَائِطُ

### باب: جب نفس کو کھانے کی طلب ہو نماز پڑھنا مکروہ ہے اسی طرح دو خبیث چیزوں یعنی پیشاب اور پاخانہ کی حاجت کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے

(1755) عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ''لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ، وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ'' ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کھانا آ جائے تو اس وقت نماز نہیں پڑھی جائے گی اور اس وقت بھی نہیں جب قضائے حاجت کی ضرورت پیش آ رہی ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 340- بَابُ النَّهْیِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَآءِ فِی الصَّلٰوةِ

### باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کی ممانعت

(1756) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِیْ صَلٰوتِهِمْ!'' فَاشْتَدَّ قَوْلُهٗ فِیْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ: ''لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ، اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ!'' ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ نماز کے وقت آسمان کی طرف نگاہیں اٹھاتے ہیں۔ آپ نے اس بارے میں شدت کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: یا تو وہ لوگ اس سے

1754- اخرجہ احمد (3/7178) والبخاری (1219) ومسلم (545) وابوداؤد (947) والترمذی (383) والنسائی (889) وابن حبان (2285) وابن خزیمۃ (908) وابن الجارود (220) والحاکم (1/974) والدارمی (1428) والطیالسی (2500) والبیہقی (287/2)

1755- اخرجہ مسلم (560) وابوداؤد (89) والحاکم (1/599)

1756- اخرجہ احمد (4/12429) والبخاری (750) وابوداؤد (913) والنسائی (1192) وابن ماجہ (1044) وابن حبان (2284) وابن خزیمۃ (475) والطیالسی (2019) والدارمی (1302) والبیہقی (282/2)



باز آ جائیں گے یا ان کی نگاہ ختم کر دی جائے گی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 341- بَابُ كَرَاهَةِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوةِ لِغَيْرِ عُذْرٍ

### باب: نماز میں کسی عذر کے بغیر اِدھر اُدھر دیکھنا مکروہ ہے

(1761) عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوةِ، فَقَالَ: ''هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ'' ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ اچک لینا ہے جس کے ذریعے شیطان آدمی کی نماز کے اُچک لیتا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(1762) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوةِ، فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ، فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ، فَفِی التَّطَوُّعِ لَا فِی الْفَرِيْضَةِ'' ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: ''حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ'' ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نماز کے دوران اِدھر اُدھر توجہ کرنے سے بچو کیونکہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر توجہ کرنا ہلاکت ہے۔ اگر بہت ضروری ہو تو نفل نماز میں ایسا کر لو فرض نماز میں ایسا نہ کرو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

## 342- بَابُ النَّهْیِ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَى الْقُبُوْرِ

### باب: قبر کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت

(1763) عَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ كَنَّازِ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ''لَا تُصَلُّوْا اِلَى الْقُبُوْرِ، وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا'' ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قبروں پر نہ بیٹھو اور ان کی طرف

1761- اخرجہ احمد (9/24800) والبخاری (751) وابوداؤد (910) والترمذی (590) والنسائی (1195) وابن حبان (2287) وابن خزیمۃ (484) والبیہقی (281/2)

1762- اخرجہ الترمذی (591)

1763- اخرجہ احمد (6/17215) ومسلم (972) وابوداؤد (3229) والترمذی (1052) والنسائی (759) وابن حبان (1320) وابن خزیمۃ (794) والحاکم (3/4969) والبیہقی (435/2)

(رخ کر کے) نماز نہ پڑھو۔
اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 343-بَابُ تَحْرِيْمِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّىْ

### باب: نمازی کے آگے سے گزرنا حرام ہے

**(1764)** عَنْ اَبِی الْجُهَيْمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّىْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ"، قَالَ الرَّاوِیْ: لَا اَدْرِیْ قَالَ: اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا، اَوْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ پتہ چل جائے کہ اسے کتنا گناہ ملے گا تو اس کے لیے چالیس تک وہیں کھڑے رہنا نمازی کے آگے سے گزرنے سے زیادہ بہتر ہوگا۔
(راوی) کہتے ہیں، مجھے نہیں معلوم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن کہا، چالیس ماہ یا چالیس برس۔
یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

## 344-بَابُ كَرَاهَةِ شُرُوْعِ الْمَاْمُوْمِ فِىْ نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوْعِ الْمُؤَذِّنِ فِىْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ سِوَآءً كَانَتِ النَّافِلَةُ سُنَّةَ تِلْكَ الصَّلٰوةِ اَوْ غَيْرَهَا

### باب: جب موذن نماز کے لئے اقامت شروع کر چکا ہو اس کے بعد مقتدی کے لئے نفل شروع کرنا حرام ہے خواہ وہ نفل اس نماز کی سنتیں ہوں یا اس کے علاوہ اور کوئی اور ہوں

**(1765)** عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو صرف فرض نماز ہی پڑھی جاسکتی ہے۔
اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

---

1764-اخرجہ مالک (365) واحمد (6/17548) والبخاری (510) وابو داؤد (701) والترمذی (336) والنسائی (755) وابن ماجہ (944) والدارمی (4616) وعبدالرزاق (2322) وابن حبان (2366) وابن ابی شیبۃ (282/1) وابو عوانۃ (44/2) وابن خزیمۃ (813) والبیہقی (268/2)

1765-اخرجہ احمد (3/8631) ومسلم (710) وابو داؤد (1266) والترمذی (421) والنسائی (864) وابن ماجہ (1151) والدارمی (1448) وابن حبان (2193) والطبرانی (21) وابن خزیمۃ (1151) وعبدالرزاق (3987) وابو عوانۃ (32/1) وابن ابی شیبۃ (77/2) والبیہقی (482/2)



## 345-بَابُ كَرَاهَةِ تَخْصِيْصِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ اَوْ لَيْلَتِهٖ بِصَلَاةٍ مِنْ بَيْنَ اللَّيَالِىْ

### باب: جمعہ کے دن کو روزہ رکھنا کے لئے یا اس کی رات کو نفل ادا کرنے کے لئے مخصوص کرنا مکروہ ہے

**(1766)** عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَخُصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِىْ، وَلَا تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِىْ صَوْمٍ يَّصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، صرف جمعہ کی رات کو نوافل کی ادائیگی کے لیے مخصوص نہ کرو اور صرف جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لیے مخصوص نہ کرو، سوائے اس کے کہ، کسی شخص کے (معمول کے) روزہ میں (جمعہ کا دن آ جائے)
اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1767)** وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "لَا يَصُوْمَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، کوئی شخص (صرف) جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے (بلکہ) اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1768)** وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرًا رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعے کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔
امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**(1769)** وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِیَ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: "اَصُمْتِ اَمْسِ؟" قَالَتْ: لَا، قَالَ: "تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَصُوْمِىْ غَدًا؟" قَالَتْ: لَا. قَالَ: "فَاَفْطِرِىْ".

---

1766-مسلم (148/1144)

1767-اخرجہ احمد (3/9458) والبخاری (2158) ومسلم (1144) وابو داؤد (2420) والترمذی (743) وابن ماجہ (1723) وابن حبان (3614) وابن خزیمۃ (2159) وابن ابی شیبۃ (43/3) وعبدالرزاق (7805) والبیہقی (302/4)

1768-اخرجہ البخاری (1984) ومسلم (1143) والنسائی (2745) وابن ماجہ (1724)

1769-اخرجہ احمد (10/26817) والبخاری (1986) وابو داؤد (2422) والنسائی (4/2753) وبن حبان (3611) وابن خزیمۃ (2162) وابن ابی شیبۃ (44/3) والبیہقی (302/4)

⟡ سیّدہ ام المومنین سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن ان کے ہاں تشریف لائے انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا تم نے کل روزہ رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے عرض کی' نہیں! تو آپ نے فرمایا: کیا تم کل روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: نہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم روزہ کھول دو۔

## 346-بَابُ تَحْرِيمِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ وَهُوَ اَنْ يَّصُوْمَ يَوْمَيْنِ اَوْ اَكْثَرَ وَلَا يَاْكُلَ وَلَا يَشْرَبَ بَيْنَهُمَا

### باب: روزوں میں صوم وصال حرام ہے اور وہ یہ ہے: دو دن یا اس سے زیادہ اس طرح روزہ رکھا جائے کہ اس کے درمیان کچھ کھایا پیا نہ جائے

**(1770)** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

⟡ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے صوم وصال سے منع کیا ہے۔
یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1771)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ . قَالُوْا: اِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: "اِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ، اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ .

⟡ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے صوم وصال سے منع کیا' تو صحابہ کرام نے عرض کی' آپ خود تو صوم وصال رکھتے ہیں' تو آپ نے فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں' مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔
یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔ یہ الفاظ بخاری شریف کے ہیں۔

## 347-بَابُ تَحْرِيمِ الْجُلُوْسِ عَلٰى قَبْرٍ

### باب: قبر پر بیٹھنا حرام ہے

**(1772)** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَاَنْ يَّجْلِسَ

1770-اخرجہ مالک (671) واحمد (3/10699) والبخاری (1965) ومسلم (1103) وابوداؤد وعبدالرزاق (7754) وابن حبان (3575) وابن خزیمۃ (2071) والدارمی (1703) والحمیدی (1009) وابن ابی شیبۃ (82/3) والبیہقی (282/4)

1771-اخرجہ احمد (2/6133) والبخاری (1922) ومسلم (1102) وابوداؤد (2360)

1772-اخرجہ احمد (3/8114) ومسلم (971) وابو داؤد (3228) والنسائی (2043) وابن ماجہ (1566) وابن حبان (3166) والطیالسی (2544) وعبدالرزاق (6511) وابن ابی شیبۃ (339/3) والبیہقی (79/4)



اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ، فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

⟡ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: انسان کا کسی ایسے انگارے پر بیٹھ جانا، جو اس کے کپڑوں کو جلا دے اور اس کی جلد کو خراب کر دے، قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔
اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 348-بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَجْصِيصِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ

### باب: قبر کو پختہ کرنا اور اس کو تعمیر کرنا منع ہے

**(1773)** عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ، وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

⟡ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے، ان پر بیٹھنے، اور ان پر کوئی عمارت تعمیر کرنے سے منع کیا ہے۔
اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 349-بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ اِبَاقِ الْعَبْدِ مِنْ سَيِّدِهٖ

### باب: غلام کا اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگ جانا شدید حرام ہے

**(1774)** عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

⟡ حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو غلام مفرور ہو جائے' اس کا ذمہ (یعنی معاشرتی حقوق) باقی نہیں رہے گا۔
اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1775)** وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ، لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .
وَفِيْ رِوَايَةٍ: "فَقَدْ كَفَرَ" .

⟡ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی غلام مفرور ہو جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

1773-اخرجہ احمد (5/15286) ومسلم (970) وابو داؤد (3225) والترمذی (1054) والنسائی (2026) وابن ماجہ (1563) وابن حبان (3162) وعبدالرزاق (6488) وابن ابی شیبۃ (339/3) والحاکم (1/1370) والبیہقی (4/4)

1774-اخرجہ احمد (7/19176) ومسلم (69)

1775-اخرجہ احمد (7/19262) ومسلم (68) وابوداؤد (4360) والنسائی (4060)

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔

## 350-بَابُ تَحْرِيْمِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ

### باب: حدود میں سفارش کرنا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِئَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (النور: 2).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''زنا کرنے والی عورتیں اور زنا کرنے والے مرد' تم ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور اللہ تعالیٰ کے دین (کے حکم) کے بارے میں ان دونوں پر ترس نہ کھاؤ اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو''۔

**(1776)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ، فَقَالُوْا: مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوْا: وَمَنْ يَّجْتَرِءُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى؟!" ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: "اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ، وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ، اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ؟!" فَقَالَ اُسَامَةُ: اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: ثُمَّ اَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا.

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں قریش ایک مخزومی عورت کی وجہ سے بہت پریشان ہوئے۔ اس نے چوری کی تھی انہوں نے کہا اس عورت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کون بات کر سکتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: یہ جرأت صرف اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کر سکتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے محبوب ہیں۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں بات کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ کی ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو۔ پھر آپ کھڑے ہوئے آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے جب ان میں سے کسی بڑے خاندان کا فرد چوری کرتا تھا تو اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب ان میں سے کوئی کمزور حیثیت کا شخص چوری کرتا تھا تو اس پر حد جاری کر دیتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ نے چوری کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کٹوا دیتا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کے چہرے مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا اور آپ نے فرمایا: کیا تم اللہ کی ایک



حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ میرے لئے دعائے مغفرت کریں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

## 351-بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّغَوُّطِ فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ وَظِلِّهِمْ وَمَوَارِدِ الْمَاءِ وَنَحْوِهَا

### باب: لوگوں کے راستے میں یا سائے میں پاخانہ کرنے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب: 58).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کسی وجہ کے بغیر اذیت دیتے ہیں وہ اپنے سر بہتان اور بڑا گناہ لیتے ہیں''۔

**(1777)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ" قَالُوْا: وَمَا اللَّاعِنَانِ؟ قَالَ: "الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو لعنتی کاموں سے بچو۔ لوگوں نے دریافت کیا: وہ دو لعنتی کام کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا: لوگوں کے راستے میں یا ان کے سائے میں قضائے حاجت کرنا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 352-بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ وَنَحْوِهٖ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

### باب: کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب وغیرہ کرنا

**(1778)** عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 353-بَابُ كَرَاهَةِ تَفْضِيْلِ الْوَالِدِ بَعْضَ اَوْلَادِهٖ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْهِبَةِ

### باب: باپ کا اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو امتیازی طور پر کوئی چیز ہبہ کرنا

1777- اخرجہ احمد (3/8862) ومسلم (269) وابوداؤد (25) وابن حبان (1415) والحاکم (1/1664) وابوعوانۃ (194/1) وابن خزیمۃ (67) وابن الجارود (33) والبیہقی (97/1)

1778- اخرجہ احمد (5/14783) ومسلم (281) والنسائی (35) وابن ماجہ (343) وابن حبان (1250) وابوعوانۃ (216/1) وابن ابی شیبۃ (141/1) والبیہقی (97/1)

(1779) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا؟" فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَارْجِعْهُ".

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ؟" قَالَ: لَا، قَالَ: "اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ" فَرَجَعَ اَبِيْ، فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا بَشِيْرُ اَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا؟" فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: "اَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هٰذَا؟" قَالَ: لَا، قَالَ: "فَلَا تُشْهِدْنِيْ اِذًا فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ".

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "لَا تُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ".

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "اَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ!" ثُمَّ قَالَ: "اَيَسُرُّكَ اَنْ يَكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟" قَالَ: بَلٰى، قَالَ: "فَلَا اِذًا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر ؓ بیان کرتے ہیں' ان کے والد انہیں لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی' میں نے اپنے بیٹے کو ایک غلام ہبہ کے طور پر دے دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنے سب بچوں کو اسی کی مانند دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے واپس لے لو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا' کیا تم نے اپنے تمام بچوں کے ساتھ ایسا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے بارے میں انصاف سے کام لو۔

میرے والد واپس آئے اور انہوں نے وہ عطیہ واپس لے لیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بشیر! کیا تمہارے اس کے علاوہ اور بچے بھی ہیں۔ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا' کیا تم نے ہر ایک کو اس کی مانند دیا ہے۔ انہوں نے عرض کی نہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس بارے میں مجھے اپنا گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں کسی زیادتی کے بارے میں گواہ نہیں بن سکتا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم زیادتی کے حوالے سے مجھے گواہ نہ بناؤ۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے علاوہ کسی اور کو اس کا گواہ بنالو۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ وہ سب تمہارے ایک جیسے فرمانبردار رہوں؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا: پھر اس طرح نہ کرو۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

1779- اخرجہ احمد (6/18406) ومسلم (1623) والنسائی (3695) وابوداؤد (3538) وابن ماجہ (2358) وابن حبان (5097) وعبدالرزاق (16491) والحمیدی (922) والترمذی (1367) وابن ابی شیبۃ (220/11) ومالک (1473) والدارقطنی (42/3) والبیہقی (177/6)



## 354- بَابُ تَحْرِيْمِ اِحْدَادِ الْمَرْاَةِ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرَةَ اَيَّامٍ

## باب: کسی عورت کا کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے البتہ وہ اپنے شوہر پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی

(1780) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةُ خَلُوْقٍ اَوْ غَيْرِهٖ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: "لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا".

قَالَتْ زَيْنَبُ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا، فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: "لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ سیّدہ زینب ؓ فرماتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ ام حبیبہ ؓ کے والد حضرت ابوسفیان ؓ کا جب انتقال ہوا تو اس کے (چند دن بعد) میں سیّدہ ام حبیبہ ؓ سے ملنے کے لئے گئی انہوں نے خوشبو منگوائی۔ جس میں زعفرانی رنگ شامل تھا۔ ایک کنیز نے اسے تیل میں ملا کر سیّدہ ام حبیبہ ؓ کے رخساروں پر لگا دیا پھر سیّدہ ام حبیبہ ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اس خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو، منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔ البتہ اپنے شوہر کا سوگ چار ماہ دس دن تک کرے گی۔

سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ ؓ فرماتی ہیں' جب (نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ) سیّدہ زینب بنت جحش ؓ کے بھائی کا انتقال ہوا تو انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور تھوڑی سی لگا لی پھر فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو استعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو، منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے البتہ اپنے شوہر کا سوگ چار ماہ دس دن تک کرے گی۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

1780- اخرجہ مالک (1268) واحمد (10/26816) والبخاری (1280) ومسلم (1486) وابوداؤد (2299) والترمذی (1195) وابن حبان (4303) والطبرانی (420/23) والبیہقی (437/7)

## 355- بَابُ تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِيْ وَتَلَقِّي الرُّكْبَانِ وَالْبَيْعِ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَالْخِطْبَةِ عَلٰى خِطْبَتِهٖ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ اَوْ يَرُدَّ

باب: شہری شخص کا دیہاتی سے سودا کرنا (منڈی سے پہلے سواروں سے مل لینا) اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنا' اس کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام بھیجنا' حرام ہے' البتہ اگر وہ بھائی اجازت دے' یا اپنا پیغام واپس لے (تو اس کی اجازت ہے)

**(1781)** عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شہری شخص کسی دیہاتی سے منڈی سے پہلے ہی کوئی چیز خریدے۔ اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1782)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَتَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى الْاَسْوَاقِ" ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے (تجارتی قافلے کے منڈی پہنچنے سے پہلے) سامان سے نہ ملو! یہاں تک کہ اسے بازار میں رکھ دیا جائے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1783)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَتَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ" فَقَالَ لَهٗ طَاوُوْسٌ: مَا: لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ؟ قَالَ: لَا يَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سواروں سے (منڈی سے) پہلے نہ ملو اور کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا' شہری کے دیہاتی کے ساتھ سودا کرنے سے مراد کیا ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یعنی وہ اس کا دلال نہ بنے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1784)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ

1781- اخرجہ البخاری (2161) ومسلم (1523) وابوداؤد (3440) والنسائی (4504)

1782- اخرجہ مالک (1390) واحمد (2/5204) والبخاری (2165) ومسلم (1517) وابو داؤد (3436) والنسائی (4510) وابن ماجہ (2179) وابن ابی شیبۃ (240/239/6) والبیہقی (346/5)

1783- اخرجہ البخاری (2158) ومسلم (1521) وابوداؤد (4349) والنسائی (4512) وابن ماجہ (2177)



لِّبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ، وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفَاَ مَا فِيْ اِنَائِهَا ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّيْ، وَاَنْ يَّبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْاَعْرَابِيِّ، وَاَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا، وَاَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ، وَنَهٰى عَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِيَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے سودا کرے اور ایک دوسرے کے مقابلے میں مصنوعی بولی نہ لگاؤ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے حصے کی نعمتیں بھی خود حاصل کر لے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سوداگروں سے منڈی سے باہر) ملاقات کرنے سے منع کیا ہے اور شہری شخص کا دیہاتی سے چیز خریدنے سے اور کسی عورت کا اپنی بہن کی طلاق کی شرط رکھنے سے منع کیا ہے اور اپنے بھائی کے مقابلے میں بھاؤ لگانے اور آپ نے مصنوعی بولی لگانے اور تھنوں میں دودھ روکنے (تاکہ جانور زیادہ دودھ دینے والا نظر آئے) سے منع کیا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1785)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ" ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص کسی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر اپنے نکاح کا پیغام نہ بھیجے البتہ اگر اس کا بھائی اسے اجازت دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔ یہ الفاظ "صحیح مسلم" کے ہیں۔

**(1786)** وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ، فَلَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّبْتَاعَ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَذَرَ" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

1784- اخرجہ مالک (1391) واحمد (3/10310) والبخاری (2140) ومسلم (1515) وابو داؤد (3443) والترمذی (1252) والنسائی (4508) وعبدالرزاق (14859) وابن ماجہ (2239) وابن حبان (4970) والبیہقی (318/5)

1785- اخرجہ احمد (2/4722) ومسلم (1412)

1786- اخرجہ مسلم (1414) وابن ماجہ (4246)

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے، نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث بیان کی، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر مؤمن دوسرے مؤمن کا بھائی ہے، کسی مؤمن کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ (دوسرے مؤمن) کا سودا ہو جانے کے باوجود خود سودا کرے یا (دوسرے مؤمن) کے پیغام کی موجودگی خود پیغام بھجوائے یہاں تک کہ وہ (دوسرا مؤمن) خود ہی اس (سودے یا پیغام نکاح) کو ترک کر دے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 356-بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ فِيْ غَيْرِ وُجُوْهِهِ الَّتِيْ اَذِنَ الشَّرْعُ فِيْهَا

### باب: شریعت نے جن صورتوں کی اجازت دی ہے اس کے علاوہ کسی اور طریقے سے مال ضائع کرنے کی ممانعت

**(1787)** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا: فَيَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ، وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ: قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَتَقَدَّمَ شَرْحُهٗ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ہمارے لئے تین چیزوں سے راضی ہے اور اس نے تمہارے لئے تین چیزوں کو ناپسند کیا ہے۔ وہ تمہارے لئے اس بات سے راضی ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تم فرقوں میں تقسیم نہ ہو جاؤ اور اس نے تمہارے لئے فضول بحث، بکثرت مانگنے اور مال ضائع کرنے کو ناپسندیدہ کیا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ اس کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

**(1788)** وَعَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: اَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِيْ كِتَابٍ اِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ"، وَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ، وَاِضَاعَةِ الْمَالِ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ، وَوَاْدِ الْبَنَاتِ، وَمَنْعٍ وَّهَاتِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَسَبَقَ شَرْحُهٗ.

✧✧ ورّاد، جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب ہیں، بیان کرتے ہیں، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھوایا کہ نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے:

1787- اخرجہ مالک (1863) واحمد (3/8342) ومسلم (1715) وابن حبان (4560) والبیہقی (163/8)



"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کی بادشاہی ہے اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ! جسے تو دینا چاہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نہ دینا چاہے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ تیرے مقابلے میں کسی کی کوشش کام نہیں آسکتی"۔

انہوں نے یہ بھی خط میں لکھا: نبی اکرم ﷺ نے فضول بحث کرنے مال ضائع کرنے، بکثرت مانگنے، ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے اور غیر شرعی لین دین سے منع کیا ہے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔ اس کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

## 357-بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِشَارَةِ اِلٰى مُسْلِمٍ بِسِلَاحٍ وَّنَحْوِهٖ سَوَآءٌ كَانَ جَادًّا اَوْ مَازِحًا، وَالنَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُوْلًا

### باب: کسی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا منع ہے خواہ وہ سنجیدگی کے عالم میں ہو یا مزاح کے طور پر ہو، اسی طرح ننگی تلوار لے کر (کسی کے سامنے آنا) منع ہے

**(1789)** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يُشِرْ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ، فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ، فَيَقَعَ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ، فَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى يَنْزِعَ، وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ".

قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَنْزِعُ" ضُبِطَ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ مَعَ كَسْرِ الزَّايِ، وَبِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ مَعَ فَتْحِهَا، وَمَعْنَاهُمَا مُتَقَارِبٌ، وَمَعْنَاهُ بِالْمُهْمَلَةِ يَرْمِيْ، وَبِالْمُعْجَمَةِ اَيْضًا يَرْمِيْ وَيُفْسِدُ. وَاَصْلُ النَّزْعِ: الطَّعْنُ وَالْفَسَادُ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی شخص ہتھیار کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا، ہو سکتا ہے شیطان اس کے ہاتھ سے چھڑوا دے اور وہ شخص جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے بھائی کی طرف لوہے کے ہتھیار کے ذریعے اشارہ کرے گا تو فرشتے اس پر لعنت کریں گے یہاں تک کہ وہ اسے رکھ دے اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "ینزع" میں ع مہملہ ہے اور زاء کے نیچے کسرہ ہے۔ یہ لفظ غ معجمہ کے ساتھ بھی مروی ہے اور اس پر زبر ہے۔ ع اور غ کے ساتھ اس لفظ کا معنی ایک ہی مراد لیا جا سکتا ہے کیونکہ اگر یہ لفظ ع

1789- اخرجہ احمد (3/7481) ومسلم (2616) والترمذی (2169) وابن حبان (5944) والبیہقی (23/8)

کے ساتھ ہو تو اس کا مطلب ہے ''پھینکنا ہے'' اور اگر غ کے ساتھ بھی پھینکنے اور فساد کرنے کا معنیٰ میں آتا ہے لیکن لغت میں کا اصل معنی ہے ''نیزہ مارنا اور فساد کرنا''۔

**(1790)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" ۔

✧✧ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم نے اس بات سے منع کیا ہے: ننگی تلوار پکڑ کر کسی کے سامنے آیا جائے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ اور امام ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی ؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

## 358-بَابُ كَرَاهَةِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ اِلَّا لِعُذْرٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةِ

### باب: اذان ہو جانے کے بعد' فرض نماز ادا کی جانے سے پہلے کسی عذر کے بغیر مسجد سے باہر جانا مکروہ ہے

**(1791)** عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِيْ، فَاَتْبَعَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ ابوالشعثاء بیان کرتے ہیں' ہم لوگ حضرت ابوہریرہ ؓ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ موذن نے اذان دی تو ایک شخص مسجد میں سے اٹھا اور باہر چلا گیا۔ حضرت ابوہریرہ ؓ اسے جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے جب وہ مسجد سے باہر نکل گیا تو حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

## 359-بَابُ كَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ لِغَيْرِ عُذْرٍ

### باب: کسی عذر کے بغیر ریحان (نامی خوشبو) کو واپس کرنا مکروہ ہے

**(1792)** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ، فَلَا يَرُدَّهُ، فَاِنَّهُ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ، طَيِّبُ الرِّيْحِ" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

1790- اخرجہ احمد (5/14205) وابوداؤد (2588) والترمذی (2170) وابن حبان (5946) والحاکم (4/7785) والطیالسی (1759)

1791- اخرجہ مسلم (655) والترمذی (204) والنسائی (692) وابن ماجہ (733)

1792- اخرجہ احمد (3/8271) ومسلم (2253) وابوداؤد (4172) والنسائی (5274) وابن حبان (5109) والبیہقی (245/3)



✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو ریحان (خوشبو) دی جائے وہ اسے واپس نہ کرے۔ کیونکہ یہ اٹھانے میں ہلکی ہے اور اس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

**(1793)** وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

✧✧ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ خوشبو کا تحفہ واپس نہیں کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

## 360-بَابُ كَرَاهَةِ الْمَدْحِ فِي الْوَجْهِ لِمَنْ خِيْفَ عَلَيْهِ مُفْسَدَةٌ مِّنْ اِعْجَابٍ وَّنَحْوِهٖ، وَجَوَازِهٖ لِمَنْ اَمِنَ ذٰلِكَ فِيْ حَقِّهٖ

### باب: جس شخص کے بارے میں' خود پسندی کی وجہ سے' فساد کا اندیشہ ہو اس کے سامنے اس کی تعریف کرنا مکروہ ہے اور جو شخص اس سے محفوظ ہو اس کے حق میں ایسا کرنا جائز ہے

**(1794)** وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُّثْنِيْ عَلٰى رَجُلٍ وَّيُطْرِيْهِ فِي الْمِدْحَةِ، فَقَالَ: "اَهْلَكْتُمْ - اَوْ قَطَعْتُمْ - ظَهْرَ الرَّجُلِ" ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

"وَالْاِطْرَاءُ": اَلْمُبَالَغَةُ فِي الْمَدْحِ ۔

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا وہ دوسرے کی تعریف کر رہا تھا وہ اس کی تعریف میں مبالغہ کر رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے ہلاک کر دیا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم نے اس کی پشت کو کاٹ دیا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی ؒ فرماتے ہیں: لفظ "الاطرآء" سے مراد ہے: کسی کی تعریف میں مبالغہ آرائی سے کام لینا۔

**(1795)** وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَثْنٰى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَيْحَكَ! قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ" يَقُوْلُهُ مِرَارًا: "اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا لَّا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: اَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا اِنْ كَانَ يَرٰى اَنَّهُ كَذٰلِكَ وَحَسِيْبُهُ اللّٰهُ، وَلَا يُزَكّٰى

1793- اخرجہ البخاری (2582) والترمذی (2798)

1794- اخرجہ احمد (7/19712) والبخاری (2663) ومسلم (3001)

1795- اخرجہ احمد (7/20484) والبخاری (2662) ومسلم (3000) وابوداؤد (4805) وابن ماجہ (3744) وابن حبان (5766) والبخاری (33) والبیہقی (242/10) الاداب (511)

عَلَى اللّٰهِ اَحَدٌ"۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوبکرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے سامنے کسی شخص کا تذکرہ کیا گیا ایک شخص نے اس کے بارے میں اچھے الفاظ میں تعریف کی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی ہے۔ یہ بات آپ نے چند مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (پھر فرمایا) اگر کسی نے لازمی طور پر تعریف کرنی ہو تو وہ یہ کہے' فلاں شخص کے بارے میں' میں یہ گمان رکھتا ہوں' اگر وہ اس کے بارے میں ایسا ہی گمان رکھتا ہو' باقی اس کے بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے۔ کسی بھی شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاکیزہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1796)** وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ، فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، فَجَعَلَ يَحْثُو فِيْ وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ ۔ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ، فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ"۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

فَهٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ فِي النَّهْيِ، وَجَاءَ فِي الْاِبَاحَةِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ صَحِيْحَةٌ ۔

قَالَ الْعُلَمَاءُ: وَطَرِيْقُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ اَنْ يُّقَالَ: اِنْ كَانَ الْمَمْدُوْحُ عِنْدَهُ كَمَالُ اِيْمَانٍ وَّيَقِيْنٍ، وَرِيَاضَةُ نَفْسٍ، وَمَعْرِفَةٌ تَامَّةٌ بِحَيْثُ لَا يَفْتَتِنُ، وَلَا يَغْتَرُّ بِذٰلِكَ، وَلَا تَلْعَبُ بِهِ نَفْسُهُ، فَلَيْسَ بِحَرَامٍ وَّلَا مَكْرُوْهٍ، وَاِنْ خِيْفَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ، كُرِهَ مَدْحُهُ فِيْ وَجْهِهِ كَرَاهَةً شَدِيْدَةً، وَعَلٰى هٰذَا التَّفْصِيْلِ تُنَزَّلُ الْاَحَادِيْثُ الْمُخْتَلِفَةُ فِيْ ذٰلِكَ ۔ وَمِمَّا جَآءَ فِي الْاِبَاحَةِ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "اَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ" اَيْ مِنَ الَّذِيْنَ يُدْعَوْنَ مِنْ جَمِيْعِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ لِدُخُوْلِهَا ۔

وَفِي الْحَدِيْثِ الْاٰخِرِ: "لَسْتَ مِنْهُمْ": اَيْ لَسْتَ مِنَ الَّذِيْنَ يُسْبِلُوْنَ اُزُرَهُمْ خُيَلَاءَ ۔

وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "مَا رَآكَ الشَّيْطٰنُ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ"۔

وَالْاَحَادِيْثُ فِي الْاِبَاحَةِ كَثِيْرَةٌ، وَقَدْ ذَكَرْتُ جُمْلَةً مِّنْ اَطْرَافِهَا فِيْ كِتَابِ 'الْاَذْكَارِ' ۔

✧✧ ہمام بن حارث' حضرت مقداد ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عثمان غنی ؓ کی تعریف کرنا شروع کی تو حضرت مقداد ؓ گھٹنوں کے بل بیٹھے اور اس شخص کے چہرے پر کنکریاں پھینکنی شروع کر دیں۔ حضرت عثمان ؓ نے ان سے دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی پھینکو۔

1796- اخرجہ احمد (9/23884) ومسلم (3002) والبخاری (339) وابو داؤد (4804) والترمذی (2401) وابن ماجہ (2742) والطبرانی (565/20) والبیہقی (242/10)



امام نووی ؒ فرماتے ہیں: یہ احادیث ممانعت کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں اور اس کی اباحت کے بارے میں بھی کئی صحیح احادیث روایت کی گئی ہیں۔ علماء نے اس بارے میں وارد ہونے والی دونوں طرح کی احادیث میں تطبیق کی یہ صورت نکالی ہے کہ اگر ممدوح میں ایمان' یقین' مجاہدہ اور معرفت جیسی صفات موجود ہوں تو اس کی تعریف کی جاسکتی ہے البتہ اس تعریف سے اس میں خود پسندی اور غرور جیسی صفات پیدا نہ ہو جائیں۔ اگر اس طرح کے جذبات پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر کسی کی تعریف اس کے منہ پر کرنا درست نہیں ہے۔ اس معاملے میں دیگر بظاہر متضاد نظر آنے والی احادیث کو سامنے رکھا جائے گا۔ اگر ہم اس کے جواز کے بارے میں وارد ہونے والی روایات کو دیکھیں تو ان میں سے ایک یہ ہے:

نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے فرمایا تھا: مجھے امید ہے! تم بھی انہی میں سے ہوگے' یعنی ان اہل جنت میں سے جنہیں داخل ہونے کے لیے تمام دروازوں سے آنے کے لیے پکارا جائے گا۔

اسی بارے میں ایک اور روایت میں ہے: آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ سے فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں جو تکبر کے طور پر اپنا ازار لٹکاتے ہیں۔

اسی طرح آپ ﷺ نے حضرت عمر ؓ کے بارے میں فرمایا: شیطان تمہیں دیکھ کر راستہ بدل لیتا ہے۔

امام نووی ؒ فرماتے ہیں: تعریف کرنے کے بارے میں چند احادیث کو میں نے کتاب الاذکار میں بھی نقل کیا ہے۔

## 361- بَابُ كَرَاهَةِ الْخُرُوْجِ مِنْ بَلَدٍ وَّقَعَ فِيْهَا الْوَبَآءُ فِرَارًا مِّنْهُ وَكَرَاهَةِ الْقُدُوْمِ عَلَيْهِ

## باب: جس شہر میں وباء پھیل جائے' اس سے باہر نکلنا وہاں سے فرار ہونا' اس شہر میں آنا مکروہ ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ﴾ (النساء: 78).

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم جہاں کہیں بھی ہوگے موت تمہیں آجائے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہو"۔

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (البقرة: 195)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم اپنے ہاتھوں کو ہلاکت کی طرف نہ لے جاؤ"۔

**(1797)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ - اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ - فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ لِيْ عُمَرُ: اُدْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ، فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ

1797- اخرجہ مالک (1655) واحمد (1/1689) والبخاری (5729) ومسلم (2219) وابو داؤد (3103) وابن حبان (2953) وعبدالرزاق (20159) والطبرانی (268) والبیہقی (217/8)

الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَاخْتَلَفُوْا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: خَرَجْتَ لِاَمْرٍ، وَلَا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ . وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ . فَقَالَ: ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ . ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ، فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ . ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَّشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِّنْ مُّهَاجِرَةِ الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ، فَقَالُوْا: نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ، وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ، فَنَادٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي النَّاسِ: اِنِّيْ مُصَبِّحٌ عَلٰى ظَهْرٍ، فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَفِرَارًا مِّنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ! - وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ - نَعَمْ، نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ اِبِلٌ، فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَّهُ عُدْوَتَانِ، اِحْدَاهُمَا خَصْبَةٌ، وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ، اَلَيْسَ اِنْ رَّعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَاِنْ رَّعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَجَآءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ، فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِيْ من هٰذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدِمُوْا عَلَيْهِ، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ" فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَانْصَرَفَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَ"الْعُدْوَةُ": جَانِبُ الْوَادِيْ .

✧✧ حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر بن خطاب ؓ شام کی طرف تشریف لے گئے جب وہ "سرغ" کے مقام پر پہنچے تو اسلامی لشکر کے امراء ان سے ملے یعنی حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ اور ان کے ساتھی۔ ان حضرات نے حضرت عمر ؓ کو بتایا: شام میں وبا پھیل چکی ہے۔

حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر ؓ نے مجھ سے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ میں ان حضرات کو بلا کر لایا۔ حضرت عمر ؓ نے ان سے مشورہ کیا اور انہیں اس بارے میں بتایا: شام میں وبا پھیل چکی ہے (اب کیا کیا جائے؟) تو انہوں نے اس بارے میں اختلاف کیا' بعض حضرات نے یہ کہا: آپ ایک کام کے لیے نکلے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ اسے چھوڑ کر واپس چلے جائیں۔ ان میں سے بعض حضرات نے فرمایا: آپ کے ساتھ لوگوں میں سے گنتی کے منتخب لوگ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ ان کو وبا کے علاقے میں لے جائیں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: آپ حضرات میرے پاس سے تشریف لے جائیں۔

پھر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میرے پاس انصار کو بلا کر لاؤ۔ میں انہیں بلا کر لایا۔ حضرت عمر ؓ نے ان سے مشورہ کیا تو انہوں نے بھی مہاجرین کا طریقہ اختیار کیا۔ ان کے درمیان بھی اختلاف ہو گیا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: آپ میرے پاس سے تشریف لے جائیں۔



حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میرے پاس قریش کے عمر رسیدہ افراد کو بلا کر لاؤ جنہوں نے فتح مکہ کے آس پاس ہجرت کی ہو۔ میں ان حضرات کو بلا کر لایا تو ان میں سے کوئی سے دو افراد کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں تھا۔ ان سب نے متفق طور پر یہی کہا' ہم یہ سمجھتے ہیں: آپ لوگوں کو لے کر واپس چلے جائیں۔ اس باء کے علاقے میں آگے نہ جائیں۔

حضرت عمر ؓ نے لوگوں میں یہ اعلان کر دیا: کل صبح میں واپسی کے لیے روانہ ہو جاؤں گا۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے فرار ہونا چاہتے ہیں؟ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: آپ کے علاوہ اگر کسی اور نے یہ بات کہی ہوتی (اے ابوعبیدہ! تو اچھا تھا) لیکن حضرت عمر ؓ نے ان کے خلاف موقف اختیار کرنے کو ناپسند کیا (براہ راست مخالفت نہیں کی) پھر فرمایا: جی ہاں! ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی طرف جا رہے ہیں۔

آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر آپ کے پاس اونٹ ہوں' آپ ان کو لے کر ایسی وادی میں پہنچیں جس کا ایک حصہ سبز ہو اور دوسرا حصہ خشک ہو تو اگر آپ سرسبز حصے میں اپنے اونٹوں کو چراتے ہیں تو یہ بھی تقدیر الٰہی کے مطابق ہے اور اگر آپ خشک حصے میں اپنے اونٹوں کو چراتے ہیں تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ تشریف لے آئے۔ وہ کسی کام کی وجہ سے پہلے وہاں موجود نہیں تھے۔ انہوں نے فرمایا: اس بارے میں میرے پاس علم موجود ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "جب تم کسی زمین کے بارے میں سنو کہ (وہاں وبا پھیل چکی ہے) تو وہاں سے راہ فرار استعمال کرتے ہوئے باہر نہ نکلو"۔

حضرت عمر ؓ نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور وہاں سے واپس چلے گئے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

امام نووی ؒ فرماتے ہیں: یہاں "العدوۃ" سے مراد ہے وادی کا کنارہ۔

**(1798)** وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ، فَلَا تَدْخُلُوْهَا، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ، وَاَنْتُمْ فِيْهَا، فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت اسامہ بن زید ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم طاعون کے بارے میں سنو کہ یہ کسی علاقے میں ہے تو تم وہاں نہ جاؤ اور اگر یہ اس علاقے میں آ جائے جہاں تم موجود ہو تو تم وہاں سے نہ نکلو۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

1798- اخرجہ مالک (1656) واحمد (8/21822) والبخاری (3474) ومسلم (2218) والترمذی (1067) وابن حبان (2952) والطبرانی (166/1) والبیہقی (272/3)

## 362-بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَحْرِيْمِ السِّحْرِ

### باب: جادو کے حرام ہونے کی شدت (کا بیان)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ (البقرة: 102)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور سلیمان نے کفر نہیں کیا البتہ جو شیاطین تھے جنہوں نے کفر کیا' وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے''۔

**(1799)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ". قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: "الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سات ہلاک کردینے والی چیزوں سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! وہ کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا، جب کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہو۔ سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی کے دن بھاگ جانا اور غافل پاک دامن مومنہ عورتوں پر جھوٹا الزام لگانا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

## 363-بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُسَافَرَةِ بِالْمُصْحَفِ اِلٰى بِلَادِ الْكُفَّارِ اِذَا خِيْفَ وُقُوْعُهُ بِاَيْدِي الْعَدُوِّ

### باب: قرآن مجید کو ساتھ لے کر دشمن کے علاقے کی طرف سفر کرنا منع ہے جب اس کے دشمن کے ہاتھ لگنے کا اندیشہ ہو

**(1800)** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: قرآن کو لے کر دشمن کے علاقے کی طرف سفر کیا جائے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

1800-اخرجہ مالک (979) واحمد (2/5293) والبخاری (2990) ومسلم (1869) وابو داؤد (2610) وابن ماجہ (2879) وابن حبان (4715) وعبدالرزاق (9410) والحمیدی (699) والطیالسی (1855) والبیہقی (108/9)



## 364-بَابُ تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَاِنَاءِ الْفِضَّةِ فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالطَّهَارَةِ وَسَائِرِ وُجُوْهِ الْاِسْتِعْمَالِ

### باب: سونے اور چاندی کے برتنوں کو کھانے پینے وضو کرنے اور ہر طرح کے استعمال میں لانا حرام ہے

**(1801)** عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ، اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: "اِنَّ الَّذِيْ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ".

✧✧ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص چاندی یا سونے کے برتن میں کھاتا ہے یا پیتا ہے۔

**(1802)** وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ، وَالدِّيْبَاجِ، وَالشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: "هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا".

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ریشم، دیباج پہننے، سونے یا چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہوں گے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

صحیحین کی ایک روایت میں ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگ ریشم اور دیباج نہ پہنو اور سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور ان کے پیالوں میں نہ کھاؤ۔

**(1803)** وَعَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عِنْدَ نَفَرٍ مِّنَ الْمَجُوْسِ؛ فَجِيْءَ بِفَالُوْذَجٍ عَلٰى اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ، فَلَمْ يَاْكُلْهُ، فَقِيْلَ لَهُ: حَوِّلْهُ، فَحَوَّلَهُ عَلٰى اِنَاءٍ مِّنْ خَلَنْجٍ وَّجِيْءَ بِهِ فَاَكَلَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

"اَلْخَلَنْجُ": اَلْجَفْنَةُ.

1803-اخرجہ البیہقی 27/1

✧✧ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں' حضرت انس بن مالک ؓ کے ساتھ کچھ مجوسیوں کی ایک جماعت موجود تھی۔ چاندی کے برتن میں فالودہ لایا گیا۔ حضرت انس ؓ نے اسے نہیں کھایا ان سے کہا گیا: تم انہیں کسی دوسرے برتن میں منتقل کر دو۔ انہیں کسی دوسرے برتن میں منتقل کر دیا گیا وہ لایا گیا تو آپ نے فالودہ کھا لیا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو "حسن" سند کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الخلنج" کا مطلب ہے الجفنة یعنی پیالہ۔

## 365-بَابُ تَحْرِيْمِ لُبْسِ الرَّجُلِ ثَوْبًا مُّزَعْفَرًا

## باب: مرد کا زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے پہننا حرام ہے

**(1804)** عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُل. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مردوں کو زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع کیا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1805)** وَعَنْ عبد اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ، فَقَالَ: "اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا؟" قُلْتُ: اَغْسِلُهُمَا؟ قَالَ: "بَلْ اَحْرِقْهُمَا".

وَفِيْ رِوَايَةٍ، فَقَالَ: "اِنَّ هٰذَا مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھے زعفران سے رنگے ہوئے زرد کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا: کیا تمہاری والدہ نے تمہیں اس کی ہدایت کی ہے؟ میں نے عرض کی: میں ان کو دھو لیتا ہوں آپ نے فرمایا: نہیں! تم ان دونوں کو جلا دو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ کفار کے کپڑے ہیں تم انہیں نہ پہنو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 366-بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَمْتِ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ

## باب: دن بھر خاموش رہنا منع ہے

**(1806)** عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُتْمَ بَعْدَ

1804-اخرجہ احمد (4/12941) والبخاری 5846) ومسلم (2101) وابو داؤد (4179) والترمذی (2824) والنسائی (2705) وابن حبان (5465) وابو یعلی (3888) والطیالسی (2063) والبیہقی (36/5)

1805-اخرجہ احمد (2/6523) ومسلم (2077) والنسائی (5331)



احْتِلَامٍ، وَلَا صُمَاتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ". رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

قَالَ الْخَطَّابِيُّ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: كَانَ مِنْ نُسُكِ الْجَاهِلِيَّةِ الصُّمَاتُ. فَنُهُوْا فِي الْاِسْلَامِ عَنْ ذٰلِكَ وَاُمِرُوْا بِالذِّكْرِ وَالْحَدِيْثِ بِالْخَيْرِ.

✧✧ حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان یاد رکھا ہے: بالغ ہونے کے بعد کوئی یتیم نہیں ہوتا اور رات تک خاموش رہنے کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے "حسن سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**(1807)** وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: دَخَلَ اَبُوْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى امْرَاَةٍ مِّنْ اَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا: زَيْنَبُ، فَرَاٰهَا لَا تَتَكَلَّمُ. فَقَالَ: مَا لَهَا لَا تَتَكَلَّمُ؟ فَقَالُوْا: حَجَّتْ مُصْمِتَةً، فَقَالَ لَهَا: تَكَلَّمِيْ، فَاِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ، هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَكَلَّمَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت قیس بن ابو حازم ؓ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوبکر صدیق ؓ "احمس" قبیلے کی ایک خاتون کے پاس آئے جس کا نام زینب تھا۔ حضرت ابوبکر ؓ نے اسے دیکھا: وہ کوئی بات نہیں کر رہی ہے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے دریافت کیا یہ بات کیوں نہیں کر رہی؟ لوگوں نے بتایا: اس نے خاموش رہنے کی نیت کی ہے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے اس سے فرمایا: تم بات کرو کیونکہ یہ درست نہیں ہے یہ زمانہ جاہلیت کا عمل ہے تو اس نے بات چیت شروع کر دی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے' خطابی بیان کرتے ہیں: خاموشی (کا روزہ) زمانہ جاہلیت کا رواج تھا۔ اسلام میں اس سے منع کر دیا گیا اور لوگوں کو ذکر اور بھلائی کی باتیں کرنے کا حکم دیا گیا۔

## 367-بَابُ تَحْرِيْمِ اِنْتِسَابِ الْاِنْسَانِ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَتَوَلِّيْهِ اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ

## باب: انسان کا اپنے آپ کو اپنے باپ کی بجائے کسی اور طرف منسوب کرنا (یا غلام) کا خود کو اپنے آزاد کرنے والے کی بجائے کسی اور طرف منسوب کرنا حرام ہے

**(1808)** عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ یہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جان بوجھ کر (اپنے نسبی تعلق کو) اپنے والد کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب کرے' اس پر جنت حرام ہو جائے گی۔

1806-اخرجہ ابوداؤد (2873) 1807-اخرجہ البخاری (3834)

1808-اخرجہ احمد (1/1454) والبخاری (4326) ومسلم (63) وابو داؤد (5113) وابن ماجہ (2610) وابو یعلی (765) وابن حبان (415) والطیالسی (199) وابو عوانۃ (29/2) والدارمی (2530) والبیہقی (403/7)

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

(**1809**) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ، فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ اَبِيْهِ، فَهُوَ كُفْرٌ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے آباء (سے اپنے نسبی تعلق کا) انکار نہ کرو' کیونکہ جو شخص اپنے باپ سے (اپنے نسبی تعلق کا) انکار کرے گا' وہ (گویا) کافر ہو گیا۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

(**1810**) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكِ بْنِ طَارِقٍ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ، وَمَا فِیْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ، فَنَشَرَهَا فَاِذَا فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ، وَاَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ، وَفِيْهَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ، فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا، اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا . ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ، يَّسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ، فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا . وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ، اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ؛ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ" اَیْ: عَهْدُهُمْ وَاَمَانَتُهُمْ . "وَاَخْفَرَهُ": نَقَضَ عَهْدَهٗ .

"وَالصَّرْفُ": التَّوْبَةُ، وَقِيْلَ الْحِيْلَةُ . "وَالْعَدْلُ": الْفِدَاءُ .

✧✧ یزید بن شریک بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: (جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی خفیہ دستاویز ہے) اللہ کی قسم! اس کی یہ سوچ غلط ہے' ہمارے پاس صرف اللہ کی کتاب ہے اور تلوار کی میان میں موجود یہ صحیفہ ہے۔ جس میں اونٹ عمروں اور چند دیگر زخموں (کی دیت سے متعلق چند احکام تحریر ہیں) اس میں یہ بھی تحریر ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''عیر'' سے لے کر ''ثور'' تک مدینہ ''حرم'' ہے جو شخص یہاں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے اُس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہو گی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفلی عبادت قبول نہیں کرے گا۔ تمام مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ یکساں حیثیت رکھتی ہے۔ ان کا کوئی عام شخص بھی ایسا کر سکتا ہے جو شخص خود کو اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے' یا جو غلام اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور شخص کی طرف خود کو منسوب کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ' تمام فرشتوں اور انسانوں کی طرف سے لعنت ہو گی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ

1809- اخرجہ احمد (3/10815) والبخاری (6868) ومسلم (62) وابن حبان (1466) وابوعوانہ (24/1) وابن مندہ (590)

1810- اخرجہ احمد (1/599) والبخاری (111) ومسلم (1370) وابوداؤد (2034) والترمذی (2127) وابن حبان (3716) وابویعلی (263)



اُس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں ''ذمة المسلمین'' سے مراد ہے: مسلمانوں کا عہد اور ان کی امانت' ''اخفرہ'' سے مراد ہے اس نے اس کے عہد کو توڑ دیا۔

اور ''الصرف'' یہاں توبہ کے معنیٰ میں ہے' بعض دیگر اقوال کے مطابق یہاں الصرف سے مراد حیلہ بھی ہے اور ''العدل'' کا مطلب ہے فدیہ دینا۔

(**1811**) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "لَيْسَ مِنْ رَّجُلٍ ادَّعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهٗ اِلَّا كَفَرَ، وَمَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهٗ، فَلَيْسَ مِنَّا، وَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، اَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللّٰهِ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

وَهٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ .

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص جان بوجھ کر اپنے نسب کی نسبت اپنے والد کی بجائے کسی اور شخص کی طرف کرے' اس نے کفر کیا اور جو شخص جان بوجھ کر (کسی کی مملوکہ چیز پر) اپنی ملکیت کا دعویٰ کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے' اسے چاہیے کہ جہنم میں اپنے مخصوص مقام تک پہنچنے کے لیے تیار رہے' اور جو شخص کسی دوسرے (مسلمان) کو کافر قرار دے یا اسے ''اللہ کا دشمن'' کہہ کر بلائے' حالانکہ وہ دوسرا شخص ایسا نہ ہو' تو یہ کلمہ اسی کی طرف لوٹ آئے گا۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔ یہ مسلم کی روایت کے الفاظ ہیں۔

## 368- بَابُ التَّحْذِيْرِ مِنَ ارْتِكَابِ مَا نَهَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَوْ رَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

## باب: جن چیزوں سے اللہ اور اس کے رسول نے منع کیا ان کے ارتکاب سے بچنے کی تلقین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (النور: 63)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو لوگ اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں وہ اس چیز سے بچیں کہ ان پر کوئی آزمائش لاحق ہو اور ان تک دردناک عذاب پہنچ جائے''۔

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ﴾ (آل عمران: 30)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات کے حوالے سے ڈراتا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾ (البروج: 12)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک تمہارے پروردگار کی گرفت سخت ہے“۔

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ﴾ (هود: 102) .

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اس طرح تمہارے پروردگار کی گرفت ہے، جب اس نے ایک بستی پر گرفت کی، جو ظالم تھی، بے شک اس کی گرفت سخت اور دردناک ہے“۔

**(1812)** وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللّٰهِ، اَنْ يَّاْتِىَ الْمَرْءُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت اس بارے میں ہوتی ہے، آدمی اس چیز کا ارتکاب کرے جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے حرام قرار دیا ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

## 369-بَابُ مَا يَقُوْلُهٗ وَيَفْعَلُهٗ مَنِ ارْتَكَبَ مَنْهِيًّا عَنْهُ

## باب: جب کوئی شخص ایسے کام کا ارتکاب کرے جس سے اس کو منع کیا گیا ہو تو اسے کیا پڑھنا چاہئے؟ یا کیا کرنا چاہئے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ﴾ (فصلت: 36)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور اگر شیطان تمہیں کسی وسوسے کا شکار کرے تو تم اللہ کی پناہ مانگو“۔

وَقَالَ تَعَالٰى:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طَآئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ﴾ (الاعراف: 201)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک وہ لوگ جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں جب انہیں شیطان کی طرف سے کوئی خیال پہنچتا ہے تو وہ ہوشیار ہو جاتے ہیں اور جائزہ لینے لگتے ہیں“۔

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ﴾ (ال عمران: 135-136)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب وہ لوگ کسی بے حیائی کا ارتکاب کریں اور اپنے اوپر زیادتی کریں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کریں وہ اپنے لئے گناہوں کی مغفرت کریں اللہ کے علاوہ اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے اور وہ لوگ اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے جبکہ انہیں علم ہو یہ وہ لوگ ہیں جن کی جزاء ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے اور وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے

1812-اخرجہ احمد (3/8527) والبخاری (5223) ومسلم (2761) والترمذی (1171) وابن حبان (293) والطیالسی (2357)



نہریں جاری ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ عمل کرنے والوں کے لئے بہترین اجر ہے“۔

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (النور: 31) .

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تم سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو، اے مومنو! تاکہ تم کامیابی حاصل کرو“۔

**(1813)** وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِىْ حَلِفِهٖ: بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، فَلْيَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ: تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص قسم اٹھائے اور اپنی قسم میں لات اور عزیٰ کی قسم اٹھائے تو اسے لا الٰہ الا اللہ پڑھنا چاہئے۔ اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے: آؤ میں تمہارے ساتھ جواء کھیلوں تو اسے صدقہ کرنا چاہئے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

1813-اخرجہ احمد (3/8093) والبخاری (4860) ومسلم (1647) وابوداؤد (3247) والترمذی (1550) والنسائی (3887) وابن ماجہ (2096) وعبدالرزاق (15931) وابن حبان (5705) والبیہقی (148/1)

# كِتَابُ الْمَنْثُوْرَاتِ وَالْمِلَحِ

## متفرق اور نمکین (مزے دار) امور

### 370-بَابُ اَحاديث الدّجال وَاَشراط الساعة وغيرها

### باب: دجال اور علاماتِ قیامت وغیرہ سے متعلق احادیث

(**1814**) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ . فَلَمَّا رُحْنَا اِلَيْهِ، عَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا، فَقَالَ: "مَا شَاْنُكُمْ؟" قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ، فَخَفَّضْتَ فِيْهِ وَرَفَّعْتَ، حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَقَالَ: "غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِيْ عَلَيْكُمْ، اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ، فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ ؛ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ، وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ . اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ طَافِيَةٌ، كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ ؛ اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِيْنًا وَّعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا" قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا لُبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: "اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا: يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ" قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: "لَا، اقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ" .

قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ؟

قَالَ: "كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ، فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ، فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ، فَيَاْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ، وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَّاَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا، وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ، فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا: اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ، فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُّمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ، فَيَقْطَعُهٗ جِزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوْهُ، فَيُقْبِلُ، وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالَى الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ، وَاِذَا

1814-اخرجہ مسلم (2138)



رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَّجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ، وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ اِلٰى حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ، فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ، ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنِّيْ قَدْ

اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ . وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ، فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا، وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِئَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم - اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَصْحَابُهٗ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم - اِلَى الْاَرْضِ، فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم - اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ، فَتَحْمِلُهُمْ، فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَطَرًا لَّا يُكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَقَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ: اَنْبِتِيْ ثَمَرَكِ، وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ ؛ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ ؛ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّكُلِّ مُسْلِمٍ ؛ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَوْلُهٗ: "خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ": اَيْ طَرِيْقًا بَيْنَهُمَا . وَقَوْلُهٗ: "عَاثَ" بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ، وَالْعَيْثُ: اَشَدُّ الْفَسَادِ . "وَالذُّرٰى": بِضَمِّ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ اَعَالِي الْاَسْنِمَةِ وَهُوَ جَمْعُ ذِرْوَةٍ بِضَمِّ الذَّالِ وَكَسْرِهَا "وَالْيَعَاسِيْبُ": ذُكُوْرُ النَّحْلِ . "وَجِزْلَتَيْنِ": اَيْ قِطْعَتَيْنِ، "وَالْغَرَضُ": الْهَدَفُ الَّذِيْ يُرْمٰى اِلَيْهِ بِالنُّشَّابِ، اَيْ: يَرْمِيْهِ رَمْيَةً كَرَمْيَةِ النُّشَّابِ اِلَى الْهَدَفِ . "وَالْمَهْرُوْدَةُ" بِالدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمُعْجَمَةِ، وَهِيَ: الثَّوْبُ الْمَصْبُوْغُ . قَوْلُهٗ: "لَا يَدَانِ": اَيْ لَا طَاقَةَ . "وَالنَّغَفُ": دُوْدٌ . "وَفَرْسٰى": جَمْعُ فَرِيْسٍ، وَهُوَ الْقَتِيْلُ . وَ"الزَّلَقَةُ": بِفَتْحِ الزَّايِ وَاللَّامِ وَبِالْقَافِ، وَرُوِيَ: الزُّلْفَةُ بِضَمِّ الزَّايِ وَاِسْكَانِ اللَّامِ وَبِالْفَاءِ وَهِيَ الْمِرْاٰةُ . "وَالْعِصَابَةُ": الْجَمَاعَةُ . "وَالرِّسْلُ" بِكَسْرِ الرَّاءِ: اللَّبَنُ . "وَاللِّقْحَةُ": اللَّبُوْنُ . "وَالْفِئَامُ" بِكَسْرِ الْفَاءِ وَبَعْدَهَا هَمْزَةٌ مَمْدُوْدَةٌ: الْجَمَاعَةُ . "وَالْفَخِذُ" مِنَ النَّاسِ: دُوْنَ الْقَبِيْلَةِ .

✧✧ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ کیا اور اس کے بارے میں اونچ نیچ سے آگاہ کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے باغ میں ہوگا۔ شام کے وقت جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آج صبح آپ نے دجال کا تذکرہ کیا تھا اور آپ نے اس کے بارے میں اونچ نیچ کو بیان کیا تو ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید وہ کھجوروں کے باغ میں ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں دجال کے علاوہ دیگر چیزوں کا خوف ہے۔ اگر وہ اس وقت نکلا جب میں تمہارے درمیان موجود ہوا تو میں تمہارے آگے اس کے لیے رکاوٹ بن جاؤں گا اور اگر وہ اس وقت نکلا جب ''میں'' تمہارے درمیان موجود نہ ہوا تو ہر شخص اپنے نفس کا ذمہ دار ہوگا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا نگہبان ہے۔ وہ نوجوان ہوگا۔ اس کے بال گھنگھریالے ہونگے' اس کی ایک آنکھ ابھری ہوئی ہوگی۔ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن سے مشابہ پاتا ہوں۔ تم میں سے جس شخص کو اس کا زمانہ ملے وہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔ وہ شام اور عراق کے درمیانی راستے میں ظاہر ہوگا۔ وہ اپنے دائیں اور بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! تم لوگ اس وقت ثابت قدم رہنا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ زمین میں کتنا عرصہ ٹھہرا رہے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چالیس دن۔ ان میں سے ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ دوسرا دن ایک مہینے کے برابر ہوگا۔ تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا۔ اس کے بعد کے باقی دن عام دنوں کی مانند ہونگے۔

ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! جو ایک سال کے برابر ہوگا اس میں ایک دن کی نمازیں پڑھ لینا ہمارے لیے کافی ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تم اس دن کی مقدار کا اندازہ لگا لینا۔

ہم نے عرض کی یارسول اللہ! وہ زمین میں کتنی تیزی کے ساتھ سفر کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بارش کی طرح۔ جسے پیچھے کی طرف سے ہوا دھکیل رہی ہو۔

اس کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوگا۔ وہ ان کو دعوت دے گا کہ وہ لوگ اس پر ایمان لے آئیں۔ پھر وہ آسمان کو حکم دے گا' آسمان اس پر بارش برسائے گا۔ زمین کو حکم دے گا تو وہ زمین نباتات اگا دے گی۔ ان لوگوں کے چرنے والے جانور شام کو جب واپس ان کے پاس آئیں گے تو ان کے کوہان پہلے سے زیادہ لمبے ہونگے۔ ان کے تھن پہلے سے زیادہ بھرے ہوئے ہونگے۔ ان کے پہلو زیادہ وسیع ہونگے۔ پھر وہ کچھ دوسروں لوگوں کے پاس آئے گا وہ انہیں دعوت دے گا لیکن وہ لوگ اس کی دعوت کو قبول نہیں کریں گے۔ وہ جب ان کے پاس سے واپس جائیگا تو وہ لوگ قحط سالی کا شکار ہو جائیں گے اور ان کے پاس ذرا سا مال باقی نہیں رہے گا۔ دجال کا گزر ویرانی کے پاس سے ہوگا وہ اس ویرانے کو کہے گا' اپنے خزانے باہر کر دو! تو زمین کے خزانے اس طرح اس کے پیچھے جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے جاتی ہیں۔

پھر وہ ایک کامل شخص کو اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دے گا اور تلوار کر کے حملہ کر کے اس کے دو ٹکڑے کر دے گا۔ پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ شخص اس کی طرف اس حالت میں متوجہ ہوگا کہ اس شخص کا چہرہ چمک رہا ہوگا اور وہ شخص ہنس رہا ہوگا۔



اسی دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دے گا۔ چنانچہ وہ مشرقی سفید کنارے کے پاس زرد رنگ کی چادریں پہنے ہوئے اتریں گے۔ اس حال میں کہ ان کے ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر ہونگے۔ جب وہ اپنے سر کو جھکائیں گے تو اس میں سے قطرے ٹپک پڑیں گے وہ اسے اٹھائیں گے تو چاندی کے موتیوں کی طرح قطرے گریں گے۔ ان کے سانس کی مہک بھی جس بھی کافر تک پہنچے گی وہ مر جائے گا اور ان کی سانس کی مہک وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نگاہ پہنچتی ہوگی۔

وہ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک باب ''لد'' کے پاس اس کو پاکر اسے قتل کر دیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے دجال سے محفوظ رکھا تھا۔ آپ ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات کے بارے میں بتائیں گے۔

اسی دوران اللہ تعالیٰ ان کی طرف یہ وحی نازل کرے گا کہ میں نے اپنے ان بندوں کو ظاہر کر دیا ہے کہ جن کے ساتھ لڑنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے' اس لیے تم میرے بندوں کو لے کر ''کوہ طور'' کی طرف چلے جاؤ' ان کی حفاظت کرو۔

اس وقت اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو بھیجے گا جو بلندی سے پھسلتے ہوئے نیچے کی طرف آئیں گے۔

ان کا پہلا گروہ بحیرہ ''طبریہ'' کے پاس سے گزرے گا اور اس کا سارا پانی پی جائے گا۔

اس کے بعد دوسرا گروہ آئے گا تو وہ یہ کہے گا: کیا یہاں کبھی پانی بھی ہوا کرتا تھا؟

اس وقت اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہونگے۔ یہاں تک کہ ایک بیل کا سر ان کے نزدیک ایک سو دینار سے زیادہ بہتر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا ڈال دے گا جس سے وہ تمام اس طرح موت کا شکار ہو جائیں گے جیسے ایک (شخص) جان مرتی ہے۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے وہ زمین میں ایک بالشت بھی ایسی جگہ نہیں پائیں گے جو گندگی اور بدبو سے خالی ہو۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کے نبی اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں گے تو اللہ تعالیٰ کچھ پرندوں کو بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح ہونگی۔ وہ ان کی لاشوں کو اٹھا کر وہاں پھینک دیں گے جہاں اللہ کو منظور ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جس سے کوئی گھر اور کوئی حصہ باقی نہیں رہے گا۔ بارش زمین کو دھو کر چکنی سفید چٹان کی طرح کر دے گی اور پھر زمین سے کہا جائے گا اپنے پھل اگاؤ اور برکت واپس لے آؤ۔

تو ایک جماعت ایک انار کھا سکے گی اور اس کے چھلکے سے کام لے سکے گی اور دودھ میں برکت ڈال دی جائے گی۔ یہاں تک کہ دودھ دینے والی ایک اونٹنی لوگوں کی ایک بڑی جماعت کے لیے کافی ہوگی اور دودھ دینے والی ایک گائے پورے قبیلے کے لیے کافی ہوگی۔

اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا کو بھیجے گا جو ان کے بغلوں کے نیچے والے حصے کو متاثر کرے گی جس سے ہر مسلمان کی

روح قبض ہو جائے گی اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے وہ آپس میں اس طرح صحبت کریں گے جس طرح گدھے سرعام کرتے ہیں۔ انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں جو یہ قول ہے: "خلة بين الشام والعراق" کا مطلب ہے: دونوں کا درمیانی راستہ اور "عاث" میں ع مہملہ اور اس کے بعد ثاء ہے اور "العيث" سے مراد ہے: فساد اور عناد کی زیادتی اور "الذرى" سے مراد ہے اونچی والی کوہان اور یہ لفظ "ذروة" کی جمع ہے جس "ذ" پر پیش بھی پڑھا جا سکتا ہے اور "زیر" بھی۔

"ايعاسيب" کا مطلب ہے شہد کی مکھیوں میں سے نر مکھیاں۔ "جزلتين" یعنی دو ٹکڑے ور "الغرض" کا معنی ہے ہدف یعنی وہ نشانہ جس کی طرف تیر پھینکا جاتا ہے۔

اور "المهرودة" میں دال مہملہ ہوگا اور معجمہ بھی ہو سکتا ہے البتہ دونوں طرح سے اس کا مطلب ہوگا "رنگ کیا ہوا کپڑا" اور "لايدان" یعنی اس کی طاقت نہیں اور "النغف" سے مراد ہے کیڑا اور "فرسی" مقتول کو کہیں گے اس کی جمع ہے فریس اور لفظ "الزلقه" میں "ز" اور "ل" پر زبر ہے اور پھر "ق" ہے یہ ق کی بجائے فاء کے ساتھ بھی آتا ہے: جس میں "ز" پر پیش ہے اور "ل" ساکن ہے اور پھر "ف" ہے۔ اور اس کا معنی ہے "شیشہ"۔ "العصابه" کا مطلب ہے جماعت۔ "الرسل" میں راء کے نیچے زیر ہے اور اس سے مراد ہے لبن یعنی دودھ۔ "والفئام" میں فاء کے نیچے زیر ہے اور اس کے ساتھ ہمزہ بھی ہے۔ اس کا مطلب بھی جماعت ہے۔ "الفخذمن الناس" ایسا گروہ جو قبیلہ سے کم ہو؟ یعنی خاندان شمار ہوتا ہو؟

**(1815)** وَعَنْ رِبْعِيِّ بنِ حِرَاشٍ، قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اِلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ - رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُم -، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: حَدِّثْنِىْ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِى الدَّجَّالِ، قَالَ: "اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ، وَاِنَّ مَعَهُ مَاءً وَّنَارًا، فَاَمَّا الَّذِىْ يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ، وَاَمَّا الَّذِىْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا، فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ . فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقَعْ فِى الَّذِىْ يَرَاهُ نَاراً، فَاِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ" فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْد: وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا آپ نے دجال کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے بتایا: دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگا جسے لوگ پانی سمجھ رہے ہوں گے وہ آگ ہوگی جو جلا دے گی اور جسے لوگ آگ سمجھ رہے ہوں گے وہ ٹھنڈا اور میٹھا پانی ہوگا جو شخص تم میں سے اسے پائے تو وہ اس میں چلا جائے جسے وہ آگ سمجھ رہا ہو کیونکہ وہ میٹھا پاکیزہ (پانی) ہوگا۔

1815- اخرجہ البخاری (3450) ومسلم (2934) وابوداؤد (4315) وابن حبان (6799) وابن ابی شیبۃ (133/10) والطبرانی (632/17)



حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1816)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِىْ اُمَّتِىْ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ، لَا اَدْرِىْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا، اَوْ اَرْبَعِيْنَ عَامًا، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ تَعَالٰى عِيْسٰى ابْنَ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، رِيْحًا بَارِدَةً مِّنْ قِبَلِ الشَّامِ، فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِىْ كَبِدِ جَبَلٍ، لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهُ، فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِىْ خِفَّةِ الطَّيْرِ، وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ، لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا، وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ، فَيَقُوْلُ: اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فَمَا تَاْمُرُنَا؟ فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ، وَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ، فَلَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَّرَفَعَ لِيْتًا، وَاَوَّلُ مَنْ يَّسْمَعُهُ رَجُلٌ يَّلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ حَوْلَهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ - اَوْ قَالَ: يُنْزِلُ اللّٰهُ - مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ اَوِ الظِّلُّ، فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: يٰاَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ، وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِئَةٍ وَّتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ؛ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا، وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"اَللِّيْتُ": صَفْحَةُ الْعُنُقِ . وَمَعْنَاهُ يَضَعُ صَفْحَةَ عُنُقِهٖ وَيَرْفَعُ صَفْحَتَهُ الْاُخْرٰى .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دجال میری امت میں ظاہر ہوگا۔ وہ چالیس تک ٹھہرے گا۔ (راوی کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم اس سے مراد چالیس دن ہیں، چالیس مہینے ہیں یا چالیس سال ہیں۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو مبعوث کرے گا اور وہ اسے تلاش کریں گے اور اسے ہلاک کر دیں گے اور پھر لوگ سات سال تک اس طرح رہیں گے کہ دو آدمیوں کے درمیان کسی دشمنی کا نام و نشان بھی نہیں ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جس کے نتیجے میں ہر وہ شخص جس کے دل میں ذرّے کی مقدار جتنا بھی ایمان ہوگا۔ وہ باقی نہیں رہے گا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص پہاڑ کے دامن میں موجود ہوگا تو ہوا وہاں پہنچ کر اس کی روح کو قبض کرے گی۔ صرف بدترین لوگ رہ جائیں گے جن میں شہوت کے حوالے سے پرندوں جیسی تیزی ہوگی۔ وہ ایک دوسرے کا تعاقب کریں گے اور ایک دوسرے کا پیچھا کرنے کے اندر درندوں جیسی خونریزی ہوگی۔ وہ کسی بھی نیکی کو نیکی نہیں سمجھیں گے

1816- اخرجہ احمد (2/6566) ومسلم (2940) والنسائی (6/11629) وابن حبان (7353) والبیہقی (ص/213)

اور کسی بھی برائی کو برائی نہیں سمجھیں گے۔

شیطان ان کے سامنے مثالی صورت میں آئے گا اور بولے گا تم لوگ میری بات کیوں نہیں مانتے۔ وہ لوگ کہیں گے تم ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہو؟ وہ انہیں بتوں کی عبادت کرنے کا حکم دے گا لیکن ان سب باتوں کے باوجود ان کے ہاں رزق کی فراوانی ہوگی۔ ان کی زندگی عیش و آرام میں گزرے گی۔ پھر صور میں پھونک ماردی جائے گی۔

جو بھی شخص اس کی آواز کو سنے گا اپنی گردن کبھی اس طرف جھکائے گا اور پھر اوپر کی طرف اٹھائے گا۔ سب سے پہلا شخص جو اس کی آواز کو سنے گا وہ اپنے اونٹوں کے حوض کو لیپ رہا ہوگا اور وہ اس کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑے گا۔ اسی دوران دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نازل کرے گا جو "طل"، یا "ظل"، جیسی ہوگی۔ جس کے نتیجے میں انسانی جسم اگنا شروع ہو جائیں گے۔ پھر دوسری مرتبہ "صور" پھونکا جائے گا تو لوگ اس وقت کھڑے ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے اور کہا جائیگا: اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ۔ (فرشتوں سے کہا جائیگا) ان کو کھڑا کر دو۔ پھر لوگوں سے حساب لیا جائیگا اور کہا جائیگا: ان میں سے جہنمیوں کے گروہ کو نکال دو۔ فرشتے عرض کریں گے' کتنے لوگوں میں سے کتنے لوگوں کو؟ تو حکم ہوگا: ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے کو۔ پس یہی وہ دن ہوگا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور یہی وہ دن ہوگا جب پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائیگا۔ (یعنی معاملہ سخت ہوگا)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اللیث" سے مراد ہے گردن کا کنارہ اور یہاں اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ وہ اپنی گردن کا ایک کنارہ اوپر اٹھالے گا اور دوسرا کنارہ نیچے رکھے گا۔

**(1817)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ ؛ وَلَيْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهِمَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ تَحْرُسُهُمَا، فَيَنْزِلُ بِالسَّبَخَةِ، فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، يُخْرِجُ اللّٰهُ مِنْهَا كُلَّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

◈ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دجال ہر شہر تک پہنچ جائے گا صرف مکہ مدینہ تک نہیں پہنچ سکے گا کیونکہ ان دونوں شہروں کے داخلے کے راستے پر فرشتوں کی صفیں موجود ہیں جو ان دونوں شہروں کی حفاظت کر رہی ہیں جب وہ "سبخہ" کے مقام پر پہنچے گا تو مدینہ منورہ میں تین مرتبہ جھٹکا آئے گا تو اللہ تعالیٰ وہاں سے ہر منافق اور کافر شخص کو نکال دے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1818)** وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَّهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

1817- اخرجہ احمد (4/12985) ومسلم (2943) والبخاری (1881) ومسلم (2943) وابن حبان (6803) وابن ابی شیبۃ (181/12)

1818- اخرجہ مسلم (2944) وابن حبان (6798)



◈ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دجال کے پیچھے اصبہان کے ستر ہزار یہودی جائیں گے جنہوں نے طیلسان (کپڑے اوڑھے ہوں گے)

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1819)** وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

◈ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: لوگ ضرور دجال سے بچنے کے لئے پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1820)** وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

◈ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر قیامت تک' دجال سے بڑا فتنہ اور کوئی نہیں ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1821)** وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَتَلَقَّاهُ الْمَسَالِحُ: مَسَالِحُ الدَّجَّالِ ۔ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: اِلٰى اَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُوْلُ: اَعْمِدُ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ خَرَجَ ۔ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟ فَيَقُوْلُ: مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ! فَيَقُوْلُوْنَ: اقْتُلُوْهُ ۔ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهُ، فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَى الدَّجَّالِ، فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِيْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ فَيَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ فَيُشَبَّحُ ؛ فَيَقُوْلُ: خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ ۔ فَيُوْسَعُ ظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ ضَرْبًا، فَيَقُوْلُ: اَوَمَا تُؤْمِنُ بِيْ؟ فَيَقُوْلُ: اَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ! فَيُؤْمَرُ بِهٖ، فَيُؤْشَرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَّفْرِقِهٖ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ ۔ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ: قُمْ، فَيَسْتَوِيْ قَائِمًا ۔ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ: اَتُؤْمِنُ بِيْ؟ فَيَقُوْلُ: مَا ازْدَدْتُّ فِيْكَ اِلَّا بَصِيْرَةً ۔ ثُمَّ يَقُوْلُ: يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا يَفْعَلُ بَعْدِيْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ ؛ فَيَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهٗ، فَيَجْعَلُ اللّٰهُ

1819- اخرجہ احمد (10/27691) ومسلم (2945) والترمذی (2956) وابن حبان (6797) والطبرانی (249/25)

1820- اخرجہ احمد (5/16267) ومسلم (2946)

1821- اخرجہ احمد (4/11318) والبخاری (1882) والبزار (3394) وعبدالرزاق (20824) وابن حبان (6801) واخرجہ ابویعلی (1-47) والبزار (3394)

مـا بَيْـنَ رَقَبَتِـهٖ اِلٰى تَـرْقُـوَتِـهٖ نُحَاسًا، فَلَا يَسْتَطِيْعُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا، فَيَاْخُذُهٗ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهٖ، فَيَحْسَبُ النَّاسُ اَنَّهٗ قَذَفَهٗ اِلَى النَّارِ، وَاِنَّمَا اُلْقِىَ فِى الْجَنَّةِ". فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهٗ بِمَعْنَاهُ.

"اَلْمَسَالِحُ": هُمُ الْخُفَرَاءُ وَالطَّلَائِعُ.

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' دجال ظاہر ہوگا' مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف جائے گا۔ اُس کی ملاقات دجال کے پہرے داروں سے ہوگی۔ وہ پہرے دار اس سے دریافت کریں گے تم کہاں جارہے ہو؟ وہ کہے گا میں اس شخص کی طرف جارہا ہوں جو ظاہر ہوا ہے اس کی مراد دجال ہوگی۔ وہ پہرے دار کہے گا کیا تم ہمارے پروردگار پر ایمان نہیں لائے۔ وہ مومن جواب دے گا ہمارے پروردگار میں کوئی خفا نہیں ہے۔ وہ پہرے دار ایک دوسرے سے کہیں گے اسے قتل کردو۔ پھر ان میں سے ایک دوسرے سے کہے گا کیا تمہارے پروردگار نے یہ حکم نہیں دیا ہے؟ کہ اس کی مرضی کے بغیر کسی کو قتل نہ کیا جائے۔ چنانچہ وہ لوگ اس مومن کو لے کر دجال کے پاس لے آئیں گے۔ جب وہ مومن اس کو دیکھے گا تو بولے گا' یہی وہ ''دجال'' ہے جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا' دجال اس مومن کے بارے میں حکم دے گا کہ اسے پیٹ کے بل لٹا دیا جائے پھر وہ کہے گا: اس کو پکڑو اور اس کے سر پر زخم لگاؤ۔ پھر اس کی پیٹھ پر اور اس کے پیٹ پر ضربات لگا کر اسے برابر کردیا جائیگا۔ پھر دجال اس سے کہے گا کہ کیا تم مجھ پر ایمان لائے ہو؟ وہ بولے گا: تم مسیح ''کذاب'' ہو؟ چنانچہ اس کے متعلق حکم دیا جائیگا اور اس کو آرے کے ساتھ دو ٹکڑوں میں چیر دیا جائیگا۔ پھر دجال ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا۔ پھر وہ اسے حکم دے گا اور وہ شخص سیدھا کھڑا ہوجائے گا۔ دجال اس سے پوچھے گا کہ کیا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو؟ وہ جواب دے گا: اس وقت تمہارے بارے میں میری بصیرت میں اضافہ ہوچکا ہے۔ پھر وہ مومن کہے گا: اے لوگو! میرے بعد یہ کسی کو قتل نہیں کرسکے گا۔ دجال اس مومن کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا لیکن اللہ تعالیٰ اس کی گردن اور ہنسلی کے درمیانی حصے کو تانبا بنا دے گا۔ لہٰذا دجال اسے قتل نہیں کرسکے گا تو دجال اسے ہاتھوں اور پاؤں سے پکڑ کر آگ میں پھینک دے گا۔ لوگ یہ سمجھیں گے' اس نے اس شخص کو آگ میں پھینکا ہے لیکن درحقیقت اس شخص کو جنت میں ڈالا گیا ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں وہ شخص شہادت کے حوالے سے اس زمانے کے لوگوں میں سب سے زیادہ مرتبے کا مالک ہوگا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے جبکہ اس حدیث کو امام بخاری نے معنوی طور پر روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "المسالح" سے مراد وہ سپاہی جو پہرہ دینے پر مامور ہوں۔

**(1822)** وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَاَلَ اَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1822- اخرجہ احمد (6/18230) والبخاری (7122) ومسلم (2152) وابن ماجہ (4073) والطبرانی (950/20)



عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهٗ؛ وَاِنَّهٗ قَالَ لِىْ: "مَا يَضُرُّكَ" قُلْتُ: اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ مَعَهٗ جَبَلَ خُبْزٍ وَّنَهَرَ مَاءٍ. قَالَ: "هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ سے دجال کے بارے میں کسی نے اتنے زیادہ سوال نہیں کیے جتنے میں نے کیے۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا' میں نے عرض کی' لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بے حیثیت ہوگا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1823)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ نَبِىٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ، اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ، وَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی نے اپنی امت کو ''کانے جھوٹے'' سے ڈرایا ہے وہ ''کانا'' ہوگا اور تمہارا پروردگار ''کانا'' نہیں ہے اس (دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1824)** وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِىٌّ قَوْمَهٗ! اِنَّهٗ اَعْوَرُ، وَاِنَّهٗ يَجِىْءُ مَعَهٗ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِىْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِىَ النَّارُ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: خبردار! میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی بات بتانے لگا ہوں جو کسی بھی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی وہ ''کانا'' ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور جہنم کی مانند ہوں گے جس کو وہ جہنم کہے گا وہ حقیقت میں جہنم ہوگی۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1825)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَىِ النَّاسِ، فَقَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، اَلَا اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى، كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

1823- اخرجہ احمد (4/12770) والبخاری (7131) ومسلم (2933) وابوداؤد (4316) والترمذی (2252) وابن حبان (6794) وابویعلی (3016)

1824- اخرجہ البخاری (3338) ومسلم (2936)

1825- اخرجہ البخاری (3057) ومسلم (169)

بیشک اللہ تعالیٰ ''کانا'' نہیں ہے اور دجال ''کانا'' ہوگا اور اس کی دائیں آنکھ ''کانی'' ہوگی اور وہ یوں ہوگی جیسے ''پھولا ہوا انگور'' ہو۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1826)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ، حَتّٰى يَخْتَبِءَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ. فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ؛ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمان یہودیوں کے ساتھ جنگ نہیں کریں گے یہاں تک کہ جب کوئی یہودی درخت یا پتھر کے پیچھے چھپے گا تو وہ درخت اور پتھر یہ کہیں گے: اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے موجود ہے آؤ! اور اسے قتل کردو۔ صرف ''غرقد'' کا درخت ایسا نہیں کرے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1827)** وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ، فَيَتَمَرَّغَ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ: يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ، وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ، مَا بِهٖ اِلَّا الْبَلَاءُ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ بھی روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کوئی قبر کے پاس سے گزرتا ہوا شخص' اس پر رشک کرتے ہوئے یہ نہیں کہے گا: اے کاش! میں اس قبر والے کی جگہ پر ہوتا' یہ دین کی وجہ سے نہیں ہوگا صرف آزمائشوں کی وجہ سے ہوگا۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1828)** وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يُقْتَتَلُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ، فَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ: لَعَلِّيْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا اَنْجُوْ".

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "يُوْشِكُ اَنْ يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب

1826- اخرجہ البخاری (2926) ومسلم (2922)

1827- اخرجہ مالک (570) واحمد (3/7231) والبخاری (7115) ومسلم (4/2231) وابن ماجہ (4027) وابن حبان (6707)

1828- اخرجہ احمد (3/7557) والبخاری (7119) ومسلم (2894) وابو داؤد (4313) والترمذی (2569) وابن ماجہ (4046) وعبدالرزاق (20804) وابن حبان (6691)



تک دریائے فرات میں سے سونے کا پہاڑ نہیں نکلے گا جس کی وجہ سے جنگ کی جائے گی اور ہر سو میں ننانوے آدمی مارے جائیں گے ان میں سے ہر ایک یہ ہی سمجھے گا: میں اس میں سے نجات پا جاؤں گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: عنقریب دریائے فرات سونے کے پہاڑ کو ظاہر کرے گا جو شخص اس وقت وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔

**(1829)** وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِيْ يُرِيْدُ - عَوَافِي السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ - وَاٰخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُّزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا، حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اہل مدینہ اس میں موجود تمام تر بھلائی کے باوجود اسے چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ اور یہاں صرف درندوں کا قبضہ ہوگا۔ پھر ''مزینہ'' کے دو چرواہے مدینہ آنے کے لئے' اپنی بکریوں کے ہمراہ آئیں گے تو اسے بالکل خالی پائیں گے یہاں تک کہ جب وہ ''وداع'' پہاڑی کے پاس پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1830)** وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَكُوْنُ خَلِيْفَةٌ مِّنْ خُلَفَائِكُمْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ يَحْثُو الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آخری زمانے میں تمہارا ایک خلیفہ ایسا ہوگا جو (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) اتنا مال لٹائے گا کہ اس کی گنتی بھی نہیں کرے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1831)** وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَّاْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهٗ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً يَّلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: لوگوں پر ایک ایسا وقت ضرور آئے گا۔ جب کوئی شخص صدقہ کرنے کے لیے سونا لے کر گھومتا پھرے گا لیکن اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو اس سے (وہ سونا) وصول کرے۔ مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے یہ عالم ہوگا کہ ایک مرد کی زیرنگرانی چالیس عورتیں ہوں گی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1832)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ

1829- اخرجہ مالک (1643) واحمد (3/7196) والبخاری (1874) ومسلم (1389) وابن حبان (6772)

1830- اخرجہ مسلم (2913)

1831- اخرجہ البخاری (1414) ومسلم (1012) وابن حبان (6769)

رَّجُلٍ عَقَارًا، فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ، إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَشْتَرِ الذَّهَبَ، وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ: إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا، فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ قَالَ أَحَدُهُمَا: لِي غُلَامٌ، وَقَالَ الْآخَرُ: لِي جَارِيَةٌ قَالَ: أَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ، وَأَنْفِقَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں ایک شخص نے ایک زمین خریدی جس شخص نے وہ زمین خریدی تھی اس نے اس زمین میں ایک مٹکا پایا جس میں سونا موجود تھا۔ اس نے اس شخص سے، جس نے اس سے زمین خریدی تھی' اس نے اس سے کہا: سونا لے لو کیونکہ میں نے تم سے زمین خریدی ہے میں نے تم سے سونا نہیں خریدا جس شخص کی زمین تھی اس نے جواب دیا میں نے تمہیں زمین اور اس میں موجود ہر چیز فروخت کر دی ہے یہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر ایک اور شخص کے پاس گئے تو جس شخص کے پاس یہ مقدمہ لے کر گئے اس نے دریافت کیا' کیا تم دونوں کی اولاد ہے؟ اس میں سے ایک نے کہا: میری ایک بیٹی ہے اور دوسرے نے کہا: میرا ایک بیٹا ہے۔ اس شخص نے فیصلہ دیا تم اپنے بیٹے کی اس کی بیٹی کے ساتھ شادی کر دو اور اس سونے کو تم اپنے اوپر خرچ کرو چنانچہ ان دونوں نے ایسا ہی کیا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1833)** وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا. فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، وَقَالَتِ الْأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَاكَمَا إِلَى دَاوُدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتَاهُ. فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا. فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لَا تَفْعَلْ! رَحِمَكَ اللَّهُ، هُوَ ابْنُهَا. فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: دو خواتین کے ساتھ ان کا ایک' ایک بچہ موجود تھا ایک بھیڑیا آیا اور ایک کے بچے کو لے گیا ان میں سے ایک نے اپنی ساتھی کو کہا وہ تمہارے بیٹے کو لے کر گیا ہے جبکہ دوسری نے کہا وہ تمہارے بیٹے کو لے کر گیا ہے یہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں۔ حضرت داؤد نے بڑی عمر کی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا دونوں نکل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں جو حضرت داؤد علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں اور انہیں اس بارے میں بتایا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: میرے پاس چھری لے کر آؤ تاکہ اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے اسے دونوں کو دے دوں تو چھوٹی عورت نے کہا ایسا نہ کیجئے اللہ آپ پر رحم کرے (یہ اس بڑی عورت) کا بیٹا ہے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس چھوٹی عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1834)** وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَذْهَبُ

1832- اخرجہ احمد (3/8198) والبخاری (4372) ومسلم (1721) وابن ماجہ (2511) وابن حبان (720)
1833- اخرجہ احمد (2/8388) والبخاری (3427) ومسلم (1720) والنسائی (5417) وابن حبان (5066) والبیہقی (268/10)



الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، وَيَبْقَى حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نیک لوگ ایک' ایک کر رخصت ہو جائیں گے اور باقی چھان بورہ رہ جائے گا جیسے ''جو'' کا چھان بورہ ہوتا ہے یا کھجوروں کا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کو ان کی ذرا پرواہ نہیں ہوگی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1835)** وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ؟ قَالَ: "مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ" أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا. قَالَ: وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت جبرائیل' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دریافت کیا' آپ لوگ اپنے درمیان ''اہل بدر'' کو کیسا سمجھتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: سب سے افضل مسلمان' یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: جو فرشتے جنگ بدر میں شریک ہوئے (دوسرے فرشتوں کے درمیان) ان کی حیثیت بھی ایسی ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1836)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى بِقَوْمٍ عَذَابًا، أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ، ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو وہ عذاب ان میں موجود ہر فرد تک پہنچ جاتا ہے البتہ انہیں ان کے اعمال کے حساب سے زندہ کیا جائے گا۔

یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1837)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي فِي الْخُطْبَةِ - فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ صَوْتِ الْعِشَارِ، حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ

1834- اخرجہ احمد (6/17743) والبخاری (4156) وابن حبان (6852) والطبرانی (709/20) والبیہقی (122/10)
1835- اخرجہ البخاری (3992)
1836- اخرجہ احمد (2/4985) والبخاری (7108) ومسلم (2879) وابن حبان (7315)
1837- اخرجہ البخاری (449)

الَّتِیْ کَانَ یَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰی کَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ .

وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَصَاحَتْ صِیَاحَ الصَّبِیِّ، فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰی اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَیْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِیْنَ الصَّبِیِّ الَّذِیْ یُسَکَّتُ حَتّٰی اسْتَقَرَّتْ، قَالَ: "بَکَتْ عَلٰی مَا کَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّکْرِ". رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کھجور کا ایک خشک تنا تھا جس کے ساتھ ٹیک لگا کر نبی اکرم ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے جب آپ کا "منبر" بنایا گیا تو ہم نے اس کھجور کے تنے میں سے حاملہ اونٹنی کی طرح رونے کی آواز سنی یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ اپنے منبر سے اٹھے اور اس تنے پر اپنا ہاتھ رکھا تو اسے سکون آیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب جمعہ کا دن ہو (اور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو "تنے" نے چلانا شروع کر دیا جس کے ساتھ کھڑے ہو کر پہلے آپ خطبہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ یوں لگ رہا تھا کہ وہ پھٹ جائے گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس نے بچے کی مانند چیخ کر رونا شروع کر دیا نبی اکرم ﷺ منبر سے اٹھے نبی اکرم ﷺ نے اسے پکڑا اسے اپنے ساتھ بھینچ لیا تو وہ بچے کی طرح سسکنے لگا جسے چپ کرایا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے قرار آ گیا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اس وجہ سے رو رہا ہے جو یہ ذکر سنا کرتا تھا (وہ اب اسے نصیب نہیں ہو گا)

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

**(1838)** وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ جُرْثُوْمِ بْنِ نَاشِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْهَا، وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا، وَحَرَّمَ اَشْیَاءَ فَلَا تَنْتَهِکُوْهَا، وَسَکَتَ عَنْ اَشْیَاءَ رَحْمَةً لَّکُمْ غَیْرَ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا"

حَدِیْثٌ حَسَنٌ . رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِیُّ وَغَیْرُهٗ .

✧✧ حضرت ابو ثعلبہ جرثوم بن خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں تم ان کی خلاف ورزی نہ کرو اور اس نے کچھ حدود مقرر کئے ہیں، تم ان سے تجاوز نہ کرو اور اس نے کچھ چیزیں حرام کی ہیں تم ان کا ارتکاب نہ کرو اور تم پر رحمت کرتے ہوئے بھولے بغیر کچھ چیزوں کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے تم ان کی تفتیش نہ کرو۔

یہ حدیث حسن ہے اس کو امام دارقطنی اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

**(1839)** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ .

1838-اخرج الدارقطنی (183/4) والحاکم (4/7114) والبیہقی (12/10) والحاکم (2/2419)



وَفِیْ رِوَایَةٍ: نَاْکُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سات ایسے غزوات میں شرکت کی ہے جس میں ہم ٹڈی کھایا کرتے تھے۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں، ہم آپ کے ہمراہ ٹڈی کھایا کرتے تھے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1840)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ" . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1841)** وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ، وَلَا یُزَکِّیْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ: رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ یَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِیْلِ، وَرَجُلٌ بَایَعَ رَجُلًا سِلْعَةً بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِکَذَا وَکَذَا فَصَدَّقَهٗ وَهُوَ عَلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ، وَرَجُلٌ بَایَعَ اِمَامًا لَّا یُبَایِعُهٗ اِلَّا لِدُنْیَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰی وَاِنْ لَّمْ یُعْطِهٖ مِنْهَا لَمْ یَفِ" . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگ ایسے ہیں' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کرے گا' ان کی طرف نظرِ رحمت نہیں کرے گا' ان کا تزکیہ نہیں کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔ ایک وہ شخص کہ بے آب مقام پر جس کے پاس اپنی ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ کسی (ضرورت مند) مسافر کو پانی نہ دے' وہ شخص جو عصر کے بعد اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اُٹھاتے ہوئے یہ کہہ کر کوئی چیز فروخت کرے کہ میں نے خود یہ اتنے میں خریدی تھی حالانکہ ایسا نہ ہوا اور وہ شخص جو اپنے ذاتی دنیوی فائدے کے لیے حاکم وقت کے ہاتھ پر بیعت کرے' اگر وہ فائدہ حاصل ہو جائے تو وہ حاکم کی اطاعت کرے ورنہ اطاعت نہ کرے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1842)** وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ اَرْبَعُوْنَ" قَالُوْا: یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَرْبَعُوْنَ

1839-اخرجہ احمد (7/19171) والبخاری (5495) ومسلم (1925) وابوداؤد (3812) والترمذی (1828) والنسائی (4367) والدارمی (2010) والحمیدی (713) وابن حبان (5257) وابن ابی شیبۃ (325/8) وعبدالرزاق (8762) ابن الجارود (880) والطیالسی (818) والبیہقی (257/9)

1840-اخرجہ احمد (3/8937) والبخاری (6133) ومسلم (2998) وابو داؤد (3862) وابن حبان (663) وابن ماجہ (3982) والدارمی (319/2) وابونعیم (127/6) والبیہقی (320/6)

1841-اخرجہ احمد (3/7446) والبخاری (2358) ومسلم (108) وابو داؤد (3474) والترمذی (1601) والنسائی (4474) وابن ماجہ (2207) وابوعوانۃ (41/1) وابن حبان (4908) وابن مندہ (622) والبیہقی الکبریٰ (152/6) الاسماء والصفات (352/1)

يَوْمًا؟ قَالَ: اَبَيْتُ، قَالُوْا: اَرْبَعُوْنَ سَنَةً؟ قَالَ: اَبَيْتُ ۔ قَالُوْا: اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا؟ قَالَ: اَبَيْتُ ۔ "وَيَبْلٰى كُلُّ شَيْءٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ، فِيْهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ، ثُمَّ يُنَزِّلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ" ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو مرتبہ پھونک مارے جانے کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ)! کیا چالیس دن کا فاصلہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں یہ نہیں کہتا۔ لوگوں نے دریافت کیا چالیس سال۔ انہوں نے کہا میں یہ بھی نہیں کہتا۔ لوگوں نے دریافت کیا چالیس مہینے۔ انہوں نے کہا میں یہ بھی نہیں کہتا۔ (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اپنے الفاظ ہیں) انسان کے جسم کی ہر چیز بوسیدہ ہو جائے گی سوائے ریڑھ کی ہڈی کے۔ اس سے اس کی دوبارہ تخلیق کی جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل کرے گا تو وہ لوگ (زمین میں سے) یوں پھوٹ پڑیں گے جیسے سبزی اگتی ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1843)** وَعَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ يَسْمَعْ، حَتّٰى اِذَا قَضٰى حَدِيْثَهُ قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟" قَالَ: هَا اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ قَالَ: "اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ" قَالَ: كَيْفَ اِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: "اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ" ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک محفل میں تشریف فرما تھے اور لوگوں سے بات چیت کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا اور دریافت کیا قیامت کب قائم ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے اپنی گفتگو جاری رکھی، حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا نبی اکرم ﷺ نے اس کی بات سن لی ہے لیکن اس کے سوال کو ناپسند کیا ہے ایک اور صاحب نے کہا آپ نے یہ بات سنی ہی نہیں جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی بات مکمل کر لی تو آپ نے دریافت کیا، قیامت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں یہاں ہوں۔ آپ نے فرمایا: جب امانت کو ضائع کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو، اس نے دریافت کیا۔ اس کے ضائع کرنے سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جب اقتدار نااہل لوگوں کے سپرد کیا جائے تو تم قیامت کا انتظار کرو۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1844)** وَعَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُصَلُّوْنَ لَكُمْ، فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ، وَاِنْ

1842-اخرجہ مالک (565) واحمد (3/9533) والبخاری (4814) ومسلم (2955) والنسائی (2076) وابن ماجہ (4266) وابن حبان (4743) وابوداؤد (3138)

1843-اخرجہ احمد (3/8737) والبخاری (59) وابن حبان (104) والبیہقی (111/10)

1844-اخرجہ احمد (3/8671) والبخاری (694)



اَخْطَئُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ" ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

✧ انہی سے یہ بھی روایت منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: وہ تمہیں نماز پڑھائیں گے اگر وہ صحیح پڑھائیں گے تو تمہیں اور انہیں دونوں کو اجر ملے گا اگر وہ غلطی کریں گے تو تمہیں ثواب مل جائے گا لیکن گناہ ہوگا اور سزا ملے گی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1845)** وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ (البقرة: 110)
قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ يَاْتُوْنَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ حَتّٰى يَدْخُلُوْا فِي الْاِسْلَامِ ۔

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کے لیے نکالا گیا ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، لوگوں کے لیے سب سے بہتر' وہ لوگ ہوں گے' جو ان کے پاس اس حالت میں آئیں گے' ان کی گردنوں میں زنجیریں ہوں گی (یعنی قید کے طور پر آئیں گے اور پھر) یہاں تک کہ وہ لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔

**(1846)** وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عَجِبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ قَوْمٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ"

رَوَاهُمَا الْبُخَارِيُّ ۔ مَعْنَاهُ: يُؤْسَرُوْنَ وَيُقَيَّدُوْنَ ثُمَّ يُسْلِمُوْنَ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ۔

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو جنت میں بیڑیاں پہن کر داخل ہوں گے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان دونوں روایات کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ انہیں قید کر لیا جاتا ہے اور پھر وہ اسلام لا کر جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔

**(1847)** وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا، وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین جگہ مسجد ہے اور ناپسندیدہ ترین جگہ بازار ہے۔

1845-اخرجہ احمد (3/9896) والبخاری (3010) وابوداؤد (2677) وابن حبان (314)

1846-اخرجہ احمد (3/9896) والبخاری (3010) وابوداؤد (2677) وابن حبان (314)

1847-اخرجہ مسلم (671) وابن حبان (1600) وابن خزیمۃ (1293) والبزار (408) وابوعوانۃ (390/1) والبیہقی (65/3)

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1848)** وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ: لَا تَكُوْنَنَّ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَوَّلَ مَنْ يَّدْخُلُ السُّوْقَ، وَلَا اٰخِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنْهَا، فَاِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطٰنِ، وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهٗ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا ۔

وَرَوَاهُ الْبَرْقَانِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَكُنْ اَوَّلَ مَنْ يَّدْخُلُ السُّوْقَ، وَلَا اٰخِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنْهَا ۔ فِيْهَا بَاضَ الشَّيْطٰنُ وَفَرَّخَ" ۔

✧✧ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اگر ہو سکے تو تم ایسے آدمی نہ بن جانا جو سب سے پہلے بازار میں داخل ہوتا ہو اور جو سب سے آخر میں وہاں سے نکلتا ہو کیونکہ وہ شیطان کا میدان جنگ ہے وہ اس جگہ اپنے جھنڈے کو گاڑتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح روایت کیا ہے جبکہ عمران برقانی نے اسے اپنی ''صحیح'' میں یوں نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم بازار میں داخل ہونے والے پہلے شخص نہ ہونا اور وہاں سے نکلنے والے آخری شخص نہ ہونا کیونکہ اس میں شیطان انڈے دیتا ہے اور بچے پیدا کرتا ہے۔''

**(1849)** وَعَنْ عاصمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عبدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يا رَسُوْلَ اللّٰهِ، غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ، قَالَ: "وَلَكَ" ۔ قَالَ عاصمٌ: فَقُلْتُ لَهٗ: اَسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَكَ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (محمد: 19) ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ عاصم احول' حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری بھی۔ عاصم نامی روای کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لیے دعائے مغفرت کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اور تمہارے لیے بھی کی ہے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم اپنے ''ذنب'' کے لیے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے دعائے مغفرت کرو۔''

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1850)** وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى: اِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ" ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

1848- اخرجہ مسلم (2451) تاریخ بغداد (373/4) مات سنۃ (425)

1849- اخرجہ مسلم (2346)

1850- اخرجہ البخاری (4383)



✧✧ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں نے پہلے انبیاء کے کلام میں جو بات پائی ہے اس میں ایک یہ بات بھی ہے:

''جب تمہیں حیاء نہ آئے تو تم جو چاہے کرو۔''

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1851)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ" ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خون کا فیصلہ ہوگا۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1852)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَّارٍ، وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے، جنات کو بھڑکتی ہوئی آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا گیا ہے جسے تمہارے سامنے بیان کیا جا چکا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1853)** وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ خُلُقُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآن ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ جُمْلَةِ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق (قرآن) کے مطابق تھا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک طویل حدیث میں نقل کیا ہے۔

**(1854)** وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهٗ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهٗ" فَقُلْتُ: يا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ، فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ؟ قَالَ: "لَيْسَ كَذٰلِكَ، وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ

1851- اخرجہ احمد (1/3674) والبخاری (6533) ومسلم (1678) والترمذی (1401) والنسائی (4003) وفی الکبری (3404) وابن حبان (7344) والطیالسی (269) القضاعی (212) وابن ماجہ (2615) وعبدالرزاق (19717) وابن ابی شیبۃ (326/9) وابویعلی (5215) والبیہقی (21/8) شعب الایمان (5325)

1852- اخرجہ احمد (9/25249) ومسلم (2996) وابن حبان (6155)

1853- اخرجہ مسلم (746) وابوداؤد (1342)

1854- اخرجہ البخاری (6507) احمد (8/22759) ومسلم (2684) والترمذی (1067) والنسائی (1837) وابن ماجہ (4264) وابن حبان (3010) والقضاعی (430)

لِقَائَهُ، وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ جوشخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا ہے ہم میں سے تو ہر ایک موت کو ناپسند کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا نہیں ہے بلکہ جب مسلمانوں کو (مرتے وقت) اللہ تعالیٰ کی رحمت اور جنت کی رضامندی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کو (مرتے وقت) اللہ تعالیٰ کے عذاب کے بارے میں بتایا جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1855)** وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا، فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا، فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِيْ، فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا . فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلٰى رِسْلِكُمَا، اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ" فَقَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: "اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ، وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا - اَوْ قَالَ: شَيْئًا -" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ ام المومنین سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ اعتکاف کی حالت میں تھے میں آپ کی زیارت کرنے کے لیے رات کو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے آپ کے ساتھ بات چیت کی جب میں واپس آنے کے لیے اٹھی تو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوگئے تاکہ مجھے واپس پہنچا آئیں۔ دو انصاری (مسجد کے باہر) سے گزرے جب ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو تیزی سے گزرنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ! یہ صفیہ بنت حیی ہے (جو میری بیوی ہے) انہوں نے عرض کی سبحان اللہ! یارسول اللہ ﷺ (ہم کوئی برا گمان کیسے کر سکتے ہیں۔)
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شیطان اولادِ آدم کی خون کی رگوں میں گردش کرتا ہے۔ مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں برا گمان نہ ڈال دے (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں کچھ نہ ڈال دے۔) یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1856)** وَعَنْ اَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عبد الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ نُفَارِقْهُ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ، فَلَمَّا الْتَقَى

1855- اخرجہ احمد (10/26927) والبخاری (2035) ومسلم (2175) وابو داؤد (2470) وابن ماجہ (1779) والدارمی (1780) وابن حبان (3671) وابن خزیمۃ (2233) والبیہقی (321/4)



الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ، وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ، فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ، وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَّا تُسْرِعَ، وَاَبُوْ سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَیْ عَبَّاسُ، نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ" . قَالَ الْعَبَّاسُ - وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا - فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ: اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ، فَوَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِيْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا، فَقَالُوْا: يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ، فَاقْتَتَلُوْا هُمْ وَالْكُفَّارُ، وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ، فَقَالَ: "هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ"، ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ، ثُمَّ قَالَ: "انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ"، فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهِ فِيْمَا اَرٰى، فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ، فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا .
رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"اَلْوَطِيْسُ" اَلتَّنُّوْرُ، وَمَعْنَاهُ: اشْتَدَّتِ الْحَرْبُ . وَقَوْلُهُ: "حَدَّهُمْ" هُوَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ: اَیْ بَاْسَهُمْ .

✧✧ حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین کے دن موجود تھا۔ میں نے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کو اختیار کیا۔ ہم آپ سے الگ نہیں ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت سفید خچر پر سوار تھے۔ مسلمانوں اور مشرکین کا سامنا ہوا اور مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ نبی اکرم ﷺ اپنے خچر کو ایڑ لگا رہے تھے کفار کی طرف جانے کے لیے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کے خچر کی لگام تھامی ہوئی تھی۔ میں اسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا اس لیے کہ وہ تیز نہ چلے۔ ابوسفیان نے نبی اکرم ﷺ (کے جانور کی) رکاب تھامی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عباس! بیعت رضوان کرنے والوں کو آواز دو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی آواز بلند تھی۔ وہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنی بلند ترین آواز میں کہا: بیعت رضوان کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟ اللہ کی قسم! جب انہوں نے اس آواز کو سنا تو اتنی تیزی سے آئے جیسے کوئی گائے اپنے بچوں کی طرف جاتی ہے۔ انہوں نے عرض کی ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں۔ پھر وہ لوگ کفار سے لڑنے لگے۔ پھر انصار کے لیے اعلان کیا گیا۔ اے انصار کے گروہ! اے انصار کے گروہ! پھر بنو حارث بن خزرج کو بلایا گیا۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت اپنے خچر پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے گردن اٹھا کر ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: اب تنور گرم ہونے لگا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے چند کنکریاں پکڑیں اور کفار کے سمت میں پھینکا۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ لوگ شکست کھا گئے۔ محمد کے پروردگار کی قسم! (راوی کہتے ہیں) میں ان کی طرف دیکھنے لگا اسی طریقے سے لڑائی ہو رہی تھی جو

1856- اخرجہ احمد (1/1775) مسلم (1775) والنسائی (8653) وابو یعلی (2708) والحاکم (3/5418) وابن حبان (7049) وعبدالرزاق (9741) والحمیدی (459)

میں نے دیکھی تھی۔ اللہ کی قسم! جیسے ہی نبی اکرم ﷺ نے ان کی کنکریاں پھینکیں تو میں دیکھ رہا تھا کہ ان کی تیزی کمزور ہوتی چلی گئی اور وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں لفظ "الوطیس" کا مطلب ہے تنور اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ لڑائی یا جنگ میں شدت آ گئی اور یہ قول کہ "حدھم" اس میں حاء مہملہ ہے اور اس کا مطلب ہے ان کے حصے۔

**(1857)** وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ. فَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا﴾ (المؤمنون: 51)، وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾ (البقرة: 172). ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِّىَ بِالْحَرَامِ، فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ؟ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ "طیب" ہے اور پاکیزہ چیزوں کو قبول کرتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اس بات کا حکم دیا ہے جس کا حکم اس نے "رسولوں" کو دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو"

بے شک اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اے ایمان والو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ایسے شخص کا تذکرہ کیا جو طویل سفر کرتا ہے اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں۔ غبار آلود ہیں وہ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بڑھاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! کہتا ہے جب کہ اس کی خوراک حرام ہے اس کا پینا حرام ہے اس کا لباس حرام ہے حرام کے ذریعے اس کی پرورش ہوئی ہے۔ اس کی دعا کیسے قبول ہوگی۔ اس روایت کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1858)** وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ، وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَآئِلٌ

1857- اخرجہ احمد (3/8357) ومسلم (1015) والترمذی (2989)



مُسْتَكْبِرٌ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"العَائِلُ": الْفَقِيْرُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کلام نہیں کرے گا۔ ان کا تزکیہ نہیں کرے گا، ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا ان لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور متکبر فقیر۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "العائل" سے مراد ہے فقیر۔

**(1859)** وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سیحان، جیحان، فرات اور نیل۔ یہ سب جنت کی نہریں ہیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1860)** وَعَنْهُ، قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِىْ فَقَالَ: "خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَخَلَقَ اٰدَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِىْ اٰخِرِ الْخَلْقِ فِىْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہفتے کے دن زمین کو پیدا کیا۔ اتوار کے دن پہاڑ پیدا کیے۔ پیر کے دن پتھر پیدا کیے۔ منگل کے دن ناپسندیدہ چیزوں کو پیدا کیا۔ بدھ کے دن نور کو پیدا کیا۔ جمعرات کے دن زمین میں جانوروں کو پیدا کیا اور جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ دن کے آخری حصے میں عصر اور رات کے درمیان۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1861)** وَعَنْ اَبِىْ سُلَيْمَانَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِىْ يَدِىْ يَوْمَ مُؤْتَةَ

1859- اخرجہ مسلم (2839)

1860- اخرجہ احمد (3/8349) ومسلم (2749) وابن حبان (6161) والحاکم (ص/33/34) والبیہقی (ص/383) البخاری (413/1) واخرجہ ابویعلی (6132)

1861- اخرجہ البخاری (4265)

تِسْعَةُ اَسْيَافٍ، فَمَا بَقِيَ فِيْ يَدِيْ اِلَّا صَفِيْحَةٌ يَّمَانِيَّةٌ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

✧✧ حضرت ابوسلیمان خالد بن ولید ؓ بیان کرتے ہیں، جنگ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نوتلواریں ٹوٹی تھیں صرف ایک یمانی چوڑی تلوار باقی رہ گئی تھی۔

اس حدیث کوامام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

**(1862)** وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ، ثُمَّ اَصَابَ، فَلَهُ اَجْرَانِ، وَاِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَدَ، فَاَخْطَاَ، فَلَهُ اَجْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت عمرو بن العاص ؓ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی فیصلہ کرنے والا اجتہاد کے ساتھ فیصلہ کرے اور درست فیصلہ کرے تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور اگر کوئی فیصلہ کرے اور اس میں اجتہاد کرے اور غلطی کرے تو اسے ایک اجر ملتا ہے۔

**(1863)** وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بخار جہنم کے جوش کا حصہ ہے تم اسے پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرو۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1864)** وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ، صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

وَالْمُخْتَارُ جَوَازُ الصَّوْمِ عَمَّنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ لِّهٰذَا الْحَدِيْثِ، وَالْمُرَادُ بِالْوَلِيِّ: الْقَرِيْبُ وَارِثًا كَانَ اَوْ غَيْرَ وَارِثٍ ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص مرجائے اور اس پر کوئی روزہ لازم ہو تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے۔ (متفق علیہ)

مختار قول یہ ہے جو شخص مر گیا ہو اس کی طرف سے روزہ رکھا جاسکتا ہے یا روزہ رکھنا جائز ہے۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

1862- اخرجہ احمد (6/17789) والبخاری (7352) ومسلم (1716) وابو داؤد (3574) والترمذی (1331) والنسائی (5396) وابن ماجہ (2314) وابن حبان (5060) وابن الجارود (996) والدارقطنی (204/4) والبیہقی (119/10)

1863- اخرجہ البخاری (3263) ومسلم (2210) والترمذی (2074) وابن ماجہ (3471)

1864- اخرجہ احمد (9/24465) والبخاری (1952) ومسلم (1147) وابو داؤد (2400) وابن حبان (3569) والدارقطنی (194/2) والبیہقی (255/4)



یہاں ولی سے مراد قریبی رشتے دار ہے خواہ وہ وارث ہو یا وارث نہ ہو۔

**(1865)** وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ: اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، حُدِّثَتْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ فِيْ بَيْعٍ اَوْ عَطَاءٍ اَعْطَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا: وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ اَوْ لَاَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا، قَالَتْ: اَهُوَ قَالَ هٰذَا! قَالُوْا: نَعَمْ ۔ قَالَتْ: هُوَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ اَنْ لَا اُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَبَدًا، فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِلَيْهَا حِيْنَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ ۔ فَقَالَتْ: لَا، وَاللّٰهِ لَا اُشَفِّعُ فِيْهِ اَبَدًا، وَلَا اَتَحَنَّثُ اِلٰى نَذْرِيْ ۔ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَانِ ابْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ وَقَالَ لَهُمَا: اَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ لَمَا اَدْخَلْتُمَانِيْ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَاِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَنْذِرَ قَطِيْعَتِيْ، فَاَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ، وَعَبْدُ الرحْمَانِ حَتّٰى اسْتَاْذَنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَنَدْخُلُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: اُدْخُلُوْا ۔ قَالُوْا: كُلُّنَا؟ قالتْ: نَعَمْ اُدْخُلُوْا كُلُّكُمْ، وَلَا تَعْلَمُ اَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا دَخَلُوْا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِيْ، وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِهَا اِلَّا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ، وَيَقُوْلَانِ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ ؛ وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلٰى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيْجِ، طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا وَتَبْكِيْ، وَتَقُوْلُ: اِنِّيْ نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيْدٌ، فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتّٰى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَاَعْتَقَتْ فِيْ نَذْرِهَا ذٰلِكَ اَرْبَعِيْنَ رَقَبَةً، وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَتَبْكِيْ حَتّٰى تَبُلَّ دُمُوْعُهَا خِمَارَهَا ۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

✧✧ عوف بن مالک بن طفیل بیان کرتے ہیں۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ کو یہ بتایا گیا' حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے اس سودے یا عطیے کے بارے میں جو سیّدہ عائشہ ؓ نے دیا تھا۔ یہ کہا ہے: یا تو سیّدہ عائشہ ؓ اس سے باز آ جائیں گی یا میں انہیں زبردستی اس سے روک دوں گا تو سیّدہ عائشہ ؓ نے فرمایا: اللہ کے نام کی میرے ذمے نذر ہے کہ میں اب کبھی بھی ابن زبیر ؓ سے بات نہیں کروں گی۔

پھر حضرت ابن زبیر ؓ نے ان کی خدمت میں سفارش بھجوائی جب ان کی لاتعلقی طویل ہوگی۔ سیّدہ عائشہ ؓ نے فرمایا: نہیں۔ اللہ کی قسم! میں اس کے بارے میں کوئی سفارش قبول نہیں کروں گی اور نہ ہی میں اپنی قسم کو توڑوں گی۔

جب حضرت ابن زبیر ؓ کی ان کے ساتھ لاتعلقی ان سے ناقابل برداشت ہوگی تو انہوں نے حضرت مسور بن مخرمہ ؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث ؓ سے اس بارے میں بات کی اور بولے: میں آپ حضرات کو اس بات کی قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے سیّدہ عائشہ ؓ کے پاس لے چلیں کیونکہ ان کے لیے مجھ سے لاتعلقی اختیار کرنا

1865- اخرجہ البخاری (3503)

درست نہیں ہے۔

حضرت مسور رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ دونوں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر گئے۔ ان دونوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت مانگی، سلام کیا اور دریافت کیا کہ کیا ہم اندر آ سکتے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آ جاؤ۔ ہم نے دریافت کیا ہم سب۔ انہوں نے فرمایا: ہاں تم سب آ جاؤ۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ پتہ نہیں تھا کہ ان کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ وہ اندر داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما (جو سیّدہ عائشہ کے سگے اور لاڈلے بھانجے تھے) پردے کے اندر چلے گئے اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گلے لگ کر قسمیں اٹھانے لگے اور رونے لگے۔ حضرت مسور رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے بھی قسمیں دینا شروع کیں کہ آپ ان سے کلام کر لیں اور ان کی معذرت کو قبول کر لیں۔ یہ حضرات کہنے لگے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی لاتعلقی اختیار کرنے سے منع کیا ہے کہ کسی بھی مسلمان کے لیے تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلق اختیار کرنا درست نہیں ہے۔

جب ان حضرات نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بکثرت یہ باتیں یاد دلائیں اور انہوں نے مجبور کیا تو وہ بھی انہیں مسائل یاد کروانے لگیں اور رونے لگیں اور فرمایا: میں نے تو قسم اٹھا رکھی ہے جسے توڑنا بہت سخت گناہ ہے لیکن یہ دونوں حضرات مسلسل اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بات کر لی اور قسم کے کفارے کے طور پر چالیس غلام آزاد کیے۔ اس کے بعد سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب بھی اپنی قسم کو یاد کرتیں تو اتنا رویا کرتی تھیں کہ ان کا دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو جایا کرتا تھا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1866)** وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ، فَصَلّٰى عَلَيْهِمْ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ اِلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: "اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَّاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ مِنْ مَّقَامِيْ هٰذَا، اَلَا وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا، وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْهَا" قَالَ: فَكَانَتْ اٰخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا، وَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ" ۔ قَالَ عُقْبَةُ: فَكَانَ اٰخِرَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: "اِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْاٰنَ، وَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ

1866-اخرجہ احمد (6/17349) والبخاری (1344) ومسلم (2296) وابوداؤد (3223) والنسائی (1875) وابن حبان (3189) والطبرانی (767/17) والدارقطنی (78/2) والبیہقی (14/4)



مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ، اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ، وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ، وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا" ۔

وَالْمُرَادُ بِالصَّلٰوةِ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ: اَلدُّعَاءُ لَهُمْ، لَا الصَّلٰوةُ الْمَعْرُوْفَةُ ۔

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ "غزوۂ اُحد" کے شہداء کے پاس تشریف لائے، آٹھ سال گزر جانے کے بعد۔ آپ نے ان کے لیے دعائے رحمت یوں کی جیسے آپ زندہ اور مردہ لوگوں کو الوداع کہہ رہے ہوں۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: میں تمہارے لیے پیشرو ہوں، تمہارے لیے گواہ ہوں گا، میری تم سے ملاقات حوض پر ہوگی، میں اس وقت یہاں کھڑا اسے دیکھ رہا ہوں مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ نہیں کہ تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے لیکن مجھے تمہارے بارے میں اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے۔

(راوی کہتے ہیں) یہ وہ آخری نظر تھی جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی طرف کی۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لیکن مجھے تمہارے بارے میں دنیا کا اندیشہ ہے کہ تم اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے اور تم آپس میں قتل و غارت گری شروع کر دو گے اور یوں ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے جیسے تم سے پہلے لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ آخری مرتبہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر شریف پر دیکھا تھا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، آپ نے فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں گا، میں تمہارا گواہ ہوں گا اور اللہ کی قسم! میں اس وقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں وہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) زمین کی چابیاں دی گئی اور بے شک میں تمہارے بارے میں یہ اندیشہ نہیں رکھتا کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا میں راغب ہو جاؤ گے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اُحد کے شہداء پر صلوٰۃ سے مراد ان کے لیے دعا کرنا ہے معروف نماز جنازہ مراد نہیں ہے۔

**(1867)** وَعَنْ اَبِيْ زَيْدٍ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ، وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَاَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ، فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابوزید عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی پھر آپ منبر شریف پر چڑھے پھر آپ نے ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا پھر آپ منبر شریف سے نیچے اترے اور نماز پڑھائی اور منبر شریف پر چڑھ گئے پھر آپ نے خطبہ دیا، یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا پھر آپ منبر شریف سے نیچے اترے پھر نماز

1867-اخرجہ احمد (8/22951) ومسلم (2592) والحاکم (4/8489) وابن حبان (6638) والطبرانی (64/17)

پڑھائی پھر منبر شریف پر چڑھ گئے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا تو آپ نے جو کچھ پہلے ہو چکا ہے۔ اور جو آئندہ ہوگا اس کے بارے میں بتا دیا۔ ہم میں سے جس کا حافظہ زیادہ اچھا تھا وہ اس بارے میں زیادہ علم رکھتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1868)** وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ" . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے یہ نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جس شخص نے یہ نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1869)** وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ وَقَالَ: "كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ سیدہ ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گرگٹ کو مارنے کی ہدایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام (کے لیے جلائی جانے والی آگ میں) پھونک مارا کرتا تھا (تاکہ وہ آگ زیادہ ہو)۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1870)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً دُوْنَ الْاُوْلٰى، وَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً" .

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَ لَهٗ مِئَةُ حَسَنَةٍ، وفي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ، وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ: "اَلْوَزَغُ" الْعِظَامُ مِنْ سَامِّ اَبْرَصَ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص پہلی ضرب میں گرگٹ کو مار

1868- اخرجہ مالک (1031) واحمد (9/24130) والبخاری (6696) وابوداؤد (3289) والترمذی (1531) والنسائی (3815) وابن ماجہ (2126) والدارمی (2338) وابن حبان (4387) وابن الجارود (934) والبیہقی (231/9)

1869- اخرجہ احمد (10/2734) والبخاری (2307) ومسلم (2237) والنسائی (2885) وابن ماجہ (3228) والحمیدی (350) والدارمی (2000) والطبرانی (251/25) وعبدالرزاق (8395) وابن ابی شیبۃ (401/5) وابن حبان (5634) والبیہقی (211/5)

1870- اخرجہ احمد (3/8667) ومسلم (2440)



دے اسے اتنی اور اتنی نیکیاں ملیں گی اور جو شخص دوسری ضرب میں گرگٹ کو مار دے اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی لیکن یہ پہلی سے کم ہوں گی اور جو شخص تیسری ضرب میں مار دے اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص اسے پہلی ضرب میں مار دے اسے سو نیکیاں ملے گئیں اور جو دوسری میں مار دے اسے اس سے کم اور جو تیسری میں مار دے وہ اس سے کم ہوں گی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہل لغت کے مطابق لفظ "الوزغ" کا مطلب ہے بڑی چھپکلی۔

**(1871)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ، فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ! فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ ؛ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ! فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ! لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ، فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ؟ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَّعَلٰى زَانِيَةٍ وَّعَلٰى غَنِيٍّ! فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ: اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ، وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ عَنْ زِنَاهَا، وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ" .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِلَفْظِهٖ وَمُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک شخص بولا کہ میں صدقہ کروں گا۔ اس نے اپنا صدقہ نکالا اور لاعلمی کی بنیاد پر چور کے ہاتھ میں دے دیا۔ لوگ اس بارے میں گفتگو کرنے لگے کہ گزشتہ رات کی چور کو سدقہ دیا گیا ہے تو وہ شخص بولا اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لیے ہی ہے میں تو صدقہ ضرور کروں گا پھر اس نے صدقہ نکالا اور ایک زنا کرنے والی عورت کو لاعلمی کی بنیاد پر دیدیا۔ اگلے روز لوگ گفتگو کر رہے تھے کہ گزشتہ رات زنا کرنے والی عورت کو صدقہ کر دیا گیا ہے تو وہ شخص بولا اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لیے ہے۔ زنا کرنے والی عورت کو صدقہ مل گیا ہے۔ میں صدقہ ضرور کروں گا۔ پھر اس نے اپنا صدقہ نکالا اور اسے ایک خوشحال شخص کے ہاتھ میں لاعلمی کی بنیاد پر رکھ دیا۔ اگلے روز لوگ گفتگو کر رہے تھے کہ گزشتہ رات ایک خوشحال شخص کو صدقہ دیا گیا ہے تو وہ شخص بولا۔ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ زنا کرنے والی عورت کو صدقہ مل گیا۔ چور کو صدقہ مل گیا اور خوشحال شخص کو مل گیا۔ پھر اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لایا گیا (یا اس نے خواب میں دیکھا) اور اس سے کہا گیا چور کو صدقہ کرنے کا تعلق ہے تو ہوسکتا ہے کہ وہ چوری سے باز آ جائے اور جہاں تک زنا کرنے والی عورت کا تعلق ہے تو ہوسکتا ہے کہ وہ زنا کرنے سے باز آ جائے۔ جہاں تک خوشحال شخص کو صدقہ کرنے کا تعلق ہے تو ہوسکتا ہے کہ وہ اس سے عبرت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو کچھ عطا کیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرنا شروع کر دے۔

1871- اخرجہ احمد (3/8289) والبخاری (1421) ومسلم (1022) والنسائی (2522) وابن حبان (3356) الفتح (40/4)

یہ الفاظ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث کو روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

**(1872)** وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَعْوَةٍ، فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَّقَالَ: "اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ؟ ذَاكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ، فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ، وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَتَدْنُو مِنْهُمُ الشَّمْسُ، فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ، فَيَقُوْلُ النَّاسُ: اَلَا تَرَوْنَ مَا اَنْتُمْ فِيْهِ اِلٰى مَا بَلَغَكُمْ، اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: اَبُوْكُمْ اٰدَمُ، فَيَاْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ، وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ، وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ، وَاَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ، اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ؟ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بَلَغَنَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَبِّيْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَاِنَّهُ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُ، نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ، فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نُوْحُ، اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا بَلَغَنَا، اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ؟ فَيَقُوْلُ: اِنَّ رَبِّيْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَاِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلٰى قَوْمِيْ، نَفْسِيْ نَفْسِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ، فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا اِبْرَاهِيْمُ، اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهُ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ لَهُمْ: اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَاِنِّيْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ؛ نَفْسِيْ نَفْسِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى، فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ: يَا مُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ: اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَاِنِّيْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَّمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِيْ نَفْسِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ؛ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى ۔ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ: يَا عِيْسٰى، اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ، اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى: اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا، نَفْسِيْ نَفْسِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "فَيَاْتُوْنِيْ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَّحَامِدِهٖ، وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَّمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا

1872-اخرجہ البخاری (3340) ومسلم (194) والترمذی (2434) وابن ماجہ (3307)



مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ، سَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ، فَاَقُوْلُ: اُمَّتِيْ يَا رَبِّ، اُمَّتِيْ يَا رَبِّ، اُمَّتِيْ يَا رَبِّ، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ" ۔ ثُمَّ قَالَ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ، اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى" ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے ایک مرتبہ ہم ایک دعوت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ آپ کی خدمت میں بازو کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ کو وہ پسند بھی تھا۔ آپ نے اسے نوچ کر کھانا شروع کیا اور ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تم جانتے ہو وہ کس وجہ سے؟ اللہ تعالیٰ سب سے پہلے والوں اور بعد والوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا۔ کوئی بھی دیکھنے والا شخص انہیں دیکھ سکے گا اور بلانے والا شخص ان تک اپنی آواز پہنچا سکے گا۔ سورج ان کے قریب ہو جائیگا اور لوگوں کو اتنا غم اور تکلیف لاحق ہوگی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے ہونگے اور جسے وہ برداشت نہیں کر سکتے ہونگے۔ لوگ یہ کہیں گے کہ آپ لوگوں کی کیا رائے ہے کہ آپ لوگ کس حالت میں ہیں اور یہ پریشانی کہاں تک پہنچ چکی ہے۔ آپ کسی ایسے شخص کو کیوں نہیں ڈھونڈتے جو آپ کے پروردگار کی بارگاہ میں آپ لوگوں کی شفاعت کرے تو کچھ لوگ دوسروں سے یہ کہیں گے تمہارے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں (وہ ایسا کر سکتے ہیں) لوگ ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے آدم! آپ نوعِ بشر کے جدِ امجد ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا ہے۔ آپ کے اندر اپنی روح کو پھونکا ہے۔ اس نے فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ اس نے آپ کو جنت میں ٹھہرایا۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت نہیں کریں گے۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس صورتحال میں مبتلا ہیں اور ہماری پریشانی کس حد تک بڑھ گئی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام جواب دیں گے: میرا پروردگار اس قدر غضبناک ہوا ہے اس طرح پہلے کبھی غضبناک نہیں ہوا۔ اس نے مجھے درخت کے پاس جانے سے منع کیا۔ میں نے اس کی بات نہیں مانی اس لیے مجھے اپنی فکر ہے۔ صرف اپنی فکر ہے۔ تم میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم ایسا کرو کہ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے اے حضرت نوح علیہ السلام! آپ زمین کی طرف مبعوث کیے جانے والے سب سے پہلے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شکر گزار بندہ قرار دیا ہے۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فر[مار]ہے کہ ہم کس قدر پریشان ہیں؟ اور ہماری پریشانی کس حد تک پہنچ چکی ہے؟ کیا آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت نہیں کریں گے؟ وہ جواب دیں گے: میرا پروردگار آج اتنے غضب کے عالم میں ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی اتنا غضبناک نہیں ہوگا۔ میں نے ایک دعا مانگی تھی جو میری قوم کے خلاف تھی اس لیے مجھے صرف آج اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ۔

تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ (ان کے پاس آ کر لوگ) اے حضرت ابراہیم علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت کریں کیا آپ ملاحظ

نہیں فرما رہے؟ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں تو وہ ان کو جواب دیں گے۔ میرا پروردگار آج بہت زیادہ غضبناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوگا۔ میں نے تین مرتبہ توریہ کے طور پر بات کہی تھی اس لیے مجھے آج صرف اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے ذریعے تمام لوگوں پر فضیلت عطا کی ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت کریں۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے؟ ہم کس پریشانی کے عالم میں ہیں؟ وہ جواب دیں گے۔ میرا پروردگار آج بہت غضب ناک عالم میں ہے اس سے پہلے کبھی وہ اتنا غضبناک نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہوگا۔ میں نے ایک شخص کو قتل کیا تھا جس کے قتل کرنے کا حکم مجھے نہیں ملا تھا اس لیے مجھے صرف اپنی فکر ہے‘ صرف اپنی فکر ہے۔

تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور ان سے کہیں گے اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اور اس کا ”کلمہ“ ہیں جسے اس نے بی بی مریم کی طرف ڈالا تھا اور اس کی طرف سے آنے والی روح ہیں۔ آپ نے پنگھوڑے کے اندر لوگوں کے ساتھ کلام کیا۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت کریں۔ آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے؟ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے‘ میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی ”ذنب“ کا تذکرہ نہیں کریں گے لیکن یہی کہیں گے‘ مجھے اپنی فکر ہے‘ مجھے اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے‘ اے حضرت محمد ﷺ! آپ اللہ کے رسول ہیں‘ آپ آخری رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے آئندہ اور گزشتہ ”ذنب“ کی مغفرت کردی ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت کریں۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے؟ ہم کس پریشانی کے عالم میں ہیں؟ میں (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) میں چل پڑوں گا اور عرش کے نیچے آ کر اپنے پروردگار کے سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد اور تعریف کرنے کے اچھے طریقے کھولے گا جو اس نے مجھ سے پہلے کسی پر نہیں کھولے ہونگے۔ پھر کہا جائے گا اے محمد! اپنے سر کو اٹھاؤ‘ مانگو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا اے میرے پروردگار! میری امت (کو بخش دے) تو کہا جائے گا اے محمد! اپنی امت کے بے حساب لوگوں کو جنت کے دائیں دروازے کے ذریعے اندر داخل کر دو اور وہ دیگر دروازوں میں دوسروں کے شریک ہیں (وہاں سے بھی داخل ہو سکتے ہیں) نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے‘ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ”مکہ“ اور ”ہجر“ کے درمیان ہے۔

راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

**(1873)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، قَالَ: جَآءَ اِبْرَاھِیْمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ اِسْمَاعِیْلَ



وَبِابْنِہَا اِسْمَاعِیْلَ وَھِیَ تُرْضِعُہٗ، حَتّٰی وَضَعَہَا عِنْدَ الْبَیْتِ، عِنْدَ دَوْحَۃٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِیْ اَعْلَی الْمَسْجِدِ، وَلَیْسَ بِمَکَّۃَ یَوْمَئِذٍ اَحَدٌ، وَلَیْسَ بِہَا مَاءٌ، فَوَضَعَہُمَا ھُنَاکَ، وَوَضَعَ عِنْدَھُمَا جِرَابًا فِیْہِ تَمْرٌ، وَسِقَاءً فِیْہِ مَاءٌ، ثُمَّ قَفّٰی اِبْرَاھِیْمُ مُنْطَلِقًا، فَتَبِعَتْہُ اُمُّ اِسْمَاعِیْلَ فَقَالَتْ: یَا اِبْرَاھِیْمُ، اَیْنَ تَذْھَبُ وَتَتْرُکُنَا بِہٰذَا الْوَادِی الَّذِیْ لَیْسَ فِیْہِ اَنِیْسٌ وَّلَا شَیْءٌ؟ فَقَالَتْ لَہٗ ذٰلِکَ مِرَارًا، وَجَعَلَ لَا یَلْتَفِتُ اِلَیْہَا، قَالَتْ لَہٗ: آللّٰہُ اَمَرَکَ بِہٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: اِذًا لَّا یُضَیِّعُنَا؛ ثُمَّ رَجَعَتْ، فَانْطَلَقَ اِبْرَاھِیْمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، حَتّٰی اِذَا کَانَ عِنْدَ الثَّنِیَّۃِ حَیْثُ لَا یَرَوْنَہٗ، اسْتَقْبَلَ بِوَجْہِہِ الْبَیْتَ، ثُمَّ دَعَا بِہٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ، فَرَفَعَ یَدَیْہِ فَقَالَ: ﴿رَبِّ اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ﴾ حَتّٰی بَلَغَ ﴿یَشْکُرُوْنَ﴾ (ابراھیم: 37).

وَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمَاعِیْلَ تُرْضِعُ اِسْمَاعِیْلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذٰلِکَ الْمَآءِ، حَتّٰی اِذَا نَفِدَ مَا فِی السِّقَاءِ عَطِشَتْ، وَعَطِشَ ابْنُہَا، وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَیْہِ یَتَلَوّٰی - اَوْ قَالَ یَتَلَبَّطُ - فَانْطَلَقَتْ کَرَاھِیَۃَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَیْہِ، فَوَجَدَتِ الصَّفَا اَقْرَبَ جَبَلٍ فِی الْاَرْضِ یَلِیْہَا، فَقَامَتْ عَلَیْہِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِیْ تَنْظُرُ ھَلْ تَرٰی اَحَدًا؟ فَلَمْ تَرَ اَحَدًا. فَھَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْوَادِیْ، رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِہَا، ثُمَّ سَعَتْ سَعْیَ الْاِنْسَانِ الْمَجْھُوْدِ حَتّٰی جَاوَزَتِ الْوَادِیْ، ثُمَّ اَتَتِ الْمَرْوَۃَ فَقَامَتْ عَلَیْہَا، فَنَظَرَتْ ھَلْ تَرٰی اَحَدًا؟ فَلَمْ تَرَ اَحَدًا، فَفَعَلَتْ ذٰلِکَ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ”فَلِذٰلِکَ سَعْیُ النَّاسِ بَیْنَہُمَا“،

فَلَمَّا اَشْرَفَتْ عَلَی الْمَرْوَۃِ سَمِعَتْ صَوْتًا، فَقَالَتْ: صَہْ - تُرِیْدُ نَفْسَہَا - ثُمَّ تَسَمَّعَتْ، فَسَمِعَتْ اَیْضًا، فَقَالَتْ: قَدْ اَسْمَعْتَ اِنْ کَانَ عِنْدَکَ غَوَاثٌ، فَاِذَا ھِیَ بِالْمَلَکِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ، فَبَحَثَ بِعَقِبِہٖ - اَوْ قَالَ بِجَنَاحِہٖ - حَتّٰی ظَہَرَ الْمَآءُ، فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُہٗ وَتَقُوْلُ بِیَدِہَا ھٰکَذَا، وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَآءِ فِیْ سِقَائِہَا وَھُوَ یَفُوْرُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ.

وَفِیْ رِوَایَۃٍ: بِقَدْرِ مَا تَغْرِفُ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ”رَحِمَ اللّٰہُ اُمَّ اِسْمَاعِیْلَ لَوْ تَرَکَتْ زَمْزَمَ - اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَآءِ - لَکَانَتْ زَمْزَمُ عَیْنًا مَعِیْنًا“

قَالَ: فَشَرِبَتْ وَاَرْضَعَتْ وَلَدَھَا، فَقَالَ لَہَا الْمَلَکُ: لَا تَخَافُوا الضَّیْعَۃَ فَاِنَّ ھَاھُنَا بَیْتًا لِلّٰہِ یَبْنِیْہِ ھٰذَا الْغُلَامُ وَاَبُوْہُ، وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضَیِّعُ اَھْلَہٗ،

وَکَانَ الْبَیْتُ مُرْتَفِعًا مِّنَ الْاَرْضِ کَالرَّابِیَۃِ، تَاْتِیْہِ السُّیُوْلُ، فَتَاْخُذُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ، فَکَانَتْ کَذٰلِکَ حَتّٰی مَرَّتْ بِہِمْ رُفْقَۃٌ مِّنْ جُرْھُمَ، اَوْ اَھْلُ بَیْتٍ مِّنْ جُرْھُمٍ مُّقْبِلِیْنَ مِنْ طَرِیْقِ کَدَاءَ، فَنَزَلُوْا فِیْ اَسْفَلِ مَکَّۃَ؛ فَرَاَوْا طَائِرًا عَائِفًا، فَقَالُوْا: اِنَّ ھٰذَا الطَّائِرَ لَیَدُوْرُ عَلٰی مَاءٍ، لَعَھْدُنَا بِہٰذَا الْوَادِیْ وَمَا فِیْہِ مَاء. فَاَرْسَلُوْا

جَرِيًّا اَوْ جَرِيَّيْنِ، فَإِذَا هُمْ بِالْمَآءِ . فَرَجَعُوْا فَاَخْبَرُوْهُمْ ؛ فَاَقْبَلُوْا وَاُمُّ اِسْمَاعِيْلَ عِنْدَ الْمَآءِ، فَقَالُوْا: اَتَاْذَنِيْنَ لَنَا اَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَلٰكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَآءِ، قَالُوْا: نَعَمْ .

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَاَلْفٰى ذٰلِكَ اُمَّ اِسْمَاعِيْلَ، وَهِيَ تُحِبُّ الْاُنْسَ" فَنَزَلُوْا، فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اَهْلِهِمْ فَنَزَلُوْا مَعَهُمْ، حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِهَا اَهْلَ اَبْيَاتٍ وَّشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ، وَاَنْفَسَهُمْ وَاَعْجَبَهُمْ حِيْنَ شَبَّ، فَلَمَّا اَدْرَكَ زَوَّجُوْهُ امْرَاَةً مِّنْهُمْ: وَمَاتَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ،

فَجَآءَ اِبْرَاهِيْمُ بَعْدَمَا تَزَوَّجَ اِسْمَاعِيْلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهٗ، فَلَمْ يَجِدْ اِسْمَاعِيْلَ ؛ فَسَاَلَ امْرَاَتَهٗ عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا -

وَفِيْ رِوَايَةٍ: يَصِيْدُ لَنَا - ثُمَّ سَاَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِشَرٍّ، نَحْنُ فِيْ ضِيْقٍ وَّشِدَّةٍ ؛ وَشَكَتْ اِلَيْهِ، قَالَ: فَاِذَا جَآءَ زَوْجُكِ اقْرَئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ، وَقُوْلِيْ لَهٗ يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهٖ . فَلَمَّا جَآءَ اِسْمَاعِيْلُ كَاَنَّهٗ اٰنَسَ شَيْئًا، فَقَالَ: هَلْ جَآءَكُمْ مِنْ اَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، جَآءَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا، فَسَاَلَنَا عَنْكَ فَاَخْبَرْتُهٗ، فَسَاَلَنِيْ: كَيْفَ عَيْشُنَا، فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّا فِيْ جَهْدٍ وَّشِدَّةٍ . قَالَ: فَهَلْ اَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ: غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ، قَالَ: ذَاكِ اَبِيْ وَقَدْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُفَارِقَكِ! اِلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ . فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ اُخْرٰى، فَلَبِثَ عَنْهُمْ اِبْرَاهِيْمُ مَا شَآءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَتِهٖ فَسَاَلَ عَنْهُ . قَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ؟ وَسَاَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِخَيْرٍ وَّسَعَةٍ، وَاَثْنَتْ عَلَى اللّٰهِ . فَقَالَ: مَا طَعَامُكُمْ؟ قَالَتْ: اللَّحْمُ، قَالَ: فَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتِ: الْمَآءُ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَآءِ . قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَّلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيْهِ، قَالَ: فَهُمَا لَا يَخْلُوْ عَلَيْهِمَا اَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ اِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَجَاءَ فَقَالَ: اَيْنَ اِسْمَاعِيْلُ؟ فَقَالَتْ امْرَاَتُهٗ: ذَهَبَ يَصِيْدُ ؛ فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ: اَلَا تَنْزِلُ، فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ؟ قَالَ: وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ: طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَآءُ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ . قَالَ: فَقَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرَكَةُ دَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ . قَالَ: فَاِذَا جَآءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُرِيْهِ يُثَبِّتُ عَتَبَةَ بَابِهٖ . فَلَمَّا جَآءَ اِسْمَاعِيْلُ قَالَ: هَلْ اَتَاكُمْ مِنْ اَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، اَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ، وَاَثْنَتْ عَلَيْهِ، فَسَاَلَنِيْ عَنْكَ فَاَخْبَرْتُهٗ، فَسَاَلَنِيْ كَيْفَ عَيْشُنَا فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّا بِخَيْرٍ . قَالَ: فَاَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، يَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَاْمُرُكَ اَنْ تُثَبِّتَ عَتَبَةَ بَابِكَ . قَالَ: ذَاكِ اَبِيْ، وَاَنْتِ الْعَتَبَةُ، اَمَرَنِيْ اَنْ اُمْسِكَكِ . ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ، ثُمَّ جَآءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِسْمَاعِيْلُ يَبْرِيْ نَبْلًا لَّهٗ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيْبًا مِّنْ زَمْزَمَ، فَلَمَّا رَاٰهُ قَامَ اِلَيْهِ، فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ . قَالَ: يَا اِسْمَاعِيْلُ، اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِاَمْرٍ، قَالَ: فَاصْنَعْ مَا اَمَرَكَ رَبُّكَ؟ قَالَ: وَتُعِيْنُنِيْ، قَالَ: وَاُعِيْنُكَ، قَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ



اَمَرَنِيْ اَنْ اَبْنِيَ بَيْتًا هَاهُنَا، وَاَشَارَ اِلٰى اَكَمَةٍ مُّرْتَفِعَةٍ عَلٰى مَا حَوْلَهَا، فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ، فَجَعَلَ اِسْمَاعِيْلُ يَاْتِيْ بِالْحِجَارَةِ وَاِبْرَاهِيْمُ يَبْنِيْ حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ، جَآءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهٗ لَهٗ فَقَامَ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَبْنِيْ وَاِسْمَاعِيْلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُوْلَانِ: ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (البقرة: 127) .

وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَرَجَ بِاِسْمَاعِيْلَ وَاُمِّ اِسْمَاعِيْلَ، مَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيْهَا مَاءٌ، فَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا، حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ، فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ، ثُمَّ رَجَعَ اِبْرَاهِيْمُ اِلٰى اَهْلِهٖ، فَاتَّبَعَتْهُ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ حَتّٰى لَمَّا بَلَغُوْا كَدَاءً نَادَتْهُ مِنْ وَّرَائِهٖ: يَا اِبْرَاهِيْمُ اِلٰى مَنْ تَتْرُكُنَا؟ قَالَ: اِلَى اللّٰهِ، قَالَتْ: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ، فَرَجَعَتْ وَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا، حَتّٰى لَمَّا فَنِيَ الْمَآءُ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ اُحِسُّ اَحَدًا . قَالَ: فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا، فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ اَحَدًا، فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا، فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِيَ سَعَتْ، وَاَتَتِ الْمَرْوَةَ، وَفَعَلَتْ ذٰلِكَ اَشْوَاطًا، ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ الصَّبِيُّ، فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَاِذَا هُوَ عَلٰى حَالِهٖ، كَاَنَّهٗ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ، فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا فَقَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ اُحِسُّ اَحَدًا، فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا، فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا، حَتّٰى اَتَمَّتْ سَبْعًا، ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ، فَاِذَا هِيَ بِصَوْتٍ، فَقَالَتْ: اَغِثْ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ، فَاِذَا جِبْرِيْلُ فَقَالَ بِعَقِبِهٖ هٰكَذَا، وَغَمَزَ بِعَقِبِهٖ عَلَى الْاَرْضِ، فَانْبَثَقَ الْمَآءُ فَدَهِشَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ، فَجَعَلَتْ تَحْفِنُ ... وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ كُلِّهَا .

"اَلدَّوْحَةُ" الشَّجَرَةُ الْكَبِيْرَةُ . قَوْلُهٗ: "قَفّٰى": اَيْ: وَلّٰى . "وَالْجَرِيُّ": الرَّسُوْلُ . "وَاَلْفٰى": مَعْنَاهُ وَجَدَ . قَوْلُهٗ: "يَنْشَغُ": اَيْ: يَشْهَقُ .

❖❖ حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں' حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کو ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سمیت لے کر آئے۔ وہ اس بچے کو دودھ پلا رہی تھیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں بیت اللہ کے پاس ایک ٹیلے کے پاس ٹھہرا دیا جو مسجد کے بالائی حصے میں زمزم کے کچھ اوپر تھا۔ ان دنوں مکہ تو تھا نہیں' ان دنوں مکہ میں کوئی بھی شخص نہیں ہوتا تھا۔ نہ ہی یہاں پانی تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان لوگوں کو وہاں چھوڑا اور ان کے پاس تھیلا چھوڑا جس میں کھجوریں موجود تھیں اور ایک مشکیزہ چھوڑا جس میں کچھ پانی تھا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں سے واپس جانے کے لیے مڑے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے گئیں اور فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کہاں جا رہے ہیں؟ اور ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر جا رہے ہیں' جہاں کوئی شخص ہی نہیں ہے اور کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ اس خاتون نے یہ بات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے چند مرتبہ کہی لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی طرف توجہ نہیں کی تو اس خاتون نے ان سے دریافت کیا' کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا؟ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! تو اس خاتون

1873- اخرجہ البخاری (2368)

نے کہا: پھر وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ پھر وہ خاتون واپس چلی گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی چلے گئے۔ یہاں تک کہ جب وہ ثنیہ (پہاڑی) کے پاس پہنچے جہاں سے وہ لوگ انہیں نہیں دیکھ سکتے تھے تو انہوں نے اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کیا پھر ان کی کلمات کے ذریعے دعا کی' اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور بولے۔

''اے میرے پروردگار! میں اپنی اولاد کو ایک ایسی وادی میں چھوڑ کر جا رہا ہوں' جہاں زراعت نہیں ہوتی' تیرے حرمت والے گھر کے پاس''۔

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''وہ شکر کرتے ہیں''۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلانا شروع کیا۔ وہ خود اس میں سے پانی پی لیتی تھیں یہاں تک کہ مشکیزے میں موجود پانی ختم ہو گیا تو وہ پیاسی ہو گئیں اور ان کا بیٹا بھی پیاسا رہ گیا۔ اس خاتون نے اس بچے کی طرف دیکھا جو لوٹ پوٹ ہو رہا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) وہ بچہ بے چین ہو رہا تھا تو اس خاتون نے اس کی طرف دیکھنے کو ناپسند کرتے ہوئے چل پڑیں۔ اس نے ''صفا'' نامی پہاڑ کو سب سے قریب پایا۔ وہ اس پر کھڑی ہوئیں۔ پھر انہوں نے وادی کی طرف رخ کیا کہ کیا اسے کوئی نظر آتا ہے۔ اسے کوئی نظر نہیں آیا وہ صفا سے نیچے اتریں۔ جب وہ وادی میں پہنچیں تو اس نے اپنی قمیض کا کنارہ اوپر اٹھا لیا اور پھر پریشان حال شخص کی طرح دوڑیں یہاں تک کہ وہ مروہ پہاڑی تک آ گئیں۔ وہ اس پر کھڑی ہوئیں اور دیکھا کہ کیا اسے کوئی نظر آتا ہے لیکن اسے کوئی نظر نہیں آیا۔ ایسا اس نے سات مرتبہ کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اسی وجہ سے لوگ ان دونوں پہاڑوں کے درمیان سعی کرتے ہیں۔

جب وہ خاتون مروہ پہاڑ پر چڑھیں تو انہوں نے ایک آواز سنی تو بولیں خاموش رہو! یعنی اس نے اپنے آپ سے یہ کہا پھر اس نے غور سے سننے کی کوشش کی تو اسے آواز سنائی دی' تو وہ بولی: تمہاری آواز میں نے سن لی ہے اگر تمہارے پاس کوئی مدد ہے؟ تو مدد کرو۔ وہاں ایک فرشتہ موجود تھا جو زمزم کی جگہ پر کھڑا ہوا تھا۔ اس نے اپنی ایڑی کے ذریعے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے ''پر'' کے ذریعے اس جگہ پر مارا تو پانی ظاہر ہو گیا تو اس خاتون نے اس کا حوض بنانا شروع کیا اور اپنے ہاتھ کے ذریعے اس طرح کرنے لگیں۔ وہ چلّو کے ذریعے پانی لیتی اور اپنے مشکیزے میں ڈال لیتی اور اس کے ''چلّو'' بھرنے کے بعد پانی اور زیادہ ہو جاتا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ جتنا پانی بھر لیتی اس سے زیادہ ہو جاتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم کرے۔ اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ نے ارشاد فرمایا: چلو کے ذریعے پانی نہ لیتیں تو زمزم ایک زیادہ بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔



راوی بیان کرتے ہیں' اس خاتون نے اسے پیا۔ پھر اپنے بچے کو دودھ پلایا تو فرشتے نے اس سے کہا تم ہلاکت کا شکار ہونے کا خوف نہ کرو۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا ایک گھر بنے گا جسے یہ لڑکا اور اس کا والد بنائیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ یہاں کے رہنے والوں کو ضائع نہیں کرے گا۔

بیت اللہ روئے زمین سے کچھ بلند تھا' جیسے کوئی ٹیلا ہوتا ہے۔ جب وہاں سیلاب آتے تھے تو اسے دائیں اور بائیں طرف سے سیراب کرتے رہتے تھے۔ وہ خاتون اس حالت میں رہی یہاں تک کہ جرہم قبیلے کے کچھ لوگ یا ایک گھرانہ ''کدا'' کی طرف سے آتے ہوئے مکہ کے زیریں حصے میں ٹھہرے۔ انہوں نے اس پرندے کو دیکھا جو وہاں چکر لگا رہا تھا تو وہ بولے یہ پرندہ کسی پانی کی جگہ پر ہی چکر لگا سکتا ہے۔ ہم اس جگہ سے گزرتے رہے ہیں یہاں پانی نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے ایک یا دو آدمی تلاش کے لیے بھیجے تو انہیں وہاں پانی مل گیا۔ وہ لوگ واپس گئے اور جا کر انہیں بتایا پھر وہ لوگ آئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پانی کے پاس موجود تھیں تو انہوں نے کہا' کیا آپ ہمیں اجازت دیں گی کہ ہم آپ کے پاس پڑاؤ کریں۔ اس خاتون نے جواب دیا جی ہاں! لیکن پانی آپ کی ملکیت نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کو یہ بات پسند تھی کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ رہیں۔ ان لوگوں نے وہاں پڑاؤ کیا اور انہوں نے اپنے خاندان والوں کو بھی وہاں بلا لیا اور وہ لوگ وہاں رہنے لگے یہاں تک کہ وہاں کئی گھر ہو گئے۔ وہ بچہ جوان ہو گیا۔ اس نے ان لوگوں سے عربی زبان سیکھ لی۔ وہ ان میں سب سے نفیس اور سب سے زیادہ خوبصورت تھا۔ جب وہ جوان ہوا' جب وہ بالغ ہوا تو اس کی شادی ایک خاتون کے ساتھ کر دی گئی جو انہی لوگوں سے تعلق رکھتی تھی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی کرنے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے تا کہ ان کے حالات کا جائزہ لیں لیکن انہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام نہیں ملے۔ انہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اہلیہ سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو وہ خاتون بولی: وہ ہمارے لیے رزق تلاش کرنے گئے ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ ہمارے لیے شکار کرنے گئے ہیں۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس خاتون سے اس کی زندگی اور حالات کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولی بڑی بری حالت ہے۔ ہم تنگی اور شدت کے اندر گزارہ کر رہے ہیں۔ اس خاتون نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شکایت کی' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہارا میاں آئے تو اسے میری طرف سے سلام کہنا اور اسے کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو تبدیل کرے۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام آئے تو انہیں کوئی چیز محسوس ہوئی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کیا کوئی شخص تمہارے پاس آیا تھا؟ تو اس خاتون نے جواب دیا' جی ہاں! آیا تھا۔ ایک بڑی عمر کے صاحب آئے تھے۔ اس طرح کے حلیے کے تھے۔ انہوں نے مجھ سے آپ کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے انہیں بتا دیا۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ تمہاری زندگی

کیسی گزر رہی ہے تو میں نے انہیں بتایا کہ مشکل اور پریشانی کے اندر گزر رہی ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا انہوں نے تمہیں کوئی تلقین کی؟ وہ خاتون بولی جی ہاں! انہوں نے مجھے ہدایت کی کہ آپ کو سلام کہوں اور یہ کہا تھا کہ آپ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو تبدیل کر لیں۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا: وہ میرے والد تھے اور انہوں نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں تم سے الگ ہو جاؤں اور تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جاؤ۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس خاتون کو طلاق دیدی اور ان قبیلے والوں کی کسی اور لڑکی کے ساتھ شادی کر لی۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ٹھہرے رہے پھر دوبارہ ان کے پاس آئے تو پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو نہیں پایا۔ وہ ان کی اہلیہ کے پاس آئے اور اس سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو اس خاتون نے جواب دیا: وہ ہمارے لیے رزق تلاش کرنے گئے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا تمہارا کیا حال ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے اس کی زندگی اور حالات کے بارے میں دریافت کیا تو اس خاتون نے جواب دیا: ہم بھلائی اور کشادگی کے عالم میں ہیں اور اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا تمہاری خوراک کیا ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا گوشت' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: تمہارا مشروب کیا ہے اس نے جواب دیا: پانی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی۔

''اے اللہ ان کے لیے گوشت اور پانی میں برکت پیدا کر''۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں' ان دنوں وہاں اناج نہیں ہوتا تھا۔ اگر اناج ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اس میں بھی ان کے لیے برکت کی دعا کر دیتے۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں (یا راوی کہتے ہیں) مکہ کے علاوہ اور کہیں بھی کوئی شخص ان دو کے اوپر گزارہ نہیں کر سکتا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور دریافت کیا' اسماعیل علیہ السلام کہاں ہیں؟ ان کی اہلیہ نے جواب دیا: وہ شکار کرنے گئے ہیں۔ اہلیہ نے کہا' آپ ہمارے ہاں پڑاؤ کیوں نہیں کرتے' آپ کھانا کھائیں اور پئیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: تمہاری خوراک اور تمہارا مشروب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہماری خوراک گوشت ہے اور ہمارا مشروب پانی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی۔

''اے اللہ! ان لوگوں کے لیے ان کے خوراک اور مشروب میں برکت پیدا کر دے''۔

راوی بیان کرتے ہیں' ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی برکت ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہارا شوہر آئے تو اسے میری طرف سے سلام کہنا اور اسے کہنا کہ وہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو برقرار رکھے۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام آئے تو انہوں نے دریافت کیا کہ کیا تمہارے پاس کوئی شخص آیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا' جی ہاں! ایک عمر رسیدہ صاحب آئے تھے جو بہت عمدہ اور اچھی صورت والے تھے۔ اس خاتون نے ان کی تعریف کی۔ انہوں نے مجھ سے آپ کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے انہیں بتایا۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ ہماری زندگی کیسی گزر رہی ہے تو میں نے انہیں بتایا کہ بہت اچھی ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے دریافت کیا کہ کیا انہوں نے تمہیں کوئی تلقین کی۔ اس خاتون نے جواب دیا جی ہاں! انہوں نے آپ کو سلام کیا تھا اور یہ ہدایت کی تھی کہ آپ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو برقرار رکھیں تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا: وہ میرے والد تھے اور تم ہی وہ چوکھٹ ہو انہوں نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں۔



جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وقت گزر گیا اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام دوبارہ تشریف لائے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام اس وقت ایک بڑے درخت کے نیچے زمزم کے قریب تیر درست کر رہے تھے جب انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو اٹھ کر ان کی طرف گئے اور انہوں نے ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جو ایک باپ بیٹے کے ساتھ کرتا ہے اور بیٹا باپ کے ساتھ کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اسماعیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عرض کی: آپ کے پروردگار نے آپ کو جو حکم دیا ہے' آپ اس پر عمل کریں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا' کیا تم میری مدد کرو گے؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا: میں آپ کی مدد کروں گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں یہاں ایک گھر بناؤں۔ انہوں نے ایک بلند ٹیلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: جو ان کے اردگرد تھا۔ اس جگہ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھانا شروع کیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر لاتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے جاتے تھے' یہاں تک کہ جب تعمیر بلند ہو گئی تو وہ اس پتھر کو لے کر آئے (جو مقام ابراہیم میں ہے) انہوں نے اسے یہاں رکھا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور وہ تعمیر کرتے رہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام انہیں پتھر پکڑاتے رہے اور یہ دونوں حضرات یہ دعا کرتے تھے۔

''اے ہمارے پروردگار! ہماری طرف سے اسے قبول کر لے۔ بے شک تو سننے والا۔ ہے اور علم رکھنے والا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کو اپنے ساتھ لے کر گئے۔ ان کے پاس ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی تھا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اس مشکیزے میں سے پانی پی لیتی تھیں تو اس کا دودھ زیادہ ہو جاتا تھا جو اس کے بچے کے لیے تھا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے تو اس خاتون کو ایک بڑے درخت کے نیچے ٹھہرایا تو پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی اہلیہ کے پاس سے واپس جانے لگے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے گئیں۔ جب یہ لوگ ''کداء'' پہنچے تو اس خاتون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیچھے سے آواز دی۔ اے ابراہیم! آپ ہمیں کس کے سہارے چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ

کے۔ وہ خاتون بولی: پھر میں اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں۔ پھر وہ خاتون واپس چلی گئیں وہ خود اس مشکیزے میں سے پانی پیتیں اوراس کا دودھ بچے کے لیے زیادہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ جب پانی ختم ہوگیا تو وہ خاتون بولی! اگر میں جا کر جائزہ لوں تو شاید مجھے کسی شخص کے بارے میں پتہ چل جائے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: وہ خاتون گئی وہ صفا پہاڑ پر چڑھی اوراس نے دیکھا اور جائزہ لینے کی کوشش کی کہ کیا اسے کوئی نظر آتا ہے لیکن اسے کوئی شخص نظر نہیں آیا۔ جب وہ وادی میں پہنچی تو دوڑ پڑیں اور مروہ کے پاس آئیں پھراس نے وہاں بھی ایسا ہی کیا۔ کئی چکر لگائے پھر وہ بولی: مجھے جا کر دیکھنا چاہئے کہ بچے کا کیا حال ہے؟ وہ وہاں گئی تو اس نے دیکھا کہ وہ اسی حالت میں ہے گویا وہ موت کے قریب جا رہا ہے۔ اس خاتون کو قرار نہیں آیا۔ وہ بولی: مجھے جا کر دیکھنا چاہیے شاید مجھے کوئی نظر آ جائے۔ وہ پھر گئی ''صفا'' پہاڑ پر چڑھی اوراس نے دیکھا لیکن اسے کوئی نظر نہیں آیا۔ اس طرح اس نے سات چکر مکمل کیے۔

پھر وہ بولی: مجھے جا کر جائزہ لینا چاہیے کہ بچے کا کیا حال ہے؟ وہاں اسے ایک آواز سنائی دی۔ اس نے کہا: اگر تمہارے پاس کوئی بھلائی ہے تو مدد کرو! تو وہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام موجود تھے۔ انہوں نے اپنی ایڑی کے ذریعے اس طرح کیا۔ جب انہوں نے اپنی ایڑی کو زمین پر اس طرح مارا تو پانی پھوٹ پڑا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ خوفزدہ ہو گئیں۔ انہوں نے پانی جمع کرنا شروع کر دیا۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تمام روایات نقل کی ہیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''الدوحة'' کا مطلب ہے ایک بڑا درخت۔ ''قفی'' یعنی وہ پھر گئے۔ ''الجری'' یا مبریا قاصد۔ ''الفی'' کہ اس نے پایا اور یہ لفظ ''ینشغ'' سے مراد ہے: وہ سسکیاں لیتا ہے۔

**(1874)** وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کھنبی ''من (وسلویٰ)'' کا حصہ ہے اوراس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

1874- اخرجہ احمد (1625) والبخاری (4478) ومسلم (2049) والترمذی (2067) والنسائی (6668) وابن ماجہ (3454) وابن ابی شیبۃ (88/8) وابوعوانۃ (400/5) وابویعلی (961)



# كِتَابُ الْاِسْتِغْفَارِ

# استغفار کا بیان

## 371- بَابُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِغْفَارِ وَفَضْلِهِ

## باب: استغفار کا حکم دینا اور اس کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تعالی: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (محمد: 19)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اپنے ''ذنب'' اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے مغفرت کی دعا کرو۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء: 106)،

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾ (النصر: 3)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ پاکی بیان کرو اوراس سے مغفرت طلب کرو بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ﴾

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''وہ لوگ جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی ان کے پروردگار کے پاس ان کے لیے جنتیں ہیں۔''

اِلٰى قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ﴾ (ال عمران: 15-17)،

✧✧ یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور سحری کے وقت دعائے مغفرت کرنے والے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء: 110)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص برا عمل کرے گا یا اپنی ذات پر زیادتی کرے گا پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا تو اللہ تعالیٰ کو وہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (الانفال: 33)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ انہیں عذاب دے جبکہ تم ان کے درمیان موجود ہو اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دے گا جب تک وہ دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ (ال عمران: 135)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''وہ لوگ جب کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں' یا اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے اور وہ لوگ جو کرتے ہیں اس پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔''

وَالآیات فِی الْباب کثیرة معلومة ۔

اس بارے میں آیات بہت زیادہ ہیں جو معلوم ہیں۔

**(1875)** وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ، وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بعض اوقات میرے دل پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے، میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں روزانہ سو مرتبہ دعائے مغفرت کرتا ہوں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1876)** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں روزانہ ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1877)** وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا، لَذَهَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ، فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى، فَيَغْفِرُ لَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کر دے گا اور تمہاری جگہ ان لوگوں کو لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔

1876- کتاب الماٗمورات باب 12/1 التوبہ میں مذکور ہے ملاحظہ فرمائیں۔



اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1878)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِئَةَ مَرَّةٍ: "رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ" ۔

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ" ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ہم نے ایک محفل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سو مرتبہ یہ پڑھتے ہوئے سنا:

''اے میرے پروردگار میری مغفرت کر دے میری توبہ قبول کر لے بے شک تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

**(1879)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَّخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ" ۔

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ۔

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مغفرت طلب کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے ہر تنگی سے آسانی فراہم کر دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق پہنچائے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1880)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ، غُفِرَتْ ذُنُوْبُهٗ، وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ" ۔

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ" ۔

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص یہ پڑھے:

''میں اس اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہ زندہ ہے اور سب کچھ اس کی ذات سے قائم ہے اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔''

تو اس شخص کے گناہوں کو بخش دیا جائے گا اگرچہ اس نے میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کی ہو۔

1878- اخرجہ احمد (2/4726) وابوداؤد (1516) والترمذی 3445) والنسائی (459) وابن ماجہ (3814) والبخاری (618) وابن حبان (927)

1879- اخرجہ احمد (1/2234) وابوداؤد (1518) والنسائی (456) وابن ماجہ (3819) والطبرانی (1774) والحاکم (3/7677) وابن السنی (364) تہذیب الکمال (107/5) والبیہقی (351/3)

1880- اخرجہ ابوداؤد (1517) والترمذی (3588) والحاکم (1/1884)

**(1881)** وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "سَيِّدُ الْاسْتِغْفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِىْ، فَاغْفِرْ لِىْ، فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَّوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِىَ، فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ، وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"اَبُوْءُ" بِبَاءٍ مَّضْمُوْمَةٍ ثُمَّ وَاوٍ وَّهَمْزَةٍ مَمْدُوْدَةٍ وَمَعْنَاهُ: اُقِرُّ وَاَعْتَرِفُ.

✧✧ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے' سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ یہ پڑھے۔

"اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو نے مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیرے عہد اور وعدے کے اوپر قائم ہوں' اپنی استطاعت کے مطابق' میں اپنے اعمال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اپنے اوپر کی جانے والی تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی اور بخشش کرنے والا نہیں ہے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) جو شخص پورے یقین کے ساتھ انہیں دن کے وقت پڑھ لے اور اسی دن میں شام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ شخص جنتی ہوگا اور جو شخص رات کے وقت انہیں پڑھ لے اور یقین رکھتا ہو اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ شخص بھی جنتی ہوگا"۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ابوء" باء کے ساتھ ہے اور اس پر پیش ہے پھر "و" ہے اور پھر ممدودہ کے ساتھ ہے اس کا مفہوم ہے کہ مجھ اعتراف ہے یا میں اقرار کرتا ہوں۔

**(1882)** وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ، اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّقَالَ: "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" قِيْلَ لِلْاَوْزَاعِيِّ – وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهٖ -: كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھ کر سلام پھیرتے تھے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے تھے آپ یہ پڑھتے تھے۔

"اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے۔ تجھ ہی سے سلامتی حاصل ہو سکتی ہے' تو برکت والا ہے' اے جلال اور اکرام والے۔

1881-اخرجہ احمد (6/17110) والبخاری (6306) والطبرانی (7172) وابن حبان (932)



اوزاعی سے پوچھا: جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں۔ استغفار کیسے ہوتا ہے تو انہوں نے فرمایا: بندہ یہ پڑھے' میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں"۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1883)** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ قَبْلَ مَوْتِهٖ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ اپنے وصال سے پہلے بکثرت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

"اللہ کی ذات پاک ہے ہر طرح کی حمد اس کے لیے ہی مخصوص ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1884)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا ابْنَ اٰدَمَ، اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِىْ وَرَجَوْتَنِىْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا اُبَالِىْ، يَا ابْنَ اٰدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِىْ، غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِىْ، يَا ابْنَ اٰدَمَ، اِنَّكَ لَوْ اَتَيْتَنِىْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا، ثُمَّ لَقِيْتَنِىْ لَا تُشْرِكُ بِىْ شَيْئًا، لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

"عَنَانَ السَّمَآءِ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ: قِيْلَ هُوَ السَّحَابُ، وَقِيْلَ: هُوَ مَا عَنَّ لَكَ مِنْهَا، اَىْ ظَهَرَ. "وَقُرَابُ الْاَرْضِ" بِضَمِّ الْقَافِ، وَرُوِىَ بِكَسْرِهَا، وَالضم اَشْهر. وَهُوَ مَا يُقَارِبُ مِلَاَهَا.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تک تم مجھ سے دعا کرتے رہو تو تم امید رکھو' میں تمہاری مغفرت کرتا رہوں گا۔ تمہارے اعمال جو مرضی ہوں' میں اس بات کی پرواہ نہیں کروں گا کہ اے ابن آدم! اگر تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں۔ پھر اگر تم مجھ سے مغفرت طلب کرو گے تو میں تمہاری مغفرت کر دوں گا اور میں اس کی پرواہ نہیں کروں گا۔ اے آدم! اگر تم میرے پاس زمین جتنے گناہ لے کر آؤ پھر اس حالت میں مجھ سے ملاقات کرو کہ تم کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراؤ تو میں اتنی ہی مغفرت کے ہمراہ تم سے ملاقات کروں گا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں' یہ حدیث حسن ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "عنان السمآء" میں ع پر زبر ہے اور یہ آسمان پر بادلوں کو کہا گیا ہے اور بعض علماء کے مطابق اس کا مطلب ہے ہر وہ چیز جو آسمان سے تمہارے سامنے ظاہر ہو۔ "قراب الارض" میں ق پر پیش ہے اور ق زیر کے ساتھ بھی مروی ہے لیکن پیش کے ساتھ زیادہ معروف ہے۔ اس کا مطلب ہے جو زمین جتنا ہو۔

**(1885)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ

تَصَدَّقْنَ، وَاَكْثِرْنَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ ؛ فَاِنِّی رَاَيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ" قَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ: مَا لَنَا اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: "تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ، مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَغْلَبَ لِذِی لُبٍّ مِنْكُنَّ" قَالَتْ: مَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ؟ قَالَ: "شَهَادَةُ امْرَاَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَتَمْكُثُ الْاَيَّامَ لَا تُصَلِّیْ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے خواتین کے گروہ! تم صدقہ کرو اور بکثرت استغفار کیا کرو کیونکہ میں نے تم کو دیکھا ہے کہ جہنم میں اکثریت تمہاری ہے۔ امیں سے ایک خاتون نے عرض کی: جہنم میں ہماری اکثریت کیوں ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ بکثرت لعنت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے عقل اور دین کے اعتبار سے تم سے ناقص کوئی مخلوق نہیں دیکھی جو سمجھدار مردوں کی عقل کو رخصت کر دیتی ہے۔ اس خاتون نے عرض کی: ہماری عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے اور عورت کچھ عرصے تک نماز ادا نہیں کرتی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## 372–بَابُ بَيَانِ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ فِی الْجَنَّةِ

### باب: اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے لیے جنت میں کیا کچھ تیار کیا ہے، اس کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ﴾ (الحجر: 45-48) .

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک پرہیز گار لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) تم سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ اور ہم نے ان کے دلوں میں موجود کینے کو دور کر دیا۔ وہ بھائی' بھائی ہو کر پلنگوں کے اوپر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہوں گے انہیں کوئی تکلیف لاحق نہیں ہوگی اور وہ وہاں سے نکالے نہیں جائیں گے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ وَّفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ﴾ (الزخرف: 68-73) .

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اے میرے بندو! تم پر آج کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی تم غمگین ہو گے وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور جو مسلمان ہیں (ان سے کہا جائے گا) تم جنت میں داخل ہو جاؤ، تم اور تمہاری بیویاں بھی' تمہاری خاطر تواضع کی جائے گی ان کے سامنے سونے کے تھال اور گلاس گردش کریں گے، اس میں وہ چیزیں ہوں گی جو نفس کو پسند ہوتی

1885- اخرجہ مسلم (79) وابوداؤد (4680) وابن ماجہ (4003)



ہیں اور جن سے آنکھیں لذت حاصل کرتی ہیں (ان سے کہا جائے گا) تم اس میں ہمیشہ رہو گے یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا ہے، اس چیز کے عوض جو تم عمل کیا کرتے تھے تمہارے لیے اس میں پھل ہیں بہت زیادہ ان میں سے تم کھاؤ گے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ يَّدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (الدخان: 51-57) .

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک پرہیز گار لوگ امن والی جگہ پر ہوں گے جو باغات اور چشموں میں ہوں گے وہ سندس اور استبرق کا لباس پہن کر ایک دوسرے کے سامنے ہوں گے، اسی طرح ہم ان کی شادی حورعین سے کر دیں گے، وہ اس جنت میں ہر طرح کا پھل امن کی حالت میں منگوائیں گے وہ اس میں موت کا ذائقہ نہیں چکھیں گے، صرف پہلی موت ہوگی اور اللہ تعالیٰ انہیں جہنم کے عذاب سے بچالے گا یہ تمہارے پروردگار کا فضل ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِيْمٍ عَلَى الْاَرَائِكِ يَنْظُرُوْنَ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَّفِیْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ﴾ (المطففين: 22 - 28)

✧✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "بے شک نیک لوگ جنت میں ہوں گے، پلنگوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے تم ان کے چہروں میں نعمتوں کی چمک پہچان لو گے انہیں وہ شراب پلائی جائے گی جس کی مشک کا منہ بند ہوگا اور اس کا منہ کستوری کے ذریعے بند ہوگا اور اس بارے میں دلچسپی رکھنے والے' دلچسپی رکھیں گے اور اس میں تسنیم ملی ہوئی ہوگی یہ ایسا چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پئیں گے۔"

وَالآيات فِی الْباب كثيرة معلومة .

اس بارے میں آیات بہت زیادہ ہیں اور جو معلوم ہیں۔

**(1886)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْهَا، وَيَشْرَبُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ، وَلَا يَبُوْلُوْنَ، وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّكْبِيْرَ، كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اہل جنت اس میں کھائیں گے بھی اور پئیں گے بھی لیکن پاخانہ نہیں کریں گے اور ناک صاف نہیں کریں، پیشاب نہیں کریں گے، ان کا کھانا ایک ڈکار کی شکل میں ہوگا

1886- اخرجہ احمد (5/14408) ومسلم (2835) وابوداؤد (4741) وابن حبان (7435) والطیالسی (1776) وابویعلی (1906) وابونعیم (274) والبیہقی (316)

(ختم ہو جائے گا) جس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی اور انہیں سبحان اللہ اور اللہ اکبر پڑھنا یوں الہام کیا جائے گا جیسے سانس لینا الہام کیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1887)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصّٰلِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ، وَاقْرَؤُوْا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (السجدة: 17) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز تیار کی ہے جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں جو کسی کان نے سنا نہیں، کسی انسان کے دل میں اس کا خیال نہیں آیا (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) تم چاہو تو یہ آیت پڑھ سکتے ہو:

"کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے۔" یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1888)** وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَوَّلُ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ اِضَاءَةً، لَا يَبُوْلُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ، وَلَا يَتْفُلُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ . اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ - عُوْدُ الطِّيْبِ - اَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ، عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ، عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ: "اٰنِيَتُهُمْ فِيْهَا الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ . وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سَاقِهِمَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ، وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ وَاحِدٍ، يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا" .

قَوْلُهٗ: "عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ" . رَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِفَتْحِ الْخَاءِ وَاِسْكَانِ اللَّامِ وَبَعْضُهُمْ بِضَمِّهِمَا وَكِلَاهُمَا صَحِيْحٌ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے وہ آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمکدار

1887-اخرجہ احمد (3/10024) والبخاری (3244) ومسلم (2824) والترمذی (3197) وابن ماجہ (3228) والحمیدی (1133) وابن حبان (369) وابن ابی شیبۃ (109/13) والدارمی (2828)

1888-اخرجہ احمد (3/8205) والبخاری (3245) ومسلم (2834) والترمذی (2546) وابن ماجہ (4333) والدارمی (2823) والحمیدی (1143) وعبدالرزاق (10879) وابن حبان (7420) وابن ابی شیبۃ (130/14) وابویعلی (6084) والبیہقی (333)



چیز کی مانند ہوں گے یہ لوگ جنت میں پیشاب نہیں کریں گے، پاخانہ نہیں کریں گے، تھوکیں گے نہیں، ناک صاف نہیں کریں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ کستوری کی طرح ہوگا۔ ان کی انگیٹھیوں میں خوشبو دار لکڑیاں ہوں گی۔ ان کی بیویاں حورعین ہوں گی، ہر آدمی کا جسم ان جدامجد حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ گز ہوگا۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

مسلم اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس میں برتن سونے کے ہوں گے اور ان کا پسینہ اس میں کستوری کی طرح ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلی کا مغز گوشت کے اندر نظر آئے گا، ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا، کوئی ناراضگی نہیں ہوگی، ان کے دل ایک آدمی کے دل جیسے ہوں گے، وہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کریں گے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "علی خلق رجل واحد" کے بارے میں بعض نے کہا ہے کہ اس میں خ پر زبر ہے اور لام ساکن ہے اور بعض روایات میں دونوں کو پیش کے ساتھ نقل کیا گیا ہے یعنی "خلق" اور یہ دونوں طرح درست ہے۔

**(1889)** وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "سَاَلَ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهٗ: مَا اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: هُوَ رَجُلٌ يَّجِيْءُ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، فَيُقَالُ لَهٗ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ . فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ، كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ، وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ؟ فَيُقَالُ لَهٗ: اَتَرْضٰى اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِّنْ مُّلُوْكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُوْلُ: رَضِيْتُ رَبِّ، فَيَقُوْلُ: لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ وَمِثْلُهٗ وَمِثْلُهٗ وَمِثْلُهٗ، فَيَقُوْلُ فِي الْخَامِسَةِ . رَضِيْتُ رَبِّ، فَيَقُوْلُ: هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ، وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ، وَلَذَّتْ عَيْنُكَ . فَيَقُوْلُ: رَضِيْتُ رَبِّ . قَالَ: رَبِّ فَاَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَرَدْتُّ ؛ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِيْ، وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا، فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ، وَلَمْ تَسْمَعْ اُذُنٌ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا، جنت میں سب سے کم حیثیت والا کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ شخص ہوگا جو اس کے بعد آئے گا جب اہل جنت کو جنت میں داخل کیا جا چکا ہوگا۔ اس سے کہا جائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ کہے گا اے میرے پروردگار! میں کیسے داخل ہو سکتا ہوں جبکہ لوگ اپنی جگہ پر پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس سے کہا جائے گا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تمہیں دنیا کے بادشاہوں کی بادشاہی کی سلطنت جتنی جگہ دی جائے وہ جواب دے گا میں اس سے راضی ہوں اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں یہ بھی ملا اور اس کی مانند مزید ملا اس کی مانند مزید ملا اور اس کی مانند

1889-اخرجہ الحمیدی (761) ومسلم (189) والترمذی (3198) وابن حبان (6216) والطبرانی (989/20) وابن مندہ (845) والبیہقی (ص/317)

مزید ملا' اوراس کی مانند مزید ملا' تو پانچویں مرتبہ وہ کہے گا: میں راضی ہوں، پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ سب تمہیں ملا اور اس کا دس گنا مزید بھی تمہیں ملا اور تمہیں ہر وہ چیز ملتی ہے جس کا تمہارا نفس خواہش کرے جس سے تمہاری آنکھیں لذت محسوس کریں تو وہ کہے گا میں راضی ہوگیا۔ اے میرے پروردگار! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا، اے میرے پروردگار! جنت میں سب سے اعلیٰ مرتبہ کس کا ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی کرامت کو میں نے اپنی دستِ قدرت کے ذریعے بڑھایا ہے اور میں نے اس پر مہر لگا دی ہے جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں جو کسی کان نے سنی نہیں اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال بھی نہیں ہوسکتا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1890)** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنِّىْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا، وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ. رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ: اذْهَبْ فادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَاْتِيْهَا، فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى، فَيَرْجِعُ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ له: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فياْتِيْهَا، فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّها مَلْاٰى، فيَرْجِعُ. فَيَقُوْلُ: يا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ: اذهبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ اَمْثَالِهَا؛ اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: اَتَسْخَرُ بِىْ، اَوْ تَضْحَكُ بِىْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ"

قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَكَانَ يَقُوْلُ: "ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں جہنم سے نکلنے والے سب سے آخری شخص اور جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والے شخص کے بارے میں جانتا ہوں۔

یہ وہ شخص ہوگا جو جہنم سے "سرین" کے بل نکلے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ! وہ وہاں آئے گا تو اسے یوں محسوس ہوگا کہ وہ بھر چکی ہے وہ واپس آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ! تمہیں دنیا اور اس کی مانند دس گنا جگہ ملتی ہے (راوی کو شک شاید یہ الفاظ ہیں) تمہیں دنیا سے دس گنا زیادہ جگہ ملتی ہے! تو وہ کہے گا: کیا تو میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے؟ کیا تو مجھ پر ہنس رہا ہے؟ تو بادشاہ ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ مسکرائے' یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگی آپ نے فرمایا: یہ جنت میں سب سے کم تر حیثیت کا بندہ ہوگا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1891)** وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِى الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُّجَوَّفَةٍ طُوْلُهَا فِى السَّمَآءِ سِتُّوْنَ مِيْلًا. لِلْمُؤْمِنِ فِيْهَا اَهْلُوْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ

1890- اخرجہ مسلم (186) البخاری (6571) والترمذی (2604) واحمد (2/3595)



الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْمِيْلُ": سِتَّةُ اٰلَافِ ذِرَاعٍ.

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مومن کے لیے جنت میں کھوکھلے موتی کا ایک خیمہ ہوگا جس کی لمبائی سات میل ہوگئی اور اس خیمے کے اندر مومن کی بیویاں ہوں گی مومن ان کے پاس جائے گا لیکن وہ لوگ (ایک کھوکھلے موتی کے اندر) ایک دوسرے کو نہیں دیکھیں گے (یعنی بے پردگی نہیں ہوگی)۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "المیل" اس میں چھ ہزار ہاتھ ہوتے ہیں۔

**(1892)** وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ فِى الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِئَةَ سَنَةٍ مَّا يَقْطَعُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَرَوَيَاهُ فِى الصَّحِيْحَيْنِ اَيْضًا مِّنْ رِّوَايَةِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِىْ ظِلِّهَا مِئَةَ سَنَةٍ مَّا يَقْطَعُهَا".

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص' اس کے نیچے سو سال تک چلتا رہے' تو وہ اسے پار نہیں کرسکتا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

اس حدیث کو صحیحین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے: سوار اس کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے تو بھی اسے پار نہیں کر سکے گا۔

**(1893)** وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَائُوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَرَائُوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّىَّ الْغَابِرَ فِى الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ" قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؛ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ: "بَلٰى وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ، رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ انہی سے یہ ایک اور روایت بھی منقول ہے: اہل جنت اپنے سے اوپر والوں کو یوں دیکھیں گے جیسے لوگ چمکدار

1891- اخرجہ احمد (7/19701) والبخاری (3243) ومسلم (2838) والترمذی (2536) والدارمی (2833) وابن حبان (7395) وابوالشیخ (606) والبیہقی (303)

1892- اخرجہ البخاری (6553) ومسلم (2828) والترمذی (2532) اخرجہا احمد (3/9414) والبخاری (3252) ومسلم (2826) والحمیدی (1131) وابن حبان (7411) والترمذی (2541) وابن ابی داؤد (76) وابونعیم (401) وعبدالرزاق (20878) والبیہقی (268) والدارمی (2838)

1893- اخرجہ احمد (4/ 11206) والبخاری (3256) ومسلم (2831) والدارمی (2830) وابوداؤد (3987) والترمذی (3678) وابن ماجہ (96) وابن حبان (7393) وابویعلی (1130) والبیہقی (248)

ستارے کو دیکھتے ہیں۔

جو افق میں چمکتا ہے جو مشرقی' مغربی افق پر چمکتا ہے ایسا ان کے درمیان باہمی فضیلت کے اختلاف کی وجہ سے ہوگا لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! یہ انبیاء کی منازل ہوں گی؟ جن تک ان کے علاوہ کوئی نہیں پہنچ سکے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں گے اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی ہوگی۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1894)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَقَابُ قَوْسٍ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں ایک کمان جتنی جگہ ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے (یعنی ساری دنیا سے بہتر ہے)۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1895)** وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ فِی الْجَنَّةِ سُوْقًا يَّاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ ۔ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشَّمَالِ، فَتَحْثُوْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ، فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ، وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا، فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ: وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ حُسْنًا وَّجَمَالًا! فَيَقُوْلُوْنَ: وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا!" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں بازار ہوگا جہاں اہل جنت جمعہ کے روز جایا کریں گے۔ اس میں شمال کی طرف سے ہوا چلے گی۔ جو ان کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گی تو ان کے حسن اور جمال میں اضافہ ہو جائے گا۔ جب وہ واپس اپنی بیویوں کے پاس آئیں گے تو انکے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہوگا تو ان کی بیویاں ان سے کہیں گی اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ کے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہے تو وہ جواب دیں گے: اللہ تعالیٰ کی قسم! ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہو چکا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1896)** وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَائُوْنَ الْغُرَفَ فِی الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِی السَّمَآءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اہل جنت ایک دوسرے کو یوں

1894- اخرجہ البخاری (2793)

1895- اخرجہ احمد (4/14037) ومسلم (3833) والدارمی (2841) وابن ابی شیبۃ (102/13) وابن حبان (7425) وابو نعیم (253/6) والبیہقی (374)

1896- مسلم (2825)



دیکھیں گے جیسے تم لوگ آسمان میں موجود ستاروں کو دیکھتے ہو۔ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

**(1897)** وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُّ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَّصَفَ فِيْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰى انْتَهٰى، ثُمَّ قَالَ فِیْ اٰخِرِ حَدِيْثِهٖ: "فِيْهَا مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ" ثُمَّ قَرَاَ: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾ (السجدۃ: 16-17) ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔

✧✧ انہی سے ایک یہ روایت بھی منقول ہے، میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک محفل میں موجود تھا' جس میں آپ نے جنت کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ آپ نے اپنی گفتگو کے آخر میں ارشاد فرمایا: اس میں وہ چیزیں ہوں گی جو کسی آنکھ نے دیکھی نہ ہوں گی، کسی کان سے سنی نہیں، کسی انسان کے ذہن میں ان کا خیال بھی نہیں آیا پھر آپ نے (نبی اکرم ﷺ یا شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) یہ آیت تلاوت کی:

''ان لوگوں کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔''

یہ آیت یہاں تک ہے:

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی نگاہوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے۔''

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1898)** وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: "اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُنَادِیْ مُنَادٍ: اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا، فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا، فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فلا تَهْرَمُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا، فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک شخص یہ اعلان کرے گا: تمہارے لیے (یہ خوشخبری) ہے کہ اب تم زندہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور تمہارے لیے (یہ نعمت ہے) کہ تم صحت مند رہو گے تم کبھی بیمار نہیں ہو گے اور تمہارے لیے (یہ نعمت ہے) کہ تم ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے اور تمہارے لیے یہ (نعمت ہے) تم نعمتیں حاصل کرتے رہو گے کبھی تکلیف میں مبتلا نہیں ہو گے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1899)** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ: هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ لَهٗ:

1898- اخرجہ مسلم (2837) والترمذی (3257) واحمد (4/11332)

1899- اخرجہ مسلم (301/183)

فَاِنَّ لَكَ ما تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں سب سے کم تر حیثیت کی جگہ اس شخص کی ہوگی جس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم آرزو کرو وہ آرزو کرے گا' پھر آرزو کرے گا' پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا' تم نے آرزو کر لی؟ وہ جواب دے گا: جی ہاں، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے جو آرزو کی وہ بھی تمہیں ملے گا اور اس کی مانند اور ملتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

**(1900)** وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِىْ يَدَيْكَ، فَيَقُوْلُ: هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبَّنَا وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ، فَيَقُوْلُ: اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُ: اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِىْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ اَبَدًا" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا، اے اہل جنت! وہ جواب دیں گے، اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں۔ بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے! وہ جواب دے گا کیا تم راضی ہو گئے؟ وہ جواب دیں گے: ہم کیوں راضی نہ ہوں، اے ہمارے پروردگار! جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں کیا۔ وہ جواب دے گا: میں تمہیں اس سے زیادہ فضیلت والی چیز عطا نہ کروں؟ وہ جواب دیں گے: اس سے زیادہ فضیلت والی چیز کیا ہو سکتی ہے؟ تو وہ فرمائے گا: میں نے تمہارے لیے اپنی رضامندی کو حلال کر دیا۔ آج کے بعد میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1901)** وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَقَالَ: "اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُّوْنَ فِىْ رُؤْيَتِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

❖❖ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے، آپ نے چودھویں رات میں چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: عنقریب تم اپنے پروردگار کو یوں دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو تمہیں اسے دیکھنے میں کوئی مشکل نہیں ہو رہی۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

**(1902)** وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا دَخَلَ اَهْلُ

1900- اخرجہ احمد (4/11835) والبخاری (6549) ومسلم (2829) والترمذی (2564) وابن حبان (7440) وابن مندہ (820) والبیہقی (445)



الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

❖❖ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم مزید کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو۔ وہ عرض کریں گے: کیا تو نے ہمارے چہروں کو نورانی نہیں کر دیا۔ تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا۔ کیا تو نے ہمیں جہنم سے نجات نہیں دے دی تو اللہ تعالیٰ حجاب کو ہٹائے گا۔ اس وقت ان کے نزدیک اپنے پروردگار کی زیارت سے زیادہ محبوب اور کوئی چیز نہیں ہوگی۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَّاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (یونس: 9-10) .

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے، انہوں نے نیک عمل کئے' ان کے پروردگار نے انہیں ایمان کی ہدایت کی وہ ان جنتوں میں ہوں گے جو نعمت والی ہیں اور ان میں نہریں بہتی ہیں۔ وہاں وہ یہ کہیں گے' تو پاک ہے اللہ! اور وہاں پر ان کے سلام کرنے کا طریقہ لفظ سلام ہوگا اور وہ آخر میں یہ کہیں گے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔"

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .

1902- اخرجہ مسلم (181) والترمذی (3105) والنسائی (6/11234) وابن ماجہ (187)

# رواۃ حدیث

ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف: یہ ''زہرہ'' قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جلیل القدر تابعین میں ایک ہیں۔ علامہ ابن حجر نے (اپنی تصنیف) ''تقریب'' میں یہ تحریر کیا ہے، بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کی روایت اور احادیث کا سماع دونوں چیزیں ثابت ہیں انہوں نے پچانوے ہجری میں وفات پائی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

ابی بن کعب بن قیس بن عبید: یہ خزرج قبیلے کی شاخ بنونجار سے تعلق رکھتے تھے یہ اسلام قبول کرنے سے پہلے ہی لکھنے اور پڑھنے کے بارے میں جانتے تھے جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ''کاتبین وحی'' میں شامل کرلیا انہیں غزوۂ اُحد اور غزوۂ بدر تمام جنگوں میں' نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ' شریک ہونے کا شرف حاصل ہے۔ مدینہ منورہ میں سن تیس ہجری میں ان کا وصال ہوا احادیث کی کتابوں میں ان سے ایک سو چونسٹھ روایات منقول ہیں ان کی کنیت ''ابوالمنذر'' تھی۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما: یہ اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما ہیں نبی اکرم ﷺ کے غلام تھے نبی اکرم ﷺ کو ان سے اور ان کے والد سے بہت محبت تھی انہیں نبی اکرم ﷺ کا ''محبوب'' کہا جاتا ہے۔ ان کی والدہ سیّدہ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا ''برکہ حبشیہ'' ہیں یہ نبی اکرم ﷺ کی کنیز تھیں انہوں نے ہی نبی اکرم ﷺ کی پرورش کی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اس لشکر کا امیر مقرر کیا تھا جس میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ اس لشکر کو شام کی طرف جانے کا حکم دیا گیا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس لشکر کی روانگی کا حکم اس وقت دیا تھا جب آپ کی بیماری شدید ہوگئی تھی۔ آپ کی وفات کے بعد اس کو روانہ کیا گیا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا وصال سن 54 ہجری میں ہوا' انہیں مدینہ منورہ میں دفن کیا گیا۔ احادیث کے ذخیرے میں ان سے ایک سو اٹھائیس روایات منقول ہیں۔

اسامہ بن عمیر ہذلی: یہ بصرہ کے رہنے والے صحابی رسول ہیں ان سے سات روایات منقول ہیں۔ صرف ان کے صاحبزادے ابوالملیح نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

اسلم مولی رسول اللہ یہ نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں، ان کی کنیت ''ابورافع'' ہے یہ غزوۂ اُحد' غزوۂ خندق اور اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کا نکاح اپنی کنیز ''سلمٰی'' سے کردیا تھا ان سے عبیداللہ بن ابورافع پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے ان کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوگیا ان سے 68 روایات منقول ہیں۔

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما: یہ اسماء بنت ابوبکر بن عبداللہ بن ابوقحافہ بن عامر ہیں یہ قبیلہ قریش کی فضیلت والی صحابیات میں سے ایک ہیں جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والد کی طرف سے بہن لگتی ہیں یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی والدہ ہیں یہ انتہائی فصیح و بلیغ حاضر دماغ اور نہایت سمجھدار خاتون تھیں۔ یہ شعر بھی کہا کرتی تھیں، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ان کے شوہر ہیں انہوں نے انہیں طلاق دے دی تھی اس



کے بعد انہوں نے اپنی زندگی کے بقیہ ایام اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ گزارے یہاں تک کہ انہیں بھی شہید کردیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت کے بعد سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی بینائی رخصت ہوگئی تھی ان کا انتقال سن ۷۳ ہجری میں ہوا۔ انہیں ''ذات النطاقین'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے کمر بند کو پھاڑ کر اس کھانے کے تھیلے کے منہ کو باندھا تھا جو ہجرت کے سفر کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں جنت میں دو نطاق (کمر بند) ملنے کی خوشخبری دی تھی۔ احادیث کے ذخیرے میں ان سے کل 56 روایات منقول ہیں۔

سیّدہ اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا: یہ اسماء بنت یزید بن سکن بن رافع بن امراؤالقیس ہیں ان کا تعلق بنو اشہل قبیلے سے ہے یہ خواتین میں خطیب کی حیثیت سے مشہور تھیں۔ جنگ یرموک میں شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ انہوں نے نو کفار کو اپنے خیمے کی چوب کے ذریعے ہلاک کیا۔ نبی اکرم ﷺ سے 181 روایات انہوں نے نقل کی ہیں۔

اسود بن یزید: یہ اسود بن یزید بن قیس نخعی ہیں ان کی کنیت ابوعمرو ہے کوفہ کے رہنے والے تھے۔ تابعی ہیں امام احمد بن حنبل نے ان کے بارے میں یہ بات فرمائی ہے: یہ نہایت عمدہ اور پختہ راوی ہیں' ان کے فقیہہ اور صاحب عظمت ہونے کے پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ ان کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے 80 حج کئے ہیں' یہ دو راتوں میں ایک مرتبہ قرآن پاک ختم کرلیا کرتے تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کا انتقال سن ۷۴ ہجری میں ہوا۔

اسید بن ابواسید: یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں انہوں نے اپنے والد حضرت یزید سے جن کی کنیت ''ابواسید'' تھی احادیث نقل کی ہیں۔ ان کے علاوہ عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں جبکہ ابن جریج اور سلیمان بن بلال نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کا انتقال عباسی خلیفہ منصور کے زمانہ خلافت کی ابتداء میں ہوا۔

اسید بن حضیر: اسید بن حضیر بن سماک ان کا تعلق اوس قبیلے سے ہے ان کی کنیت ابویحیٰی تھی یہ ان معروف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں جو زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام کے معززین میں شمار کئے جاتے تھے۔ یہ عرب کے دانشوروں میں سے ایک تھے۔ صاحب رائے تھے۔ دوسری بیعت عقبہ کے موقع پر ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ یہ بھی شامل تھے یہ بارہ نقیبوں میں سے ایک ہیں غزوۂ اُحد کے میدان میں انہیں سات زخم آئے تھے اور یہ میدان میں آخر تک ثابت قدم رہے تھے۔ 20 ہجری میں مدینہ منورہ میں ان کا وصال ہوا۔ احادیث کی کتب میں ان سے 18 احادیث منقول ہیں۔

اسید بن عمر: ان کو ابن جابر بھی کہا جاتا ہے۔ علامہ ابن اثیر نے اپنی تصنیف ''اُسد الغابہ'' میں یہ بات تحریر کی ہے یہ ابن عمرو کندی سلولی ہیں بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ ''درکی'' ہیں۔ بعض نے انہیں شیبانی قرار دیا ہے یہ صحابی رسول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت ان کی عمر دس سال تھی۔ حجاج کے زمانہ حکومت تک یہ زندہ رہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دو احادیث روایت کی ہیں۔

سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا سیّدہ اُمّ کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط' مکہ میں انہوں نے اسلام قبول کیا اس وقت تک مدینہ منورہ کی طرف خواتین کی ہجرت کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا؟ انہوں نے سن سات ہجری میں صلح حدیبیہ کے زمانے میں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ قرآن مجید کی درج ذیل آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئیں۔

"اور جب مومن عورتیں ہجرت کرتے ہوئے تمہارے پاس آجائیں"۔

انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دس احادیث روایت کی ہیں۔

امیہ بن مخشی: ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ ان کا تعلق بنوخزاعہ سے ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بسم اللہ کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے وہ روایت صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہے۔

حضرت انس بن مالک ؓ: یہ مدینہ منورہ میں انصار کے مشہور قبیلے خزرج سے تعلق رکھتے تھے یہ نبی اکرم ﷺ کے خادم خاص ہیں۔ دس سال کی عمر میں یہ آپ کے خادم ہوئے اور دس سال تک اس خدمت کا شرف حاصل کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی کنیت "ابوحمزہ" تجویز کی تھی ان کی والدہ "سیدہ اُم سلیم ؓ" مشہور صحابی خاتون ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت انس ؓ کے لئے دعا کی تھی۔

"اے اللہ! اس کے مال اس کی اولاد میں کثرت عطا فرما اسے برکت نصیب فرما اور اسے جنت میں داخل فرما دے"۔

حضرت انس ؓ صاحب حیثیت صحابہ کرام ؓ میں سے ایک تھے جس وقت ان کا وصال ہوا ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد کی تعداد ایک سو بیس سے زائد تھی۔ انہوں نے سو سال سے زیادہ عمر پائی۔ 92 ہجری میں بصرہ میں ان کا وصال ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے 2286 احادیث منقول ہیں۔

اوس بن اوس: یہ صحابی رسول ہیں انہوں نے دمشق میں سکونت اختیار کی تھی وہاں ان کی مسجد بھی ہے اور ان کا گھر بھی تھا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دو احادیث روایت کی ہیں جنہیں امام ترمذی اور امام ابن ماجہ ؒ نے نقل کیا ہے۔

ایاس بن ثعلبہ ابواُمامہ انصاری: یہ خزرج قبیلے کی شاخ بنوحارثہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کا سلسلہ نسب ثعلبہ بن حارث بن خزرج سے جاملتا ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے تین احادیث روایت کی ہیں۔

ایاس بن عبداللہ: یہ ایاس بن عبداللہ بن زیاب ہیں یہ دوس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے مکہ مکرمہ آکر وہاں مقیم ہو گئے تھے۔ ان سے عبداللہ یا شاید عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر ؓ نے احادیث روایت کی ہیں۔ ابن حبان نے انہیں ثقہ تابعین میں سے ایک شمار کیا ہے ابن مندہ اور ابونعیم بیان کرتے ہیں' ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ ان سے ایک روایت منقول ہے۔

براء بن عازب (ابوعمارہ): یہ براء بن عازب بن حارث خزرجی ہیں یہ ان قائد صحابہ کرام ؓ میں سے ایک تھے جن کے ہاتھوں عظیم فتوحات حاصل ہوئیں۔ انہوں نے چھوٹی عمر میں اسلام قبول کر لیا تھا یہ پندرہ غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے سب سے پہلے یہ غزوہ خندق میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت عثمان غنی ؓ نے انہیں اپنے زمانہ خلافت میں (رے) فارس کا گورنر مقرر کیا تھا۔ انہوں نے ابہر پر حملہ کر کے اسے فتح کر لیا تھا اس کے بعد قزوین پر قبضہ کیا تھا وہاں سے یہ زنجان کی طرف روانہ ہوئے تھے اور اسے بھی فتح کر لیا تھا۔ 71 ہجری میں حضرت مصعب بن زبیر ؓ کی حکومت کے زمانے میں ان کا وصال ہوا۔ امام بخاری ؒ اور امام مسلم ؒ نے ان سے تین سو پانچ احادیث روایت کی ہیں۔

بریدہ بن حصیب: یہ بریدہ بن حصیب بن عبداللہ بن حارث اسلمی ؓ ہیں غزوہ بدر سے پہلے اسلام قبول کیا تھا لیکن غزوہ بدر میں شرکت نہیں کر سکے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے' انہوں نے غزوہ بدر کے بعد اسلام قبول کیا۔ انہیں غزوہ خیبر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ سن ۶۲ ہجری میں "مرو" کے مقام پر ان کا وصال ہوا یہ خراسان میں انتقال کرنے والے سب سے آخری صحابی ہیں۔



نبی اکرم ﷺ سے 177 احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

بشیر بن قیس تغلبی: یہ قنسرین کے رہنے والے تھے جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں بہت زیادہ سچے ہیں۔ امام ابوداؤد ؒ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ انہوں نے حضرت ابودرداء سے استفادہ کیا ہے ان سے ان کے صاحبزادے قیس احادیث روایت کرتے ہیں۔

بشیر بن عبدالمنذر: ان کی کنیت ابولبابہ ہے اور یہ اسی سے مشہور ہیں۔ حضرت عثمان غنی ؓ کی شہادت سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے 15 احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت بلال ؓ بن رباح: یہ حبشی ہیں اور تیمی ہیں حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے انہیں خرید کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا یہ نبی اکرم ﷺ کے موذن ہیں۔ اسلام قبول کرنے اور ہجرت کرنے میں یہ قدیم ہیں یہ ان حضرات میں سے ایک ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر بے شمار تکالیف اٹھائیں اور ان تکالیف پر صبر سے کام لیا۔ یہ غزوہ بدر غزوۂ اُحد اور تمام غزوات میں شریک رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد یہ جہاد کے لئے شام تشریف لے گئے تھے اور وفات تک وہیں قیام پذیر رہے۔ سن بیس ہجری میں ان کا وصال ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے 44 احادیث منقول ہیں۔

حضرت بلال ؓ بن حارث مزنی: ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے یہ مزینہ قبیلے کے وفد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ فتح مکہ میں شریک ہوئے ہیں مزینہ قبیلے کا جھنڈا انہوں نے ہی اٹھایا ہوا تھا بعد میں انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ۶۰ ہجری میں ان کا وصال ہوا۔ نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے 8 احادیث روایت کی ہیں۔

تمیم بن اوس داری: یہ تمیم بن اوس بن خارجہ ہیں ان کی کنیت ابورقیہ ہے ان کو دار بن ہانی کی نسبت کی وجہ سے "داری" کہا جاتا ہے جو قبیلہ "لخم" سے تعلق رکھتے تھے یہ ۹ ہجری میں مسلمان ہوئے۔ انہوں نے مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کی۔ حضرت عثمان غنی ؓ کی شہادت کے بعد شام منتقل ہو گئے اور بیت المقدس میں رہائش اختیار کی یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسجد نبوی میں چراغ جلایا تھا۔ سن ۴۰ ہجری میں فلسطین میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے امام بخاری ؒ اور امام مسلم ؒ نے ۱۸ روایات نقل کی ہیں۔

تمیم بن اُسید: یہ تمیم بن اسید بن عبدالعزی ہیں بنوخزاعہ قبیلے سے تعلق رکھتے تھے جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں حرم کی حدود کی تجدید کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے ان حدود کو پتھروں کے ذریعے' جو اکھڑ چکے تھے' نئے سرے سے گاڑھ کر درست کیا تھا یہ مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اٹھارہ احادیث نقل کی ہیں۔

ثابت بن اسلم بنانی: یہ جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں ان کی کنیت ابومحمد بصری ہے یہ زیادہ تر حضرت انس ؓ سے احادیث روایت کرتے ہیں' ان کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اور حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ اور دیگر بہت سے تابعین سے انہوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ امام احمد امام نسائی اور عجلی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ان کا وصال ۱۲۷ ہجری میں ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دو سو پچاس احادیث روایت کی ہیں۔

ثابت بن ضحاک انصاری: ان کی کنیت ابوزید ہے یہ بیعتِ رضوان میں شریک ہونے والے صحابہ کرام ؓ میں سے ایک ہیں۔ ہجرت کے چھٹے سال حدیبیہ میں یہ موجود تھے۔ تقریباً ستر ہجری میں حضرت ابن زبیر ؓ کے زمانے میں ان کا وصال ہوا۔

ثوبان بن بجدد: یہ نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے اصل میں مکہ اور یمن کے درمیان سرات نامی

جگہ کے رہنے والے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں خرید کر آزاد کروا دیا تھا تو پھر یہ وفات تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مشغول رہے۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد یہ حمص تشریف لے گئے تھے۔ وہاں رہائش اختیار کی ۴۵ ہجری میں وہیں ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے 128 احادیث روایت کی ہیں۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بن جنادہ السوائی: یہ بنو زہرہ کے حلیف ہیں یہ اور ان کے والد صحابی رسول ہیں یہ دونوں کوفہ میں قیام پذیر رہے غالباً ۷۴ ہجری میں جب بشر عراق کا گورنر تھا انکا وصال ہوا احادیث کی کتابوں میں ۱۴۶ احادیث ان سے منقول ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما: یہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما خزرجی سلمی ہیں ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ ہجرت سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا یہ اپنے والد کے ہمراہ بیعت عقبہ میں حاضر ہوئے اس وقت ان کی عمر کم تھی۔ صحیح مسلم میں خود انہی سے یہ روایت منقول ہے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ انیس غزوات میں حصہ لیا لیکن میں غزوہ بدر اور احد میں موجود نہیں تھا کیونکہ میرے والد نے مجھے روک دیا تھا۔ جب غزوہ احد میں میرے والد شہید ہو گئے تو اس کے بعد میں ہر غزوہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رہا یہ کثیر الروایات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ 1540 احادیث ان سے منقول ہیں۔ ۷۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں ان کا وصال ہوا۔

حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ: یہ جابر بن سلیم ہجیمی ہیں ان کی نسبت ہجیم بن عمرو بن تمیم بصری کی طرف ہے ان کی کنیت ابو جری ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کئی احادیث نقل کی ہیں البتہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ان سے کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔

جبلہ بن سحیم: یہ تیمی اور کوفی ہیں تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے احادیث نقل کی ہیں جبکہ شعبہ اور ثوری نے ان سے احادیث روایت کی ہیں یحییٰ بن سعید القطان، یحییٰ بن معین، ابو حاتم نسائی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ۱۲۵ ہجری میں ہوا۔

حضرت جبیر بن مطعم: بن عدی بن نوفل بن عبد مناف القرشی ہیں ان کی کنیت ابو عدی ہے یہ قریش کے علماء اور سرداروں میں سے ایک تھے۔ قریش اور عربوں کے نسب کے ماہر تھے۔ ان کا انتقال ۵۹ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ۱۶۰ احادیث نقل کی ہیں۔

جریر بن عبداللہ بجلی: یہ جریر بن عبداللہ بن جابر ہیں ان کا تعلق قبیلہ ''بجیلہ'' سے تھا ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال سے چالیس دن پہلے انہوں نے اسلام قبول کیا۔ یہ بڑے وجیہہ و شکیل آدمی تھے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں میں اپنی قوم کے سردار تھے۔ عراق کی بہت سی لڑائیوں میں انہوں نے حصہ لیا۔ 51 ہجری میں ان کا وصال ہوا۔

حضرت جندب بن عبداللہ بجلی: یہ جندب بن عبداللہ بن سفیان بن علقی ہیں یہ ''بجیلہ'' قبیلہ کی ایک شاخ ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ وقت گزارا ہے۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ پہلے انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کی پھر اس کے بعد بصرہ منتقل ہو گئے۔ یہ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ کوفہ آئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے ۱۴۳ احادیث نقل کی ہیں۔

حضرت جندب بن جنادہ: یہ جندب بن جنادہ بن سفیان بن عبید ہیں۔ قبیلہ بنو غفار سے تعلق رکھتے تھے جو کنانہ بن خزیمہ کی اولاد ہے ان کی کنیت ابو ذر ہے آغاز میں اسلام قبول کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ میں پانچواں مسلمان تھا سچ بولنے میں ان کی مثال دی جاتی ہے یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو پہلی بار سلام کیا



تھا۔ ان کا وصال ۳۲ ہجری میں رمضر کے مقام پر ہوا تھا۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ۲۸۱ روایات منقول ہیں۔

جرثوم بن ناشر: ان کی کنیت ابو ثعلبہ ہے اور یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں ان کے نام اور ان کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض جرثوم کہا ہے اور بعض نے جرثومہ کہا ہے بعض نے جرثم کہا ہے اور ایک قول کے مطابق جرہم ہے۔ ان کا وصال ۷۵ ہجری میں ہوا۔ بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے (ان کا انتقال) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی زمانے میں ہوا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے چالیس احادیث نقل کی ہیں۔

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث: یہ سیدہ جویریہ بنت حارث ابی ضرار ہیں قبیلہ مصطلق سے تعلق رکھتی تھیں یہ ام المومنین ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کچھ احادیث نقل کی ہیں جن میں سے دو احادیث میں امام بخاری علیہ الرحمہ منفرد ہیں جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان سے دو احادیث نقل کی ہیں۔ ان سے عبداللہ بن سباق اور ایک جماعت نے احادیث روایات کی ہیں ان کا انتقال ۵۶ میں ہوا۔

حارث بن ربعی: یہ انصار سے تعلق رکھتے ہیں۔ قبیلہ خزرج سے تعلق تھا ان کی کنیت ابو قتادہ ہے یہ نبی اکرم ﷺ کے شہسوار کے نام سے زیادہ مشہور ہیں یہ غزوہ احد اور اس کے بعد آنے والے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ ۵۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں وصال ہوا بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں کوفہ میں وفات پائی۔

حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو مالک ہے ان کا تعلق قبیلہ اشعر سے ہے جو یمن کا ایک مشہور قبیلہ ہے۔ اشعر قبیلہ کے وفد ہمراہ یہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عام طور پر انہیں شام کے رہنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ حضرت فاروق اعظم کے زمانہ خلافت میں طاعون کی وجہ سے شہادت نصیب ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے ستائیس احادیث نقل کی ہیں۔

حضرت حارث بن عوف لیثی: ان کی کنیت ابو واقد ہے اور یہ اسی کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں ان کے نام اور ان کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے عوف بن حارث کہا اور بعض نے حارث بن مالک بیان کیا ہے۔ فتح مکہ میں شریک ہوئے تھے ان کے ہاتھ میں بنو ضمرہ، بنو لیث اور بنو سعد بن بکر بن عبد مناۃ کا جھنڈا تھا۔

۶۸ ہجری میں مکہ مکرمہ میں انتقال فرمایا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے چوبیس احادیث نقل کی ہیں۔

حارث بن وہب خزاعی: یہ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے والدہ کی طرف سے بھائی ہیں ان سے ابو اسحاق نے احادیث نقل کی ہیں اور ان سے عمران بن ابی انس نے روایت نقل کی ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان: ان کا نام حذیفہ بن حسیل بن جابر العبسی ہے۔ الیمان حضرت حسیل کا لقب ہے یہ بہادر ہیں اور فاتح گورنروں میں سے ایک ہیں۔ منافقین سے متعلق نبی اکرم ﷺ نے انہیں وہ نام بتائے تھے جو کسی اور کو نہیں بتائے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں مدائن کا گورنر مقرر کیا تھا۔ وہیں ۳۶ ہجری کو ان کا انتقال ہوا۔ احادیث کے ذخیرہ میں ان سے دو سو پچیس احادیث منقول ہیں۔

حسن بصری: یہ حسن بن یسار بصری اکابر تابعین میں سے ایک ہیں (اپنے زمانے میں اہل بصرہ کے امام تھے) اپنے زمانے کے اکابر اہل علم میں سے ایک تھے۔ ان کو قدرت نے علم، فقاہت، فصاحت، بہادری، زہد جیسی، عمدہ صفات سے نوازا تھا۔ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زیر تربیت پرورش پائی بعد میں بصرہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں پر ۱۱۰ ہجری میں وصال فرمایا۔

امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بن ابی طالب الہاشمی القریشی: ان کی کنیت ''ابومحمد'' ہے۔ یہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے ہیں۔ مدینہ منورہ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ کے خانہ اقدس میں ان کی پرورش ہوئی۔ یہ بہت عقلمند، حوصلہ مند، بھلائی کے خواہاں انتہائی فصیح و بلیغ اور فی البدیہہ گفتگو کرنے کی صلاحیت کے مالک تھے۔

اہل عراق نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد انہیں اپنا خلیفہ مقرر کرلیا تھا۔ چھ ماہ گزرنے کے بعد انہوں نے مسلمانوں کو باہمی خون ریزی سے بچانے کے لئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کرلی تھی اور چند شرائط کے ساتھ خلافت سے دست برداری اختیار کی تھی۔

۴۱ ہجری میں تمام مسلمانوں نے ایک خلیفہ پر اکتفا کرلیا تھا۔ اس لئے اس سال کو عام الجماعۃ کہا جاتا ہے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں پچاس ہجری میں وصال فرمایا اور جنت بقیع میں دفن ہوئے۔

انہوں نے اپنے نانا کے حوالے سے 13 احادیث نقل کی ہیں۔

حصین بن وضوح، یہ انصاری مدنی صحابی رسول ہیں ان سے ایک روایت منقول ہے سعید انصار نے ان سے روایت نقل کی ہے۔ علامہ ابن کلبی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔ طلحہ بن براء کا واقعہ ان ہی سے منقول ہے۔

سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر: ان، کا تعلق قبیلہ بنوعدی سے ہے ان کی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی والدہ، زینب بنت مظعون رضی اللہ عنہا ہیں۔ یہ مہاجر خواتین میں سے ایک ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی زوجیت میں آنے سے پہلے یہ خنیس بن حذافہ کی اہلیہ تھیں جو غزوہ بدر میں زخمی ہوئے اور مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ نے دو ہجری میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد ان سے نکاح کیا تھا۔ ان کا انتقال ۴۱ ہجری میں ہوا۔ انہوں نے ۶۰ احادیث نقل کی ہیں۔

حکیم بن حزام: یہ حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی ہیں۔ یہ قریشی الاصل ہیں۔ اُمّ المومنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے تھے۔ بعثت سے پہلے اور اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کے مخلص ساتھیوں میں سے ایک تھے۔ مدینہ منورہ میں ۳۸ ہجری میں انتقال فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے چالیس احادیث روایت کی ہیں ان کی کنیت ابوخالد تھی۔

حمید بن عبدالرحمٰن: یہ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف الزہری المدنی ہیں جلیل القدر ثقہ تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اپنی والدہ سیّدہ اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا اور اپنے ماموں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کے صاحبزادے عبدالرحمٰن اور بھتیجے سعد، جبکہ امام ابن شہاب الزہری نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ۱۰۵ ہجری میں ان کا وصال ہوا۔

حنظلہ بن ربیع: ان کو الکاتب اور ابوربعی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے ان کے دادا صیف التمیمی ہیں۔ ان کو حنظلہ کاتب اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ نبی اکرم ﷺ کے کاتبین وحی میں شامل تھے۔ یہ اکثم بن صیفی کے بھتیجے تھے۔ جنگ قادسیہ میں انہوں نے شرکت کی بعد میں کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ۴۵ ہجری میں ان کا وصال ہوا۔

حیان بن حصن: ان کا لقب ''ابوالتیاح'' ہے یہ کوفہ کے رہنے والے تھے قبیلہ بنواسد سے تعلق رکھتے تھے۔ درمیانے طبقے کے تابعین میں سے ایک تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہیں جبکہ ان کے صاحبزادے منصور، ان کے علاوہ جریر اور شعبی نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

ابن حبان نے انہیں ثقات میں سے ایک قرار دیا ہے۔



خالد بن عمیر عدوی: یہ بصرہ کے رہنے والے تھے یہ تابعی ہیں انہوں نے حضرت عقبہ بن غزوان سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ حمید بن ہلال نے ان سے احادیث روایت کی ہیں ابن حبان نے ان کا تذکرہ (اپنی کتاب) ''ثقات'' میں کیا ہے۔

خالد بن زید: یہ خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ انصاری ہیں ان کا تعلق بنی نجار سے تھا ان کی کنیت ابوایوب ہے اور یہ انہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ انہیں بیعت عقبہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ انہوں نے تمام غزوات میں حصہ لیا یہ صبر کرنے والے انتہائی پرہیزگار غزوات اور جہاد میں شرکت کرنے کو پسند کرنے والی شخصیت کے مالک تھے۔ بنوامیہ کے زمانہ خلافت تک زندہ رہے۔ یزید بن معاویہ کے ہمراہ قسطنطنیہ کی جنگ میں حصہ لیا۔ یہ 52 ہجری کی بات ہے، ان کا انتقال وہیں ہوا۔ انہیں اسی جگہ دفن کیا گیا، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک سو پچیس احادیث نقل کی ہیں۔

خالد بن ولید: یہ خالد بن ولید بن مغیرہ مخزومی قرشی ہیں ان کا لقب سیف اللہ ہے یہ بڑی شان کے مالک فاتح صحابی ہیں فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے۔ نبی اکرم ﷺ (ان کے اسلام قبول کرنے) پر بہت خوش ہوئے تھے۔ آپ نے انہیں گھڑ سوار دستے کا امیر مقرر کیا تھا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے قتال مرتدین کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے انہی کا انتخاب کیا تھا بعد میں انہیں عراق بھیج دیا گیا اس کے بعد شام بھیجا گیا جنگ یرموک کی قیادت انہوں نے ہی کی تھی۔ یہ ہمیشہ کامیاب رہے انتہائی فصیح و بلیغ خطیب تھے۔ انہوں نے ''حمص'' میں وصال فرمایا بعض حضرات کے نزدیک 61 ہجری میں مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا احادیث کے ذخیروں میں ان سے 18 روایات منقول ہیں۔

خباب بن ارت: یہ خباب بن ارت بن جندلہ بن سعد تمیمی ہیں ان کی کنیت ابویحییٰ ہے یہ ابتدائی زمانے میں سبقت لے جانے والے، سابقین اولین صحابہ میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے مکہ مکرمہ میں سب سے پہلے اسلام کا اظہار کیا تو مشرکین نے انہیں کمزور سمجھ کر انہیں تکلیفیں پہنچائیں تاکہ یہ اپنے دین کو چھوڑ دیں لیکن انہوں نے ان مصیبتوں پر صبر سے کام لیا یہاں تک کہ ہجرت کا حکم آ گیا انہوں نے تمام غزوات میں شرکت کی ہے ان سے ۱۳۲ احادیث منقول ہیں۔

خریم بن فاتک: یہ خریم بن فاتک بن خریم بن شداد بن عمرو بن فاتک ہیں یہ صحابی رسول ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر شرکت کا شرف حاصل ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں انہوں نے ''رقہ'' کے مقام پر وفات پائی۔ نبی اکرم ﷺ سے دس احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔ ان احادیث کو ''سنن اربعہ'' کے مصنفین نے نقل کیا ہے۔

خولہ بنت عامر انصاریہ: ان کی کنیت اُمّ محمد ہے یہ حمزہ بن عبدالمطلب کی اہلیہ تھیں۔ جب وہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے تو اس کے بعد انہوں نے نعمان بن عجلان انصاری زرقی سے نکاح کرلیا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اٹھارہ احادیث نقل کی ہیں۔

خولہ بنت حکیم: یہ خولہ بنت حکیم بن امیہ سلمیہ ہیں یہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ انہیں اُمّ شریک بھی کہا جاتا ہے یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نبی اکرم ﷺ کے لئے ہبہ کیا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے پندرہ احادیث روایت کی ہیں۔ ان میں سے ایک روایت میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں انہوں نے، ان سے ایک ہی روایت نقل کی ہیں۔

خویلد بن عمرو خزاعی: ان کی کنیت ابوشریح ہے ان کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے خویلد بن عمرو بیان کیا ہے جبکہ بعض نے عمرو بن خویلد بیان کیا ہے بعض نے کعب بن عمرو اور بعض نے ہانی بن عمرو لکھا ہے۔ یہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لے آئے تھے۔ فتح مکہ کے دن بنوکعب خزاعہ کا جھنڈا انہوں نے اٹھایا ہوا تھا۔ یہ دانشور لوگوں میں سے ایک تھے۔ مدینہ منورہ میں ۶۸ ہجری میں

ان کا انتقال ہوا۔

رافع بن معلیٰ: یہ رافع بن معلیٰ زرقی انصاری ہیں۔ ان کا لقب ابوسعید ہے ان کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے عمارہ بن سعید بیان کیا ہے اور بعض نے سعد بن عمارہ بیان کیا ہے اور بعض نے عامر بن مسعود تحریر کیا ہے یہ جہاد کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو روایات نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن مردہ اور مکحول نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

ربعی بن حراش: ان کی کنیت ابومریم کوفی ہے یہ جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں۔ علامہ ذہبی فرماتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت عاجزی کرنے والے تھے۔ انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ ان کا انتقال ۱۰۰ ہجری میں ہوا۔

ربیعہ بن کعب: یہ اہل حجاز میں سے ہیں ان کی کنیت ابوفراس تھی یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "جنت میں ساتھ" مانگا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بکثرت سجدوں کے ذریعے میری مدد کرو' یہ اصحاب صفہ میں سے ایک تھے سفر اور حضر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے۔ انہوں نے ۶۳ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

ربیعہ بن یزید: ان کی کنیت ابوشعیب ہے دمشق کے رہنے والے تھے۔ القیصر الایادی (اسمِ منسوب ہے) یہ اکابر علماء ہیں الایاد سے ہیں انہوں نے واثلہ، عبداللہ دیلمی، جبیر بن نضیر سے احادیث روایت کی ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے "مرسل" روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس نے یہ بات بیان کی ہے ۱۲۳ ہجری میں قتل کے نتیجے میں یہ اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔

رفاعہ تیمی: یہ تیم بن عبدمناہ بن عدو یہ تیم الرباب کہلاتے ہیں ان کی کنیت ابورمثہ تھی۔ ابن سعد بیان کرتے ہیں' ان کا انتقال افریقہ میں ہوا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

رفاعہ بن رافع زرقی: یہ انصار کے قبیلے بنوزریق سے منسوب ہیں یہ خود بھی صحابی ہیں اور ان کے والد کو بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ بیعت عقبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ خندق، بیعت رضوان، بلکہ تمام غزوات میں شریک رہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے چوبیس احادیث نقل کی ہیں۔

رملہ بنت ابی سفیان: ان کا تعلق قریش اور بنوامیہ سے ہے۔ ابتداء میں اسلام لانے والی خواتین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اپنے خاوند عبیداللہ بن جحش کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ حبشہ پہنچنے کے بعد ان کا شوہر عیسائی ہوگیا اور اسی حالت میں مر گیا لیکن یہ اسلام پر ثابت قدم رہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو اس وقت یہ حبشہ میں ہی تھیں۔ نجاشی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکاح کا پیغام دیا اور مہر ادا کیا۔ ان کا مہر چار سو درہم تھا۔ اس کے بعد انہیں سات ہجری میں مدینہ منورہ روانہ کر دیا گیا۔ ان کا انتقال ۴۲ ہجری میں ہوا ان سے ایک سو پینسٹھ احادیث منقول ہیں۔

زبیر بن عدی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوعدی ہے یہ "رے" کے قاضی تھے۔ جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت انس، معرور بن سوید، ابووائل سے احادیث نقل کی ہیں۔ جبکہ ان سے اسماعیل بن خالد، ابواسحاق سبعی اور ثوری نے احادیث روایت کی ہیں۔ امام احمد نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین اور عجلی نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۱۲۱ ہجری میں ان کا



انتقال "رے" میں ہوا تھا۔

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ: یہ زبیر بن خویلد اسدی قریشی ہیں ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے یہ بڑے بہادر آدمی تھے۔ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں یہ وہ پہلے مسلمان ہیں جنہوں اسلام کے لئے اپنی تلوار سونتی تھی۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی بھی ہیں۔ انہیں غزوہ بدر، غزوہ احد بلکہ تمام غزوات میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ جنگ یرموک میں یہ گھڑسواروں کے دستے کے امیر تھے یہ ان لوگوں میں سے ایک تھے جنہوں نے میدان جنگ میں ثابت قدم رہنے کے لئے اپنے پاؤں میں بیڑیاں پہن لیں تھیں۔ انہیں "ابن جرموز" نامی ایک شخص نے جنگ جمل کے دن شہید کر دیا تھا۔ یہ ۳۶ ہجری کی بات ہے۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے اڑتیس احادیث منقول ہیں۔

زر بن حبیش: یہ جلیل القدر تابعی ہیں۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا ہے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں ان کا انتقال ۸۲ میں ہوا تھا۔ اس وقت ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔

زیاد بن علاقہ رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابومالک اور اسمِ منسوب ثعلبی کوفی ہے۔ یہ تابعی ہیں انہوں نے اپنے چچا قطبہ بن مالک اور جریر بجلی' ان کے علاوہ اسامہ بن شریک سے احادیث نقل کی ہیں جبکہ اعمش، ور، شعبہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ابن معین و نسائی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوحاتم نے ان کا شمار صدوق میں کیا ہے۔ ان کا انتقال ۱۳۵ ہجری میں ہوا تھا۔

زید بن ارقم خزرجی بن انصاری رضی اللہ عنہ: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سترہ غزوات میں شرکت کی ہے جبکہ جنگ "صفین" میں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ ۶۸ ہجری میں انہوں نے کوفہ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ستر روایات منقول ہیں۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت بن ضحاک انصاری: یہ خزرجی ہیں۔ ان کی کنیت ابوخارجہ ہے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبین وحی میں سے ایک تھے۔ یہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے مکہ مکرمہ میں پروان چڑھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اس وقت ان کی عمر گیارہ برس تھی۔ یہ دین کے عالم اور فقیہہ تھے۔ انہوں نے گیارہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا ویسے یہ انصارِ مدینہ میں سے ایک ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حفاظ قرآن میں سے ایک تھے۔ انہوں نے قرآن مجید کو جمع کرنے کی خدمت بھی سرانجام دی۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ خلافت کی بات ہے ان کا انتقال ۴۵ ہجری میں ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ۱۹۲ احادیث روایت ہیں۔

حضرت زید بن سہل: یہ زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو نجاری المدنی ہیں، یہ غزوہ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوطلحہ نے "جنگ حنین" کے دن بیس کفار کو قتل کیا تھا۔ غزوہ احد کے موقع پر بھی انہوں نے بہت آزمائش کا سامنا کیا۔ وہ ہاتھ شل ہوگیا تھا۔ جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کر رہے تھے یہ "ابوطلحہ" کی کنیت سے زیادہ معروف ہیں۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد چالیس سال زندہ رہے۔ انہوں نے عیدین اور ایام تشریق کے علاوہ کوئی روزہ نہیں چھوڑا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں غزوات میں مصروفیت کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا کرتے تھے۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے 92 احادیث منقول ہیں۔

حضرت زید بن خالد جہنی: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں یہ صلح حدیبیہ میں شریک تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر' جہینہ کا جھنڈا انہی

کے ہاتھ میں تھا۔ مدینہ منورہ میں 78 میں ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے 181 احادیث نقل کی ہیں۔

سیّدہ بنت زینب جحش رضی اللہ عنہا بن رئاب اسدیہ: یہ اسد خزیمہ سے تعلق رکھتی ہیں یہ پہلے حضرت زید بن حارثہ کی زوجہ تھیں۔ ان کا اصل نام ''برہ'' تھا۔ حضرت زید نے انہیں طلاق دی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کر لی اور ان کا نام ''زینب'' رکھا۔ ان کا انتقال 20 ہجری میں ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے گیارہ احادیث روایت کی ہیں۔ یہ اُم المومنین ہیں۔

زینب بنت ابی سلمہ مخزومیہ: یہ صحابیہ ہیں صحیح بخاری میں ان سے دو احادیث منقول ہیں جبکہ صحیح مسلم میں ان سے ایک روایت منقول ہے۔ ان کے صاحبزادے ابوعبیدہ بن عبداللہ اور امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما (زین العابدین) نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کا انتقال 73 ہجری میں ہوا۔

زینب بنت عبداللہ ثقفیہ رضی اللہ عنہا: یہ حضرت بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں ان سے آٹھ احادیث منقول ہیں۔ جن میں سے ایک پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے اور ایک ایک روایت میں یہ دونوں منفرد ہیں۔ ان کے صاحبزادے ابوعبیداللہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں ان کے علاوہ بسر بن سعید نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

سائب بن یزید: یہ سائب بن یزید بن سعید بن ثمامہ کندی ہیں۔ امام زہری فرماتے ہیں: یہ ازد قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا شمار کنانہ میں کیا جاتا ہے جو تمر کندی کے بھانجے ہیں۔ ان سے کئی احادیث منقول ہیں۔

سالم بن عبداللہ بن عمر: یہ القرشی العدوی ہیں ان کی کنیت ''ابوعمر'' ہے یہ مدینہ منورہ میں رہنے والے اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ یہ بڑے فقیہہ، امام، زاہد، عبادت گزار تھے۔ ان کے مقتدا ہونے ان کی شان اور زہد و تقویٰ اور بلند مرتبہ پر سب کا اتفاق ہے۔ امام عبداللہ بن مبارک نے جن حضرات کو فقہا میں شمار کیا ہے یہ ان میں سے ایک ہیں۔ ان کا انتقال ۱۰۶ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا۔

سبرہ بن معبد جہنی: ان کی کنیت ابوثریہ ہے۔ یہ غزوہ خندق اور اس کے بعد رونما ہونے والے تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے انیس احادیث نقل کی ہیں جن میں سے ایک روایت میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں۔ ان کے صاحبزادے ربیع نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کے آخری دنوں میں ہوا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ: یہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بن مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی القرشی الزہری ہیں۔ ان کی کنیت ابواسحاق ہیں یہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں جنہیں امیر مقرر کیا گیا۔ یہ عراق اور مدائن کے فاتح ہیں یہ ان چھ صحابہ میں سے ایک ہیں جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد خلیفہ کے انتخاب کے لئے مقرر کیا تھا۔ یہ قدیم الاسلام لوگوں میں سے ایک ہیں۔ غزوات میں نبی اکرم ﷺ کی حفاظت کرنے پر مامور رہتے تھے۔ غزوہ بدر اور دیگر تمام غزوات میں نبی اکرم ﷺ کیساتھ شریک رہے۔ انہیں ''اسلام کا شہسوار'' کہا جاتا ہے یہ مہاجرین اولین میں سے ایک ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا کی تھی۔

''اے اللہ! تو اس کے نشانے کو ٹھیک کر اور اس کی دعا کو قبول کر''

انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دو سو ستر احادیث نقل کی ہیں۔ ''عقیق'' کے مقام پر اپنے گھر میں ان کا انتقال ہوا اس کے بعد انہیں مدینہ منورہ لا کر دفن کیا گیا۔ یہ ۵۵ ہجری کا واقعہ ہے۔

حضرت سعد بن مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوسعید ہے اور یہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہیں۔ خدرہ،



خزرج قبیلے کی ایک شاخ ہے ان کو کم عمری کی وجہ سے غزوہ احد سے واپس کر دیا گیا۔ غزوہ احد میں ان کے والد شہید ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے بارہ غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شرکت کی یہ عالم اور فقیہہ صحابہ میں سے ایک ہیں۔ ان کا وصال ۷۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ۱۱۷۰ احادیث منقول ہیں۔

سعید بن حارث: یہ سعید بن حارث بن ابوسعید بن المعلی الانصاری ہیں یہ مدینہ منورہ کے قاضی تھے اور جلیل القدر تابعین میں سے ایک تھے۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی ہیں جبکہ عمرو بن حارث اور فلیح بن سلیمان نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے ان کے بارے میں لفظ ''مشہور'' استعمال کیا ہے۔

سعید بن زید: سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی العدوی ہیں ان کی کنیت ابوالاعور ہے۔ یہ ان دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک تھے جنہیں جنت کی خوشخبری دی گئی۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کی شادی ہوئی تھی۔ سیّدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اسلام قبول کر لیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا بنیادی سبب ان کا اسلام قبول کرنا ہی ہے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ مہاجرین اولین میں سے ایک ہیں۔ غزوہ بدر کے بعد رونما ہونے والے تمام معرکوں میں شریک رہے۔ جنگ یرموک اور دمشق کے محاصرہ میں بھی شامل رہے۔ ۵۰ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے 48 احادیث نقل کی ہیں۔

سعید بن عبدالعزیز: یہ سعید بن عبدالعزیز بن ابی یحییٰ تنوخی ہے۔ ان کی کنیت ابومحمد الدمشقی ہے یہ پائے کے فقیہہ ہیں۔ یحییٰ بن معین، ابوحاتم اور نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ حاکم نے یہ بات بیان کی ہے: اہل شام کے درمیان ان کا وہی مقام ہے جو اہل مدینہ کے درمیان امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ ابن سعد کے بیان کے مطابق ان کا انتقال ۱۶۷ ہجری میں ہوا۔

سعید مقبری: یہ سعید بن ابی سعید کیسان ہیں۔ ان کی کنیت بھی ابوسعید ہے یہ مدینہ منورہ کے اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرسل روایت نقل کی ہیں۔ ان سے علم حدیث کے تمام مؤلفین نے احادیث نقل کی ہیں۔

سفیان بن عبداللہ: یہ سفیان بن عبداللہ بن ابی ربیعہ بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم ثقفی طائفی ہیں۔ یہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں اور انہوں نے احادیث نقل کی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں طائف کا گورنر مقرر کیا تھا۔

سلمان بن عامر: یہ سلمان بن عامر بن اوس بصری یہ صحابی رسول ہیں اور انہوں نے کئی احادیث نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جسے نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں۔ امام محمد بن سیرین اور اُمّ ہذیل نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے تیرہ احادیث نقل کی ہیں۔

حضرت سلمان فارسی: قدیم الاسلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک تھے۔ یہ اصفہان کے رہنے والے تھے اور مجوسی تھے۔ انہوں نے بڑی طویل عمر پائی سب سے پہلے یہ غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ انہی کے مشورے پر خندق کھودی گئی۔ اس کے بعد یہ کسی بھی غزوہ میں پیچھے نہیں رہے یہ زاہد تھے، عالم تھے، فاضل تھے۔ انہوں نے بعد میں عراق میں رہائش اختیار کی یہ اپنے ہاتھ کے ذریعے کھجور کے پتوں سے چیزیں بنایا کرتے تھے اور انہیں فروخت کر کے اپنی گزر بسر کیا کرتے تھے۔ انہوں نے مدائن میں ۳۶ ہجری میں وفات پائی۔ اس وقت یہ مدائن کے گورنر تھے ان سے ساٹھ احادیث منقول ہیں۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ: یہ سلمہ بن عمرو بن اکوع بن سنان اسلمی ہیں۔ ان کی نسبت ان کے دادا کی طرف ہے۔ ان کی کنیت ابو مسلم ہے۔ بیعت رضوان کے موقع پر یہ حدیبیہ کے مقام پر موجود تھے۔ یہ بہادر تیر انداز تھے۔ مہربانی کا سلوک کرنے والے تھے۔ فضیلت کے مالک تھے۔ انہوں نے سات غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ شرکت کی ہے۔ دوڑنے میں ایسے تیز تھے کہ گھوڑے سے آگے نکل جاتے تھے۔ مدینہ منورہ میں 74 ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ۷۷ احادیث منقول ہیں۔

سلیم بن اسود بن حنظلہ: یہ محاربی کوفی ہیں ان کی کنیت ابوشعثاء ہے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی ہیں جبکہ اشعث، ابراہیم نخعی نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ابن معین، عجلی اور نسائی نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ۸۲ ہجری میں ہوا۔

سلیمان بن صرد: بن جون بن ابی جون عبدالعزی بن منقذ سلولی خزاعی ہیں۔ ان کی کنیت ابومطرف ہے یہ قائدین اور سردار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک تھے۔ جنگ صفین اور جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک رہے۔ انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کی تھی یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر (کوفہ بلایا تھا) بعد میں انہوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینے کے لئے بغاوت بھی کی، التوابین نامی جماعت کی قیادت ان کے پاس تھی۔ ان توابین کی تعداد پانچ ہزار تھی انہیں توابین اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ بلایا تھا لیکن خود ان کی مدد نہیں کی تھی لیکن جب وہ شہید ہو گئے اس کے بعد انہیں احساس ہوا تو یہ بدلہ لینے کے لئے اٹھے اور انہوں نے اپنی سابقہ غلطی سے توبہ کی چنانچہ سلیمان اور عبیداللہ بن زیاد کے درمیان کئی جنگیں ہوئیں جن میں ''عین الوردہ'' کے مقام پر سلیمان شہید ہو گئے۔ یہ ۶۵ ہجری کا واقعہ ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے پندرہ احادیث نقل کی ہیں۔

حضرت سمرہ بن جندب: یہ فزاری ہیں ان کی کنیت ابوسعید ہے یہ چھوٹی عمر میں تھے کہ ان کے والد کا انتقال ہو گیا تھا۔ ان کی والدہ انہیں ساتھ لے کر مدینہ منورہ آ گئی انہوں نے ایک انصاری صحابی سے نکاح کر لیا۔ یہ ان کی زیر پرورش رہے یہاں تک کہ یہ جوان ہو گئے۔ ایک قول کے مطابق انہیں غزوۂ احد میں شریک ہونے کی اجازت مل گئی بعد میں انہوں نے بصرہ میں رہائش اختیار کی، حضرت حسن بصری، ابن سیرین اور بصرہ کے اکابر نے ان کی بڑی تعریف کی۔

حضرت سہل بن ابی حثمہ: یہ عبداللہ بن ساعدہ ہیں ان کی کنیت ابویحییٰ ہے۔ بعض علماء نے ان کی کنیت ابومحمد بیان کی ہے یہ مدنی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت ان کی عمر ۸ سال تھی۔ انہیں نبی اکرم ﷺ کی کئی احادیث یاد تھیں۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے پچیس احادیث نقل کی ہیں۔

سہل بن حنیف: یہ سہل بن حنیف بن وہب انصاری ہیں ان کی کنیت ابوسعد ہے۔ یہ سابقین صحابہ کرام میں سے ایک ہیں۔ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ غزوہ احد میں ثابت قدم رہے تمام غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے اور حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے درمیان بھائی چارگی قائم کی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے بعد انہیں بصرہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ اس کے بعد یہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامل ہوئے۔ ۳۸ ہجری میں کوفہ میں ان کا انتقال ہوا ان سے چالیس احادیث منقول ہیں۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی: یہ انصاری خزرجی ہیں ان کی کنیت ابوالعباس ہے یہ اور ان کے والد دونوں صحابی رسول ہیں۔ ان کا نام پہلے ''حزن'' تھا نبی اکرم ﷺ نے ان کا نام سہل رکھا۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ یہ طویل العمر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حجاج بن یوسف کا زمانہ پایا ہے۔ ۸۸ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ اس وقت ان کی عمر ایک سو سال سے زیادہ تھی۔



سہل بن عمرو: یہ ابن الحنظلیہ کے نام سے مشہور ہیں، بعض نے ان کا نام سہل بن ربیع بن عمرو انصاری بیان کیا ہے اور ابن حنظلیہ ان کا مشہور نام ہے۔ یہ بیعت رضوان میں شامل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ بہت زیادہ ذکر کرنے والے اور بکثرت نوافل ادا کرنے والے تھے۔ عام طور پر لوگوں سے الگ رہا کرتے تھے۔ انہوں نے دمشق میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دنوں میں ان کا انتقال ہوا ان کا کوئی بیٹا نہیں تھا یہ فرمایا کرتے تھے: میرے نزدیک اولاد کا ہونا ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔

سوید بن قیس: ان کی کنیت ابوصفوان ہے۔ انہوں نے تین احادیث نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کی ہیں۔ ''صحیحین'' میں سے سماع کے حوالے سے ایک روایت ان کے حوالے سے منقول ہے۔

سوید بن مقرن: ان کی کنیت ابوعلی مزنی ہے۔ انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ ان سے نبی اکرم ﷺ کی چھ احادیث منقول ہیں۔ ایک حدیث میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں ان سے ان کے صاحبزادے معاویہ اور ان کے علاوہ ہلال بن یساف اور دیگر حضرات نے احادیث نقل کی ہیں۔

شداد بن اوس: یہ شداد بن اوس بن ثابت خزرجی انصاری ہیں ان کی کنیت ابویعلیٰ ہے۔ یہ فاروق اعظم کے امراء میں سے ہیں یہ حمص کے گورنر رہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر انہوں نے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور عبادت کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ یہ بڑے فصیح، حوصلہ مند اور دانشور آدمی تھے۔ ۵۸ ہجری میں بیت المقدس میں ان کی وفات ہوئی۔ ان سے پچاس احادیث منقول ہیں۔

شرید بن سوید: یہ شرید بن سوید ثقفی ہیں۔ بیعت رضوان میں شریک ہوئے ان سے کئی احادیث منقول ہیں جن میں سے دو روایات کو نقل کرنے میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں ان سے ان کے صاحبزادے عمرو اور ان کے علاوہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے احادیث نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

شریح بن حصائی، یہ شریح بن حصائی بن مذحجی ہیں ان کی کنیت ابوالمقدام ہے یہ یمن کے رہنے والے تھے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریبی ساتھیوں میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں ان کے علاوہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے مقدام اور شعبی اور حکم بن عقبہ نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ ابن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوحاتم سجستانی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ 78 ہجری میں قتل ہوئے تھے۔

شفیق بن سلمہ: یہ جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں۔ یہ آل خضرمی کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: یہ ثقہ ہیں، ان سے متعلق تفتیش کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کا انتقال ۶۴ ہجری میں ہوا تھا۔

شفیق بن عبداللہ: یہ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔ان سے یحییٰ بن قطان اور وکیع نے روایت نقل کی ہیں۔یحییٰ بن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔امام نووی فرماتے ہیں ان کے عظیم ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

شکل بن حمید: یہ عبسی کوفی ہیں۔نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے۔

شہر بن حوشب: یہ اسما بنت یزید بن سکن کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کی کنیت ابوسعید شامی ہے۔انہوں نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مرسل روایات نقل کی ہیں۔اس کے علاوہ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔یحییٰ بن معین اور امام احمد نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ایک سو ہجری میں ہوا۔

صعب بن جثامہ: یہ لیثی حجازی ہیں۔یہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں ان کا انتقال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ہوا۔انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے 13 احادیث نقل کی ہیں۔

صفوان بن عسال: یہ مرادی کوفی ہیں۔صحابی رسول ہیں۔انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ بارہ غزوات میں شرکت کی۔ان کی عظمت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔احادیث کے مجموعہ میں ان سے اکیس احادیث منقول ہیں۔

صفیہ بنت حی بن اخطب: ان کا تعلق بنی اسرائیل سے ہے یہ اُمّ المومنین ہیں ان سے کئی احادیث منقول ہیں۔ان میں سے ایک پر بخاری اور مسلم کا اتفاق ہے۔ان سے ''امام زین العابدین'' اور اسحاق بن عبدالحارث نے روایات نقل کی ہیں۔35 ہجری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ان کا انتقال ہوا۔

صفیہ بنت ابی عبید: یہ تابعین کے طبقے سے تعلق رکھنے والی ثقہ شخصیت ہیں۔ان سے امام بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

صہیب بن سنان رومی: یہ صہیب بن سنان بن مالک ہیں۔ان کا تعلق نمر بن قاسط سے ہے۔ان کی کنیت ابویحییٰ ہے ان کو رومی اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ رومی انہیں بچپن میں پکڑ کر لے گئے تھے ان کی پرورش وہیں ہوئی ان کی زبان میں کچھ لکنت پائی جاتی تھی تو بنو کلب کے ایک شخص نے انہیں خرید لیا وہ انہیں لے کر مکہ آ گیا اس شخص سے عبداللہ بن جرمال تیمی نے خرید کر انہیں آزاد کر دیا اور یہ مکہ مکرمہ میں قیام پذیر ہو گئے۔انہوں نے تجارت کا آغاز کیا جب اسلام ظاہر ہوا تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔علامہ واقدی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ اور حضرت . . رضی اللہ عنہ ایک ہی دن مسلمان ہوئے تھے۔یہ جس وقت اسلام لائے اس وقت ۳۰ سے کچھ زیادہ لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا۔یہ ان کمزور مسلمانوں میں سے ایک تھے جنہیں تکلیف پہنچائی گئی تھی۔انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہجرت کی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔ان کا وصال ۳۸ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ان سے تین سو سات احادیث روایت کی گئی ہیں۔

صخر بن حرب: یہ صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں ان کی کنیت ابوسفیان تھی اور اسی سے مشہور تھے۔زمانہ جاہلیت میں قریش کے سرداروں میں سے ایک تھے۔خلافت بنوامیہ کے بانی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔انہوں نے آٹھ ہجری میں



فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا اور اسلام قبول کرنے کے بعد اسلام کی راہ میں بہت سی آزمائشیں اور مشقتیں برداشت کیں۔غزوہ حنین اور غزوہ طائف میں موجود تھے۔غزوہ طائف کے موقع پر ان کی ایک آنکھ تیر لگنے کی وجہ سے ختم ہو گئی تھی جب کہ جنگ یرموک کے دوران ان کی دوسری آنکھ بھی اللہ کی راہ میں ختم ہو گئی تھی اس کے بعد ۳۱ ہجری میں مدینہ منورہ یا شاید شام میں ان کا انتقال ہوا تھا۔

صخر بن دواعہ الغامدی: ان کی نسبت ازد قبیلہ کی شاخ غامد کی طرف ہے۔یہ حجازی ہیں انہوں نے طائف میں رہائش اختیار کی تھی۔ان سے عمارہ بن حدید نے احادیث نقل کی ہیں اور سنن اربعہ کے مصنفین نے ان سے احادیث نقل کی ہیں ان سے نبی اکرم ﷺ کی دو احادیث منقول ہیں۔

صدی بن عجلان: یہ صدی بن وہب الباہلی ہیں۔ان کی کنیت ابوامامہ ہے۔یہ صفین کی جنگ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامل تھے۔انہوں نے شام میں رہائش اختیار کی اور حمص کی سرزمین پر ۸۱ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ۲۵۰ احادیث نقل کی ہیں۔

طارق بن اشیم: یہ طارق بن اشیم بن مسعود اشجعی ہیں یہ سعد بن طارق اور ابومالک کے والد ہیں۔انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے چار احادیث نقل کی ہیں۔

طارق بن شہاب: یہ طارق بن شہاب بن عبد شمس بن سلمہ البجلی ہیں۔ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے یہ غازیوں میں سے ایک ہیں۔انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے بچپن میں پایا تھا۔اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران انہوں نے ۳۳ جنگوں میں حصہ لیا بعد میں کوفہ میں رہائش اختیار کی انہوں نے دیگر اصحاب اور خلفاء اربعہ سے چار احادیث نقل کی ہیں۔ان کا انتقال ۸۳ ہجری میں ہوا۔

طارق بن علی: یہ طارق بن علی بن منذر بن قیس سحیمی ہیں۔یہ صحابی رسول ہیں اور حضرت قیس بن طلق کے والد ہیں ان کی کنیت ابوعلی تھی۔یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جو یمامہ سے آئے تھے اور انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ایک سو چودہ احادیث نقل کی ہیں۔

طخفہ غفاری: یہ طخفہ بن قیس ہیں ان کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ان سے ایک حدیث منقول ہے جس کی سند کو علم حدیث کے ماہرین نے پسندیدہ قرار دیا ہے۔وہ حدیث پیٹ کے بل سونے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔

حضرت طلحہ بن عبیداللہ: یہ طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب تیمی ہیں۔ان کی کنیت ابومحمد ہے۔یہ مکی اور مدنی صحابی رسول ہیں یہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تبلیغ کے نتیجے میں انہوں نے اسلام قبول کیا۔نبی اکرم ﷺ نے انہیں ''طلحۃ الخیر'' کا لقب دیا۔یہ غزوہ احد اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔جنگ جمل میں شہادت پائی۔یہ ۳۶ ہجری کی بات ہے۔ان سے ۳۸ احادیث منقول ہیں۔

طلحہ بن براء بن عمیرہ: یہ طلحہ بن براء بن عمیرہ بن وبرہ بلوی انصاری ہیں یہ بنوعمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ان کی وفات سے پہلے، بیماری کے دوران، نبی اکرم ﷺ ان کی تیمارداری کے لئے تشریف لائے تھے اور ان کے دفن کرنے کے بعد آپ نے یہ دعا کی تھی۔

''اے اللہ! طلحہ سے اس عالم میں ملاقات کر! تو اس سے خوش ہو اور وہ تجھ سے خوش ہو''۔

طفیل بن ابی بن کعب: یہ مدنی ہیں، تابعی ہیں، ان کی کنیت ابوالبطن تھی کیونکہ ان کا پیٹ نکلا ہوا تھا۔انہوں نے اپنے والد

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی ہیں۔ ابن سعد، عجلی اور ابن حبان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

**ظالم بن عمرو:** یہ ابوالاسود الدیلی کی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ بعض نے ان کا نام عمرو بن سفیان بیان کیا ہے۔ یہ بصرہ کے قاضی تھے جلیل القدر اور صاحب علم تابعین میں سے ایک ہیں۔ ان کا انتقال ۳۱ ہجری میں ہوا۔ انہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے دیکھے ہیں۔

**عائذ بن عمرو مزنی:** ان کی کنیت ابوہبیرہ ہے۔ یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے حدیبیہ کے دن بیعت کی تھی۔ انہوں نے بعد میں بصرہ میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ وہاں گھر بنایا تھا۔ عبیداللہ بن زیاد کے زمانہ حکومت میں ان کا انتقال ہوا یہ بلند آواز والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک تھے۔

**حضرت عائذ بن عبیداللہ بن عمر:** ان کی کنیت ابوادریس خولانی ہے۔ یہ جلیل القدر فقیہہ تابعی ہیں۔ یہ دمشق کے واعظ اور قصہ گو تھے۔ یہ عبدالملک کی خلافت کے زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ عبدالملک نے انہیں دمشق کا قاضی مقرر کیا تھا۔ علامہ ذہبی فرماتے ہیں: یہ شام کے اکابر علماء میں سے ایک ہیں۔ ان کا انتقال ۸۰ ہجری میں ہوا۔

**عائشہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا:** یہ اُمّ المومنین ہیں خواتین میں سب سے زیادہ علم والی اور فقیہہ تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں ان کے ساتھ شادی کی تھی۔ اس وقت ان کی عمر چھ سال تھی پھر شوال ۲ ہجری میں ان کی رخصتی ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر آٹھ سال تھی۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت ان کی عمر تقریباً ۱۸ سال تھی۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد یہ چالیس سال تک زندہ رہیں اور ۵۷ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

**عابس بن ربیعہ:** یہ عابس بن ربیعہ بن عامر غطفی نخعی کوفی ہیں یہ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ یہ عبیدالرحمان بن عابس رضی اللہ عنہ کے والد ہیں یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اسلام اور جاہلیت دونوں زمانے پائے ہیں۔

**عاصم احول:** یہ عاصم بن سلیمان ہیں ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ یہ بصرہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ تابعین میں سے ایک ہیں ویسے یہ درمیانے درجے کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کا انتقال ۱۴۰ ہجری میں ہوا تمام محدثین نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

**عامر بن عبداللہ بن جراح:** یہ اپنی کنیت ابوعبیدہ کے نام سے زیادہ مشہور رہے۔ یہ الفہری اور قریشی ہیں۔ قائدین امراء میں سے ایک ہیں شام انہوں نے فتح کیا تھا۔ ”عشرہ مبشرہ“ میں سے ایک ہیں۔ اسلام قبول کرنے میں سبقت لانے والے ہیں، تمام غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس ”امت کا امین“ کا لقب عطا کیا تھا۔ ”عمواس“ کے طاعون میں ان کا انتقال ہوا اور ”غور“ نامی مقام پر دفن کئے گئے۔ یہ 18 ہجری کی بات ہے۔ ان سے 14 احادیث منقول ہیں۔

**عامر بن اسامہ ہذلی:** ان کی کنیت ابوالملیح ہے۔ ان کا نام عمر بن اسامہ بتایا ہے یہ تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اسامہ بن ہذلی سے روایات نقل کی ہیں۔

**عامر بن ابوموسیٰ:** ان کی کنیت ”ابوبردہ“ ہے۔ یہ کوفہ کے قاضی رہے ہیں ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے حارث بیان کیا ہے اور بعض نے عامر بیان کیا ہے۔ انہوں نے اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بھی احادیث نقل کی ہیں جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ، یوسف، سعید اور بلال نے روایات نقل کی ہیں۔ اکثر محدثین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ۱۰۳ ہجری میں ہوا۔



**عبادہ بن صامت:** یہ عبادہ بن صامت بن قیس انصاری خزرجی ہیں ان کی کنیت ابوولید ہے۔ یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے منیٰ میں رسول اکرم کے دست اقدس پر بیعت عقبہ کی تھی۔ یہ نقباء میں سے ایک ہیں۔ یہ غزوہ بدر اور باقی تمام غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ یہ بڑے طاقتور اور بہادر تھے نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے بہت زیادہ منع کرنے والے تھے۔ ان کا انتقال ۳۴ ہجری میں ہوا تھا۔ ان کا انتقال بیت المقدس میں ہوا۔

**عباس بن عبدالمطلب:** یہ عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ہیں ان کی کنیت ابوالفضل ہے۔ یہ نبی اکرم ﷺ کے چچا ہیں۔ جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں کے اکابرین میں سے ایک ہیں۔ عباسی خلفاء کے جداعلیٰ ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں ”بیت اللہ“ میں ”سقایہ“ کی خدمت انہی کے ذمہ ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس خدمت پر برقرار رکھا انہوں نے ہجرت سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا لیکن آپ نے اپنا اسلام چھپائے رکھا اور مکہ میں رہائش پذیر رہے۔ مشرکین کی اطلاعات نبی اکرم ﷺ کو بھجواتے رہے مکہ سے کچھ عرصہ پہلے انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی بعد میں غزوۂ حنین اور غزوہ فتح مکہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل تھا۔ ان کا انتقال مدینہ منورہ ۳۲ ہجری میں ہوا۔ انہوں نے پینتیس احادیث روایات کی ہیں۔

**عبداللہ بن قیس:** یہ اپنے لقب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں۔ ”شعر“ یمن کا قبیلہ ہے یہ ہجرت سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور ان اصحاب کے ہمراہ ”شعر“ قبیلے کے ہمراہ، خیبر فتح ہو جانے کے بعد مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کا اکرام فرمایا، آپ نے فرمایا: تمہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی میں سے حصہ دیا گیا ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے تین سو ساٹھ احادیث نقل کی ہیں۔ ۴۴ ہجری میں کوفہ میں ان کا انتقال ہوا۔

**حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:** یہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بن عبدالمطلب الہاشمی ہیں ان کی کنیت ابوالعباس ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں۔ ہجرت سے قبل مکہ میں پیدا ہوئے جبکہ مسلمان اور نبی اکرم ﷺ، شعب ابی طالب میں محصور تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے یہ دعا کی تھی۔

”اے اللہ! اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما اور قرآن کی تفسیر کا علم عطا فرما“۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنی محفل میں انہیں قریب رکھا کرتے تھے اور ان کے علم کی وسعت اور ذہانت سے فائدہ حاصل کرتے تھے اور ان سے مشورے لیا کرتے تھے۔ ان کا انتقال 71 ہجری میں طائف میں ہوا اور وہیں دفن کئے گئے۔

**عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بن الخطاب:** ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ یہ بعثت کے دوسرے سال پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے بہت چھوٹی عمر میں اپنے والد کے ہمراہ اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہ اس وقت ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے۔ گیارہ برس کی عمر میں انہوں نے اپنے والد اور والدہ کے ہمراہ ہجرت کی۔ غزوہ احد اور غزوہ بدر میں نبی اکرم ﷺ نے ان کی چھوٹی عمر کی وجہ سے ان کو اپنے ساتھ شریک نہیں کیا کیونکہ پندرہ سال سے کم عمر کسی بھی شخص کو نبی اکرم نے جہاد میں شرکت کی اجازت نہیں دی۔ سب سے پہلی مرتبہ یہ غزوہ خندق میں شامل ہوئے اور اس کے بعد کسی بھی غزوہ میں پیچھے نہ رہے۔ یہ ان چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں جن سے بہت زیادہ احادیث منقول ہیں وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ ان سے 1630 احادیث منقول ہیں۔ ان کا انتقال 73 ہجری میں ہوا۔

عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ: یہ عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری اسلمی ہیں۔ علامہ ابن اثیر نے (اپنی تصنیف) ''اسد الغابہ'' میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور احمد عسکری نے ان کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے: جنہیں نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کا شرف حاصل ہے' یہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو مسجد لے جایا کرتے تھے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے ان کے علاوہ دو بیٹے تھے۔ عبدالرحمٰن اور عبیداللہ' ایسا اس لئے ہوا کیونکہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی بینائی رخصت ہو چکی تھی۔

عبداللہ بن مسعود ہزلی: ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے یہ اسلام میں سبقت لے جانے والوں میں سے ایک ہیں یہ پہلے سات افراد میں' اسلام قبول کرنے والے چھٹے انسان ہیں۔ صاحب علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں جنہوں نے پہلے حبشہ کی طرف اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ تمام غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ نبی اکرم ﷺ انہیں اپنے بہت قریب رکھا کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں کوفہ کے قاضی القضاۃ اور بیت المال کے نگران رہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی زمانے میں بھی ایسے ہی رہے پھر یہ مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور وہیں ۳۲ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

عبداللہ بن ابی اوفی: ابو اوفی کا نام علقمہ بن خالد اسلمی ہے اور کنیت ابو ابراہیم' عبداللہ اور ان کے والد دونوں صحابی رسول ہیں۔ عبداللہ نے بیعت رضوان میں نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی تھی۔ یہ غزوہ خیبر اور اس کے بعد آنے والے تمام غزوات میں شریک تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد یہ کوفہ آ گئے' وہیں ۸۶ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ۱۹۵ احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ: ابی قحافہ کا اصلی نام عثمان بن عامر بن کعب التیمی اور القریشی ہیں' یہ خلفاء راشدین میں سے سب سے پہلے ہیں اور وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا۔ یہ اپنی کنیت ''ابوبکر صدیق'' کے ساتھ مشہور ہیں' مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ قریش کے بڑے سردار کے طور پر ان کی پرورش ہوئی۔ عربوں کے انساب اور حالات سے اچھی طرح واقف تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں بڑی عظیم اور جلیل القدر خدمات سر انجام دیں، تمام غزوات میں شریک رہے۔ بڑی تکالیف برداشت کیں۔ اپنا مال نبی اکرم ﷺ کے اشارے پر خرچ کیا ان کی مدت خلافت دو سال تین ماہ تھی۔ اس دوران انہوں نے سخت لڑائیاں لڑیں۔ شام کے بڑے علاقے کو فتح کیا، عراق کا بہت بڑا حصہ فتح کیا۔ آپ کا وصال مدینہ منورہ میں ۱۳ ہجری میں ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ۱۴۲ احادیث منقول ہیں۔

عبداللہ بن بسر اسلمی: ان کی کنیت ابو صفوان ہے بعض نے ان کی کنیت ابو بسر بیان کی ہے۔ یہ بنو مازن بن منصور سے تعلق رکھتے ہیں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں جنہوں نے دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ ۸۸ ہجری میں حمص میں ان کا انتقال ہوا۔ شام میں وفات پانے والے یہ سب سے آخری صحابی ہیں۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے پچاس احادیث منقول ہیں۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص: یہ سہمی قریشی ہیں اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا بہت زیادہ عبادت کرنے والے اور صاحب علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ یہ زمانہ جاہلیت میں بھی لکھنے پڑھنے کا فن جانتے تھے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ارشادات لکھنے کی اجازت مانگی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ اجازت عطاء کر دی تھی۔ یہ تمام غزوات اور جنگوں میں شریک رہے۔ دو



تلواروں کے ساتھ لڑا کرتے تھے۔ جنگ یرموک کے دن اپنے والد کا جھنڈا انہوں نے ہی بلند کیا تھا۔ جنگ صفین میں یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں تھوڑے عرصے کے لئے کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ان کا انتقال ۶۵ ہجری میں ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ۷۰۰ احادیث منقول ہے۔

عبداللہ بن مغفل: یہ مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں، بیعت رضوان میں شرکت کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یہ ان دس افراد میں سے ایک ہیں جنہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں دین کے احکام کی تبلیغ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ یہ بعد میں بصرہ منتقل ہو گئے اور وہیں ۵۷ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ۱۴۳ احادیث نقل کی ہیں۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما: یہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بن عوام قرشی اسدی ہیں۔ ان کی کنیت ابو خبیب ہے۔ اپنے زمانے میں شہسواروں میں سے ایک تھے۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ افریقہ کی فتح میں شامل تھے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی تھی۔ ۶۴ ہجری میں ان کی خلافت کی بیعت لی گئی۔ ان کی خلافت نو سال تک برقرار رہی۔ ان کے اور حجاج بن یوسف کے درمیان کئی جنگیں ہوئیں جن میں بالآخر ۷۳ ہجری میں ''عبداللہ'' کو مکہ مکرمہ میں شہید کر دیا گیا۔ ان سے ۳۳ احادیث منقول ہیں۔

عبداللہ بن زمعہ: یہ عبداللہ بن زمعہ بن اسد بن عبدالعزی الاسری ہیں۔ قریش کے معززین میں سے ایک تھے۔ یہ نبی اکرم ﷺ سے اجازت لے کر آئے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے محاصرہ کے دوران شہید ہوئے۔ ان سے دو احادیث منقول ہیں۔

عبداللہ بن دینار: ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے یہ قرشی عدوی ہیں۔ یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے احادیث سنی ہیں جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے ابو عبدالرحمٰن اور اس کے علاوہ یحیٰ انصاری، سہیل اور ربیعہ، موسیٰ بن عقبہ نے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کے ثقہ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ ان کا انتقال ۱۲۷ ہجری میں ہوا۔

عبداللہ بن شخیر: یہ عبداللہ بن شخیر بن عوف بن کعب ہیں بنو عامر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے اسماء منسوب عامری' شعمی' جرشی' بصری ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے چھ احادیث نقل کی ہیں۔ جن میں ایک روایت میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے منفرد ہیں۔

عبداللہ بن زید: یہ عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری مدنی ہیں۔ یہ صحابی رسول ہیں، غزوہ احد اور اس کے بعد پیش آنے والے تمام غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رہے ہیں۔ انہوں نے مسیلمہ کذاب کو جنگ یمامہ کے دن قتل کیا تھا۔ بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے اور ''وحشی'' دونوں نے مل کر اسے قتل کیا تھا یہ خود ''حرہ'' کے دن شہید ہو گئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کئی احادیث نقل کی ہیں۔

عبداللہ بن سلام: یہ عبداللہ بن سلام بن حارث ہیں۔ بنی اسرائیل سے تعلق تھا ان کی کنیت ابو یوسف ہے۔ جب مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے اسلام قبول کیا۔ ان کا نام ''حصین'' تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ بیت المقدس کی فتح میں یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ''جابیہ'' کے مقام پر ساتھ شریک تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ

کے درمیان اختلاف ہوا تو انہوں نے علیحدگی اختیار کر لی۔ ۴۳ ہجری میں ان کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی 25 احادیث نقل کی ہیں۔

عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب القرشی الہاشمی: ان کی والدہ اسماء بنت عمیس ''خثعمیہ'' ہیں۔ یہ اپنے والد کے ہمراہ حدیبیہ سے مدینہ منورہ آئے تھے۔ یہ محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن علی، ماں کی طرف سے بھائی ہیں۔ ان کا انتقال ۸۰ ہجری میں ہوا ان سے ۲۵ احادیث منقول ہیں۔

عبداللہ بن سرجس: یہ مزنی ہیں ان کی نسبت مزینہ کی طرف کی جاتی ہے۔ بصرہ میں رہائش اختیار کی ''صحاح ستہ'' کے مولفین نے ان سے احادیث نقل کی ہیں ان سے کل ۱۷ روایات منقول ہیں۔ ان سے عثمان بن حکیم، عاصم الاحول اور قتادہ نے روایات نقل کی ہیں۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ: یہ مدنی انصاری ہیں۔ یہ جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں ان سے ان کے صاحبزادے عبدالرحمٰن اور ابومحمد نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

عبداللہ بن سائب: ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن مخزومی ہے۔ یہ اہل مکہ کے قاری تھے۔ امام ذہبی بیان کرتے ہیں، ان کو نبی اکرم ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے قرآن سیکھا تھا۔ مجاہد اور عطاء نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ جنگ کے زمانے میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے سات احادیث منقول ہیں۔

عبداللہ بن خبیب: یہ جہنی ہیں انصار کے خلیف تھے یہ اور ان کے والد صحابی رسول ہیں۔ ان کو اہل مدینہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی 13 احادیث نقل کی ہیں۔ ان سے ان کے دو بیٹوں معاذ اور عبداللہ نے روایات نقل کی ہیں۔

عبداللہ بن حارث: یہ ابن الصمہ انصاری ہیں ان کی کنیت ابوالجہیم ہے یہ حضرت ابی بن کعب کے بھانجے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دو احادیث نقل کی ہیں۔ ان دونوں کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایات کیا ہے۔

عبدالرحمٰن بن سعد ساعدی: ان کی کنیت ابوحمید ہے اور یہ اسی سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے منذر بن سعد بیان کیا ہے، اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلافت کے آخری زمانہ میں ان کا انتقال ہوا۔

عبدالرحمٰن بن عوف: یہ عبدالرحمٰن بن عوف بن حارث ہیں ان کی کنیت ابومحمد ہے یہ القرشی اور الزہری ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں سابقین فی الاسلام میں سے ایک ہیں۔ یہ ان چھ افراد میں سے ایک ہیں جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اگلے خلیفہ کے انتخاب کے لئے منتخب کیا تھا۔ یہ غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور تمام غزوات میں شریک رہے۔ غزوہ احد کے دن انہیں اکیس زخم آئے تھے۔ یہ تاجر پیشہ شخصیت کے مالک تھے۔ ان کے پاس بہت زیادہ مال تھا یہ بہت سخی بھی تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے ایک ہی دن ۳۰ غلام آزاد کئے تھے اور ایک مرتبہ ۷۰۰ اونٹوں کا قافلہ جو گندم، آٹا اور غلہ اٹھائے ہوئے تھا اسے اللہ کے نام پر صدقہ کیا تھا۔ جب ان کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے یہ وصیت کی تھی کہ ایک ہزار گھوڑے اور پچاس ہزار درہم اللہ کی راہ میں دیئے جائیں۔ ۳۲ ہجری میں مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا تھا۔ ان سے ۱۶۵ احادیث منقول ہیں۔

عبدالرحمٰن بن صخر الدوسی: یہ اپنی کنیت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں۔ یہ بڑے محبوب صحابی ہیں۔ غزوہ خیبر



کے موقع پر انہوں نے اسلام قبول کیا تھا اور غزوہ خیبر میں شریک ہوئے تھے۔ بعد میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہے نبی اکرم ﷺ کی دعا کی برکت کی وجہ سے ان کا حافظہ بہت زیادہ ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں حدیث اور علم کی طرف زیادہ راغب پایا تھا۔ اس لئے اپنی زبان مبارک سے ان کے حق میں دعا دی تھی۔ ۵۷ ہجری میں مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا تھا، ان سے 5374 احادیث منقول ہیں۔

عبدالرحمٰن بن سمرہ: یہ عبدالرحمٰن بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس القرشی ہیں۔ ان کی کنیت ابوسعید ہے قائدین امراء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے۔ جنگ موتہ میں شریک ہوئے۔ بصرہ میں رہائش اختیار کی سجستان اور افغانستان کے علاقے انہوں نے ہی فتح کئے۔ یہ سجستان کے گورنر بھی رہے ہیں۔ انہوں نے خراسان کی تمام لڑائیوں میں شرکت کی۔ ۵۰ ہجری میں بصرہ میں ان کا انتقال ہوا ان سے چودہ روایات منقول ہیں۔

عبدالرحمٰن بن جبر: بن عمرو بن زید بن جشم بن مجدہ انصاری ہیں ان کی کنیت ابوعبس ہے۔ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان سے پانچ روایات منقول ہیں ایک روایت میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے منفرد ہیں ان سے عبایہ بن رافع نے روایات نقل کی ہیں۔ ۳۴ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

عبدالرحمٰن بن شماسہ: یہ مہری ہیں، ان کی کنیت ابوعمرو المصری ہے۔ جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی ہیں ان کو علامہ عجلی اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن بکیر کہتے ہیں ان کا انتقال سو سال کے بعد ہوا تھا۔

عبداللہ بن زیاد: یہ فاتح گورنر ہیں عرب کے بہادروں میں سے ایک تھے۔ بصرہ میں پیدا ہوئے۔ یہ اپنے والد کے ساتھ تھے جب ان کا انتقال عراق میں ہوا۔ انہوں نے شام جانے کا ارادہ کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ۵۳ ہجری میں خراسان کا گورنر مقرر کیا یہ دو سال تک خراسان کے گورنر رہے۔ اس کے بعد ۶۰ ہجری میں انہیں بصرہ کا گورنر مقرر کر دیا گیا۔ انہیں موصل کے علاقہ ''خازر'' میں ۶۷ ہجری میں ابن اشتر نامی شخص نے قتل کر دیا تھا۔

عبیداللہ بن محسن انصاری خطمی: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے صرف ایک روایت نقل کی ہے اور ان سے ان کے صاحبزادے سلمہ نے وہ روایت نقل کی ہے۔

عثمان بن مالک بن عمر بن عجلان انصاری خزرجی سالمی، یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے غزوہ بدر میں شرکت کی ابن اثیر کہتے ہیں: ابن اسحاق کے علاوہ باقی تمام حضرات نے انہیں ''بدری'' شمار کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوا۔ یہ اپنی وفات تک اپنی قوم کی دیت سے متعلق معاملات کے نگران رہے تھے۔

عتبہ بن غزوان: بن جابر وہیب حارثی مازنی، ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے یہ بصرہ کے بانیوں میں سے ایک ہیں۔ سابقین بالاسلام میں سے تھے۔ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی بعد میں غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ جنگ قادسیہ میں بھی یہ شریک ہوئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ۱۷ ہجری میں ان کا انتقال ہوا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے چار روایات نقل کی

ہیں۔

عثمان بن عفان: یہ اموی قرشی ہیں۔ خلفاء راشدین میں تیسرے خلیفہ ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں یہ ان بڑی شخصیات میں سے ایک ہیں جن کی بدولت اسلام کو ظہور کے بعد عزت ملی یہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تھے۔ بعثت کے بعد جلد اسلام قبول کرلیا۔ زمانہ جاہلیت کے معزز مالدار شخص تھے۔ ان کے عظیم الشان اعمال میں سے ایک عمل جیش عسرہ (غزوہ تبوک) کی تیاری ہے۔ ان کے زمانہ خلافت کے دوران بہت سے علاقے فتح ہوئے۔ مدینہ منورہ میں باغیوں نے ان کا محاصرہ کرلیا تھا اور جب یہ قرآن پاک پڑھ رہے تھے اس دوران انہیں شہید کر دیا گیا۔ یہ ۳۵ ہجری کا واقعہ ہے۔ انہوں نے ایک سو چھیالیس احادیث نقل کی ہیں۔

عثمان بن ابی العاص ثقفی الطائفی: یہ مشہور صحابی رسول ہیں۔ ثقیف قبیلے کے وفد کے ہمراہ انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں طائف کا گورنر مقرر کیا تھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے دوران بصرہ میں ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے نو احادیث نقل کی ہیں۔

عدی بن ابی حاتم طائی: یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ۹ ہجری میں شعبان کے مہینے میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوگیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے دوران یہ اپنی قوم کے صدقات لے کر ان کے پاس آئے تھے۔ یہ اپنی قوم میں نہایت معزز سخی اور قابل احترام شخصیت سمجھے جاتے تھے۔ دوسروں کا بھی احترام کیا کرتے تھے۔ درج ذیل روایات انہی سے منقول ہیں۔

''جب بھی نماز کا وقت مجھ پر آتا ہے میں اس کا مشتاق ہوتا ہوں''۔

ان کا انتقال ۶۷ ہجری میں ہوا۔ ان سے چھیاسٹھ احادیث منقول ہیں۔

عدی بن عمیرہ بن فروہ کندی: ان کی کنیت ابوزرارہ ہے۔ یہ کوفہ میں قیام پذیر ہوگئے تھے۔ وہاں سے حران منتقل ہوگئے۔ چالیس ہجری میں ان کا کوفہ میں انتقال ہوا۔ ان سے دس روایات منقول ہیں۔

عرباض بن ساریہ سلمی: ان کی کنیت ابونجیم ہے۔ ان سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، جبیر بن نفیل رضی اللہ عنہ اور خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے شام میں رہائش اختیار کرلی تھی۔ ۷۵ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما: یہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بن عوام اسدی ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ یہ مدینہ منورہ کے سات بڑے فقہاء میں سے ایک ہیں۔ تابعین کے جلیل القدر علماء میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اپنی والدہ (یعنی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما) اور ان کے علاوہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ ابن سعد بیان کرتے ہیں' یہ ثقہ عالم ہیں۔ علم حدیث سے بہت زیادہ واقفیت رکھنے والے تھے۔ فقہ کے ماہر تھے اور قابل احترام ہیں۔ یہ ہر رات میں قرآن کے چوتھے حصے کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ ۹۲ ہجری میں ان کا وصال ہوا۔

عروہ بارقی: یہ عروہ بن ابوالجعد اسدی ہیں یہ صحابی رسول ہیں۔ کوفہ میں قیام پذیر ہوئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف سے وہاں کے گورنر رہے۔ یہ کوفہ کے سب سے پہلے قاضی ہیں۔ یہ اللہ کی راہ میں تیاری کے لئے گھوڑے پالتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے تیرہ احادیث نقل کی ہیں۔



عروہ بن عامر: یہ مکی ہیں ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے ان سے شگون کے بارے میں روایت منقول ہے۔ ابن حبان نے ان کا تذکرہ ثقہ تابعین میں کیا ہے۔ تمام سنن کے مصنفین نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

عطاء بن ابی رباح: یہ ابومحمد القرشی ہیں۔ قریش کے آزاد کردہ غلام تھے مکہ کے رہنے والے تھے۔ اکابر علماء میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ امام اوزاعی، ابن جریج، ابوحنیفہ اور لیث بن سعد (رحمۃ اللہ علیہم) نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ صحاح ستہ کے تمام مؤلفین نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کی عمر ۸۰ برس تھی جب ایک سو چودہ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

عطیہ بن عروہ سعدی: انہوں نے شام میں اقامت اختیار کی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں ان سے ان کے صاحبزادے محمد اور ان کے علاوہ ربیعہ بن یزید نے احادیث نقل کی ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی تین احادیث نقل کی ہیں۔

عقبہ بن عمرو خزرجی بدری: یہ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک ہونے والے ستر افراد میں سے ایک ہیں۔ عمر کے اعتبار سے یہ ان سب سے چھوٹے تھے۔ انہوں نے بدر میں رہائش اختیار کی تھی۔ غزوہ بدر میں شرکت بھی کی غزوہ احد اور اس کے بعد رونما ہونے والے تمام غزوات میں شریک رہے۔ بعد میں کوفہ میں اقامت اختیار کی اور ۴۱ ہجری میں وفات پائی۔ ان کی کنیت ابومسعود ہے اور یہ اسی سے مشہور ہیں۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے دو احادیث منقول ہیں۔

عقبہ بن حارث: یہ عقبہ بن حارث بن عامر القرشی نوفلی ہیں۔ ان کی کنیت ابوسروعہ ہے فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہونے والے وہ شخص ہیں جنہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا تھا کہ وہ اپنی بیوی سے الگ ہوجائیں کیونکہ ان کی بیوی اور انہوں نے (ایک ہی خاتون کا دودھ پیا تھا)

عقبہ بن عامر الجہنی: یہ عقبہ بن عامر بن عباس رضی اللہ عنہما القضاعی ہیں یہ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ معززین اور امراء میں سے تھے۔ قرآن کے قاری تھے علم کے ماہر تھے، شاعر تھے، بحری جنگ کی ذمے داری انہی پر تھی۔ شام کی فتح میں براہ راست شریک ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دمشق کی فتح کی خوشخبری یہ ہی لے کر آئے تھے بعد میں انہوں نے دمشق میں رہائش اختیار کی۔ پھر اس کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مصر کے گورنر رہے۔ ۵۸ ہجری میں وہیں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ۵۵ احادیث منقول ہیں۔

عمار بن یاسر: یہ عمار بن یاسر بن عامر کنانی' قحطانی ہیں ان کی کنیت ابوالیقظان ہے۔ یہ صاحب رائے تھے بہادر تھے، حاکم تھے۔ سابقین اسلام میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سید عمار اور سیّدہ سمیہ رضی اللہ عنہما کے ہمراہ اپنے اسلام کو ظاہر کیا اور اس کے بعد غزوہ احد، غزوہ بدر اور غزوہ خندق میں اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ پھر جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑتے ہوئے ۳۷ ہجری میں جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی ۱۶۲ احادیث نقل کی ہیں۔

عمارہ بن رویبہ: یہ عمارہ بن رویبہ بن خشم بن ثقیف ہیں ان سے ان کے صاحبزادے ابوبکر اور ابواسحاق سبعی نے روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی نو احادیث نقل کی ہیں۔

عمران بن حصین: یہ خزاعی کعبی ہیں ان کی کنیت خزاعی کعبی ہے۔ غزوہ خیبر کے برس میں اسلام لائے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے

ساتھ، بعد میں آنے والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرہ میں تعلیم و تربیت کیلئے مقرر کیا تھا۔ مستجاب الدعوات افراد میں سے ایک تھے فتنہ کے زمانہ میں الگ ہو کر رہے۔ بصرہ میں ۵۲ ہجری میں ان کا انتقال ہوا ان سے ایک سو اسی احادیث منقول ہیں۔

عمر بن خطاب: عمر بن خطاب بن نفیل بن عبداللہ ان کی کنیت ''ابوحفص'' ہے یہ دوسرے خلیفہ ہیں۔ انہوں نے ''امیر المومنین'' کا لقب اختیار کیا۔ ان کا اسلام لانا کفار کے خلاف بڑی کامیابی تھی جس کے نتیجے میں مسلمانوں کو بہت سی تنگیوں اور تکلیفوں سے نجات ملی۔ یہ بعثت کے چھٹے سال مسلمان ہوئے تھے۔ انہوں نے سر عام ہجرت کی تھی۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔ تیرہ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد کے مطابق ان کی بیعت خلافت ہوئی۔ ان کے زمانے میں عظیم الشان فتوحات ہوئیں۔ تئیس ہجری میں ان کو شہید کر دیا گیا۔ اس وقت جب یہ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ ابولؤلؤ مجوسی نامی ایک شخص نے انہیں نیزہ مار کر شہید کیا۔

عمر بن ابی سلمٰی: یہ عمر بن ابوسلمہ بن عبداللہ بن عبدالاسد القرشی مخزومی ہیں ان کی کنیت ابوحفص ہے۔ ان کی والدہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین ہیں۔ یہ سرزمین حبشہ میں پیدا ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ کے زیر تربیت رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں بحرین اور فارس کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ۸۳ ہجری میں ان کا وصال ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے بارہ روایات منقول ہیں۔

عمرو بن احوص: عمرو بن احوص بن جعفر بن کلاب جشمی کلابی ہیں۔ ابن اثیر کے بقول عمرو الجشمی کلابی ہیں لیکن مجھے ان کا علم نہیں ہے ان کی نسبت ''کلاب''، جشم کی طرف نہیں ہے اور نہ ہی کلاب کے بعد ثابت ہے۔ احوص بن جعفر بن کلاب نسب مشہور ہے۔ شاید یہ ''جشم'' کے حلیف ہونے کی وجہ سے اس سے منسوب ہوئے ہوں۔ ان سے ان کے صاحبزادے سلیمان نے احادیث نقل کی ہیں۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے دو احادیث ملتی ہیں یہ صحابی رسول ہیں۔

عمرو بن شعیب: بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص بن وائل سہمی ان کی کنیت ابوابراہیم المدنی ہے۔ یہ طائف میں قیام پذیر رہے۔ انہوں نے اپنے والد اور دادا سے احادیث نقل کی ہیں۔ اس کے علاوہ طاؤس اور ربیع بنت معوذ سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ عمرو بن دینار، قتادہ، زہری اور ایوب نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ نسائی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ۱۱۰ ہجری میں ہوا۔

عمرو بن عبسی سلمی: ان کی کنیت ابونجیح ہے یہ صالح صحابہ میں سے ایک ہیں۔ چوتھے نمبر پر اسلام لائے تھے۔ انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی لیکن یہ غزوہ خندق کے بعد مدینہ منورہ آئے تھے۔ پھر وہیں پر رہائش پذیر رہے بعد میں شام منتقل ہو گئے اور دمشق میں رہائش پذیر ہوئے وہیں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے اڑتیس احادیث منقول ہیں۔

عمرو بن عوف انصاری: یہ بنو عامر لوئی کے معاہد ہیں۔ غزوہ بدر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ ان سے ایک روایت منقول ہے۔ ان سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل کی ہے۔

عمرو بن حارث: یہ عمرو بن حارث بن ابی ضرار خزاعی مصطلقی ہیں۔ یہ اُمّ المومنین سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کے بھائی ہیں یہ بہت کم بات چیت کیا کرتے تھے۔ ۵۰ ہجری تک زندہ رہے۔ بخاری نے ان سے ایک حدیث نقل کی ہے اور ایک حدیث نقل کرنے میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں۔

عمرو بن تغلب: یہ نمری ہیں ان کی نسبت نمیر بن قاسط کی طرف ہے۔ بعض نے ان کی نسبت العبدی بیان کی ہے۔ گویا یہ



عبدالقیس کی طرف منسوب ہیں یہ مشہور صحابی رسول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی کئی احادیث انہوں نے نقل کی ہیں۔ انہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے ان کی صفات کا اندازہ اسی بات سے ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خود ان کی تعریف کی ہے۔ یہ کامل ایمان رکھنے والے، پختہ یقین رکھنے والے، نفس کی بے نیازی کے مالک، شخصیت تھے۔ ان کے بارے میں درج ذیل حدیث ہے۔

''اور میں کچھ لوگوں کو اس چیز کے سپرد کر دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں بے نیازی رکھی ہے اور ان میں سے ایک عمرو بن تغلب ہے''۔

عمرو بن سعد انصاری: ان کی کنیت ابوکبشہ ہے، یہ شام کے رہنے والے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے چالیس احادیث نقل کی ہیں۔ امام مزی نے ''الاطراف'' میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ البتہ بخاری اور مسلم میں ان سے کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔

عمرو بن حدیث: یہ عمرو بن عثمان بن عبیداللہ بن عمر بن مخزوم کوفی ہے ان کی کنیت ابوسعید ہے۔ یہ صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے آٹھ روایات نقل کی ہیں۔ دو احادیث میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ان کا انتقال 85 ہجری میں ہوا تھا۔

عمرو بن قیس: یہ اپنی کنیت ابن اُمّ مکتوم سے زیادہ مشہور ہے۔ بعض نے ان کا نام عبداللہ بیان کیا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں: ان کا اصل نام عمرو تھا یہ نبی اکرم ﷺ کے موذن ہیں یہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ماموں زاد بھائی ہیں۔ مدینہ منورہ کی طرف نبی اکرم ﷺ سے پہلے ہجرت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے مختلف غزوات کے موقع پر تیرہ مرتبہ انہیں اپنا نائب مقرر کیا۔ جنگ قادسیہ میں شریک ہو کر شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ یہ نابینا صحابی ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اس نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا، جب اس کے پاس ایک نابینا آیا''۔

ان سے تین احادیث منقول ہیں۔

عمرو بن عطا: یہ ابن ابی جوار ہیں یہ تابعی ہیں۔ صدوق میں سے ہیں۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

عمرو بن اخطب انصاری: یہ جلیل القدر صحابی میں سے ایک ہیں۔ ان کی کنیت ابواخطب ہے۔ انہوں نے تیرہ غزوات میں شرکت کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر ان کے لئے دعا کی تھی ان سے چار روایات منقول ہیں ان کی عمر ۱۲۰ سال ہوئی ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی اس دعا کی برکت کی وجہ سے ایسا تھا۔

''اے اللہ اسے خوبصورت رکھنا''

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور چاروں سنن کے مصنفین نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

عمرو بن عاص: یہ عمرو بن العاص بن وائل سہمی قریشی ہیں۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں۔ مصر کو فتح کرنے والے یہ ہی ہیں۔ صلح حدیبیہ کے دوران مسلمان ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ ذات السلاسل میں انہیں امیر مقرر کیا تھا بعد میں انہیں عمان کا گورنر بھی بنایا گیا تھا۔ یہ ان امراء میں سے ایک ہیں جنہوں نے شام کی فتح میں حصہ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان آزمائش کے زمانے میں یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ۳۸ ہجری میں انہیں مصر کا گورنر بنایا۔ ۴۲ ہجری میں وہیں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ۱۳۹ احادیث منقول ہیں۔

عمرو بن مرہ بن عبس بن الجہنی ان کو اسدی بھی کہا جاتا ہے بعض نے انہیں ازدی کہا ہے۔ یہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اکثر جنگوں اور غزوات میں آپ کے ساتھ شریک رہے۔ انہوں نے ایک روایت نقل کی ہے۔

علی بن ابو طالب: یہ علی بن ابو طالب بن عبدالمطلب ہاشمی قریشی ہیں ان کی کنیت ''ابوالحسن'' ہے۔ چوتھے خلیفہ راشد ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے چچازاد اور داماد ہیں۔ بڑے بہادر، زبردست خطیب، فیصلہ کرنے کے ماہر تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے انہوں نے ہی اسلام قبول کیا تھا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ۳۵ ہجری میں مسلمانوں کے خلیفہ مقرر ہوئے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی اسے دارالخلافت مقرر کیا۔

چالیس ہجری تک یہ ہی دارالخلافہ رہا۔

عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی خارجی نے ان پر تلوار کا حملہ کیا جب یہ صبح کی نماز پڑھانے لگے تھے وہ وار آپ کی پیشانی پر لگا۔ ضرب کاری تھی جس کے نتیجے میں آپ نے جام شہادت نوش کیا۔

علی بن ربیعہ: یہ علی بن ربیعہ بن نصلہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو مغیرہ کوفی ہے۔ یہ ثقہ ہیں اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی ہیں۔ امام حاکم اور ابو اسحاق نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے ایک، ایک روایت نقل کی ہے۔

عوف بن مالک طفیل: بن سنجر زروی ہیں۔ یہ درمیانے درجے کے تابعین میں سے ایک ہیں یہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ''رضیع'' ہیں۔

عوف بن مالک اشجعی: یہ غطفانی ہے۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ صحابی رسول ہیں، فتح مکہ میں شریک ہوئے۔ اپنی قوم کا جھنڈا انہوں نے ہی اٹھایا ہوا تھا بعد میں دمشق میں رہائش اختیار کی۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ ۱۶۷ احادیث نقل کی ہیں۔

عویمر بن عامر: ان کی کنیت ابو درداء ہے۔ یہ انصاری خزرجی ہیں یہ اپنے قبیلے سے کچھ دیر بعد اسلام لائے تھے بعد میں اسلام پر ثابت قدم رہے۔ یہ فقیہہ تھے، عالم تھے، عقل مند تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا: ''عویمر میری امت کا دانش ور ہے''۔ غزوۂ اُحد کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں دمشق کے قاضی رہے۔ ۳۲ ہجری میں ان کا انتقال ہوا اور ان سے ایک سو نواسی احادیث منقول ہیں۔

عیاض بن حمار: یہ تمیمی مجاشعی ہیں، بصرہ میں قیام پذیر ہوئے۔ صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ۳۰ احادیث روایت کی ہیں۔

فاختہ بنت ابو طالب: یہ قبیلہ قریش سے تعلق رکھتی ہیں اور ہاشمی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ صحابیہ ہیں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن ہیں۔ محدثین کی ایک جماعت نے ان روایات نقل کی ہیں۔ بخاری اور مسلم میں ان سے دو احادیث منقول ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے جعد اور پوتے جعدہ اور عودہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ایک جماعت نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا۔

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا: یہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بن خالد اکبر بن وہب بن ثعلبہ فہری قرشی ہیں۔ یہ حضرت ضحاک بن قیس کی بہن



تھیں یہ ابتداء میں ہجرت کرنے والی صحابیات میں سے ایک ہیں۔ صاحب عقل اور دانشور خاتون تھیں۔ ان سے چونتیس روایات منقول ہیں۔ اکابر تابعین نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

فضالہ بن عبید انصاری: یہ ''الاوسی'' ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ غزوہ احد اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے۔ دمشق کے گورنر رہے۔ نبی اکرم ﷺ سے ایک روایت نقل کی ہے۔ ۵۳ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

قاسم بن محمد: یہ قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ قریشی ہیں تیمی ہیں۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں یہ ثقہ ہیں۔ مدینہ منورہ کے اکابر فقہاء میں سے ایک تھے۔ یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے ایک سو چھ ہجری میں وفات پائی۔ صحاحِ ستہ کے تمام مؤلفین نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

قبیصہ بن مخارق: یہ قبیصہ بن مخارق بن عبداللہ بن شداد عامری ہیں۔ یہ صحابی رسول ہیں وفد کی شکل میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام قبول کیا تھا۔ انہوں نے چھ روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

قتادہ بن ملحان: یہ قیسی ہیں۔ بصرہ میں رہائش پذیر ہوئے۔ ان کے صاحبزادے عبدالملک نے ان روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی دو احادیث نقل کی ہیں۔

قتادہ بن دعامہ دوسی: ان کی کنیت ابو الخطاب ہے۔ یہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ نابینا شخص تھے۔ اسلام کے جلیل القدر ائمہ میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ، سعید بن مسیّب اور ابن سیرین سے احادیث نقل کی ہیں۔ ابن مسیّب بیان کرتے ہیں، قتادہ سے زیادہ حافظہ والا کوئی عراقی ہمارے پاس نہیں آیا۔ ان کا انتقال ۱۱۷ ہجری میں ہوا۔

قطبہ بن مالک تغلبی: یہ صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کی انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دو احادیث نقل کی ہیں۔ ان سے ان کے بھتیجے زیاد بن علاقہ نے روایات نقل کی ہیں۔

قیس بن بشیر تغلبی: یہ شام کے رہنے والے ہیں ابن حجر تقریب میں بیان کرتے ہیں، یہ مقبول ہیں کم سن تابعین کے ہم عصر ہیں۔ ان سے امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابو حاتم بیان کرتے ہیں، وہ ان سے روایات نقل کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے۔

قیس بن حازم: یہ بجلی احمسی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ کوفہ کے رہنے والے تھے اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت کو پایا ہے یہ اسلام قبول کرنے کے لئے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن اس وقت نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو چکا تھا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن معین اور یعقوب بن شیبہ نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ان کا وصال 98 ہجری میں ہوا۔

قیلہ بنت مخرمہ: یہ عنبریہ ہیں یہ صحابیہ ہیں اور ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ایک ہیں۔ یہ حبیب بن ازہر کی اہلیہ ہیں۔ ان کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوئیں تھیں ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو ان کی بیٹیوں کو عمر بن ایوب بن ازہر نے چھین لیا۔ یہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ان کی شکایت لے کر حاضر ہوئیں تھیں۔

کعب بن مالک: یہ کعب بن مالک بن کعب انصاری اسلمی ہیں۔ یہ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ دیگر غزوات میں شریک

رہے البتہ غزوہ بدر اور غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ غزوہ احد میں انہیں گیارہ زخم آئے تھے یہ نبی اکرم ﷺ کے شعراء میں سے ایک ہیں۔ زبان اور ہاتھ سے جہاد کرنے والے مجاہدین میں یہ تین حضرات شامل ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت، کعب بن مالک اور عبداللہ بن رواحہ' ان سے ایک سو اسی روایات منقول ہیں۔ ان کا انتقال ۵۲ ہجری میں بصرہ میں ہوا۔

کعب بن عیاض: یہ شام کے رہنے والے ہیں ان سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روایات نقل کی ہیں۔ بعض نے یہ بات بیان کیا ہے کہ ان سے سیّدہ اُمّ درداء نے روایات نقل کی ہیں ان سے ترمذی اور نسائی نے روایات نقل کی ہیں۔

کعب بن عجرہ: یہ کعب بن عجرہ بن امیہ بن عدی بن عبید بن حارث قضاعی ہیں، بسلوی ہیں۔ یہ قواقل کے حلیف ہیں۔ ابو محمد مدنی ان کی کنیت ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی ۴۷ احادیث نقل کی ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد، اسحاق اور عبدالملک نے روایات نقل کی ہیں۔ کوفہ میں انہوں نے رہائش اختیار کی تھی ۵۱ ہجری میں مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا۔

کبشہ بنت ثابت: یہ اُمّ ثابت ہیں۔ یہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں انہوں نے بھی نبی اکرم ﷺ کے لئے شاعری کی ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث نقل کی ہے ان سے ابوعبدالرحمن بن ابی عمرہ نے دو احادیث نقل کی ہیں۔

کلدہ بن حنبل: یہ ابن عبداللہ بن حنبل یمانی ہیں۔ یہ حضرت صفوان بن امیہ کے بھائی تھے۔ ان سے ان کے بھتیجے نے احادیث نقل کی ہیں اور ان کے علاوہ عمرو بن عبداللہ صفوان نے نقل کی ہیں۔

کناز بن حصین: ان کی کنیت ابومرثد ہے۔ یہ ابن یربوع غنوی ہیں۔ بنو عبدالمطلب کے حلیف تھے۔ یہ بدری ہیں اور اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا ۱۲ ہجری میں انتقال ہوا۔ ان سے دو روایات منقول ہیں۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

لقیط بن عامر: یہ لقیط بن عامر بن صبرہ بن عبداللہ بن منتفق ابورزین ہیں۔ ابورزین عقیلی ان کی کنیت ہے۔ بنو منتفق کے وفد کے ہمراہ آئے اور اسلام قبول کیا۔ ان کے صاحبزادے عاصم اور بھتیجے وکیع بن عدس اور اس کے علاوہ عمرو بن اوس نے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کو لقیط بن صبرہ کہا جاتا ہے۔ یہ نسبت ان کے دادا کی طرف ہے۔

مالک بن ربیعہ ساعدی: ان کی کنیت ابواسید ہے۔ ان کا نام عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب خزرجی ساعدی ہے۔ یہ بدری صحابی ہیں۔ جلیل القدر صحابہ میں سے ایک ہیں۔ ان کا انتقال ۶۰ ہجری میں ہوا۔ ان سے اٹھائیس احادیث منقول ہیں۔

مالک بن حویرث: ان کو ابن حارث بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی کنیت ابوسلیمان لیثی ہے۔ یہ اہل بصرہ میں سے ایک ہیں۔ اپنی قوم کے نوجوانوں کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز کا طریقہ سکھایا تھا ۹۴ ہجری میں بصرہ میں ان کا انتقال ہوا اور ان سے پندرہ روایات منقول ہیں۔

مالک بن ہبیرہ: یہ مالک بن ہبیرہ بن خالد بن مسلم کوفی کندی ہیں۔ یہ صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے مصر میں اقامت اختیار کی تھی۔ حمص کے گورنر رہے۔ مروان بن حکم کے زمانے میں ان کا انتقال ہوا ان سے چار احادیث منقول ہیں۔

مالک بن عامر: ان کی کنیت ابوعطیہ ہے۔ ان کا نام مالک بن ابی عامر وداعی ہمدانی ہے۔ یہ تابعی ہیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی ہیں جبکہ ان سے ابواسحاق اور اعمش نے روایت نقل کی ہیں۔ یہ اکابر



تابعین میں سے ایک ہیں اور ثقہ ہیں۔ ۷۰ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، داؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

مجیبہ باہلیہ: انہوں نے اپنے والد یا شاید چچا سے روایات نقل کی ہیں جن کا نام مذکورہ نہیں ہے۔ "مجیبہ" کے نام کے بارے میں بھی اختلاف ہے کہ یہ مذکر ہیں یا مونث ہے؟

محمد بن سیرین: یہ انصاری ہیں اور ان کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کی کنیت ابوبکر بصری ہے۔ یہ تابعین میں سے ایک ہیں انہوں نے اپنے آزاد کرنے والے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان کے علاوہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ ابن سعد نے ان کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے یہ ثقہ ہیں۔ مامون ہیں محفوظ ہیں، بلند مرتبے کے مالک ہیں، امام ہیں، فقیہہ ہیں، بڑے علم والے ہیں۔ یہ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔ ان کا انتقال ۱۱۰ ہجری میں ہوا۔

محمد بن زید: یہ محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب ہیں۔ یہ تابعین میں سے ایک ہیں۔ ثقہ ہیں حافظ ہیں، درمیانے طبقے کے تابعین میں سے ایک ہیں۔

محمد بن عباد: یہ محمد بن عباد بن جعفر مخزومی مکی ہیں۔ یہ ثقہ تابعین میں سے ایک ہیں اور درمیانے درجے کے تابعین میں سے ایک ہیں۔ ان سے صحاح ستہ کے تمام مصنفین نے روایات نقل کی ہیں۔

مجزمہ عبدی: ان کی نسبت عبدالقیس قبیلے کی طرف ہے۔ بن ربیعہ بن نزار حالات پر مبنی کتاب میں ان کا تذکرہ نہیں ہے اور ان کے بارے میں یہ وضاحت نہیں ہوسکی یہ صحابی ہیں یا تابعی ہیں۔

مرداس اسلمی: یہ صحابی رسول ہیں، صلح حدیبیہ کے موقع پر حاضر ہوئے تھے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا۔ ان سے بہت کم روایات منقول ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے ایک روایت نقل کی ہیں ان سے صرف قیس بن حازم نے روایت نقل کی ہیں۔

مرثد بن عبداللہ یزنی: ان کی کنیت ابوالخیر ہے، یہ مصری ہیں ثقہ ہیں اور فقیہہ ہیں۔ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ ان کا انتقال ۹۰ ہجری میں ہوا۔ صحاح ستہ کے تمام مصنفین نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

مسروق بن اجدع: یہ مسروق بن اجدع بن مالک ہمدانی وداعی ہیں۔ ان کی کنیت ابوعائشہ کوفی ہے۔ ثقہ تابعین میں سے ایک ہیں یہ مخضرمی ہیں۔ فقیہہ ہیں، عابد ہیں۔ سنن کے مصنفین نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

مستورد بن شداد: یہ عمرو بن حنبل بن الاحب قرشی فہری ہیں ان کی والدہ وعد بنت جابر بن جنبل بن الاحب ہیں جو کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ واقدی نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت یہ کمسن بچے تھے۔ تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم سے حدیث سنی اور اسے یاد رکھا ہے۔ پہلے انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کی بعد میں مصر منتقل ہوگئے۔ ان سے سات روایات منقول ہیں اور ایک روایت میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں۔

مصعب بن سعد ابی وقاص رضی اللہ عنہ، یہ زہری ہیں۔ ان کی کنیت ابوزرارہ المدنی ہے۔ تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) اور (حضرت علی رضی اللہ عنہ) اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث نقل کی ہیں جبکہ ان سے ان کے بھتیجے

اسماعیل بن محمد، طلحہ بن مصرف اور ایک جماعت نے احادیث نقل کی ہیں۔ ابن سعد بیان کرتے ہیں' یہ ثقہ راوی ہیں اور بہت زیادہ روایات بیان کرنے والے ہیں۔ ان کا انتقال ۱۳۰ ہجری میں ہوا۔

معاذ بن انس: یہ جہنی ہیں۔ صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے مصر میں رہائش اختیار کی۔ ان کے صاحبزادے سہل نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں ان کی روایات نقل کی ہیں جبکہ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ، نسائی رحمۃ اللہ علیہ، ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دیگر ائمہ نے اپنی کتابوں میں ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان سے تیس احادیث منقول ہیں۔

معاذ بن جبل: یہ انصاری خزرجی ہیں ان کی کنیت ابوعبدالرحمن ہے۔ مقدم پیشواء ہیں، حلال اور حرام کے ماہر تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میری امت میں حلال اور حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا معاذ بن جبل ہے"۔ یہ خوبصورت نوجوان تھے، حوصلہ مند تھے، سخی تھے، حیاء والے تھے، انصار کے افضل ترین نوجوانوں میں سے ایک تھے۔ انہوں نے اٹھارہ برس کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور تمام غزوات میں شریک رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یمن کا گورنر مقرر کیا تھا۔ اٹھارہ ہجری میں جوانی کے دوران "عمواس" نامی شہر میں طاعون کی وجہ سے ان کا انتقال ہوگیا۔ اس وقت ان کی عمر چونتیس برس تھی ان سے ایک سوستاون احادیث منقول ہیں۔

معاذہ بن عدویہ: یہ عبداللہ کی صاحبزادی ہیں اور صلہ بن اشیم کی بیوی ہیں۔ یہ بصرہ سے تعلق رکھتی تھیں ان کی کنیت اُمّ الصہباء ہے۔ درمیانے طبقے کے تابعین میں سے ایک ہیں۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آیا جایا کرتی تھیں۔ ان سے روایات بھی نقل کی ہیں۔ صحاح ستہ کے تمام مؤلفین نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

معاویہ بن ابوسفیان: یہ معاویہ بن ابوسفیان بن صخر بن حرب بن امیہ قریشی اموی ہیں۔ شام میں اموی خلافت کے یہی بانی ہیں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آٹھ ہجری میں فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ کتابت، تحریر اور حساب کا فن سیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنا کاتب مقرر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں پہلے اردن کا گورنر مقرر کیا اور بعد میں دمشق کا بھی مقرر کر دیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں یہ پورے شام کے گورنر بن گئے۔ اکتالیس ہجری میں امام حسن رضی اللہ عنہ نے ان کے مقابلے میں خلافت سے دستبرداری اختیار کی تو یہ خلیفہ مقرر ہوئے۔ اس کے بعد یہ انیس برس تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔ ساٹھ ہجری میں دمشق میں ان کا انتقال ہوا اور وہیں دفن ہوئے۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ایک سوبیس احادیث منقول ہیں۔

معاویہ بن حکم سلمی: ان کی نسبت بنوسلیم کی طرف ہے کیونکہ یہ عرب کا معروف قبیلہ ہے۔ انہوں نے مدینہ منورہ میں اقامت اختیار کی تھی۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے 13 احادیث نقل کی تھیں۔ ایک روایت میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

معاویہ بن حیدہ: یہ معاویہ بن حیدہ بن معاویہ بن قشیر بن کعب القشیری ہیں۔ بصرہ میں انہوں نے رہائش اختیار کی تھی۔ خراسان کی لڑائیوں میں شریک ہوئے' وہیں ان کا انتقال ہوا' یہ صحابی رسول ہیں' ان سے کئی روایات منقول ہیں۔ یہ بہز بن حکیم کے دادا ہیں ان سے بہز بن حکیم نے احادیث نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بہز بن حکیم بن معاویہ کی احادیث صحیح ہیں۔

معرور بن سوید: یہ اسدی ہیں۔ ابوامیہ کوفی ان کی کنیت ہے۔ ثقہ اور اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ' ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان سے واصل، احدب اور اعمش سے روایات نقل



کی ہیں۔ ابوحاتم نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔

معن بن یزید بن اخنس سلمی: ان کی کنیت ابویزید ہے یہ' ان کے والد اور ان کے دادا تمام صحابی ہیں۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں خاص اہمیت رکھتے تھے۔ دمشق کی فتح میں شریک ہوئے کوفہ میں رہائش اختیار کی اور بعد میں مصر تشریف لے گئے۔ پھر شام میں رہائش اختیار کی۔ جنگ صفین میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے شریک ہوئے تھے۔ راہط کے واقعہ میں ضحاک بن قیس کے ہمراہ شریک ہوئے اور وہیں شہید ہوئے۔ یہ 54 ہجری کی بات ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی پندرہ احادیث نقل کی ہیں۔

معقل بن یسار بن عبداللہ مزنی: ان کی کنیت ابویعلی ہے۔ حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے تھے صحابی رسول ہیں۔ "کندہ" سے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے جو شام کا علاقہ ہے۔ ان کا انتقال 87 ہجری میں ہوا۔ نبی اکرم ﷺ سے 34 احادیث انہوں نے نقل کی ہیں۔

مغیرہ بن شعبہ: یہ مغیرہ بن شعبہ بن ابوعامر ثقفی ہیں ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ حدیبیہ میں حاضر ہوئے تھے خندق کے زمانہ میں انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ جنگ یمامہ، یرموک اور قادسیہ میں شریک ہوئے۔ بڑے عقل مند، ذہین اور سمجھدار آدمی تھے۔ 50 ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے 136 احادیث منقول ہیں۔

مقداد بن معدی کرب: ان کی کنیت ابوکریمہ ہے۔ یہ بھی کندہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جو شام کے علاقے کندہ سے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کا انتقال 87 ہجری میں ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے 447 احادیث نقل کی ہیں۔

مقداد بن اسود: یہ مقداد بن اسود بن عمرو بن ثعلبہ بہرانی کندی ہیں۔ ان کی کنیت ابومعبد ہے۔ یہ صحابی رسول ہیں یہ مقداد بن عمرو ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں یہ مقداد بن اسود ہیں کیونکہ وہ اسود بن عبدیغوث زہری کی زیر پرورش رہے تھے۔ اس لئے انہوں نے انہیں اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا تھا۔ یہ ابتداء میں اسلام قبول کرنے والے افراد میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی بعد میں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تمام غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ شریک رہے۔ انہوں نے بیالیس احادیث نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 43 ہجری میں ہوا۔

میمون بن حارث: یہ ربعی ہیں ان کی کنیت ابونصر کوفی ہیں۔ حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب "تقریب" میں انہیں صدوق میں شمار کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: کہ یہ "مرسل" روایات نقل کرتے ہیں۔ تیسرے طبقے کے تابعین میں سے ایک ہیں۔ 83 ہجری میں "جماجم" کے واقعہ میں ان کا انتقال ہوا۔

میمونہ بنت حارث: یہ میمونہ بنت حارث بن حزن بن بجیر بن ہرام بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال عامریہ ہلالیہ ہیں۔ یہ اُمّ المومنین ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، یزید بن الاصم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ امام زہری فرماتے ہیں انہوں نے اپنے آپ کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہبہ کے طور پر پیش کیا تھا۔ ۵۱ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے چھیالیس احادیث منقول ہیں۔

نافع غدوی: یہ ابوعبداللہ مدنی ہیں یہ عظیم الشان تابعین میں سے ایک ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بن خطاب، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر بہت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں سب سے زیادہ مستند سند یہ ہے: مالک نے نافع کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو روایات نقل کی ہیں۔ نافع سے ان کے صاحبزادے ابوبکر، عمر اور ان کے علاوہ ایوب، ابن جریج اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ نافع کا انتقال 120 ہجری میں ہوا تھا۔

نافع بن جبیر: یہ نافع بن جبیر بن مطعم ہیں۔ یہ جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں۔ معزز اور فتویٰ دینے والے شخص تھے۔ صحاح ستہ کے مصنفین نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال ۹۹ ہجری میں ہوا۔

نزال بن سبرہ: یہ ہلالی ہیں، یہ جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں۔ بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: یہ صحابی ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں جبکہ شعبی اور ضحاک نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ عجلی فرماتے ہیں یہ ثقہ ہیں۔

نسیبہ بنت کعب انصاریہ: ان کا نام ''نسیبہ'' تصغیر کے ساتھ ہے۔ بعض نے اس کا وزن فعلیہ قرار دیا ہے یہ مدینہ منورہ کی رہنے والی تھیں بعد میں انہوں نے بصرہ میں رہائش اختیار کی۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین کو غسل دیا کرتی تھیں۔ سیّدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا اور ان کا نسب ایک ہی ہے یہ اُمّ عطیہ کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان سے چالیس روایات منقول ہیں۔

نضلہ بن عبید اسلمی: ان کی کنیت ابو برزہ ہے اور یہ اپنی کنیت کے اعتبار سے زیادہ مشہور ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی اور کی یہ کنیت نہیں ہے۔ انہوں نے ابتداء میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ میں شریک ہوئے بعد میں بصرہ میں رہائش اختیار کی۔ اس کے بعد انہوں نے جنگ خراسان میں شرکت کی بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ واپس بصرہ تشریف لے آئے تھے اور ساٹھ ہجری میں بصرہ میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے چھیالیس روایات منقول ہیں۔

نعمان بن بشیر: یہ انصاری خزرجی ہیں۔ ان کے والد اور والدہ بھی صحابی ہیں انہوں نے شام کے مقام نعمان میں رہائش اختیار کی تھی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا بعد میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں حمص منتقل کروا دیا جہاں چونسٹھ ہجری میں انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔ ان سے ایک سو چودہ روایات منقول ہیں۔

نعمان بن مقرن: یہ نعمان بن مقرن بن عائذ مزنی ہیں۔ ان کی کنیت ''ابوعمر'' ہے۔ بعض نے یہ بات بیان کی ہے ان کی کنیت ابوحکیم ہے۔ یہ معروف صحابی ہیں۔ اکیس ہجری میں ''نہاوند'' کے مقام پر شہید ہوئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ روایات نقل کی ہیں۔

نفیع بن حارث ثقفی: یہ اہل طائف میں سے ایک ہیں۔ صحابی رسول ہیں ان کو ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے طائف کے قلعے سے ایک جوان اونٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوا دیا تھا۔ یہ جنگ جمل اور جنگ صفین سے الگ رہے۔ ۵۲ ہجری میں بصرہ میں ان کا انتقال ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ایک سو بتیس احادیث منقول ہیں۔

نواس بن سمعان: یہ نواس بن سمعان بن خالد بن عمرو عامری کلابی ہیں۔ یہ صحابی رسول ہیں شام سے تعلق رکھنے والے صحابہ کرام میں سے ایک ہیں۔ ان کے والد انہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے لئے دعا کی تھی۔ حضرت نواس سے سترہ روایات منقول ہیں۔

حکیم بن حزام: یہ حزام بن خویلد قرشی اسدی کی اولاد میں سے ہیں۔ صحابی رسول ہیں فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا تھا نیکی کا حکم



دینے والے اور برائی سے منع کرنے کے حوالے سے معروف ہیں۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کسی ایسی بات کا پتہ چلتا جسے حکیم ناپسند کرتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ جب تک میں اور حکیم باقی ہیں یہ کام نہیں ہو سکے گا۔

ان کا انتقال 15 ہجری میں ہوا۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث نقل کی ہیں۔ ایک روایت میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں۔

ہند بنت امیہ: یہ قرشیہ مخزومیہ ہیں۔ ان کی کنیت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا ہے۔ یہ اُمّ المومنین ہیں۔ چار ہجری میں ان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی ہوئی تھی۔ یہ اخلاق و عقل کے حوالے سے تمام خواتین میں کامل شخصیت کی مالکہ تھیں۔ باسٹھ ہجری میں مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا تھا۔ ان سے تین سو اٹھتر روایات منقول ہیں۔

ہمام بن حارث: یہ ہمام بن حارث بن قیس بن عمرو نخعی کوفی ہیں۔ یہ عابد اور ثقہ عالم تھے اور اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ پینسٹھ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے بہت سے افراد نے احادیث نقل کی ہیں۔

وائل بن حجر: ان کی کنیت ابوہنیدہ ہے یہ حضرمی۔ ''حضرموت'' کے سرداروں میں سے ایک تھے۔ ان کے والد وہاں کے حکمران تھے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں خوش آمدید کہا اور اپنی چادر ان کے لئے بچھا دی اور ان کو اپنے ساتھ بٹھا کر یہ دعا دی۔

''اے اللہ! وائل اور اس کی اولاد میں برکت فرما''

آپ نے ''حضرموت'' کے سرداروں کا نگران انہیں مقرر کیا تھا اور انہیں زمین کا ایک بڑا ٹکڑا بھی عنایت کیا تھا یہ فتوحات میں شریک ہوئے بعد میں کوفہ میں رہائش اختیار کی اور پچاس ہجری میں وہیں انتقال پایا۔ ان سے ۷۱ روایات منقول ہیں۔

وابصہ بن معبد: یہ وابصہ بن معبد بن مالک بن عبید اسدی ہیں۔ یہ صحابی رسول ہیں۔ نو ہجری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے بہت زیادہ نرمی کرنے والی شخصیت کے مالک تھے۔ ان کے آنسو رُکا نہیں کرتے تھے بعد میں ''رقہ'' میں رہائش اختیار کی اور وہیں انتقال فرمایا۔ ان سے گیارہ روایات منقول ہیں۔

واثلہ بن اسقع: ان کی کنیت ابواسقع ہے۔ یہ کنانی لیثی ہیں۔ انہوں نے اس وقت اسلام قبول کیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک جانے کے لئے تیار تھے۔ یہ آپ کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد یہ دمشق اور حمص کی فتح میں بھی شریک ہوئے ہیں۔ یہ مدینہ منورہ کے اصحاب صفہ میں شامل تھے۔ چھیاسی ہجری میں دمشق میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ایک سو چھپن احادیث منقول ہیں۔

وحشی بن حرب: یہ حبشی ہیں۔ ان کی کنیت ''ابوسمہ'' ہے۔ بنونوفل کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ مکہ مکرمہ میں رہنے والے سیاہ فام افراد میں سے ایک تھے۔ انہوں نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔ طائف کے وفد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ بعد میں یہ مسیلمہ کذاب کو قتل کرنے میں بھی شریک ہوئے۔ جنگ یرموک میں بھی شرکت کی۔ بعد میں حمص میں رہائش اختیار کی۔ 25 ہجری میں وہیں ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پینتالیس احادیث نقل کی ہیں۔

وہب بن عبداللہ سوائی: ان کی کنیت ابوجحیفہ ہے۔ یہ کمسن صحابہ کرام میں سے ایک ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت یہ

بالغ نہیں ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں بیت المال کا نگران مقرر کیا تھا۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریبی ساتھیوں میں سے ایک ہیں۔ ۷۴ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۴۵ احادیث نقل کی ہیں۔

وارد کاتب مغیرہ: یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور کاتب ہیں۔ انہوں نے اپنے آقا مغیرہ بن شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے قاسم بن مغیرہ اور رجاء بن حیواۃ سے بھی احادیث نقل کی ہیں۔ ان کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

یزید بن شریک بن طارق: یہ تیمی کوفی ہیں۔ ثقہ تابعین میں سے ایک ہیں۔ یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا۔ یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ یہ عبدالملک کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے۔ تمام محدثین نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

یزید بن حیان: یہ تیمی کوفی ہیں۔ حافظ ابن حجر نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے یہ چوتھے طبقے کے تابعین میں سے ایک ہیں۔ ویسے یہ درمیانے درجے کے تابعین میں سے ہیں۔ ان سے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث نقل کی ہیں۔

یعیش بن طخفہ: یہ غفاری ہیں' ان کی نسبت بنو غفار کی طرف ہے جو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا قبیلہ ہے۔ یہ تابعی ہیں انہوں نے اپنے والد طخفہ سے ''پیٹ کے بل سونے کی ممانعت'' والی حدیث نقل کی ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

20 کتب سے تخریج

جہانگیری

# صحیح بخاری شریف

ترجمہ

قدوة علماء المحققین
زبدة فضلاء المدققین
ابو العلا محمد محی الدین جہانگیر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

8 جلدیں مکمل

احادیث نبویہ کی سب سے مستند کتاب کا عام فہم، آسان، سلیس، بامحاورہ ترجمہ

نور علیٰ نور

## امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیقات علی البخاری

کا ترجمہ، وضاحتی الفاظ کے ہمراہ

صحیح بخاری میں موجود
- آیات و الفاظ قرآنی
- صحابہ کرام کے آثار
- تابعین و آئمہ تبعین کے اقوال
- امام بخاری کی فقہی و تحقیقی آراء

جملہ افراد • اشخاص • قبائل • بلاد و اماکن • دیگر کی

## مفصل فہرستیں پہلی مرتبہ منصہ شہود پر

ایک ایسی خدمت جس کی عربی، فارسی، اردو میں کہیں بھی، کوئی بھی مثال نہیں پیش کی جا سکتی




وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042 7246006